https://ataunnabi.blogspot.com/

تَرْدِیْد نُبُوَّتِ قَادِیَانِیْ

فِیْ جَوَابِ

"اَلنُّبُوَّۃُ فِیْ خَیْرِ الْاُمَّۃ"

(سَنِ تصنیف: ۱۳۴۴ھ بمطابق 1925ء)

تَصنِیفِ لَطِیف

قَاطِعِ فِتنَۂ قَادِیَانْ

جناب بابو پیر بخش لاہوری

(بانی انجمن تائید الاسلام، ساکن بھاٹی دروازہ، مکان ذیلدار، لاہور)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

جناب میاں بابو پیر بخش صاحب لاہوری

جناب بابو پیر بخش کا شمار اہلسنّت و جماعت کی ان علمی شخصیات میں ہوتا ہے جنہوں نے تحریر و تقریر کے ذریعے عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کیا۔ محترم بابو پیر بخش بھاٹی دروازہ، لاہور کے رہنے والے تھے۔ موصوف نے ذریعہ معاش کے لئے محکمہ ڈاک کی ملازمت اختیار کی۔ تبلیغ دین و اشاعت اسلام کی خاطر ابتداء میں اپنے دوست بابو چراغ دین صاحب کے ساتھ ''انجمن حمایت الاسلام'' کی بنیاد رکھی اور اس میں سیکرٹری کی خدمات انجام دیں۔ پھر ''انجمن تائید الاسلام'' قائم کی اور اس کے تحت ایک ماہنامہ رسالہ بنام ''تائید الاسلام'' کا اجراء کیا۔

جب بابو پیر بخش صاحب ملتان ہیڈ پوسٹ آفس میں ہیڈ کلرک کے عہدے پر معین تھے اس زمانے میں مولوی محمد حسین بٹالوی اور ان کے دوستوں نے ہر جگہ مرزا غلام احمد قادیانی کو اسلام کا حامی اور خیر خواہ مشہور کیا ہوا تھا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک دوست منشی الٰہی بخش بھی ملتان شہر کے رہنے والے تھے جن کی وساطت سے جناب بابو پیر بخش مرزا غلام احمد قادیانی کی مشہور کتاب ''براہین احمدیہ کا خریدار بنے اور مرزا غلام قادیانی کے مداحین میں شامل ہوئے۔ جولائی ۱۹۲۶ء کے انجمن تائید الاسلام کے شمارے کے ایک مضمون ''حالات مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت کا ذبہ لایعنی'' میں اپنے اس زمانے کو ذکر کرتے ہوئے جناب بابو پیر بخش لکھتے ہیں:

''براہین احمدیہ کے خریدار بنانے کے واسطے اور پیشگی قیمت وصول کر کے مرزا صاحب کے پاس بھیجنے کے واسطے منشی الٰہی بخش اکونٹینٹ و منشی عبدالحق صاحب اکونٹینٹ دورہ کے واسطے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

نکلے۔ میں اس زمانے میں ملتان ہیڈ پوسٹ آفس میں بعہدۂ ہیڈ کلرک معین تھا۔ میرے پاس یہ صاحبان پہنچے۔ اور چونکہ منشی الٰہی بخش صاحب ملتان شہر کے رہنے والے تھے، انہوں نے دعوت بھی کی اور مجھ کو خریدار بھی بنایا۔ اور میں بھی سلک معاونین و مداحین مرزا میں منسلک ہوا۔ غرض مرزا صاحب کو جو کچھ بنایا مولوی محمد حسین بٹالوی اور ان کے دوستوں نے مبالغہ آمیز مدح سرایاں کیں۔ مرزا صاحب کو اسلام کا حامی و خیر خواہ مشہور کر دیا۔ اور ہر کہ و مہ مرزا صاحب کو اسلام کا پہلوان اور عقائد اسلام کا حامی کہنے لگا۔ اور مرزا صاحب کا وجود ہر ایک مسلمان اسلام کے واسطے غنیمت یقین کرنے لگا۔ اور مولوی محمد حسین نے اپنے رسالہ اشاعت السنہ میں براہین احمدیہ کو مبالغہ آمیز خیالات میں کیا۔''

فروری ۱۹۱۲ء میں جناب بابو پیر بخش کو اپنے فرائض منصبی سے فرصت ملی اور وہ پنشن پر آ گئے۔ ملازمت سے فراغت کے بعد انہوں نے غلام احمد قادیانی کی کتب کا مطالعہ کیا اور اس فتنہ سے اچھی طرح آگاہ ہو گئے۔ بالآخر اس فتنہ کی سرکوبی کی ٹھان لی اور اسی سال رد قادیانیت پر کتاب ''معیار عقائد قادیانی'' تحریر فرمائی۔

معیار عقائد قادیانی کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''امابعد احقر العباد بابو پیر بخش پوسٹماسٹر حال گورنمنٹ پنشنر ساکن لاہور، بھاٹی دروازہ۔ برادران اسلام کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ مجھ کو بہت مدت سے مرزا صاحب کی صفات سن کر اشتیاق تھا کہ ان کی تصنیفات کا مطالعہ کروں اور ممکن فائدہ اٹھاؤں۔ مگر چونکہ یہ کام فرصت کا تھا۔ اور مجھ کو ملازمت کی پابندی تھی۔ اور میرا محکمہ ڈاک بھی ایسا تھا کہ مجھ کو فرائض منصبی سے بہت کم فرصت ہوتی تھی جو کہ ضروریات انسانی میں بھی مکتفی نہ تھی۔ اسی واسطے میں اپنے شوق کو پورا نہ کر سکا۔ مگر اب مجھ کو بفضل خدا تعالیٰ بہ تقریب پنشن ماہ فروری ۱۹۱۲ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے فرصت تھی۔ میں نے مرزا صاحب کی تصانیف دیکھی اور ان کی کتابیں فتح الاسلام، توضیح المرام، ازالۂ اوہام، حقیقۃ الوحی، براہین احمدیہ پڑھیں۔ قریباً تمام کو دعویٰ مسیح موعود اور آسمانی نشانات سے مملو پایا۔''

معیار عقائد قادیانی کی تصنیف کے بعد محترم بابو پیر بخش نے اس بے دین گروہ کے ہر پمفلیٹ اور ہر اشتہار کا جواب تحریر فرمایا اور قلیل عرصہ میں غلام احمد قادیانی کے ہر ہر دعوے کے رد پر مستقل کتب تحریر فرما دیں۔ جناب بابو پیر بخش مرحوم کی جملہ تصانیف نہایت سلیس اور مدلل ہیں۔ اب تک ادارہ تحفظ عقائد اسلام کو مصنف علام کی نو (۹) کتابیں حاصل ہو چکی ہیں جن کی سنین کے اعتبار سے ترتیب اس طرح ہے:

۱.....	معیار عقائد قادیانی	۱۳۳۱ھ	۱۹۱۲ء
۲.....	بشارت محمدی فی ابطال رسالت غلام احمدی	۱۳۳۷ھ	۱۹۱۸ء
۳.....	کرشن قادیانی	۱۳۳۹ھ	۱۹۲۰ء
۴.....	مباحثہ حقانی فی ابطال رسالت قادیانی	۱۳۴۱ھ	۱۹۲۲ء
۵.....	تحقیق صحیح فی تردید قبر مسیح	۱۳۴۱ھ	۱۹۲۲ء
۶.....	الاستدلال الصحیح فی حیاۃ المسیح	۱۳۴۳ھ	۱۹۲۴ء
۷.....	تردید نبوت قادیانی	۱۳۴۴ھ	۱۹۲۵ء
۸.....	حافظ الایمان (فارسی / اردو)	۱۳۴۴ھ	۱۹۲۵ء
۹.....	مجدد وقت کون ہو سکتا ہے؟	.....	.....

مذکورہ بالا کتب کے علاوہ مصنف موصوف کے رد قادیانیت پر درج ذیل پانچ کتب و رسائل کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱..... لامهدی الا عیسیٰ ۔

۲..... اسلام کی فتح اور مرزائیت کی تازہ ترین شکست ۔

۳..... تفریق درمیان اولیاء امت اور کاذب مدعیان نبوت ورسالت ۔

۴..... ایک جھوٹی پیشین گوئی پر مرزائیوں کا شور وغل ۔

۵..... حافظ الایمان (عربی)

اگر کسی کے پاس مصنف موصوف کے تفصیلی حالات زندگی اور مذکورہ بالا پانچ رسائل موجود ہوں تو ادارے کو ارسال فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

جناب بابو پیر بخش کی ان تصانیف کا تعارف اکثر ماہنامہ تائید الاسلام کے آخری صفحہ پر پیش کیا جاتا تھا۔ تائید الاسلام بابت جنوری ۱۹۳۲ء کے آخری صفحہ پر تردید نبوت قادیانی کا تعارف اس طرح پیش کیا گیا ہے:

تردید نبوت قادیانی

میر قاسم علی مرزائی کی ایک ہزار روپیہ انعام والی کتاب کا جواب

''برادران اسلام! میر قاسم علی مرزائی کی طرف سے ایک کتاب مسمی بہ کتاب ''النبوۃ فی خیر الامت'' شائع ہوئی ہے جس میں انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبیوں اور رسولوں کا آنا نہ صرف ثابت کرنے کی کوشش کی ہے بلکہ جن لوگوں کا یہ اعتقاد ہے تیرہ سو (۱۳۰۰) برس سے چلا آ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین کے بعد کوئی نبی یا رسول نہ آئے گا اور ان کو مغضوب ومجذوم کہا ہے۔ اور عقلی ڈھکوسلے لگا کر مسلمانوں کو بہت دھوکے دیئے ہیں جن کا اظہار کرنا اور جواب دینا نہایت ضروری تھا۔ اسی لئے الحمد للہ کہ کتاب مذکور کا جواب ''تردید نبوت قادیانی'' ۲۳۲ صفحات پر خاکسار نے لکھ کر چھپوائی ہے۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں آباد مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت سے آگاہی کے لئے جناب بابو پیر بخش صاحب کی بعض تصانیف کے عربی، فارسی اور انگریزی تراجم بھی کئے گئے اور انہیں افغانستان، مصر، شام، عراق اور افریقہ وغیرہ میں مفت تقسیم کیا گیا۔ ماہنامہ تائید الاسلام بابت دسمبر ۱۹۲۵ء میں لوگوں سے اس طرح گزارش کی گئی ہے:

ضروری گزارش

''برادران اسلام! خدا کے فضل سے یہ سال بھی ختم ہوا۔ اب آئندہ سال کے اخراجات کے واسطے انجمن کو سرمائے کی سخت ضرورت ہے۔ کیوں کہ اس سال معمولی اخراجات رسالہ کے ماہوار ایک کتاب ۴۸ صفحات کی مسمّٰی بہ ''حافظ ایمان از فتنہ قادیان'' فارسی زبان میں تصنیف کی گئی اور ۲۰×۲۲ سائز پر لکھوا کر چھپا کر مفت مسلمانان کابل وقندھاو بخارا و بلوچستان وخوست وغیرہ علاقہ جات میں مفت تقسیم کی گئیں۔ کیوں کہ مرزائیوں کی طرف سے ان علاقہ جات میں خاص طور پر جدو جہد شروع ہوگئی تھی۔ اور فارسی زبان میں انجمن تائید الاسلام کی طرف سے کوئی کتاب شائع نہ ہوئی تھی۔

(۲) اسی کتاب کا ترجمہ عربی زبان میں کرا کر علاقہ مصر وشام و بیت المقدس و بصرہ و بغداد وغیرہ میں مفت تقسیم کی گئیں۔ جیسا کہ نقول چھٹیات سے آپ پر ثابت ہوگا۔

(۳) اسی کتاب کا انگریزی ترجمہ چھپوا کر علاقہ بمبئی، مدراس، مالابار (ملبار)، بنگال، رنگون و برہما (برما) میں تقسیم کرایا گیا۔ یہ تمام اخراجات کا بوجھ انجمن کے مستقل سرمائے پر پڑھا۔''

تحریر و تصنیف کے علاوہ جناب بابو پیر بخش تقریر کے میدان میں بھی ایک خاص مقام کے حامل تھے۔ ۲۰ مارچ ۱۹۲۱ء کو منعقد ہونے والے'' جلسہ اسلامیان قادیان'' کی روداد بیان کرتے ہوئے محرر لکھتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

''جناب بابو صاحب موصوف نے اپنی ۱۶ صفحات کی نہایت مدلل اور دلچسپ مطبوعہ تقریر ''اثبات حیات مسیح'' مختصر مگر منکسرانہ تمہید کے بعد سنانی شروع کی۔ اس تقریر کی لطافت نے جلسہ میں ایک خاص شان پیدا کر دی۔ لفظ لفظ پر تحسین و آفرین کی صدائیں بلند ہوتی تھی۔'' ''درحقیقت جس تحقیق سے ایک مدلل اور مکمل بحث بابو صاحب نے ''اثبات حیات مسیح'' پر کی ہے، یہ انہیں کا حصہ تھا۔ کسی نے خوب کہا ہے ''لکل فن رجال ولکل قول مقال'' بابو صاحب کی طبیعت میں مناظرہ کا خاص ملکہ ودیعت ہے۔''

جناب بابو پیر بخش نے ایک دینی ادارے انجمن تائید الاسلام کی بنیاد رکھی اور اس کے تحت ماہنامہ رسالہ بنام ''تائید الاسلام، لاہور'' جاری کیا۔ انجمن کے تحت فتنہ قادیان کی جانب سے جاری ہونے والے اشتہارات اور پمفلیٹ اور مضامین اور تقاریر کا رد کیا جاتا اور عوام الناس کو حقائق سے آگاہ کیا جاتا۔ ماہنامہ رسالہ میں رد قادیانیت پر مضامین اور اقتباسات شائع کیے جاتے اور علماء اہلسنّت کی رد قادیانیت پر مطبوعہ کتب سے بھی عوام و خواص کو مطلع کیا جاتا۔ انجمن تائید الاسلام کی ۱۹۱۷ء کی ایک اشاعت کے سرورق کے اردگرد یہ اطلاع درج ہے:

''حجۃ اللہ البالغہ یعنی سیف چشتیائی مصنفہ علامہ زمان قطب دوران حضرت خواجہ سید مہر علی شاہ صاحب (زاد اللہ فیوضہم)۔ دنیا بھر کے علماء نے تسلیم کیا ہے کہ عالمانہ نظر میں مرزا قادیانی کا رد اس سے بہتر نہیں کیا گیا۔''

رسالہ تائید الاسلام ماہوار بابت ماہ نومبر ۱۹۲۰ء کے سرورق پر یہ اطلاع تحریر ہے:

''اطلاع: افادۃ الافہام مولفہ حضرت مولانا محمد انوار اللہ صاحب مرحوم (صدر الصدور، حیدرآباد، دکن) تردید مرزا میں یہ دو جلدوں کی ضخیم بے نظیر کتاب جو بڑی جستجو سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

تین (۳) نسخے بہم پہنچائے گئے ہیں۔ علما فوراً منگالیں۔"

جب مصنف موصوف نے بعض مصلحتوں کے تحت کچھ عرصہ کے لئے رسالہ تائید الاسلام کی اشاعت روک دی تو حضرت علامہ قاضی فضل احمد لدھیانوی (مصنف کلمہ فضل رحمانی بجواب اوہام غلام قادیانی) نے اس پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار "انقلاب زفاف حاضرہ" میں ان الفاظ میں فرمایا:

"ہمارے محترم دوست مولوی بابو پیر بخش صاحب نے رسالہ تائید الاسلام لاہور کو بند کر دیا اور نہایت اہم دینی کام کو چھوڑ دیا۔" (مطبوعہ رسالہ انجمن نعمانیہ، لاہور، ماہ جنوری ۱۹۲۸ء)

جناب بابو پیر بخش ۱۹۱۲ء میں اپنے عہدے سے فراغت کے بعد سے مسلسل سولہ سال تک مرزا قادیانی کے فتنے کا مقابلہ کرتے رہے اور ان کے ہر فریب و دھوکہ دہی کا منہ توڑ جواب دیتے رہے۔ اپنی کتب، رسائل، مضامین اور اہلسنّت کے دیگر بزرگوں کی تصانیف کے ذریعے لوگوں کے اس فتنہ سے مطلع و آگاہ کرتے رہے۔ جناب بابو پیر بخش نے اپنے انتھک مشن کے ذریعے مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف اسلام دعاوی، عقائد باطلہ اور گمراہ کن الہامات کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔ آخر کار عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کرتے ہوئے مئی ۱۹۲۷ء میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

جناب بابو پیر بخش کے وصال کے بعد مئی ۱۹۲۷ء سے مئی ۱۹۳۲ء یعنی پانچ سال تک رسالہ تائید الاسلام کے اجراء کی ذمہ داری جناب میاں قمر الدین صاحب نے سنبھالیں۔ رسالہ تائید الاسلام، بابت ماہ جون ۱۹۳۲ء کے شمارے میں جناب بابو پیر بخش کی خدمات کو سراہتے ہوئے مضمون نویس رفیق محترم تحریر کرتے ہیں:

"تردید مرزائیت میں جن حضرات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ان میں رسالہ تائید الاسلام کے بانی محترم جناب بابو پیر بخش صاحب مرحوم و مغفور ایک امتیازی خصوصیت رکھتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

جناب میاں صاحب نے پوسٹمارسٹر کے عہدے سے پنشن لینے کے بعد بھاٹی دروازہ لاہور سے تردید مرزائیت کے لئے رسالہ تائید الاسلام کا اجراء کیا اور ان کی ذاتی قابلیت سے اس رسالہ کو یہاں تک ترقی دی کہ رسالہ نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرون ہند مثلاً افغانستان، افریقہ، مصر، شام، برما وغیرہ ممالک میں کثرت سے جانے لگا۔ میاں صاحب مرحوم نے اپنے مشن کو رسالہ تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ تردید مرزائیت میں کئی کتابیں بھی تصنیف فرمائیں۔ عربی اور انگریزی میں رسالے شائع کئے تاکہ اسلامی ممالک اور یورپ میں مرزائی حقیقت سے پورے طور پر آگاہ ہو جائیں۔ میانصاحب موصوف باوجود پیرانی سالی کے، جس جوان ہمتی سے اور تندہی کے ساتھ سولہ سال برس تک کا طویل عرصہ اس عظیم الشان کام کو سرانجام دیتے رہے، یہ انہیں کا حصہ تھا۔ یقیناً نصرت الٰہی ان کی مددگار اور مؤید تھی۔ اسی لئے ان کا مشن دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتا گیا۔ مرزائیوں سے پوچھئے جن کے سینے پر ان کی تحریریں مونگ دلتی رہتی ہیں اور ہر میدان میں مرزائیوں کو میاں صاحب کے مقابلہ میں ذلیل ترین شکست نصیب ہوتی رہی۔ آخر وہ وقت آ پہنچا کہ جب ہر ایک انسان دنیوی تعلقات کو چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی کے ہاں جانے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ وفات سے پہلے میاں صاحب نے رسالہ کا فنڈ اور کتب خانہ ٹرسٹیز مقرر فرمانے کے بعد محترمی ومکرمی جناب میاں قمر الدین صاحب رئیس اچھرہ کے سپرد فرمادیا اور خود مئی ۱۹۲۷ء میں دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ادارہ اپنی اس پندرھویں جلد میں جناب بابو پیر بخش مرحوم کی چار کتب شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے اور مزید کتب، رسائل اور مضامین سولہویں جلد میں انشاء اللہ طبع کئے جائیں گے۔ اس مجموعے میں چند کتب کی اصلاح طلب عبارات کی تصحیح کی گئی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اطلاع ضروری

برادران اسلام!

مرزا قادیانی اور ان کے مریدوارا کین مرزائیت ہمیشہ ہر ایک جلسہ اور مجمع میں فرمارہے ہیں کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت ورسالت کا ہرگز نہیں۔ اور وہ خاتم النبیین ﷺ پر ایسا ہی اعتقاد رکھتے ہیں جیسا کہ اور مسلمان۔ صرف مرزا قادیانی کو بروزی ظلی وناقص نبی مانتے ہیں۔ بلکہ ہینڈ بل نمبر ۹ میں لکھا کہ جو خاتم النبیین ﷺ بعد کسی جدید نبی کا آنا جائز سمجھے ہم اس کو کافر جانتے ہیں۔ حکیم نورالدین اور خواجہ کمال الدین نے کئی ایک جلسوں اور مجمعوں میں بطور لیکچر ووعظ فرمائے کہ ہم مرزا قادیانی کو خواجہ اجمیری وپیران پیر عبدالقادر جیلانی، حضرت گنج بخش وغیرہ اولیاء اللہ کی طرح مانتے ہیں۔ اور ایک سلسلے کے پیشوا جیسا کہ نقشبندی، قادری، سہروردی اور چشتی ہیں ایسا ہی ایک مرزا قادیانی کو جانتے ہیں۔

مگر اب میر قاسم علی مرزائی ایڈیٹر الحق دہلی نے جو یہ لکھا ہے کہ جو لوگ محمد ﷺ کے بعد کسی نبی کا یا رسول کا آنا جائز نہیں رکھتے، وہ کافر، بنی اسرائیل، یہودی ہیں اور "**لن یبعث اللہ من بعدہ رسولاً**" جس طرح یہود حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد کسی نبی کا آنا جائز نہ رکھتے تھے اسی طرح تم کہتے ہو کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی رسول نہ آئے گا۔ (کتاب النبوۃ، ص ۱۰۵) اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ تو مرزا قادیانی کا حکیم نورالدین وخواجہ کمال الدین عوام کو مغالطہ میں ڈالتے رہے ہیں۔ یہ میر قاسم علی مرزائی مصنف کتاب "**النبوۃ فی خیر الامت**" غلطی پر ہے۔ اس بات کا فیصلہ حکیم صاحب وخلافت قادیانی خود کرے گی۔ ہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

صرف مسلمانوں کو اس دھوکے سے بچانے کے واسطے جواب لکھتے ہیں تا کہ ہر ایک مسلمان یاد رکھے اور بحث کے وقت اس آیت کا جواب دے کہ قرآن میں یہود کا قول نقل کیا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ یہ بات نہ خدا کی ہے نہ یوسف علیہ السلام کی۔ یہ صرف دھوکہ ہے۔ ایسا ہی یہود کہتے تھے لیکن وہ تو بلا سند شرعی کہتے تھے۔ مگر مسلمان نص قرآنی سے کہہ رہے ہیں اور حدیث رسول اللہ ﷺ سے کہتے ہیں۔ یہ یہود کے کہنے کے موافق ہرگز نہیں۔ کیوں کہ یہاں تو خدا تعالیٰ ﴿خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ فرماتا ہے۔ اور محمد ﷺ ''لانبی بعدی'' فرماتے ہیں۔ لیکن یہود کے پاس نہ تو خدا کا کلام ہے اور نہ حضرت یوسف علیہ السلام کی حدیث ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ پس اس دھوکہ سے مسلمانوں کو بچانا چاہئے۔ (۲) خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو اور اس کے رسول کی کرو۔ رسول واحد کی فرمانبرداری فرض ہے۔ مشیت ایزدی میں محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نبی اور رسول کا آنا نامنظور ہوتا تو رُسُل جمع کا لفظ فرمانا چاہئے تھا نہ کہ واحد کا۔ پس ثابت ہوا کہ چنانچہ ایک ہی رسول واحد یعنی محمد ﷺ کی فرمانبرداری فرض فرمائی اور کسی رسول کی نہیں فرمائی۔ اسی لئے مدعیان نبوت بعد محمد ﷺ کے کاذب ہیں۔ لہٰذا انہیں میں سے ایک مرزا قادیانی بھی تھے۔

☆☆☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد!

احقر العباد پیر بخش پنشنر پوسٹ ماسٹر ومصنف معیار عقائد قادیانی۔

برادران اسلام کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ اگر چہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعویٰ نبوت تھا۔ مگر چونکہ ساتھ ساتھ وہ اپنی تردید خود کر جاتا تھا کہ میں نہ رسول ہوں اور نہ کوئی نئی شریعت لایا ہوں اور نہ کوئی کتاب لایا ہوں، صرف محمد ﷺ کی متابعت سے ظلی نبی ہوں۔ اور خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کا جو اعتقاد رکھے اس کو کافر جانتا ہوں۔ مگر ''حقیقۃ الوحی'' میں اس نے لکھا ہے کہ ''جب کوئی قوم معذب ہوتی ہے تو رسول بھی ضرور بھیجا جاتا ہے۔ چونکہ میرے وقت طاعون بطور عذاب دنیا پر آیا ہے اس لئے ضرور کوئی نبی بھی آنا چاہئے، سو وہ میں ہوں''۔ اور ﴿ مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴾ سے تمسک کر کے نبوت کا دعویٰ کیا کہ اس زمانہ میں میرے سوا کوئی مدعی نبوت نہیں اور طاعون بھی خدا نے بطور نشان بھیجا ہے، اسلئے میں نبی ہوں، رسول ہوں، مامور من اللہ ہوں۔ مگر چونکہ مرزا اپنے دعوے میں نہایت کمزور تھا، مسلمانوں سے ڈرتا بھی تھا کہ اگر کھلا کھلا دعویٰ رسالت ونبوت کیا تو مرید الگ ہو جائیں گے اور آمدنی بند ہو جائیگی۔ ساتھ ساتھ یہ بھی کہتا جاتا تھا کہ نادانو! کہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ میں نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ دیکھو ''تتمہ حقیقۃ الوحی'' ص ۲۸ کہ ''میں ایک امتی ہوں اور فنافی الرسول ہوں''۔ غرض مرزا کی تحریریں اور باتوں کے متضاد ہونے کے باعث جھگڑالو مرزائیوں کے واسطے بحث کا عمدہ آلہ تھا کہ جب مرزا کی ایک تحریر پیش کی کہ نبوت ورسالت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے مدعی تھے تو مرزائی جھٹ ان کا وہ شعر کہ:

ع من نیستم رسول ونیاوردہ ام کتاب

پڑھ دیتے۔ مگر اب میر قاسم علی مرزائی اڈیٹر ''الحق اخبار'' دہلی نے بالکل پردہ اٹھا دیا ہے۔ اور مرزا صاحب کی رسالت ونبوت پر ایک کتاب مسمی بہ ''النبوۃ فی خیر الامت'' تصنیف کی ہے اور اس کتاب میں اوّل تو محمد رسول ﷺ کے بعد جدید نبیوں اور رسولوں کا آنا ثابت کرنا چاہا ہے۔ دوم: مرزا صاحب کو رسول و نبی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور ''خاتم النبیین'' کی تفسیر اپنی عقلی دلائل سے کی ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ تمام سلف وخلف اہل اسلام کو جو محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا جائز نہیں رکھتے، ان سب کو بلاتمیز مَغْضُوب، مجذوم، تحریف کنندہ، حماقت کنندہ وغیرہ وغیرہ الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ جس طرح کفار بنی اسرائیل یہودی کہتے تھے کہ ﴿لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا﴾ یوسف علیہ السلام کے بعد ہرگز کوئی رسول نہیں آئیگا۔ تمام مسلمان کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی رسول نہیں آئیگا۔ اور ان کی غرض یہ ہے کہ جو لوگ محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین (جس کی تفسیر رسول اللہ ﷺ نے خود لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ کر دی ہے) کہتے ہیں وہ تیرہ سو (۱۳۰۰) سال سے غلطی پر چلے آئے ہیں، ان کو قرآن مجید کی سمجھ نہیں آئی تھی۔ جب قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے: ﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ جس کا ترجمہ غلط کر کے لوگوں کو دھوکہ دیا ہے کہ ہمیشہ نبی ورسول آتے رہیں گے۔ اس آیت سے میر صاحب نے مرزا صاحب کی رسالت ثابت کی ہے کہ جب وعدہ ہے اور وعدہ ہمیشہ کے واسطے کہ رسول آتے رہیں گے تو پس مرزا صاحب ضرور رسول ہیں۔ اور اسی کتاب میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

لکھتے ہیں کہ ''رسول اور نبی میں جو فرق کرتے ہیں کہ رسول صاحب کتاب وشریعت ہوتا ہے، غلطی پر ہیں۔ نبی ورسول ایک ہی ہے''۔ جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ میر صاحب، مرزا صاحب کو رسول صاحب کتاب وشریعت یقین کرتے ہیں۔ کیونکہ اس آیت سے رسول صاحب کتاب وشریعت کے آنے کا وعدہ ہے، تو ضرور تھا کہ حسب وعدہ مرزا صاحب تشریعی نبی ورسول ہوتے۔ مگر افسوس! واقعات اس کے برخلاف ہیں کہ مرزا صاحب نہ کوئی شریعت لائے اور نہ کوئی جدید کتاب۔ جس سے صاف ثابت ہوا کہ اس آیت سے تمسک بالکل غلط ہے۔ یہ تو صرف حضرت آدم علیہ السلام کے قصہ کی آیت ہے۔ چنانچہ اس کا جواب اپنے موقعہ پر آئے گا۔ اور ایسا ہی ﴿لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا﴾ حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ کی آیت ہے۔ خدا نے یہود کی نقل کی ہے، نہ کہ ''خاتم النبیین'' کی تردید کی ہے۔ کیونکہ ''خاتم النبیین'' وَلَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ خدا اور رسول فرماتا ہے، نہ کہ یہود۔

۲.....مرزا صاحب نے خود نون ثقیلہ کی بحث میں مولوی محمد بشیر صاحب سے جب مباحثہ دہلی میں ہوا تھا، کہتے ہیں: ﴿كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ﴾ یعنی خدا مقرر کر چکا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے۔ یہ آیت بھی ہر ایک زمانہ میں دائر اور عادت مستمرہ اللہ کا بیان کر رہی ہے۔ یہ نہیں کہ آئندہ رسول پیدا ہوں گے اور خدا انہیں غالب کرے گا''۔ اب میر صاحب بتادیں کہ ''مدعی سست وگواہ چست'' کا معاملہ ہے کہ مدعی تو رسالت مطلقہ کا دعوی نہیں کرتا بلکہ وہ اس کے امکان سے انکاری ہے اور میر صاحب اس آیت سے اس کی رسالت ثابت کرتے ہیں۔ غرض جب میں نے اس کتاب کو دیکھا کہ مرشد کچھ کہتا ہے اور بالکا کچھ کہتا ہے۔ غرض ایسی ایسی بلا دلیل باتوں کو دیکھ کر اور دوسری طرف عظیم دھوکہ، کہ ایک ہزار روپیہ انعام جواب دینے والے کے واسطے مقرر کر دیا تا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوگوں کو یقین ہو کہ واقعی کتاب لاجواب ہے۔ اگر چہ میر صاحب کی کمزوری تو اشتہار انعام سے معلوم ہو گئی تھی کہ خود تو عقلی ڈھکوسلے لگاتے ہیں اور کہیں داتا گنج بخش کی سند اور کہیں شیخ اکبر ابن عربی کی کتاب ''فتوحات'' کے غلط حوالے نصف عبارت نقل کر کے مغالطہ دیا ہے۔ اور کہیں رسالہ ''انوار صوفیہ'' سے پناہ لی ہے۔ مگر انصاف دیکھئے کہ جواب دینے والے کے واسطے شرط لگاتے ہیں کہ جواب دینے والا صرف قرآن سے جواب دے۔ ''سچ ہے آگ کا جلا ہوا جگنوں سے بھی ڈرتا ہے''۔ پہلے میر صاحب تین سو روپیہ ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب سے ہار چکے ہیں۔ اس واسطے اب میر صاحب اپنے پیر کی مانند ناممکن الوقوع شرائط مقرر کرتے ہیں، جس سے ان کا گریز خود ہی ثابت ہے۔ مگر خدا تعالیٰ شاہد ہے کہ میں نے نہ کسی انعام کی غرض سے بلکہ محض تحقیق حق اور مسلمانوں کو مغالطہ اور ٹھوکر سے بچانے کیلئے یہ کتاب لکھی ہے۔ کیونکہ مرزائیوں کے عقلی ڈھکوسلوں پر اکثر مسلمان پھسل جاتے ہیں۔ اور ان کی دروغ بیانیوں اور غلط معنوں پر یقین کر کے دین حق سے بھٹک جاتے ہیں۔ جبکہ وحی رسالت بعد محمد رسول اللہ ﷺ باجماع امت بند ہے۔ تو پھر بعد رسول اللہ ﷺ کے نبی اور رسول کا آنا بھی ناممکن ہے تو پھر کسی مدعی نبوت و رسالت کو کس طرح سچا مانا جا سکتا ہے۔ مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ میرے کشوف والہامات وساوس شیطانی سے پاک ہیں، غلط ہے۔ کیونکہ ان کے کشوف والہامات صاف صاف وساوس ہونا بتا رہے ہیں:

مثلاً: (اول) میں نے دیکھا کہ خدا ہوں، زمین و آسمان بنائے اور میں ان کے خلق پر قادر تھا۔ (دوم) یعنی خدا تعالیٰ کی زیارت تمثیلی صورت میں کی اور ان کے دستخط اپنی پیشگوئیاں پر کرائے۔ (سوم) قادیان کا نام قرآن مجید میں دیکھا۔ (چہارم) ایک لاکھ فوج مانگی اور پچھتر ہزار منظور ہوئی۔ (پنجم) خدا نے مجھ کو کہا کہ تو مرسلوں میں سے ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

(ششم) خدا نے مجھ کو کن فیکون کے اختیارات دیدیئے۔ (ہفتم) خدا نے مجھ کو اپنی اولاد کہا۔ (ہشتم) خدا نے مجھ کو اپنے پانی سے کہا۔ (نہم) خدا نے مجھ کو اپنے بیٹے کی مانند کہا۔ (دہم) خدا نے کہا کہ میں نے تجھ کو بخشدیا ہے۔ جو چاہے سو کر۔ (یازدہم) خدائے تعالیٰ نے مجھ کو کہا کہ میں تیری حمد کرتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔

کیونکہ ناچیز انسان نہ خدا ہوسکتا ہے اور نہ خالق زمین وآسمان اور نہ خدا کے پانی (نطفہ) سے ہوسکتا ہے۔ اور یہ تمام الہامات خصوص نصوص شرعیہ کے برخلاف ہیں، اس واسطے وساوس ہیں اور ان کا خدا کی طرف سے نہ ہونا یقینی ہے۔ کیونکہ اس پر اجماع امت ہے کہ کشوف والہامات حجت شرعی نہیں۔ اور جب تک شریعت کے مطابق نہ ہوں، قابل اعتبار نہیں۔ پس جس شخص کے کشوف والہامات خلاف قرآن وحدیث ہوں، وہ شخص مکالمہ ومخاطبہ الٰہی میں ہرگز سچا نہیں ہے۔ مرزا صاحب کی بنیاد ''دعویٰ مسیح موعود ونبوت ورسالت'' انہیں کشوف والہامات پر ہے جو بسبب خلاف نصوص شرعیہ ہونے کے قابل اعتبار نہیں۔ اور مرزا صاحب کو یہ زعم غلط ہوتا رہا کہ قرآن مجید کی اگر کوئی آیت ان کی زبان پر ''عالم خواب'' میں جاری ہوئی تو انہوں نے اس کو اپنے پر دوبارہ نازل ہونا سمجھ لیا۔ جیسا کہ ﴿یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قصہ کی آیت جو خواب میں آپ کی زبان پر جاری ہوئی تو زعم کیا کہ ''میں مسیح موعود ہوں اور خدا نے میرا نام عیسیٰ رکھا ہے''۔ اور اگر حضرت مریم کا نام آیا تو زعم کیا کہ ''خدا نے میرا نام مریم رکھا ہے'' حالانکہ یہ غلط ہے کہ خدائے تعالیٰ کسی مرد کا نام مریم رکھے۔ کیا خدا عورت مرد میں تمیز نہیں کرسکتا؟ کوئی مسلمان جس کی زبان پر عالم خواب میں کوئی آیت قرآن مجید جاری ہو، یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ مجھ کو وحی الٰہی ہوئی ہے۔ میں ایک تازہ واقعہ اپنا حلفیہ بیان کرتا ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کی قسم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کھا کر سچ کہتا ہوں کہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو رات کے وقت ﴿اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝﴾ تمام سورت اخیر تک حالت خواب میں میری زبان پر جاری تھی اور کئی دفعہ آنکھ کھل بھی گئی تو یہی سورت جاری تھی۔ کیا میں اب سمجھ لوں یا کہوں کہ یہ سورت مجھ پر دوبارہ نازل ہوئی ہے تو درست ہے؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر مرزا صاحب کا فرمانا کہ مجھ پر قرآن کی آیتیں نازل ہوتی ہیں، کیونکر درست ہوا۔ پس مرزا صاحب کا یہ زعم کہ ''خدا نے میرا نام عیسیٰ رکھا ہے اور میں مسیح موعود ہوں اور اسکی دلیل یہ ہے کہ آیت ﴿اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ﴾ مجھ پر دوبارہ نازل ہوئی ہے''۔ درست نہیں۔ کیونکہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ خدا نے آپ کو مسیح موعود مقرر کیا ہے۔ اس طرح تو آیات کئی مسلمانوں کو خواب میں سنائی دیتی ہیں اور ان کی زبان پر جاری ہوتی ہیں۔ اس حساب سے تو وہ بھی اپنے آپ کو مرسلین میں سے سمجھ سکتے ہیں اور یہ بالکل بے دلیل ہے کہ مرزا کے خواب خواہ جھوٹے بھی ہوں اور جھوٹے نکلے، وہ سب حجت ہیں اور وساوس سے پاک ہیں۔ اور دوسرے مسلمانوں کے خواب اگر سچے بھی ہوں تو مکر اللہ میں داخل ہیں، نہایت بے انصافی اور خود غرضی پر مبنی ہیں۔ کیونکہ اگر خواب و کشف حجت شرعی ہیں تو فریقین کے واسطے حجت ہیں، اور خلاف شرع ہونے کے باعث قابل اعتبار نہیں تو دونوں فریق کے واسطے۔ یہ معقول نہیں کہ پہلے کذابوں کے کشوف والہام چونکہ خلاف شرع تھے اس لئے وہ تو کاذب قرار دیئے جائیں اور مرزا صاحب کے کشوف والہام جو غیر شرع ہیں، ان کے باعث مرزا صاحب کو کاذب نہ کہا جائے۔ پس جس شخص کے کشوف والہامات خلاف نصوص شرعی ہوں گے، وہ ضرور کاذب ہے، خواہ کوئی ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

ابتدائے آفرینش سے گروہ انسان کے دو قسم چلے آئے ہیں۔ ایک گروہ دین داروں کا اور دوسرا گروہ دہریوں اور فلسفیوں کا۔ دین داروں کی بھی کئی قسم ہیں، ایک اہل اسلام، دوم اہل شرک یعنی بت پرست وغیرہ۔

جو گروہ ابتدائے آفرینش سے انبیاء علیہم السلام کو بمعہ ان کی تعلیم اور معجزات کے مانتا چلا آیا ہے۔ وہ اہلِ اسلام میں ہے۔ اور اہل اسلام ایمان بالغیب لاتے رہے ہیں یعنی جو کچھ انبیاء علیہم السلام نے ان کو بذریعہ وحی حاصل کر کے فرمادیا اُس کو حکم خدا تسلیم کر کے اس پر ایمان لائے اور عمل شروع کر دیا، بخلاف اس کے خشک عقل کے بندوں نے جو کچھ ان کی سمجھ میں آیا، یا بذریعہ حواس ظاہرہ انہوں نے دریافت کیا، اس کو مانا اور جو حقائق و ہدایت کی روشنی بذریعہ نور نبوت، انبیاء علیہم السلام کو حاصل ہوئی، اس کے ماننے میں اعتراضات محال عقلی کو پیش کر کے شکوک والحاد کے دلدل میں پھنسے رہے اور محدود عقل کو معیار حق و باطل کا قرار دے کر ہمیشہ کیلئے ''صراط مستقیم'' سے بہت دور جا پڑے۔ اسی سنت الٰہی کے مطابق جو انبیاء علیہم السلام بوساطت وحی، خدا کی طرف سے بندوں کی طرف چراغ ہدایت لاتے رہے اور ہدایت یافتہ اور ایماندار بندے اُس شاہراہ ہدایت پر چلتے آئے، وہ مسلمان کہلاتے آئے۔ اور یہ دستور العمل جو ان کو بذریعہ انبیاء علیہم السلام عطا ہوا، وہ قانون الٰہی یا علم الٰہی سے موسوم ہوتا رہا۔

اہلِ عقل ہمیشہ مسلمات دین سے انکار کرتے چلے آئے اور اپنے عقلی ڈھکوسلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیش کرتے رہے، جو کہ نور نبوت کے آگے ہمیشہ مدھم پڑتے رہے۔ کیونکہ ''خشک عقلی علوم'' جن کو فی زمانہ ''سائنس وفلسفہ'' کہتے ہیں، کبھی نعمتِ یقین کسی امر میں حاصل نہ کر سکے۔ گو! ہر زمانہ میں ان کی ترقی ہوتی چلی آئی اور ماقبل فلاسفروں کی غلطیاں نکلتی چلی آئیں۔ چنانچہ اس زمانہ کے فلاسفر اپنے آپ کو اکمل مدارج علم پر پہنچے ہوئے جانتے ہیں اور ہر قدم پر ماسبق حکماء کی غلطیاں نکالتے ہیں۔ تاہم ان کو یہ بھی اقرار ہے کہ سائنس اور فلسفہ ابھی ناقص ہے اور قانون قدرت ابھی تک محدود عقل انسانی نہیں ہوا۔

اب ذرا ہم اہل مذاہب کی اس جگہ اس زمانہ میں جو غلطی واقع ہو رہی ہے اس پر نظر ڈالتے ہیں اور ناظرین کو دکھانا چاہتے ہیں کہ وہ کیوں وہی الفاظ اور اصطلاحات جو کہ صراط مستقیم مذہب سے دور لیجانے والی ہیں، اپنی تصانیف میں درج کر کے کفر و اسلام کو ملاتے ہیں۔ بھلا کہاں قانون قدرت الٰہی اور کہاں قانون قدرت عقل انسانی۔ ظاہر ہے کہ جب قانون قدرت الٰہی عقل انسانی کا محدود نہیں اور عقل انسانی کو اس پر پورا احاطہ نہیں۔ تو پھر انسان کو کیا حق ہے کہ وہ کہے کہ یہ امر خلاف قانون قدرت ہے۔ جبکہ ساتھ ہی اس کو اقرار ہے کہ انسانی عقل قانون قدرت پر احاطہ نہیں رکھتی اور اسرار قدرت کی حقیقت کے دریافت کرنے میں قاصر ہے۔

میں اس جگہ چند حکمائے یونانی و انگریزی جرمن و فرانس وغیرہ وغیرہ کے اقوال لکھتا ہوں تا کہ معلوم ہو جائے کہ ہم غلطی پر ہیں۔ جو اپنے مسلمات مذہبی امور میں قانون قدرت و محال عقلی کے برخلاف دیکھ کر ان سے انکار کر دیتے ہیں حالانکہ خود اہل سائنس و فلسفہ اس کے قائل ہیں کہ ہر ایک چیز کی حقیقت جیسا کہ نفس الامر میں ہے، عقل انسانی اس کے کما حقہ دریافت کرنے سے قاصر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈریپر صاحب ''معرکہ مذہب وسائنس'' میں تحریر فرماتے ہیں: ''چونکہ حواس کی شہادت نقطہ اتصال نقیض ہے۔ لہٰذا ہم حق و باطل میں تمیز نہیں کر سکتے۔ اور عقل اس درجہ ناقص ہے کہ ہم کسی فلسفانہ نتیجہ کی صحت کے ضامن نہیں ہو سکتے۔ قیاس چاہتا ہے کہ ایسے موقعہ پر ایک ایسا مدلل مبرہن صحیفہ آسمانی منجانب اللہ انسان پر نازل ہو کہ شک وشبہ کا خاتمہ ہو جائے اور کسی شخص کو اس سے اختلاف رائے و مقاومت نہ ہو''۔

(دیکھو صفحہ ۲۸۱ معرکہ مذہب وسائنس مترجم مولوی ظفر علیخاں، اڈیٹر اخبار زمیندار لاہور)

۱..... **ہربٹ سپنسر** نے اپنی کتاب ''فسٹ پرنسپل'' کے صفحہ ۱۲ سے ۱۵ تک جو تعریف سائنس کی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے: ''سائنس حقائق کا نظام منضبط ہے جو ہمیشہ وسعت اخبار کرتا اور ہمیشہ اخلاط سے پاک ہوتا رہتا ہے''۔

۲..... **ہکسلی پروفیسر ہنری ٹامسن** جس کی مساعی سے ڈارون کے مسائل اور خیالات کو ہر دلعزیزی حاصل ہوئی ہے، اپنی کتاب ''سائنس اور ایجوکیشن'' کے صفحہ ۴۵ پر سائنس کی تعریف یوں فرماتے ہیں کہ ''میری رائے میں سائنس صرف ترتیب یافتہ اور منضبط عقل کا نام ہے''۔

۳..... **جارج ڈگسن دیوک آف لگامل** اپنی کتاب ''وائٹ سائنس'' صفحہ ۱۱ پر سائنس کی جو تعریف کرتے ہیں اسکا خلاصہ یہ ہے ''یعنی موجودات کے باہمی تعلقات اور نیز ان کے اور ہمارے درمیانی تعلقات کا نام سائنس ہے۔ ہمارا علم محدود ہے اور سائنس اشیاء کے چند تعلقات اور نیز ان کے نظام عالم تک محدود ہے۔

۴..... فزیالوجی کے استاد **پروفیسر گوج** اپنی کتاب ''انٹروڈکشن ٹو سائنس'' صفحہ ۴۳ سائنس کی تعریف میں فرماتے ہیں: ''مظاہر موجودات کے انتظام کو باعتبار اسباب نتائج کے سلسلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے انتظام دینے کا نام سائنس ہے۔ الفاظ دیگر اسباب نتائج کے سلسلہ کی تحقیق و تجسس کا نام سائنس ہے۔ کائنات کے اندر مختلف قسم کے تغیرات کیوں ہوتے ہیں؟ ان کی ترجیح، تشریح اور ان کے اسباب کی تلاش کی کوشش عقلیہ کا علم ہے"۔

ارسطاطالیس کہتا ہے: "سائنس تجربات کی وسیع تعداد سے شروع ہوتا ہے ایک وسیع تصور قائم کیا جاتا ہے جو اسی قسم کے واقعات پر حاوی ہو جاتا ہے۔ غرض ہر ایک سائنس دان عالم نے سائنس کی یہی تعریف کی ہے کہ موجودات پر نظر تجربہ ڈال کر نتیجہ قائم کرنے کا نام ہے"۔ ارسطاطالیس کے زمانہ میں مفصلہ ذیل طریق پر استدلال کر کے نتیجہ نکالا جاتا تھا:

اول: استدلال تمثیلی یعنی کسی خاص امر سے خاص امر کی طرف استدلال کر کے نتیجہ اخذ کرنا۔

دوم: استدلال استقراری یعنی خصوصیات سے کائنات کی طرف استدلال کرنا۔

سوم: استخراجی یعنی کائنات سے خصوصیات کی طرف دلیل کرنا۔

اگر مضمون اور کتاب کے طول ہو جانیکا خوف نہ ہوتا تو زیادہ بسط کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ مگر چونکہ اس کتاب میں علم سائنس سے صرف یہی ثابت کرنا تھا کہ علم الٰہی کا مقابلہ سائنس یا فلسفہ ہرگز نہیں کر سکتا اور نہ طالبان حق کو صورت یقین دکھا سکتا ہے اور نہ ذریعہ نجات ہو سکتا ہے۔ یہ فلسفی لوگ ہمیشہ عجائبات موجودات میں ایسے مدہوش ہوئے کہ کنارہ یقین تک عالم خواب میں بھی نہ پہنچے۔ نقش کی خوبصورتی دیکھ کر ایسے محو تماشا ہوئے کہ نقاش کے وجود کے علم الیقین کے مرتبہ کو بھی نہ پہنچے۔ مدت تک یہی یقین ہوتا چلا آیا کہ زمین ساکن ہے اور آسمان اس کے گرد گردش کرتا ہے اور ستارے اور سیارے اپنی اپنی جگہ ساکن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔ اور آفتاب حرکت دولابی کے ذریعہ زمین کے اوپر کی سطح سے بجانب مغرب غروب ہوکر زمین کے نیچے کی سطح طے کرتا ہوا زمین کے اوپر سمت مشرق طلوع کرتا ہے۔ اور انہیں خیالات کو سچا سمجھ کر اس کی اشاعت ہوتی رہی اور جو شخص اسکے برخلاف اپنی رائے ظاہر کرتا وہ بے عقل سمجھا جاتا تھا۔ زمانہ حال کے فلاسفروں کی تحقیق بالکل اسکے برعکس ہے۔ یعنی زمین کی حقیقت اس سے زیادہ نہیں کہ وہ محض ایک سیارہ ہے جو آفتاب کے گرد گھومتا ہے۔ اور نظام شمسی کے ارکان میں بھی اسکا درجہ کچھ بہت زیادہ نہیں۔ یورپ کے بہت داناؤں نے اس نظیر کو بطور اصول موضوع تسلیم کرلیا ہے۔ یعنی آفتاب مرکز عالم ہے اور زمین اسکے گرد گردش کرنے کے علاوہ اپنے محور پر بھی گھومتی ہے۔ غرض صورت یقین ہرگز نہیں حاصل ہوتی۔ اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب تک ایک امر کا یقین نہ ہو، تسلی خاطر نہیں ہوتی۔ اور جب تک تسلی خاطر نہ ہو، بحر حیرت و تفکر اور تصورات و خیالات سے نجات مشکل ہے۔ اور انسان کی عمر اسقدر نہیں ہے کہ وہ ہر ایک امر میں اپنی ہی تجربہ یا نظر عقل سے نتیجہ نکال کر شاہراہ یقین تک پہنچ سکے۔ جب موجدان علم و عالمان نظر نے صاف صاف اقرار کرلیا جیسا کہ اوپر گذرا کہ سائنس میں ہمیشہ غلطیاں نکلتی رہتی ہیں، تو پھر کہاں سے ہم کو دولت یقین حاصل ہوسکتی ہے؟ اور جو امر ہم کو یقین کرنا چاہیے، کس طرح حاصل کرسکتے ہیں؟ اور جو امور فلاسفران حال نے فیصل کئے ہیں، انکا فیصلہ ناطق اور درست ہے اور آئندہ جو حکماء پیدا ہونگے وہ موجودہ زمانہ کی غلطیاں نہ نکالیں گے۔ اور کسی طرح یقین ہوجائے کہ جواب ہوا ہے، یہی درست ہے۔ حالانکہ سائنس نے اب تک یہ نہیں بتایا اور اپنی تحقیقات میں کنارہ یقین پر نہیں پہنچا کہ عالم کی ابتدا کسطرح ہوئی؟ روح حیوانی و انسانی کیا حقیقت رکھتا ہے؟ روشنی کی کیا کیفیت ہے؟ انڈا پہلے تھا یا مرغی؟ بیج پہلے پیدا ہوا تھا یا درخت؟ آم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

پہلے تھا یا گٹھلی؟ وغیرہ وغیرہ۔ جرمن کا مشہور محقق ڈبائی ریمنڈ کو خود اقرار ہے کہ مفصلہ ذیل مسائل علم سائنس سے اب تک حل نہیں ہو سکے اور مافوق الفہم ہیں:

۱.....مادہ اور اسکی قوت اور ماہیت کس طرح معرض ظہور میں آئی؟

۲.....حرکت یعنی اگر فنا اور بقا حرکت سے ہوئی ہے تو اسکی ابتداء کس طرح ہوئی؟

۳.....جان کس طرح معرض وجود میں آئی؟

۴.....آخری صورت موجودات کس طرح ہوگی؟

۵.....قوت حاسہ وشعور کی ماہیت یعنی انسان اور اس کی قوت حاسہ میں کیا تعلق ہے؟

۶.....قوت متخیلہ یعنی ہمارے دلی خیالات کیونکر اور کسطرح پیدا ہوتے ہیں؟

۷.....فعل مختاری وارادات یعنی جسکے ذریعہ سے انسان افعال کا مرتکب ہوتا ہے۔ صاحب موصوف صاف صاف انسانی عقل کے عجز کا اقرار مفصلہ ذیل الفاظ میں کرتے ہیں۔ یہ معمہ فوراً حل ہو جاتا ہے، جب ہم مان لیتے ہیں کہ انسان اپنے افعال واعمال کا مختار و مالک نہیں، بلکہ اُس کی تمام حرکات کسی اور قوت کے عمل سے سرزد ہوتی ہیں۔ اُس نے ان مسائل پر بحث کر کے خاتمہ پر یہ کہا ہے کہ ”ہمارا علم طبعی دو حدوں کے اندر واقع ہے: **اوّل** ہم قوت اور مادہ کی ماہیت سمجھنے میں قاصر ہیں۔ دوم ذرّوں کے مجموعہ سے عقل واحساس کیونکر پیدا ہوتے ہیں؟ اسکی ماہیت بیان کرنے میں ہم لاچار ہیں۔ ان حدود کے اندر ماہرین سائنس ترکیب وترتیب لگانے پر قادر ہیں، اس کے باہر وہ لاچار ومجبور ہیں“۔

ناظرین! یہ ہماری بڑی غلطی ہے کہ ہم جھٹ سائنس اور فلسفہ کا نام لے لیتے ہیں اور محال عقلی وقانون قدرت وغیرہ الفاظ استعمال کر لیتے ہیں۔ مگر ان کی تفصیل وتعریف سے ناواقف ہو کر جھٹ حکم لگا دیتے ہیں کہ یہ عقل کے برخلاف ہے۔ اسلئے ہم الگ الگ ہر ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

لفظ پر مختصر بحث کرتے ہیں۔

ارسطاطالیس کے نزدیک ''سائنس'' اور ''فلسفہ'' ایک ہی علم کا نام ہے، جس کی بہت شاخیں ہیں۔ یعنی حکمت نظری وعملی۔ **حکمت نظری** کے باعث علوم ریاضیات، طبعیات و مابعد الطبعیات جن کو فلسفہ اولین قرار دیتا تھا۔ **حکمت عملی** میں اخلاق سیاسی علم وضاعی کو شامل کرتا تھا۔ زمانہ حال کے فلاسفروں نے علم ریاضیات، فلکیات، طبعیات، کیمسٹری، علم الحیوانات، علم المعاشرت اور زیادہ کئے۔ غرض تمام علوم کو ایک ہی درخت کی شاخیں تصور کیا گیا ہے یعنی فلسفہ جو کہ سائنس کا مترادف ہے، تمام علوم اس کی شاخیں ہیں۔ باقی رہی عقل انسانی جو کہ ان تمام علوم کو حاصل کرنیوالی ہے اور بعد تحقیق کسی علم کے اسکے مدعی ہونے کا حق رکھتی ہے۔ ایک عالم طبعیات یا فلکیات، ریاضیات وسیاسیات کی عقل انہیں مسائل کو حل کرسکتی ہے، جسکی اس نے تعلیم وتحقیق وتجسس کی ہے۔ ایک عالم طبعیات کی عقل، فلکیات کی عقل کیلئے ناقص ہے اور سیاسیات کے جاننے والے کی عقل طبعیات کے مسائل سمجھنے کے واسطے بالکل سادی ہوتی ہے۔ پس ایک طبیب کے نزدیک ایک بیرسٹر، طب کے مسائل میں نادان ہے۔ اور وکیل کے مقابلہ میں ایک صناع کی عقل قانون کے مسائل میں نامکمل ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں صاف کہتا ہوں کہ ایک لوہار کے مقابلہ میں ایک طبیب، لوہار کے کام میں بے عقل ہے۔ اور طبیب کے مقابلے میں لوہار، طب کے مسائل کے نہ جاننے کے باعث بیوقوف ہے۔ اسی طرح ہر ایک فن کے جاننے والے دوسرے فن سے ناواقف ہوکر اپنے جہل کا اقراری ہے۔ اور ایک علم کا عالم دوسرے علم کے عالم سے عقلی تمیز رکھتا ہے۔ یعنی جیسا کہ مسائل طب کو ایک طبیب سمجھ سکتا ہے، ایک وکیل یا بیرسٹر نہیں سمجھ سکتا۔ اور جیسا کہ ایک بیرسٹر مسائل قانون کو سمجھ سکتا ہے، ایک طبیب نہیں سمجھ سکتا۔ پس ایک طبیب کی عقل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

وکیل کے نزدیک نامکمل ہے۔اور ایک وکیل کی عقل طبیب کے نزدیک ناقص ہے۔پس نتیجہ یہ نکلا کہ ہر ایک انسان کی عقل اسی علم میں کامل ہوگی جس علم کو اس نے حاصل کیا ہے اور جس علم کو اس نے ہاتھ نہیں لگایا اس میں اس کی عقل بالکل ناقص ہے۔اور اس کو کوئی حق نہیں کہ جس علم کو اس نے ہاتھ تک نہیں لگایا یا شروع ہی نہیں کیا اس علم کو اس کی عقل اسی طرح دریافت کرے جس طرح اس علم کا ماہر، جس نے تمام عمر اس کے حصول میں صرف کی ہو، دریافت کر سکے۔مثلاً ایک شخص تمام عمر علم ہیئت کو حاصل کرتا رہا اور نجوم وغیرہ اجرام فلکیات کی تحقیق وتدقیق میں اوقات بسری کرتا رہا، تو وہ شخص علم فقہ وحدیث کے مسائل کس طرح جان سکتا ہے؟ کیا اسکی عقل ہیئت دانی کی عالمِ فقہ کی عقل کے مقابلہ میں تحقیقِ مسائلِ دینیات میں ناقص نہ ہوگی؟ ضرور ناقص ہوگی۔تو پھر مسائل دینیات اگر عقل ہیئت دانی کے نزدیک محال عقلی ہوں، تو کیا تعجب ہے۔اسی طرح ایک عالم فقہ کی عقل، علم ہیئت دانی وتجسس وتدقیق مسائل نجوم میں ناقص ہے اور اسکی عقل کے نزدیک مسائل نجوم محال عقلی ہوں تو کیا عجب۔ بحث بالا سے معلوم ہوا کہ عقل انسانی صرف حکمت علمی اور تجربہ کی معلومات سے جس صیغہ یا شعبۂ علم کا تجربہ ومشاہدہ کریگی اس میں حکم لگانے کے لائق ہوگی۔ جس سے معلوم ہوا کہ قوت ادراک جو کچھ بذریعہ قوائے دماغی دریافت کرتی ہے اسی کا نام عقل ہے۔کیونکہ عقل وتعقل کسی چیز کی ماہیت کو دریافت کرنے کا نام ہے خواہ وہ نفس الامر میں صحیح نہ ہو۔کیونکہ جوں جوں تجربہ ومشاہدہ بڑھتا جائیگا توں توں قوت تعقل بھی ترقی کرتی جائیگی۔اس واسطے ہم مجبور ہیں کہ اس بات کو مان لیں کہ عقل انسانی اسرار قدرت کے دریافت کرنے میں کامل معیار نہیں ہے جیسا کہ فلسفیوں کو خود اقرار ہے۔

ہم روزمرہ کے تجربات سے مشاہدہ کر رہے ہیں کہ فلسفہ کا ایک مسئلہ جو آج صحیح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

مانا جاتا ہے، کل وہ غلط ثابت ہوگا جیسا کہ متقدمین حکماء کے خیالات وتجارب آج غلط ثابت ہوئے۔ کیا عظمت اور ہیبت کبریائی اس دل میں اثر کرسکتی ہے جو کہ عجائبات قدرت کو محدود سمجھ کر اپنی عقل اور ادراک کے مقابل انکار کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو اپنی ناچیز عقل کا احاطہ شدہ مانتا ہے۔ اور جس طرح اپنی ذات کو محالات عقلی پر قادر ہونے سے عاجز سمجھتا ہے اسی طرح اُس ذوالجلال قادر مطلق خالق سمٰوت والارض کو بھی اسباب اور آلات کا محتاج جانتا ہے۔ کیا خشیۃ اللہ کی نعمت ایسے دل میں اثر کرسکتی ہے جو کہ خدائے تعالیٰ کو بھی اپنی طرح ناممکنات پر قادر نہیں مانتا؟ اور کیا عبادت کی لذت اور تذلیل عبودیت کی حلاوت ایسے قلب کو حاصل ہوسکتی ہے جو نور معرفت عجائبات اقتدارات قادر مطلق بیچون وبیچگون سے بے بہرہ ہے؟ وہ یہی سمجھتا ہے کہ جس طرح ایک صانع یعنی لوہار وترکھان بغیر مادے اور ہیولیٰ کے کوئی چیز نہیں بنا سکتا اور ظاہری اسباب وآلات کے بغیر کوئی کام اُس سے سرانجام نہیں پاسکتا، اسی طرح وہ قادر وقیوم بھی ہے جو کہ بغیر اسباب کے کچھ نہیں کرسکتا۔ جس طرح ایک عاجز انسان آسمان وہوا اور آگ دیگر کروں اور آسمانی اجسام پر کوئی حکومت واختیار نہیں رکھتا، اسی طرح خدائے تعالیٰ کی ذات پاک بھی ان پر اختیار کلی نہیں رکھتی۔ تو غور فرمائیں کہ اُس عاجز خدا کی خاک عزت وعظمت ایسے دل میں ہوگی۔

عظمت وجلال خدائے تعالیٰ تو انہیں باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ناممکن کو ممکن اور محال عقلی کو امکان عقلی ایک پل کی پل میں ثابت کردے۔ پہاڑوں اور آسمانوں کی خلقت کی طرف غور سے تدبر کرو تو انسان کا مفروضہ قانون قدرت پر پشہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ ذرا بہار، خزاں کا ہی سماں دیکھو کہ باغبان ازل کس طرح سوکھی ہوئی لکڑی کو ہرا بھرا کردیتا ہے اور شاخ وپتے نکلنے کے بعد پھول نکلتے ہیں اور پھل ہوجاتا ہے۔ اور اس کیلئے

ص:۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی حد مقرر کردی ہے، اس سے زیادہ اگر رکھا جائے تو گندہ ہو جاتا ہے۔ پھر خزاں آجاتی ہے اور سب زیبائش و آرائش پتوں وغیرہ کی بادِ خزاں سے دور ہو جاتی ہے۔ اس میں کوئی حکم کرنیوالا نظر آتا ہے جو ان محکوم چیزوں اور کائنات کو اپنے قبضۂ قدرت میں رکھتا ہے اور اس کا حکم تمام اشیاء میں جاری ہے اور وہ کسی وجود سے ماثور نہیں ہے یعنی خود خدائے تعالیٰ کی صفات حکومت کرنے والی ہیں، نہ محکوم ہیں۔

ناظرین! آپ ذرا ایک پل کے واسطے آنکھیں بند کر کے سوچیں کہ خالق و مخلوق میں کچھ فرق ہے۔ اگر ہے تو کیا ہے؟ بعد غور کے معلوم ہو جائیگا کہ بڑا فرق ہے۔

۱.....وہ پیدا کرنے والا اور مخلوق پیدا شدہ۔ مخلوق اپنے خالق کی قدرت پر محیط نہیں ہو سکتی۔

۲.....خدا واجب الوجود ہے، جس کی ہستی غیر کی محتاج نہیں۔ انسان ممکن الوجود جس کی ہستی غیر کی محتاج ہے یعنی خود بخود پیدا نہیں ہوا۔

۳.....انسان چیزوں کے بنانے میں مادہ اور آلات کا محتاج ہے۔ اور خدائے تعالیٰ ہرگز کسی اسباب اور آلہ کا محتاج نہیں۔ صرف حکم کر دیتا ہے اور وہ چیز ہو جاتی ہے۔

۴.....انسان محالات عقلی پر قادر نہیں۔ اور خدا قادر ہے۔

۵.....انسان کی فطرت میں عبودیت ہے اور اپنے پیدا کرنے والے کی تلاش ہے مگر خدائے تعالیٰ معبود ہے اور تمام مخلوق اس کی عبادت کرنیوالی ہے۔

پس کمال انسانی اسی میں ہے کہ انسان حسب فطرت خود اپنے خالق و مالک کی تلاش اور خوشنودی اور غضب و ناراضگی کی معرفت حاصل کرے اور وہ معرفت تب ہی حاصل ہو سکتی ہے جب وہ قادر مطلق اپنے فیض بے پایان سے خود ہی رحمت کا دروازہ کھولے اور خود ہی اپنی رضامندی و ناراضگی کے اوامر و نواہی سے مخلوق کو مطلع فرمائے۔ اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ اطلاع بذریعہ پیغمبر ورسول ہی ہوسکتی ہے۔ جب تک خالق ومخلوق کے درمیان دو جہتوں کے رکھنے والی وسطی مخلوق نہ ہو، تب تک خالق ومخلوق میں رابطہ ترسیل اوامر ونواہی قائم نہیں ہوسکتا۔ پس خدائے تعالیٰ نے اپنی کمال رحمت سے انبیاء کرام علیہم السلام کو اس صفت سے موصوف فرمایا کہ ایک جہت ان کی خدائے تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے اور دوسری جہت مخلوق کی طرف۔ خدا کی جہت سے پیغام باری تعالیٰ حاصل کرتے ہیں اور مخلوق کی جہت سے عوام کو تبلیغ فرماتے ہیں۔ اور یہی سنت اللہ تعالیٰ ابتدائے آفرینش سے جاری ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو نبوت کی نعمت عطا فرمائی اور تمدن کے لوازمات بھی سکھائے۔ مگر چونکہ آدم علیہ السلام کے بالمقابل ابلیس بھی تھا۔ اسلئے بھی عقلی دلائل کا جال پھیلا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو گمراہ کرنا شروع کیا۔ اور جب کبھی کسی پیغمبر و نبی نے عذاب آخرت سے ڈرایا تو ابلیس نے اس کے مقابلہ محالات عقلی کی دلیل سکھائی کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ آدمی مرجائے اور اس کا پوست گل سڑ جائے، کھوکھلی ہڈیاں خاک ہوجائیں تو پھر اسکو عذاب کس طرح دیا جاسکتا ہے؟ اور مردہ کیونکر پھر زندہ ہوسکتا ہے۔ پس جو لوگ ابلیس کے محالات عقلی کے پھندے میں جا پھنسے وہ منکر چلے آتے ہیں اور جو لوگ پیغمبروں پر ایمان لائے اور ان کی ہر ایک بات کو منجانب اللہ یقین کیا وہ راہ راست پر چلے آئے۔

پیغمبر و نبی کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک شخص بلند دیوار پر کھڑا ہے جو دیوار کی دونوں اطراف کے حالات سے واقف ہے اور عام مخلوق کی حالت ایسی ہے جیسا کہ دیوار کی آڑ میں صرف ایک ہی طرف کے حالات ملاحظہ کرتی ہے۔ اس کو دیوار کی دوسری طرف کی کچھ خبر نہیں ہوتی۔ لہٰذا پیغمبر و نبی کو دوسری مخلوق پر شرف ہے کہ وہ اپنی روحانی طاقت سے دونوں طرف کا حال جانتا ہے اور دوسرے لوگ صرف ایک ہی طرف کا حال جانتے ہیں،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی دنیا کا۔ پیغمبر و نبی جب تک اشرف و افضل اور معصوم از خطا نہ ہو، تب تک اس کی بات کا اعتبار عوام کو محال ہے۔ اسلئے قدرت الٰہی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ انبیاء علیھم السلام کو شرف وفضیلت ہو۔ اور اس کا نشان یہ ہے کہ جو جو عجائبات پیغمبر و نبی سے ظہور میں آئیں، دوسرے لوگ اُس سے عاجز ہوں اور اُسی کا نام ''معجزہ'' ہے۔ جب تک یہ خصوصیت پیغمبر و نبی میں نہ ہو، تب تک اس کو کوئی پیغمبر نہیں مانتا اور مخالفین پر حجت نہیں ہوتی۔ اسی واسطے حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے ''فصوص الحکم'' میں لکھا کہ نبی اور متنبی میں فرق کرنیوالا معجزہ ہے۔ تا کہ ہر ایک شخص مدعی نبوت نہ ہو سکے۔ اور متنبی نبوت کے دعویدار کو کہتے ہیں۔ اور عقلاً بھی یہ جائز نہیں کہ نبی و پیغمبر عام لوگوں کی مانند ہو۔ اور اگر عوام کی مانند ہے تو پھر لوگوں کے دلوں میں اُس کی کیا بزرگی اور عظمت ہو سکتی ہے کہ اس کی پیروی کریں؟ کیونکہ پیروی کے واسطے ضروری ہے کہ پیروی کنندہ جس کی پیروی کرتا ہے اس کو اپنے سے افضل و اشرف یقین کرے اور یقین تب ہی کر سکتا ہے جب اپنے آپ کو ان کمالات سے خالی جانے، ورنہ پیروی ہرگز نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جب جانتا ہے کہ پیغمبر و نبی کو خبر بذریعہ وحی ملتی ہے اور وہ خدا سے خبر پا کر عوام کو پہنچاتا ہے، جب اس صفت سے اپنے آپکو عاری سمجھے گا تو تب اُس کی پیروی کرے گا۔ اور جب خود ہی صاحب وحی ہونیکا اس کو زعم ہو جائے، اور اپنی رسائی خدا تک بلا واسطہ سمجھے تو پھر نبی میں اور اس میں کچھ فرق نہ رہا۔ جب کچھ فرق نہ رہا تو پیروی کا دعویٰ باطل ہوا۔ جب ایک امتی اپنے آپ میں وہ کمالات زعم کرے جو کہ پیغمبر و نبی میں تھے۔ بلکہ بعض دفعہ اُس سے بھی کئی درجہ آگے چلا جاوے۔ حتیٰ کہ خدا کے ساتھ خدا ہونیکا مدعی ہو اور کہے کہ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ، تو پھر وہ رسول کی قدر کیا جانے، وہ خود ہی اپنے حجاب میں ہے۔ رسول کی قدر وہی جانتا ہے جو اپنے آپ کو رسول کی صفات و کمالات سے کم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

جانے، اور اُس کی شان اپنے سے بلند یقین کرے۔ پس راہ ہدایت کے پانے کے واسطے اپنی ذلت و عاجزی اور رسول کی عظمت وفضیلت لازمی ہے جب تک مِنْ کُلِّ الْوُجُوْہ انسان اپنی عقل و ہوش وعزم وخواہشات نفسانی کو رسول کے فرمودہ احکام کے زیر سایہ نہ رکھے، اسکو فیض روحانی ہونا محال ہے اور راہ نجات بغیر پیروی تامہ رسول کے ملنا ناممکن امر ہے۔

یہ ''اہل مذہب'' کی بڑی غلطی ہے کہ بحث تو کرتے ہیں امور دین میں اور بیچ میں دلائل فلسفی لے بیٹھتے ہیں۔ اور پھر سائنس وفلسفہ کے مقابلہ پر دینی مسائل کو توڑ مروڑ کر کے فلسفہ وسائنس کے مطابق کرنا چاہتے ہیں۔ اور آخر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بالکل بے دین ہو جاتے ہیں اور تمام ''دہریہ'' بن جاتے ہیں۔ اور افسوس صد افسوس! وہ امر جو تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر نورِ نبوت سے دریافت کر کے فرماتے چلے آئے وہ ان فلسفیوں کے، جو کسی دین کے پابند نہیں، ناممکن وناقابل اعتبار دلائل کو پایۂ اعتبار دے کر ترک کر رہے ہیں یا اُن کی تاویلات کرتے ہیں۔ حالانکہ فلسفی وسائنس دان خود اقراری ہیں کہ ہمارا فلسفہ وسائنس کامل نہیں اور اس قابل نہیں ہے کہ ہم اس کے صحیح نتیجہ کے ذمہ دار ہو سکیں، اسلئے الہام کی پیروی کرنی چاہئے۔ مگر اب ایسے مسلمان پیدا ہو گئے ہیں کہ کہتے ہیں کہ فلسفہ اور سائنس کے مطابق جو ہو اُس کو مانو۔ اور دوسرے ایمان بالغیب کے مسائل کی تاویلات مطابق علوم جدیدہ کر کے یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کی نعمت سے محروم ہو جاؤ۔

پس دیندار اور مسلمان وہی شخص ہے جو انبیاء علیہم السلام کی تعلیم پر چلے اور جو جو انہوں نے احکام اللہ تعالیٰ سے حاصل کر کے ہم کو پہنچائے ہیں اُن کی پیروی کرے۔ کیونکہ فلسفیوں کے عقلی دلائل سے خدائے تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ ان کی تحقیق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

وتدقیق صرف عجائبات کائنات کی حقیقت واصلیت کے دریافت کرنے میں صرف ہوتی ہے اور عرفان ذات باری تعالیٰ تک نہیں پہنچتی، لہٰذا خدا اور خدا کے رسول کی پیروی ذریعہ نجات ہے۔

جب خدا اور اُس کے رسول ﷺ کی پیروی لازمی ہوئی تو خدا کے کلام کا سمجھنا ضروری ہے اور چونکہ ہر ایک شخص خدا کے کلام کو ایسا نہیں سمجھتا جیسا کہ رسول پاک، جس پر کلام نازل ہوا ہے، سمجھے۔ پس خدا کے کلام کا مفسر رسول ﷺ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہوسکتا۔ اور مفسرین میں سے بھی وہی مفسر قابل اعتبار و پیروی ہے، جس کی تفسیر حدیثوں سے ہو اور تفسیر بالرائے سے مجتنب ہو اور اپنے عقلی ڈھکوسلے لگا کر بے سند شرعی باتوں سے لوگوں کو گمراہ کرنیوالا نہ ہو۔ کیونکہ اگر ایک شخص کو اپنی عقل ورائے سے تفسیر کرنے کا حق ہو اور کوئی سند شرعی کی شرط نہ ہو تو پھر ہر ایک مفسر بن جائے گا۔ اور نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر ایک اپنی اپنی رائے کے مطابق تفسیر کر کے اپنے آپ کو حق پر سمجھے گا اور اس خود رائی سے تمام شیرازۂ جمعیت اسلام بکھر جائیگا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم عوام کو مغالطہ سے بچانے کیلئے صفات مفسرین جو علماء ومجددین ومجتہدین اسلاف نے مقرر کی ہیں اور ان پر علماء ہر زماں کا اتفاق چلا آیا ہے، بیان کریں۔

تفسیر قرآن کے لوازمات

قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا اور محمد رسول اللہ ﷺ پر پہلے اس کے معانی اور حقائق کی جیسی تفسیر واضح اور مکشوف ہوئی، کسی دوسرے پر نہیں ہوسکتی۔ اور پھر جیسی سمجھ اور فراست وحسن تعقل آنحضرت ﷺ کو دی گئی کسی دوسرے کو نہیں دی گئی۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کسی انسان کے شاگرد نہیں تھے اور نہ انہوں نے کسی ظاہری استاد سے علم پڑھا اور جس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی شان جوامع الکلم ہے۔ اور مرزا صاحب خود اپنے رسالہ ''ازالہ اوہام'' کے صفحہ ۴۰۰ سطر ۵ پر تحریر کرتے ہیں کہ'' ہمارے رسول ﷺ کی فراست اور فہم تمام امت کی مجموعی فراست اور فہم سے زیادہ ہے''۔ پس موافق اور مخالف کا اس پر اتفاق ہے کہ جیسا قرآن مجید رسول اللہ ﷺ سمجھتے تھے، دوسرا کوئی ہرگز ہرگز ایسا نہیں سمجھ سکتا۔ کیونکہ یہ مرزا صاحب بھی مان چکے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی فراست اور فہم تمام امت کی مجموعی فراست وفہم سے زیادہ ہے۔ یعنی اگر تمام امت محمدی کی فہم وفراست ایک طرف ہو اور صرف رسول اللہ ﷺ کی فہم وفراست ایک طرف ہو تو بحیثیت مجموعی تمام امت کی فراست رسول اللہ ﷺ کی فراست سے کم ہے۔ جب یہ صورت ہے تو پھر مرزا صاحب کا یہ دعویٰ غلط ہوا کہ وہ قرآن مجید کو رسول اللہ ﷺ سے بہتر سمجھتے ہیں کیونکہ مرزا صاحب ایک امتی ہیں۔ جب تمام امت کی فراست مجموعی حالت میں بھی رسول اللہ ﷺ کی فراست کے برابر نہیں تو ایک فرد امت کی فراست تو رسول اللہ ﷺ کی فراست وفہم کے ساتھ کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ اور علاوہ برآں مرزا صاحب اہلِ زبان بھی نہیں اور نہ انہوں نے شرف صحبت رسول اللہ ﷺ مانند صحابہ کرام حاصل کیا ہے۔ تو ضرور ہے کہ سب سے اعلیٰ درجہ کی تفسیر وہی ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ نے کی ہے اور اسکے بعد وہ تفسیر معتبر وقابلِ اتباع ہے جو صحابہ کرام نے کی ہے اور اسکے بعد تابعین وتبع تابعین وائمہ مجتہدین نے کی ہے۔ کیونکہ اہلِ زبان اور فاضل بے بدل عربی کے گذرے ہیں۔ اُنکے بعد علیٰ قدر مراتب، کسی ہندوستانی و پنجابی کی مان سکتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے کہ مرزا صاحب کو جو حقائق ودقائق قرآن مکشوف ہوئے وہ کسی کو نہیں ہوئے۔ سبب یہ ہے کہ وہ لوگ یعنی متقدمین حدیث رسول اللہ ﷺ سے تفسیر کرتے تھے اور اپنی رائے سے تفسیر کرنا گناہ عظیم سمجھتے تھے' کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ **من قال فی القرآن برأیه**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

فلیتبوا مقعدہ من النار. ترجمہ: ''جوکوئی قرآن میں اپنے رائے سے کلام کرے وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنائے''۔

متقدمین کا اتقاء ان کو اجازت نہیں دیتا تھا کہ اپنی اپنی رائے سے تفسیر قرآن کریں، احادیث کی پابندی تھی۔ اور مرزا صاحب کو علم حدیث نہ تھا، چنانچہ خود اقرار کرتے ہیں کہ ''میں نے علم حدیث کہیں نہیں پڑھا، صرف لدنی طور پر خدا نے مجھ کو سب کچھ سکھا دیا''۔ یہ لدنی علم تو سلف سنڈی یعنی اپنے مطالعہ سے ہر ایک شخص حاصل کرتا ہے۔ اگر ابتدائی تعلیم عربی و فارسی اپنے اُستاد سے نہ پائی ہوتی تو علم لدنی مانا جاتا۔ جب مولوی گل شاہ سے آپ نے تعلیم پائی۔ تحصیل عربی و فارسی سے فارغ ہو کر نوکری کی تو اب علم لدنی کا دعویٰ جھوٹا ہے یا سچا؟ صاحب علم لدنی کو تو کسی کی شاگردی نہیں کرائی جاتی۔ خدائے تعالیٰ کسی شخص کو اُس پر شرف اُستادی نہیں دیتا۔ مرزا صاحب نے اپنے مسیح موعود بننے کی خاطر قرآن وحدیث کے معانی اپنی رائے کے مطابق مفید مطلب خود کئے اور سیاق وسباق عبارت کا کچھ لحاظ نہ رکھا۔ اس طرح مطلق العنان ہو کر تو ہر ایک شخص دفتروں کے دفتر لکھ سکتا ہے۔ خوبی تحریر تو یہ ہے کہ احاطہ مذہب سے باہر نہ ہو۔ مگر یہاں تو مرزا صاحب کو اپنی غرض ہے اور خود اپنی تعریف کر کے اپنے دعوے کے ثبوت میں قرآن واحادیث میں تصرف کر کے غلط معنی خلاف لغت عرب وتفاسیر اہل زبان اپنا مطلب جس طرح بھی نکل سکتا ہو، اسی طرح تحریف قرآن وحدیث کر کے اُنکا نام حقائق ومعارف رکھا۔ جب مسلمان قرآن اور حدیث کے مقابلہ میں کسی مجتہد کے قول کو ترک کرنے کے واسطے مامور ہیں تو پھر کسی شخص کے خودغرضانہ معانی اور تفسیر کو کیونکر مان سکتے ہیں، حالانکہ وہ علوم مستلزمہ تفسیر سے بھی عاری ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت امام فخر الدین رازی علیہ السلام اپنی ''اسرار التنزیل'' میں فرماتے ہیں کہ

''تفسیر کا علم نہایت درجہ کا بزرگ شریف اور قابل تعریف ہے۔ اور یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن کا علم ایک ہی قسم کا نہیں، اس کی بے شمار قسمیں ہیں جن کا جاننا ضروری ہے''۔

۱.....قراءتوں کا علم ہے۔ کیونکہ قراءت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو ساتوں قسم کے قاریوں کی قراءتیں ہیں اور دوسرے قسم کی قراءتیں شاذ و نادر ہیں۔

۲.....وقوف قرآن ہے یعنی اس بات کا علم کہ ایک آیت کس جگہ ختم ہوتی ہے۔ کیونکہ وقوف کے سبب سے ٹھہر جانے کے باعث معنی بہت مختلف ہو جاتے ہیں۔

۳.....آیات قرآنی کے متشابہات اور محکمات کا علم ضروری ہے۔

۴.....لغات قرآن کا علم ہے۔ کیونکہ اکثر ایسی قراءتیں ہیں کہ ان کے معنی تواتر سے معلوم ہوتے ہیں۔ اکثر لغتیں غریب ہوتی ہیں اور انکے معنی احاد روایتوں سے معلوم ہوتے ہیں اس لئے ان لغتوں کی معرفت 'احاد' کے باب سے ہے۔

۵.....قرآن کے اعراب کا علم ہے۔ جب تک کوئی آدمی اس علم کا ماہر نہ ہو اسے قرآن کے باب میں گفتگو کرنی حرام ہے۔

اللہ اکبر **ناظرین**! یہاں ہر ایک آدمی مولوی مرزائی مفسر بنا ہوا ہے۔ کوئی تمام عمر طبابت کرتا رہا آخر لغت عرب سے غیر معروف معانی تلاش کر کے اپنے مطلب کی تفسیر کر لیتا ہے۔ اور کوئی ڈاکٹری پڑھتا رہا اور تمام وقت علاج معالجہ میں گذرا مگر تفسیر قرآن میں وہ بھی اپنی رائے ظاہر کر رہا ہے۔ کوئی وکالت کی تعلیم پاتا رہا اور قانون یاد کرتا رہا مگر وہ بھی مفسر ہے۔ اور اگر کوئی اور صاحب مختلف حرفت و صنعت میں اوقات بسر کرتا رہا اور کر رہا ہے مگر جس دن مرزائی ہوا، اسی دن سے وہ بھی مفسر بن گیا۔ اور لطف یہ ہے کہ تمام مفسرین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

صحابہ کرام واہل زبان کو ایسے ایسے بُرے الفاظ اور القاب سے یاد کرتے ہیں کہ خدا کی پناہ! اللہ انہیں ہدایت دے۔

۶..... نزول قرآن کے اسبابوں کا علم ہے۔ کیونکہ تیئس (۲۳) سال کے عرصہ میں محمد ﷺ پر تمام قرآن کو اُتارا ہے اور ہر ایک ہدایت کسی نہ کسی واقعہ اور حادثہ کے ظہور کے موقعہ پر نازل ہوئی ہے۔

ناظرین! یہی وجہ ہے کہ مرزا صاحب نے جو جو آیات قیامت کے بارے میں نازل ہوئی تھیں وہ اپنے زمانہ کے مطابق کرلیں اور احادیث وتفاسیر کو بالائے طاق رکھ دیا۔ دیکھو تفسیر مرزا صاحب سورہ ﴿اِذَازُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا﴾ (الخ)۔ ﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ﴾ جس میں مرزا صاحب نے تاویلات باطلہ خلاف تمام اسلام صرف اپنے مطلب کیواسطے نہایت بیباکی سے تفسیر کی ہے اور لطف یہ ہے کہ اُس کا نام پھر حقائق ومعارف رکھا۔ مصرعہ

ع بر عکس نہند نام زنگی کافور

حالانکہ مرزا صاحب کی تفسیر علاوہ خلاف مفسرین اسلاف کے بے ربط بھی ہے کیونکہ انکدار نجوم وانتشار کواکب بالکل غیر موزون وبے ربط ہے۔

۷..... آیات ناسخ ومنسوخ کا علم تاکہ عامل کا عمل ناسخ کے مطابق ہو نہ کہ منسوخ کے۔

۸..... علم تاویلات کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ (چونکہ اختصار منظور ہے۔ اس لئے قلم انداز کرتا ہوں جس کو دیکھنا ہو خود کتاب سے دیکھ لے)۔

ناظرین! تاویلات کے واسطے بھی قاعدے مقرر ہیں۔ یہ نہیں کہ مرزا صاحب کے جو دل میں آیا ویسی تاویلات کردی کہ دمشق سے مراد قادیان، ملک پنجاب اور غلام احمد سے عیسیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابن مریم نبی اللہ ہے۔

۹.....قصے اور تاریخ کا علم ہے۔

ناظرین! یہ نہیں کہ اناجیل تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کو کچھ بیان کریں، مؤرخین کچھ لکھیں، مگر مرزا صاحب انیس سو (۱۹۰۰) برس کے بعد وفات عیسیٰ کا قصہ خود تصنیف کر کے اس کو کشمیر میں دفن کریں۔ اور لطف یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین اور والدہ مکرمہ جو تا مرگ ان کے ہمراہ رہے اُنکی قبروں کا پتہ مرزا صاحب کو نہ ملا۔ کاش حکیم نوردین صاحب ان کا بھی کوئی پتہ مرزا صاحب کو بتا دیتے جیسا کہ یوز آصف کی قبر کا بتایا تھا۔ ورنہ مرزا صاحب تو عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے وطن 'گلیل' میں دفن کر چکے تھے۔

قصہ سے عبرت حاصل ہوتی ہے اور قرآن کا بھی مطلب یہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ﴾ یعنی قصے صاحبان دانش کے واسطے عبرت ہیں۔ جب قصہ ہی صحیح نہ ہو اور انیس سو (۱۹۰۰) برس کے بعد خود گھڑ لیا ہو تو اس سے کیا عبرت ہو سکتی ہے۔

قصوں سے محمد رسول اللہ ﷺ کی وحی خدا کی طرف سے ثابت ہوتی ہے' کیونکہ آپ اُمّی تھے' پڑھے ہوئے نہ تھے اور نہ کسی تاریخی یا الہامی کتاب کے حافظ تھے۔ صرف اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی ان کو ان قصوں کی خبر دی تھی اور یہ اُنکی صداقت کا نشان تھا۔

۱۰.....اصولی اور فروعی مسائل کا بھی علم ہے۔ کیونکہ علماء نے تمام اسرار قرآن ہی سے نکالے ہیں۔

۱۱.....اشارات و مواعظ قرآن کا علم ہے۔ کیونکہ یہ ایک بڑا سمندر ہے۔

ناظرین! متقدمین کے مقابلہ میں کیا کسی نے قرآن کے حقائق و معارف نکالے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے فتوحات اور فصوص الحکم میں کچھ کم معارف بیان کئے ہیں اور اُنکا کشف بھی مرزا صاحب سے اعلیٰ درجہ کا تھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے تصحیح حدیث کرلیا کرتے تھے۔ جس کو مرزا صاحب نے خود بھی 'ازالہ اوہام' صفحہ ۱۵۲ میں لکھا ہے کہ "شیخ ابن عربی نے فرمایا ہے کہ ہم اس طریق سے آنحضرت ﷺ سے احادیث کی تصحیح کرا لیتے ہیں"..... (الخ)

حضرت ابن عربی اس درجہ کے فاضل اور اہل کشف تھے کہ انہوں نے ایک تفسیر قرآن لکھی جو کہ پوری نہ ہوسکی، صرف "سورۂ بنی اسرائیل" تک ہے۔ مگر شیخ اکبر کے اس قدر معارف و اسرار بے پایاں تھے کہ پچانوے (۹۵) جلد صرف اتنے حصہ قرآن کی تفسیر میں تصنیف فرمائی ہے۔ اب صرف سوال یہ ہے کہ اس درجہ اور پایہ کے شخص نے بھی اپنے لئے نبوت کا منصب لیا؟ یا جائز رکھا؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ خدا نے اس کو کذابوں کی فہرست میں نہ لانا چاہا۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اپنی کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" میں فرماتے ہیں: "حدیث شریف میں آیا ہے: جو شخص اپنی عقل سے قرآن میں کوئی بات کہے، اس کو اپنی جگہ جہنم میں بنانی چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں جو شخص اس زبان سے جس میں قرآن نازل ہوا ہے، واقف نہ ہو اور نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ اور تابعین کے ذریعہ سے اس کو الفاظ عربیہ کی تشریح اور اسباب نزول اور ناسخ و منسوخ کا پتہ نہ ہو، اس شخص کو تفسیر کا لکھنا حرام ہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: قرآن کے اندر جھگڑا کرنا کفر ہے۔ **المراء فی القرآن کفر**۔ میں کہتا ہوں کہ قرآن کے اندر مجادلہ حرام ہے اور اس کی یہ صورت ہے کہ کوئی شخص ایک حکم کو جو قرآن کے اندر منصوص ہے، کسی شبہ سے جو اُس کے دل میں واقعہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوا ہے رد کرے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: تم سے پہلے لوگ اس واسطے تباہ ہو گئے کہ انہوں نے خدا کی کتاب کو بعض کو بعض سے لڑایا۔ **انما هلك من كان قبلكم بهذا ضربوا كتاب الله بعضه ببعض.** میں کہتا ہوں قرآن کیساتھ تدافع کرنا حرام ہے اور اسکی شکل یہ ہے کہ ایک شخص اپنے اثبات مذہب کی غرض سے استدلال کرے اور دوسرا شخص اپنے مذہب کے ثابت کرنے کیلئے اور دوسرے مذہب کے ابطال یا بعض ائمہ کے بعض پر تائید کرنے کی غرض سے دوسری آیت پیش کرے۔ اور اس کا پورا پورا قصد اس بات کا نہ ہو کہ حق ظاہر ہو جائے اور حدیث میں تدافع کرنیکا بھی یہی حال ہے''.....(الخ)

ناظرین! شاہ ولی اللہ صاحب کا فیصلہ کیا معقول و مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کے حسب حال ہے۔ آپ تمام ''کتاب النبوۃ فی خیر الامت'' میں جس کا جواب یہ کتاب ہے دیکھیں گے کہ کس دلیری اور دریدہ دھنی سے قرآن و احادیث کا تدافع کیا ہے۔ اور مرزا صاحب کے مذہب کو ترجیح دینے کی خاطر کس قدر قرآن میں تحریف کی ہے۔ اور کس شقاوت سے نصوص قرآنی کے مقابلہ میں اپنے عقلی ڈھکوسلے جڑے ہیں' اور خشیۃ اللہ اور اتقاء اور نئی روحانیت کے مدعی ہیں' اور دل سے خوب جانتے ہیں کہ مصرعہ

ع ایں راہ کہ تو میروی بترکستان است

مگر قرآن کے مقابلہ میں اور قرآن کی تفسیر جو محمد رسول اللہ ﷺ نے خود کر دی ہے اُسکے مقابلہ میں مرزا صاحب کیا اور مرزائی کیا! اگر کوئی کیسا ہی مدعی پیدا ہو اور چاہے رسی کے سانپ بنا کر دکھا دے اور پانی پر خشک پاؤں چلا جائے اُسکی کچھ وقعت سچے مسلمان اور پکے دیندار کے دل پر اثر نہ کریگی۔ ہاں جس پہلو میں کمزور دل اور جن کی قوت ایمانی نہایت کمزور اور ان لوگوں جیسی ہے جو کہ 'مسیلمہ کذاب، اسود عنسی' وغیرہ کذابوں کے پیچھے سچے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

دین کو چھوڑ کر باطل پرست ہو گئے تھے، ایسے لوگ ہمیشہ زمانہ میں چلے آتے ہیں، وہ جان جائیں تو کوئی سند نہیں۔ سچے نبی و ہادی کی سچی تعلیم و دین کو چھوڑ کر کاذب کے پیچھے ہونا دین داروں کا کام نہیں۔ حکیم نورالدین صاحب بھی اپنی کتاب نورالدین کے دیباچہ کے صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں کہ "تفسیر میں لغت عرب و محاورات ثابتہ عن العرب کے خلاف معنی نہ کئے جائیں اور تعامل سے جس کا نام سنت ہے معانی کئے جائیں اور اس سے باہر نہ نکلے۔ اور احادیث صحیحہ ثابتہ کے خلاف نہ ہوں۔ اب ناظرین دیکھ لیں گے کہ میر صاحب نے کس قدر بے پرواہی کی اور سب کے برخلاف ڈھکوسلے لگائے۔

خاتم النّبیین اور اس کی تفسیر معانی جو رسول اللہ ﷺ نے خود کی ہے

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۝ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝﴾ ترجمہ: محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں، لیکن اللہ کا رسول اور ختم کرنیوالا نبیوں کا ہے اور ہے اللہ سب چیز کا جاننے والا۔

پہلی حدیث: سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی اللّٰه وانا خاتم النّبیین لا نبی بعدی (الخ) (ترمذی، ابوداؤد وغیرہ) ترجمہ: میری امت میں تیس (۳۰) جھوٹے نبی ہونیوالے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا گمان یہ ہوگا کہ میں نبی اللہ ہوں، حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

دوسری حدیث: کانت بنو اسرآئیل تسوسهم الانبیآءُ کلّما هلک نبیٌّ خلفه نبیٌّ وانّه لا نبیَّ بعدی وسیکون خُلفآءُ. (صحیح بخاری، ص ۴۹۱)

تیسری حدیث: عن سعد ابن ابی وقاص قال قال رسول اللّٰه ﷺ لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لا نبی بعدی. (متفق علیہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ جیسے صحابی اور رشتہ دار محمد رسول اللہ ﷺ، جن کا فنافی الرسول ہونا اظہر من الشمس ہے جب وہ نبی نہ ہوئے تو دوسرا شخص امت میں کس طرح نبی ہوسکتا ہے' جسکو نہ صحبت رسول اللہ حاصل، نہ محبت میں جان فدا کرنے والا ثابت ہوا۔

شعر

دعویٰ سے نہیں ہوتی ہے تصدیق نبوت　　پہلے بھی بہت گذرے ہیں نقال محمد ﷺ

بلا دلیل کہہ دینا کہ فنافی الرسول ہوکر نبی ہوگیا ہوں' قابل تسلیم نہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب کی تو متابعت تامہ بھی ثابت نہیں۔ جہاد نہیں کیا' حج نہیں کیا' ہجرت نہیں کی۔

چوتھی حدیث: عن عقبة بن عامر قال قال النبی ﷺ لو کان بعدی نبیٌ لکان عمر بن الخطاب۔ (رواہ الترمذی) یعنی فرمایا آنحضرت ﷺ نے اگر ہونا ہوتا بالفرض میرے پیچھے کوئی نبی تو البتہ ہوتا عمر رضی اللہ عنہ بیٹا خطاب کا۔ (دیکھو مظاہر حق' جلد ۴' ص ۶۷۳) اس حدیث سے بھی ثابت ہے کہ متابعت تامہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

پانچویں حدیث: عن ابی هريرة انّ رسول الله ﷺ قال فضلت علی الانبیآء بست اعطیت الجوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنآئم وجعلت لی الارض مسجداً وطهورا وارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون (مظاہر الحق' جلد ۴' صفحہ ۵۰۷)

ترجمہ: ''روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ فضیلت دیا گیا میں نبیوں پر ساتھ چھ خصلتوں کے: دیا گیا میں کلمے جامع اور فتح دیا گیا میں دشمنوں کے دلوں میں رعب ڈالنے کیساتھ اور حلال کی گئیں میرے لئے غنیمتیں اور کی گئی میرے لئے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی اور بھیجا گیا میں ساری خلقت کی طرف اور ختم کئے گئے میرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساتھ نبی''۔

اس حدیث سے بھی ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام کی ذات پاک میں یہ خصوصیت تھی جو کسی نبی میں نہ تھی۔ آپ ﷺ نبیوں کے ختم کرنیوالے ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اس حدیث میں ان لوگوں کا بھی جواب ہے جو کہتے ہیں کہ رفع اور نزول و درازیٔ عمر میں عیسیٰ علیہ السلام کو آنحضرت ﷺ پر فضیلت ہے۔ انتہی

چھٹی حدیث: **قال رسول اللہ ﷺ فانی اٰخر الانبیآء وان مسجدی اٰخر المساجد۔** (صحیح مسلم ص ۴۴۶) ترجمہ: یعنی ''میں آخرالانبیاء ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے''۔ اس حدیث نے فیصلہ کر دیا ہے کہ خاتم کے معنی نبیوں کے ختم کرنے کے ہیں اور آخر آنے کے ہیں کیونکہ تمام دنیا میں مسجد نبوی ایک ہی ہے۔ جس طرح مسجد نبوی بعد آنحضرت ﷺ نہیں اسی طرح جدید نبی بھی تیرہ سو برس کے عرصہ میں نہیں مانا گیا۔ **مسجدی** کی (ی) متکلم کی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ محمد ﷺ کی مسجد دنیا میں سوائے مدینہ منورہ کے کسی جگہ نہیں جس کو ''مسجد نبوی'' کہا جائے۔

ساتویں حدیث: **انا خاتم الانبیآء ومسجدی خاتم مساجد الانبیآء** (کنز العمال جلد ۶ ص ۶۵۶) یعنی ''میں انبیاء کے آخر میں ہوں اور میری مسجد تمام انبیاء کی مساجد کے آخر میں ہے''۔ پس نہ بعد میرے کوئی مسجد انبیاء کی ہوگی اور نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا۔ اس سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ حضرت خاتم النبیین ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی مسجد نبوی۔ انتہی

آٹھویں حدیث: **انہ لا نبی بعدی ولا امۃ بعدکم فاعبدوا ربکم** (کنز العمال، جلد ۳)۔ ترجمہ: یعنی ''اے حاضرین میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ تمہارے بعد کوئی امت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے"۔

اب تیرہ سو برس کے بعد کس دلیل سے جدید نبی کا آنا مانا جاسکتا ہے۔ جب کہ علمائے اسلام کا فتویٰ ہے کہ **دعوة النبوة بعد نبينا محمد كفر بالاجماع** یعنی دعویٰ نبوت بعد ہمارے نبی محمد ﷺ کے کفر ہے اور اجماع امت اس پر ہے۔

نویں حدیث: عن جبیربن مطعم قال سمعت نبی اللّٰه ان لی اسمآء انا محمد انا احمد وانا الماحی یمحو اللّٰه الکفر بی وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعده نبی۔ (مظاہر الحق، ص ۵۱۴ جلد ۴) یعنی "جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں: محمد، احمد، ماحی، حاشر، عاقب۔ عاقب کے معنی ہیں کہ نہیں کوئی نبی بعد اس کے۔

(انتہی بلفظہ)

دسویں حدیث: قال رسول اللّٰه ﷺ ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولانبی۔ ترجمہ: یعنی "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رسالت و نبوت قطع ہوگئی ہے۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی"۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اور نبی کا آنا محال ہے۔

گیارھویں حدیث: عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه ﷺ مثلی ومثل الانبیآء کمثل قصر احسن بنیانه ترک منه موضع لبنة فطاف به النظار یتعجبون من حسن بنیانه الاموضع تلک اللبنة فکنت انا سددت موضع اللبنة ختم بی البنیان وختم فی الرسل وفی روایة فانا اللبنة وانا خاتم النّبیین. (مشکوٰۃ باب فضائل النبی)۔ ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسول خدا ﷺ نے میری مثال اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثال ایک ایسے محل کی طرح ہے کہ جس کی عمارت خوبصورت اور حسن خوبی سے تیار کی گئی ہے لیکن اس سے ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی۔ اس محل کا نظارہ کرنیوالے اس عمارت کو بوجہ اُسکی خوبی کے تعجب سے دیکھتے ہیں، سوا اس اینٹ کی جگہ جو چھوڑ دی گئی ہے، اُس کو میں نے بھر دیا۔ وہ عمارت میرے ساتھ ختم کر دی گئی اور ایسا ہی رسولوں کو میرے ساتھ ختم کر دیا۔ اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ وہ اینٹ میں ہوں اور میں نبیوں کا "خاتم" ہوں۔

بارھویں حدیث: عن ابی هريرة عن النبی ﷺ قال كانت بنو اسرآئيل تسوسهم الانبيآء كلما هلك نبیٌّ خلفه نبیٌّ وانه لا نبی بعدی وسيكون خُلفآءُ فيكثرون. قالوا فما تَأمُرُنَا قال فُوا بِبَيْعَةِ الاوّل فَالأوّل اعطوهم حقّهم، فانّ اللّٰه سآئلُهُمْ عمّا استرعاهُمْ (متفق علیه). ترجمہ: "اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا ﷺ سے کہ کہا تھے بنی اسرائیل کہ ادب سکھاتے تھے ان کو انبیاء، جب کہ وصال کرتے ایک نبی، جائے نشین ہوتے ان کے اور نبی اور تحقیق حال یہ ہے کہ نہیں آنے والا کوئی نبی بعد میرے اور ہوں گے بعد میرے امیر، اور بہت ہونگے۔ عرض کیا صحابہ نے! پس کیا حکم فرماتے ہو ہم کو یعنی جب کہ بہت ہونگے امیر بعد آپ کے اور واقع ہوگا ان میں تنازعہ آپس میں۔ پس کیا فرماتے ہو ہم کو کرنے کو اس وقت؟ فرمایا پوری کرو بیعت پہلے کی۔ پھر پہلے کی اتباع پہلے خلیفہ کا کیجئے اگر مدعی ہو دوسرا اتباع نہ کیجئے اور دو ان کو حق ان کا۔ پس تحقیق اللہ تعالیٰ پوچھے گا ان سے اس چیز سے کہ طلب چرانے کی کی ہے ان سے۔ (نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے)۔ (مظاہر الحق، جلد سوم، صفحہ ۳۱۳)

تیرھویں حدیث: وعن عقبة بن عامر قال قال النبی ﷺ لو كان بعدی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی لکان عمر بن الخطاب (رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب) ترجمہ: اور روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا: فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ اگر ہوتا بالفرض والتقدیر پیچھے میرے کوئی پیغمبر تو البتہ ہوتا عمر بن الخطاب۔

ف اس عبارت کو محال میں بھی استعمال کرتے ہیں مبالغہ اور گویا یہ اس سبب سے ہے کہ عمر کو الہام ہوتا ہے اور القا کرتا ہے فرشتہ ان کے دل میں حق اُن کو ایک طرح کی مناسبت ہے عالم وحی سے۔

چودھویں حدیث: وعن عرباض ابن سارية عن رسول الله ﷺ أنه قال: انّی عند الله مكتوب خاتم النّبيين، وانّ ادم لمُنجَدِلٌ فی طينته وساخبِركم باوّل امری: دعوةُ ابراهيمَ وبشارةُ عيسٰی و رؤيا امّی الّتی رأت حين وضَعَتْنِی وقد خرج لها نورٌ اضاءَ تْ لها منه قصورُ الشّام.

(رواہ البغوی فی شرح السنۃ رواہ باسناد التی رواہ احمد عن ابی امامۃ من قولہ ساخبرکم الی آخرہ)

ترجمہ: روایت ہے عرباض بن ساریہ سے انہوں نے نقل کی رسول خدا ﷺ سے یہ کہ فرمایا کہ تحقیق میں لکھا ہوا ہوں اللہ کے نزدیک ختم کرنے والا نبیوں کا کہ بعد میرے کوئی نبی نہ ہو اس حال میں کہ تحقیق البتہ آدم علیہ السلام سوئے تھے زمین پر اپنی مٹی گوندھی ہوئی میں اور اب خبر دوں میں تم کو ساتھ اول امر اپنے کے کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے اور نیز بدستور اول امر میرا خوشخبری دینے عیسیٰ علیہ السلام کا ہے۔ یعنی جیسا کہ اس آیت میں ہے ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ﴾. اور نیز بدستور اول امر میرا خواب دیکھنا میری ماں کا ہے کہ دیکھا انہوں نے جب جنا مجھ کو اور تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کیلئے ایک نور کہ روشن ہوئے اُنکے لئے اُس نور سے محل شام کے۔ نقل کی یہ بغوی نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

''شرح السنہ'' میں ساتھ اسناد اپنی کے عرباض سے۔ اور روایت کیا اسکو امام احمد نے ابی امامہ سے قول ان کے ساخبر کم سے آخر تک۔ (مظاہر الحق' ص ۶۸۱' جلد ۴)

پندرھویں حدیث: فی أمّتی کذابونَ ودجالون سبعة وعشرون منهم أربعة نسوة وأنّی خاتم النّبیین لا نبی بعدی.

(رواه احمد وطبرانی والضیاء الدین عن حذیفة)

ترجمہ: یعنی احمد بن حنبل اور طبرانی اور ضیاء الدین نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ستائیس (۲۷) کذاب اور دجال ہونگے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور بعد میرے کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

(کنز العمال' جلد ۷' صفحہ ۱۷)

سولھویں حدیث: عن ثوبان قال قال رسول اللّٰه ﷺ اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنها الی یوم القیٰمة ولاتقوم السّاعة حتی تلحق قبائل من أمّتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من أمّتی الأوثان وانّه سیکون فی أمّتی کذّابون ثلثون کلهم یزعم أنّه نبیٌّ وانا خاتم النّبیین لا نبی بعدی ولا تزال طآئفة مّن أمّتی علی الحقّ ظاهرین لایضرّهم من خالفهم حتّٰی یاتی امرُ اللّٰه

(رواه أبوداؤد والترمذی)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت رکھی جائے گی تلوار میری امت میں نہیں اٹھائی جائی گی تلوار قتل اس سے قیامت تک' اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ ملیں گے کتنے ایک قبیلے میری امت کے ساتھ مشرکوں کے' اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ پوجیں گے کتنے ایک قبیلے میری امت میں سے بتوں کو اور تحقیق یہ ہے کہ ہونگے میری امت میں سے جھوٹے وہ تیس ہونگے' سب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

گمان کریں گے کہ وہ نبی خدا کے ہیں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔نہیں کوئی نبی پیچھے میرے اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری سے ثابت رہے گی حق پر اور غالب،نہیں ضرر پہنچا سکے گا ان کو وہ شخص کہ مخالفت کرے ان کی یہاں تک کہ آئے حکم خدا کا۔

(روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے)

سترھویں حدیث: ان العلمآء ورثة الانبیآء۔ترجمہ: علماء لوگ انبیاء کے وارث ہیں۔

اٹھارویں حدیث: علیکم بسنتی وسنة الخلفآء الراشدین المهدین.

ترجمہ: تم لوگ میرے اور میرے خلفائے راشدین کے طریقے کو اپنے اوپر لازم کر لینا۔

(حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۲۶۳)

لاتجتمع امتی علی الضلالة. ترجمہ: میری امت گمراہی پر اتفاق نہ کرے گی۔

(حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۲۶۲)

تفسیر خازن صفحہ ۴۸۶ جلد ۳: ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ ختم الله به النبوة فلا نبوة بعدهٗ أی ولا معه قال ابن عباس: یرید لو لم اختم به النبیین لجعلت به ابناً ویکون بعده نبیاً وعنه قال: انّ الله لما حکم أن لا نبی بعده، لم یعطه ولداً ذکراً یصیر رجلا ﴿وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾ أی دخل فی علمه أنّه لا نبی بعده. فان قلت قد صح أنّ عیسٰی علیہ السلام ینزل فی اخر الزمان بعده وهو نبی، قلت انّ عیسٰی علیہ السلام ممّن نبیء قبله وحین ینزل فی اخر الزمان ینزل عاملا بشریعة محمد ﷺ ومصلیاً الی قبلته کأنّه بعض أمّته (ق) عن أبی هریرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول ﷺ انّ مثلی ومثل الأنبیاء من قبلی، کمثله رجل بنی بنیاناً فأحسنه وأجمله الا موضع لبنة من زاویة من

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

زواياه فجعل الناس يطوفون ويتعجبون له، ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة فأنا اللبنة، وأنا خاتم النّبيين.

وعن جابر نحوه وفيه جئت فختمت الانبياء (ق) عن جبير بن مطعم قال قال رسول الله ﷺ لي خمسة أسماء أنا محمد وأنا أحمد وأنا الماحي الذي يمحو الله الكفرَ بي وأنا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي، وأنا العاقب الذي ليس بعده نبي وقد سماه الله رؤوفاً رحيماً (م) عن أبي موسى قال: كان النبي ﷺ يسمي لنا نفسه أسمآء فقال أنا محمد وأنا أحمد وأنا المقفى وأنا الماحي ونبي التوبة ونبي الرحمة، المقفى هو المولى الذاهب، يعني اخر الأنبيآء المتبع لهم فاذا قفى فلا نبي بعده.

ترجمہ: ختم کردی اللہ تعالیٰ نے آپ کے وجود گرامی پر نبوت (سو کسی قسم کی نبوت آپ کے بعد نہیں ہوگی) چونکہ "لانبوة" میں "لا" نفی جنس کا حرف ہے اسلئے کسی قسم کا نبی محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد نہیں آسکتا) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ اگر میں آپ کے وجود گرامی پر سلسلہ انبیاء کو ختم نہ کرتا تو آپ کیلئے کوئی بیٹا عطا کرتا جو آپ کے بعد نبی ہوتا۔ اور نیز آپ ہی سے مروی ہے ضروری ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حکم دے دیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو آپ کو نرینہ اولاد نہ دی، جو زندہ رہتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم میں یہ بات پہلے سے تھی کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ مسیح علیہ السلام جو آخر زمانہ میں نازل ہوں گے تو وہ نبی ہوں گے۔ سو اسکا جواب یہ ہے کہ وہ پہلے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کے مبعوث ہو چکے تھے اور بعد نزول شریعت محمدی ﷺ پر حکم کریں گے اور بیت اللہ ہی انکا قبلہ ہوگا۔ گویا وہ آپ کی امت کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک فرد متصور ہونگے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میری اور پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص ایک مکان نہایت خوبصورت تیار کرے اور اسکے ایک کونہ میں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہو اور لوگ اسکو دیکھ کر متعجب ہوں اور یوں کہیں کہ خالی جگہ اینٹ کیوں نہیں لگائی' سو وہ اینٹ میں ہوں اور میں نبیوں کا خاتم ہوں اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی قسم کی روایت مروی ہے۔

اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں: محمد، احمد، ماحی، حاشر، عاقب کہ جسکے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام اپنے کئی ایک نام ہمارے سامنے ذکر فرمایا کرتے۔ محمد، احمد، مقفی یعنی آخر الانبیا، ماحی۔ نبی التوبہ، نبی الرحمت۔

تفسیر جلالین' ص ۳۵۳: ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ﴾ فلا یکون له ابن رجل بعده یکون نبیاً. وفی قراء ة بفتح التاء کآلة الختم: ای به ختموا ﴿وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾ منه بأن لا نبیّ بعده، واذا نزل السید عیسٰی یحکم بشریعته. ترجمہ: کوئی آپ کا ایسا بیٹا نہیں جو آپ کے بعد مرد کہلائے اور نبی بھی ہو سکے اور قراءت فتحہ ت کی صورت میں خاتم بمعنی آلہ ختم کرنیکا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے تو آپ کی شریعت پر ہی عمل کریں گے۔

''قاضی عیاض'' اپنی کتاب ''شفاء'' میں فرماتے ہیں: ''من ادعی النبوة لنفسه أو جوز اکتسابها والبلوغ بصفاء القلب اِلٰی مرتبتها کالفلاسفة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

وغلاة المتصوفة وكذالک من ادعى منهم أنّه يوحى اليه وان لم يدع النبوة أوأنّه يصعد الى السمآء ويدخل الجنة ويأكل من ثمارها و يعانق الحور العين فهؤلاء كلهم كفار مكذبون للنّبى ﷺ لأنّه اخبر ﷺ انه خاتم النّبيين لا نبى بعده واخبر عن اللّٰه تعالىٰ أنّه خاتم النّبيين وأنّه ارسل كافّة للنّاس واجمعت الأمة على حمل هذا الكلام على ظاهره وأن مفهومه المراد به دون تأويل ولا تخصيص فلا شک فى كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعا إجماعا وسمعا" (دیکھو الشفا، صفحہ ۳۶۲، مطبوعہ صدیقی بریلی)

ترجمہ: جو شخص اپنے لئے نبوت کا دعویٰ کرے یا نبوت کا حاصل کرنا جائز شمار کرے اور صفائی قلب سے نبوت کے مراتب تک پہنچنے کو ممکن جانے جیسا کہ فلاسفہ اور غالی صوفیوں کا خیال ہے۔ نیز اسی طرح یہ دعویٰ کرے کہ اُسکو منجانب اللہ وحی ہوتی ہے، گو وہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے یا یہ کہے کہ وہ آسمان کی طرف صعود کرتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے اور اُسکے میوہ جات کھاتا ہے اور حورعین سے معانقہ کرتا ہے تو ان تمام صورتوں میں ایسا شخص کافر اور نبی ﷺ کا مکذب ہوگا۔ اسلئے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ آپ ﷺ خاتم النّبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ نیز آپ نے منجانب اللہ یہ خبر دی ہے کہ آپ خاتم النّبیین اور مرسل کافة للناس ہیں اور تمام امت محمدیہ نے اس پر اجماع کیا ہے کہ ایسے شخص کے کافر ہونے میں مطلق شک نہیں ہے۔

"ابن حجر مکی" رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں: من اعتقد وحيا من بعد محمد ﷺ كان كافرا باجماع المسلمين. یعنی جو شخص بعد محمد ﷺ کے وحی کا قائل ہو تو مسلمانوں کے اجماع سے کافر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

"ملا علی" رحمۃ اللہ علیہ "شرح فقہ اکبر" میں لکھتے ہیں: **ودعوی النبوۃ بعد نبینا محمد ﷺ کفر بالاجماع** ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ بالاجماع وبالاتفاق کفر ہے۔

ناظرین! اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ حضرات علماء وصوفیاء کرام کا فیصلہ "خاتم النبیین" پر کیا ہے۔ شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی قدس سرہ "فتوحات" کی جلد ثانی صفحہ ۶۴ پر فرماتے ہیں: **زال اسم النبی بعد محمد ﷺ**۔ یعنی آنحضرت کی وصال کے بعد نام نبی کا اٹھایا گیا، یعنی اب کوئی شخص امت محمدی ﷺ سے نبی نہیں کہلا سکتا۔

پھر "فصوص الحکم" فص حقیقت محمدیہ میں لکھتے ہیں: "اور اس حقیقت محمدیہ ﷺ کا ظہور کمالات کے ساتھ پہلے ممکن نہ تھا۔ اسی واسطے وہ حقیقت مخصوص صورتوں میں ظاہر ہوئی اور ہر صورت ایک ایک مرتبہ سے مخصوص اور وہ صورتیں ہر زمان اور وقت کے مرتبہ سے بہت مناسب اور لائق ہوئیں اور اُس وقت میں اسم دہر کے اقتضاء سے جو کمال کہ مناسب تھا، اسی کے موافق وہ صورت آئی۔ اور وہی صورتیں انبیاء علیہم السلام کی صورتیں ہیں۔ **اللھم صل علی سیدنا محمد معدن الجودِ والکرم** اور نبوت کے انقطاع سے پیشتر کبھی مرتبہ قطبیت میں ظاہر ہوتا ہے جیسے خلیل اللہ تھے اور کبھی کوئی چھپا ہوا ولی ہوتا ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت خضر علیہ السلام تھے، اور یہ قطب اس وقت تھے جب تک موسیٰ علیہ السلام اس خلعت قطبیت سے مشرف نہیں ہوئے تھے اور نبوت تشریع کے منقطع ہونے اور دائرہ نبوت کے پورا ہونے (نبوت غیر تشریع کے ختم ہونے) اور باطن سے ظاہر کی طرف ولایت کے منتقل ہونے کو قطبیت مطلقہ اولیاء کی طرف منتقل ہوگئی۔ اب اس مرتبہ میں اُن لوگوں سے ایک شخص ہمیشہ اس کی جگہ میں رہے گا، تاکہ یہ ترتیب اور یہ انتظام اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے سبب سے باقی رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ ہر قوم کا ایک ہادی اور رہبر ہے"..... (الخ)

اس عبارت سے بھی ظاہر ہے کہ اب نبی کوئی نہیں ہوگا، اب ایک ولی ہمیشہ رہے گا۔ چنانچہ ہمیشہ سے ایک قطب چلا آتا ہے جب وہ مرجاتا ہے، اولیاء میں سے ایک قطب اُس کے جانشین ہوتا ہے۔

پھر "فصوص الحکم" کے مقدمہ کے صفحہ ۷۵، سطر ۱۶ پر لکھا ہے کہ "اسی واسطے نبوت تمام ہوچکی ہے اور ولایت ہمیشہ باقی رہے گی"۔

ناظرین! شیخ ابن عربی مسلمہ فریقین ہیں۔ مرزا صاحب بھی اسی کی سند معتبر سمجھتے ہیں۔ اس واسطے اُس کی سند سے ثابت ہوگیا ہے کہ اب کوئی شخص محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی نہیں کہلا سکتا۔ "**امام غزالی**" رحمۃ اللہ علیہ "کیمیائے سعادت" میں ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ کے معنی ختم کرنے والا نبیوں کا کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ چنانچہ اصل عبارت نقل کی جاتی ہے **وھوھذا:**

صفحہ ۶۱، **پس بآخر همه رسول مارا بخلق فرستاد ونبوت وے بدرجه کمال رسانیده هیچ زیادت را بآں راه نبود وبایں سبب اورا خاتم الانبیا کرد که بعد ازوے هیچ پیغمبر نباشد** ترجمہ: "پھر سب پیغمبروں کے بعد ہمارے رسول مقبول، خاتم النبیین، سید الاولین وآخرین ﷺ کو خلق کی طرف بھیجا اور آپ کی نبوت کو اس کمال درجہ پر پہنچایا کہ پھر اس پر زیادتی محال ہے، اسی واسطے آپ کو خاتم الانبیاء کیا کہ آپ کے بعد پھر کوئی نبی نہ ہو"۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اپنی کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" کے اردو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ صفحہ ۶۱۶، مطبوعہ اسلامی پریس لاہور پر تحریر فرماتے ہیں **وھوھذا:**

''میں کہتا ہوں آنحضرت ﷺ کی وفات سے نبوت کا اختتام ہوگیا اور وہ خلافت جس میں مسلمانوں میں تلوار نہ تھی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے ختم ہوئی۔ اور اصل خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی معزولی سے ختم ہوگئی''۔

ناظرین! جب ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ کی تفسیر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے جس پر یہ آیت نازل ہوئی تھی اُن نے اپنی ایک حدیث نہیں بلکہ متعدد حدیثوں میں بار بار تفسیر کر دی کہ **لانبی بعدی** اور دوسری طرف اس پر اجماع امت ہے کہ قرآن مجید جیسا کہ رسول مقبول ﷺ سمجھتے تھے اور سمجھاتے تھے، دوسرا کوئی نہیں سمجھا سکتا۔ پس احادیث منقولہ بالا سے امور ذیل کا فیصلہ خود رسول اللہ ﷺ نے کر دیا، جسکے مقابلہ میں کسی شخص کا من گھڑت ڈھکوسلہ کچھ وقعت نہیں رکھتا۔

رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کے سامنے سب فیصلے ردّی ہیں اور کسی کی طول بیانی اور زبان درازی کے دلائل کے قائل نہیں۔ کیونکہ دینی معاملات میں سند شرعی چاہیے نہ کہ عقلی ڈھکوسلے۔

۱.....تشریعی وغیر تشریعی ہر دو نبوت کے آپ ختم کرنے والے ہیں کیونکہ پہلی حدیث میں امکان نبوت غیر تشریعی بنی اسرائیل کی ہی تردید کی گئی ہے۔ حضرت رسول مقبول ﷺ نے صاف صاف فرمادیا کہ پہلے بنی اسرائیل کے نبی تعلیم وادب سکھانے والے غیر تشریعی نبی آیا کرتے تھے اور ایک نبی کے فوت ہونے سے دوسرا نبی اُسکے جانشین ہوتا تھا مگر چونکہ کوئی نبی میرے بعد نہیں آنیوالا، اس واسطے میری امت کے امیر اُن نبیوں کا کام دینگے یعنی حدود شریعت کی نگاہ رکھیں گے اور خلافت یا سلطنت میری شریعت کے احکام کے تابع رہے گی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس طرف میری شریعت حکم کرے گی اسی طرف خلیفہ وقت بھی حکم کرے گا۔ چنانچہ آج تک تیرہ سو (۱۳۰۰) برس سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ اور حدود شریعت خلافت کی پناہ سے قائم چلی آتی ہیں۔ یہ خلافت اسلامی کے نہ ہونے کی وجہ ہے کہ مرزا صاحب نبوت کا دعویٰ کر کے شرعی حدود کی زد میں نہ آئے اور انگریزوں کی حکومت کو رحمت آسمانی جان کر جو کچھ اپنے دل میں آیا خلاف قرآن واحادیث لکھ مارا، کیونکہ کوئی پوچھنے والا نہ تھا، ورنہ دوسرے کاذبوں کی طرح مدت کا فیصلہ کر دیا ہوتا۔

۲.....اسی حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جب خلیفہ اسلام ہو تو اُسکی پیروی کرو جو دوسرا مدعی ہو اس کو نہ مانو۔ پس اس سے مرزا صاحب کی خلافت کا دعویٰ بھی باطل ہوا۔ کیونکہ ایک دوسری حدیث میں ہے: **عن عرفجة قال سمعت رسول الله ﷺ يقول من أتاكم وامركم على رجل واحد يريد ان يشق عصاكم أو يفرق جماعتكم فاقتلوه** (رواہ مسلم)۔ ترجمہ: روایت ہے عرفجہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا ﷺ سے کہ فرماتے جو شخص آئے تمہارے پاس دعویٰ خروج کے خلیفہ وقت پر اس حال میں کہ امر تمہارا اکٹھا ہو ایک شخص پر اور ایک خلیفہ پر درحالیکہ چیرے لاٹھی تمہاری کو یا جدائی ڈالے جماعت تمہاری میں پس مار ڈالو اسکو۔ (روایت کی مسلم نے)۔ چونکہ مرزا صاحب نے جدائی ڈالی ہے امت محمدیہ ﷺ میں اور اپنی چھوٹی سی جماعت الگ کر کے اسلام کی لاٹھی کو چیرا یعنی امت محمدیہ ﷺ کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہا ہے۔ پس وہ اس حدیث کی رو سے قتل کے لائق تھے، نہ کہ بیعت کے۔ کیونکہ خلیفۂ اسلام ترکی میں موجود ہے جو کہ محافظ حرمین شریفین ہے۔

۳.....متابعت رسول اللہ ﷺ سے یا فنافی الرسول کے دعویٰ سے کسی نبی کا ہونا باطل ہے دوسری حدیث سے، جس میں لکھا ہے کہ ”اگر میرے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا تو عمر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ﷺ ہوتے''۔ کیونکہ حضرت عمر ﷺ سے بڑھ کر کوئی شخص تابعداری میں صحابہ کرام کے برابر نہیں۔ جب صحابہ کرام نبی نہ ہوئے تو مرزا صاحب کی کیا حقیقت ہے؟

۴..... یہ امر بھی بالکل طے ہوگیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی ظلی وغیر تشریعی نبی نہ ہوگا کیونکہ تیسری حدیث میں حضرت ﷺ نے صاف صاف فرمادیا کہ صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی نبوت کے محل میں، جس کو میں نے آکر پورا کردیا، اب آئندہ کسی اینٹ کی گنجائش نہیں۔ یعنی کسی قسم کا نبی نہ ہوگا تشریعی وغیر تشریعی، کوئی نہیں۔

۵..... یہ امر بھی طے ہوا کہ حضرت ﷺ کا پیچھے آنا قابل فخر ہے، نہ کہ پہلے آنا' پانچویں حدیث نے صاف صاف بتادیا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ اس وقت خاتم النبیین تھے جب آدم علیہ السلام پیدا ہی نہ ہوئے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ حضرت ﷺ کا ظہور پہلے بھی تھا اور اخیر بھی۔

۶..... یہ امر بھی طے ہوا کہ خواہ کیسا ہی رسول اللہ ﷺ کا مقرب وعزیز وفنافی الرسول ہو، نبی نہیں کہلاسکتا' کیونکہ چھٹی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے صاف صاف حضرت علی ﷺ کے حق میں فرمادیا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون علیہ السلام کے ہے موسیٰ علیہ السلام سے، مگر وہ نبی تھا اور تو نبی نہیں۔ حالانکہ حضرت علی ﷺ کے حق میں رسول اللہ ﷺ دوسری حدیث میں فرما چکے تھے کہ ''**عمران بن حصين أنّ النّبي ﷺ قال انّ عليًا منّي وأنا منه وهو ولي كل مومن**'' (رواہ الترمذی) ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی ﷺ نے فرمایا کہ علی ﷺ مجھ سے ہے اور میں علی ﷺ سے اور علی ﷺ دوست اور ناصر ہے ہر مومن کا۔ (روایت کی ترمذی نے)۔ مگر پھر بھی باوجود اس یگانگت اور قرابت کے اُن کو نبی کہلانے کی اجازت نہ دی اور نہ حضرت علی ﷺ نے بہ سبب محبت وفنافی الرسول ہونے کے دعویٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبوت غیر تشریعی وظلی کا کیا بلکہ صاف صاف فرمایا: "**الا وانی لستُ بنبیٌ ولا یوحی الی**" یعنی نہ میں نبی ہوں اور نہ وحی کی جاتی ہے میری طرف۔

پس ثابت ہوا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی شخص جو کہ دعویٰ وحی اور نبوت کا کرے کاذب ہے۔ اور ثابت بھی ہے کہ سب کذابوں نے وحی اور نبوت کا دعویٰ کیا، جب وہ آج جھوٹے مانے جاتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں جو اس زمانہ میں دعویٰ نبوت کرے اور اتفاق سے انگریزوں کی سلطنت کے باعث اور خلافت اسلامی کے نہ ہونے کے سبب بچ رہے تو وہ سچا مانا جائے۔ جب نبوت کا دروازہ کھولا جائے تو پھر مسیلمہ و اسود عنسی نے تو حج بھی کیا تھا' بعد حج کے مدعی ہوئے۔ مرزا صاحب تو حج کرنے سے محروم رہ کر کامل اطاعت رسول اللہ ﷺ نہ کر سکے۔ اپنے منہ سے جو چاہیں کہہ لیں اُن کے عمل تو محمد رسول اللہ ﷺ کے برعکس ہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے فقر فاقہ اور غربت میں عمر کاٹی۔ مرزا صاحب نے وہ دنیاوی عیش اڑائے کہ کسی امیر کو بھی حاصل نہ تھے۔ پھر اس پر دعوے نفس کشی! مصرعہ

ع باطل است آنچہ مدعی گوید

ے..... یہ امر بھی رسول اللہ ﷺ نے خود فیصل کر دیا کہ میرے بعد جو کوئی دعویٰ نبوت کرے کاذب ہے' خواہ اپنے آپ کو امتی اور مسلمان کہے۔ جیسا کہ "حدیث نمبرے" میں ہے کہ "میری امت میں ہو کر تیس جھوٹے مدعی نبوت ہونگے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں' نہیں کوئی نبی بعد میرے"۔ اور اس حدیث میں جو پیشین گوئی ہے کہ "میری امت کے لوگ بعض بتوں کی پرستش کریں گے" وہ بھی مرزا صاحب کے حق میں پوری ہوئی۔ کیونکہ مرزا صاحب نے اپنی فوٹو بنوا کر مریدوں میں تقسیم کی جو کہ ہر ایک مرزائی کے گھر میں ہے اور اُس کی تعظیم ہوتی ہے۔ حالانکہ حدیثوں میں تصویر رکھنے کی سخت ممانعت ہے، بلکہ جس گھر میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

تصویر ہو اس میں سجدہ جائز نہیں۔

۸..... یہ امر بھی طے کردہ رسول اللہ ﷺ ثابت ہوا کہ غیر تشریعی نبی کوئی امت محمدی ﷺ میں سے نہ ہوگا۔ علماء امت نبوت کے انوار یعنی قرآن اور حدیث وفقہ وغیرہ اسلامی تعلیم سے امت کے دلوں کو منور کرتے رہیں گے اور وعظ ونصیحت سے بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح تبلیغ دین کریں گے' کیونکہ حدیث نمبر ۸ میں علماء کو وارث انبیاء علیہم السلام فرمایا۔

۹..... یہ فیصلہ بھی رسول اللہ ﷺ نے خود فرمادیا کہ میری سنت اور میرے خلفائے راشدین ومجتہدین کی پیروی ضروری ہے کسی مدعی نبوت ظلی وغیر تشریعی کی بیعت ضروری نہیں' جیسا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے حدیث نقل کی ہے: **فعلیکم بسنتی**.....(الخ)

۱۰..... یہ امر بھی بوجہ احسن رسول اللہ ﷺ نے خود ہی فیصلہ کردیا کہ تیرہ سو (۱۳۰۰) برس تک جو کچھ عقائد اسلام نسبت مسیح موعود ومہدی وحیات وممات عیسیٰ بن مریم ونزول ہیں، وہی درست ہیں، کیونکہ سب کا اتفاق واجماع اسی پر ہے، کہ حضرت ابن مریم نبی اللہ ناصری جس کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان کوئی نبی نہیں اور وہ مرے نہیں، اصالتاً نزول فرمائیں گے اور امام مہدی کے ساتھ ہو کر وہ خدمت اسلام بجالائیں گے' حتی کہ تمام مذاہب باطل ہلاک ہونگے اور پھر وفات کے بعد مدینہ منورہ میں دفن ہونگے، کیونکہ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت ضلالت پر جمع نہ ہوگی۔ پس جو شخص یہ کہتا ہے کہ تیرہ سو (۱۳۰۰) برس تک امت محمدیہ گمراہی اور ضلالت پر رہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کو بھی عیسیٰ علیہ السلام اور دجال کی نسبت حقیقت کا کامل علم نہ تھا' وہ رسول کی ہتک کرتا ہے اور اس حدیث کو جھٹلاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تو فرمادیں کہ ضلالت پر میری امت جمع نہ ہوگی اور مدعی نبوت کہتا ہے کہ امت محمدی ﷺ ضلالت پر جمع ہوئی ہے اور رسول اللہ ﷺ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کافر ماننا درست نہیں۔ مصرعہ

ع ببیں ایں تفاوت راہ از کجا ست تا بکجا

ناظرین! جو تفسیر 'خاتم النبیین' کی رسول اللہ ﷺ نے کی ہے کہ **لا نبی بعدی** ہر ایک مسلمان جو رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھتا ہے اور ان کو کامل انسان سہو و خطا سے مبرّا یقین کرتا ہے اور جس کا ایمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا علم تمام انسانوں سے کامل بلکہ اکمل تھا اور جو معنی رسول اللہ ﷺ نے سمجھے اور سمجھائے وہی درست ہیں۔ اور اسکے بعد جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین و تبع تابعین و صوفیائے کرام و علمائے عظام نے کئے ہیں، اُنکے مقابلہ میں کسی خود غرض کے من گھڑت اور خود تراشیدہ بلا اسناد معنی ہرگز ہرگز درست نہیں ہو سکتے، کیونکہ وہ تو خود مدعی ہے اور اپنے دعویٰ کی تصدیق میں تمام اسلاف اہل زبان حتی کہ رسول مقبول کے معنوں کو ہی غلط بتا کر اپنا دعویٰ ثابت کرنا چاہتا ہے، وہ کیونکر درست ہے اور قابل تسلیم ہے؟ ایک سند شرعی تو پیش نہیں کر سکتے کہ جس میں لکھا ہو کہ 'رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی آنیوالا ہے''۔ اور یہ من گھڑت نامعقول ڈھکوسلہ پیش کرتے ہیں کہ غیر تشریعی نبی کی ممانعت نہیں ہے۔ جس کا جواب یہ ہے کہ:

اول: مدعی آپ ہیں یا ہم؟ اور بار ثبوت مدعی پر ہوتا ہے نہ کہ منکر پر۔

دوم: یہ بالکل غلط دلیل ہے کہ غیر تشریعی نبی کی ممانعت نہیں۔ کیونکہ اس طرح تو ہر ایک کہہ سکتا ہے جیسا آپ کہتے ہیں کہ غیر تشریعی نبی کی ممانعت نہیں۔ دوسرا کہتا ہے کہ عربی نبی کی ممانعت ہے' پنجابی نبی کی ممانعت نہیں ہے۔ تیسرا کہتا ہے کہ ملتانی نبی کی کوئی ممانعت نہیں۔ چوتھا کہہ سکتا ہے کہ پشاوری نبی کی ممانعت نہیں۔ علیٰ ہذا القیاس جتنے ملک و شہر ہیں اُتنے ہی نبی ہو سکتے ہیں (نعوذ باللہ من ذالک)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ناظرین! مرزائی صاحبان اس آیت میں لفظ 'خاتم' پر بحث کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ 'خاتم' ت کی زبر سے ہے۔ جس کے معنی انگشتری و مہر کے ہیں اور مہر بمعنی تصدیق ہے۔ پس محمد رسول اللہ ﷺ نبیوں کی تصدیق کرنیوالے ہیں۔ اب جو نبی ہوگا وہ محمد ﷺ کی تصدیق سے ہوگا۔

اس اعتراض کے جواب دینے سے پہلے ہم یہ بتاتے ہیں کہ مخبر صادق محمد رسول اللہ ﷺ جس پر یہ آیت نازل ہوئی ہے اُس نے اس آیت کے معنی کیا سمجھے اور صحابہ کرام و غیر ہم امت کو کیا سمجھائے تاکہ ہر ایک سلیم الطبع و سعید الفطرت شخص کو جو رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کسی عام شخص کی کیا خاص الخاص کی کلام اور رائے کو بھی کچھ وقعت اور پایۂ اعتبار نہیں دیتا' سمجھ جائے کہ جو رسول اللہ ﷺ نے معنی کئے ہیں وہی درست ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے جس جگہ **'خاتم النبیین'** کا لفظ آیا اُسی جگہ **لا نبی بعدی** یعنی کوئی نبی میرے بعد نہیں ہے' کہے ہیں۔ چنانچہ وہ ہم نمبروار حدیثوں میں درج کر چکے ہیں یہاں صرف ہم نے دعویٰ کے طور لکھا ہے کہ **'خاتم النبیین'** کے معنی رسول اللہ ﷺ نے **لا نبی بعدی** جب کر دیئے اور تیرہ سو (۱۳۰۰) سال تک انہیں معنوں پر عمل ہوتا رہا ہے، تو اب کس کا منصب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بات کو کاٹ دے اور اپنا ڈھکوسلا لگا کر اُلٹے معنی کرے اور ساتھ ہی خود مدعی ہو کہ 'میں نبی ہوں'۔ تو کوئی مسلمان راسخ الایمان رسول اللہ ﷺ کی تشریح و معانی چھوڑ کر کسی خود غرض کی خود غرضی کے معنی ہرگز ہرگز نہیں مان سکتا۔ یوں تو کذابوں کے پیچھے ہمیشہ سے لوگ سچے دین کو چھوڑ کر لگتے چلے آئے ہیں۔ بیچ ہر ایک کا دنیا میں چلا آتا ہے۔ مگر سچا مسلمان وہی ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کا دامن و پیروی نہ چھوڑے اور کسی کاذب کے دعاوی کو نہ مانے۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہی بدنصیب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں مسیلمہ کذاب کے دعوی اور اسکی فصاحت و بلاغت اور حقائق و معارف پر فریفتہ ہو کر مرزائیوں کی طرح اس کے پیرو ہو گئے تھے، اور اپنے آپ کو حق پر سمجھتے تھے۔

یہ بالکل غلط خیال ہے کہ کوئی جھوٹے کی پیروی اسکو جھوٹا سمجھ کر کرتا ہے، ہرگز نہیں۔ جو شخص کسی کو مان کر اس کا مرید ہوتا ہے تو اسکو اپنے زعم میں سچا ہی جانتا ہے، بلکہ جھوٹا مدعی بھی کچھ مدت کے بعد جب نفس کے فریب کے نیچے آجاتا ہے تو وہ بھی اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے اور اپنے نفسانی وساوس کو خدا کی طرف سے سمجھ کر اُن پر ایسا ہی ایمان رکھتا ہے جیسا کہ قرآن پر۔ اور شیطانی الہامات کو خدائی الہام اور وحی کا پایہ دیتا ہے۔ مگر جب معیار صداقت پر، پرکھا جاتا ہے، تو سچا، سچا ہے اور کاذب، کاذب۔ پس رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ میں ہم کسی امتی کے معنی اور تفسیر کی کچھ وقعت نہیں رکھتے۔

جب یہ اصول مسلمہ فریقین ہے کہ جو حدیث صحیح قرآن کے برخلاف ہے تو وہ قابل اعتبار و عمل نہیں۔ اور جو ضعیف حدیث' صحیح حدیث کے برخلاف ہو وہ بھی قابل عمل نہیں۔ اور کسی امام کا قول حدیث کے برخلاف ہو تو قابل عمل نہیں' تو پھر کس قدر غضب کی بات ہے کہ صریح نص قرآنی کے برخلاف اور احادیث و اقوال مجتہدین و متصوفین و محققین و اجماع امت کے تیرہ سو (۱۳۰۰) برس بعد ایک ڈھکوسلا' تشریعی و غیر تشریعی نبوت' کا نکال کر مدعی نبوت ہو تو مسلمان اسکو مان لیں! یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔

اب ہم مرزائیوں کے اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔

۱..... 'خاتم' خاتم کے معنی اگر ت کی فتحہ سے کریں یعنی ت زبر کی قراءت سے لیں، تو بھی ختم کرنے والے کے ہیں۔ دیکھو "منتہی الارب فی لغات العرب" جس کی اصل عبارت ہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

نقل کرتے ہیں: "خاتم کصاحب مهر وانگشتری بدیں معنی پنج لفظ دیگر آمده خاتم کهاجرو وخاتام وختام ختم محرکه وخاتیام. خواتم وخواتیم جمع وآخر هر چیزے وپایاں آن وآخر هر قوم.

خاتم بالفتح مثله ومحمد ﷺ خاتم الانبیاء ﷺ وحلقه نزدیك پستان ماده اسپ وکوقفا وسپیدی ازرك در دست وپاهائے ستود.

خاتمة کصاحبة آخر هر چیزے وپایاں آں.

ختم علی قبله مهر نهاده بر دل وے تا فهم نکند چیزی را ونمے برآید چیزے ازاں.

ختم الشیء ختماً رسید آخر آنرا او تمام گردانید آنرا او تمام خواند آنرا اختتام بپایان برون نقیض افتتاح.

"غیاث اللغات" کی سند کو میر صاحب نے اپنے مفید مطلب سمجھا ہے یا تو غلط سمجھا ہے یا دوسروں کو الو بناتے ہیں: خاتم بالکسر تاء فوقانی وفتح نیز انگشتری. خاتم الفتح تامهر وانگشتری وجزآں که بداں مهر کند چه فاعل بفتح عین بمعنی ما یفعل به مستعمل مے شود مثل العالم ما یعلم به پس خاتم بمعنی ما یختم به باشند وآں انگشتری است.

ناظرین! اب میر صاحب کا استدلال دیکھئے کہ فرماتے ہیں کہ "**الحمدللہ** کہ قرآن اور لغت عرب وعجم سے یہ امر ثابت ہوگیا کہ 'خاتم' خواہ ت کی فتحہ سے ہو یا کسرہ سے، اُس کے معنی "مہر کرنے کا آلہ یا انگشتری" کے ہیں۔ جو لوگ اس کے معنی "آخر کرنیوالا یا تمام کرنیوالا یا ختم کرنیوالا کرتے ہیں" وہ نادان ہیں۔ اس فعل کا نام خواہ تحریف رکھو یا حماقت،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر حال میں مغالطہ ہی ہے۔

اب ہم میر صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ آپ کے حق میں کیا ثابت ہوگیا کہ تمام اسلاف کے حق میں یہ پھول جھاڑے۔ یہ تو ہمارے حق میں ہے کہ آپ نے 'خاتم' کے معنی **مایختم بہ** کے قبول کر لئے یعنی جس سے مہر کی جاتی ہے۔ اور مہر سے بند ہونا مراد ہے، تو یہ تو آپ نے خود مان لیا کہ محمد ﷺ کا وجود نبیوں کے بند کرنے یا بند ہونیکا آلہ ہے۔ جس طرح انگشتری کی مہر بغیر کوئی چیز بند نہیں کی جاتی، اسی طرح محمد ﷺ کے پہلے نبیوں کا آنا بند نہ ہوا تھا، جب محمد ﷺ آخر تشریف لائے اور کامل دین لائے تو آپ کا تشریف لانا نبیوں کے بند ہونے کا آلہ بن گیا۔ اب اُنکے بعد نہ جدید شریعت کی ضرورت ہے اور نہ جدید نبی کی۔ یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب جدید شریعت اور نبی کی ضرورت نہ ہو تو جدید نبی کا آنا باطل ہے۔ اگر یہ کہو کہ پہلے نبیوں کے بعد غیر تشریعی نبی آتے رہے اب کیوں نہ آئیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نبی خاص خاص قوم کے واسطے شریعت لیکر آتے تھے اور وہ عالمگیر اور عظیم الشان شریعت نہیں لاتے کہ تمام کافہ انام کے واسطے کافی ہو۔ اس لئے غیر تشریعی نبی آتے تھے، مگر جب محمد رسول اللہ ﷺ رحمت اللعالمین کامل شریعت لیکر آئے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری اور سند بھی عطا فرمادی کہ **اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ** یعنی ''میں نے اپنی نعمت تم پر تمام کردی''۔ اور نعمت نبوت تشریعی و غیر تشریعی دونوں کے واسطے ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب خود مان چکے ہیں اور آپ میر صاحب بھی اسی ''کتاب النبوۃ'' کے صفحہ ۵ پر نبوت و سلطنت انعام الٰہی مان چکے ہیں۔ اور تمام مسلمان بھی نبوت کو نعمت سمجھتے ہیں۔ جب نص قرآنی سے اُس کا تمام ہونا یقینی ہے تو پھر آپ کے عقلی ڈھکوسلے کو کون سنتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ میں نے اے محمد ﷺ نعمت نبوت تم پر ختم کردی اور یہ شرف تم کو بخشا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیری امت کو ''خیر الامت'' کا لقب عطا کیا۔ خیر الامت کس واسطے کہ پہلی امتوں کے لوگ ایسے عقیدہ کے کچے تھے کہ ان کے واسطے غیر تشریعی نبی بھیجے جاتے تھے اور کچھ زمانہ کے بعد تشریعی نبی بھیجنے کی ضرورت ہوتی تھی۔ مگر تیری امت اس واسطے خیر الامت ہے کہ یہ تیرے دین پر قائم رہے گی اور تیرے احکام کی ایسی ہی عزت اور پیروی وعظمت کرے گی کہ گویا تو ان میں زندہ ہے اور تیرے انوار نبوت اور قرآن کے شعاع ہمیشہ ان کے دلوں کو نور ایمان سے منور کیا کریں گے۔ کسی قسم کے نبی کی تیرے بعد ضرورت نہیں۔ پس ہم نے تم کو 'خاتم النبیین' بنایا۔ اور تیری امت کو 'خیر الامت بنایا' تا کہ جس طرح تیرا شرف بہ سبب خاتم الانبیاء ہونے کے تمام انبیاء پر ہوا ہے۔ اسی طرح تیری امت کا شرف تمام امتوں پر ہو۔ اور ان میں تیرے بعد نہ تشریعی نبی کی ضرورت ہو اور نہ غیر تشریعی کی۔ مگر افسوس چونکہ میر صاحب کے نور ایمان میں فرق ہے آپ کو یہ شرف ''خاتم الانبیاء'' اور یہ انعام ''خیر الامت'' ہونے کا پسند نہیں اور اپنے عقلی دھکوسلوں سے اُس کی تردید کر کے ایک جزو رحمت ونعمت سے تو محروم ہونا بمعہ مرشد خود (مرزا صاحب) قبول کرتے ہیں کہ ہاں صاحب بڑی نعمت نبوت تشریعی سے تو ہم محروم ہونا چاہتے ہیں، مگر چھوٹی نعمت اور رحمت ہم کو ضرور ملے تا کہ پہلی امتوں کی مانند ہم بھی نبیوں کو قتل کیا کریں اور برے عذاب کے مستحق ہوا کریں۔ اور رحمت اللعالمین کے وجود باجود سے ہم 'خیر الامت' کا لقب لینا نہیں چاہتے ہیں۔ ہم تو ایسی ہی امت ہونا چاہتے ہیں کہ پیغمبر اگر پہاڑ پر متعدد دنوں کے واسطے جائے اور اسکی غیر حاضری میں 'گوسالہ' پرستی شروع کر دیں۔ افسوس ایسی سمجھ پر۔

۲..... یہ کس قدر شقاوت ازلی ہے کہ خدا تعالیٰ جس امر کو شرف قرار دے اور اُسکا رسول ﷺ بار بار فرمائے کہ اس شرف خیر الامت کا سبب میرا وجود باجود ہے اور **لا نبی بعدی** ہر قدم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر بتا دے، مگر خدا اور اُسکے رسول ﷺ اور تمام اسلاف کے مقابلہ پر میر صاحب اسی شرف کو غضب خدا کہیں اور تمام اہل اسلام اور پیغمبر خدا ﷺ سب کے سب کو بلا تمیز تحریف کنندہ وحماقت کنندہ اور مغالطہ دہندہ فرمائیں، اس کا جواب ہم سوا اسکے کیا دے سکتے ہیں کہ یہ آل رسول ﷺ کی شان سے بعید ہے کہ اس کی زبان سے ایسے کلمات سرور کائنات کے حق میں نکلیں، کیونکہ سب سے پہلے **لا نبی بعدی** کہنے والے اور **"خاتم النّبیین"** کے معنی ''نہیں کوئی نبی بعد میرے، چاہے تشریعی ہو یا غیر تشریعی'' کرنے والے وہی ہیں۔

۳.....ہم میر صاحب سے یہ تو ضرور دریافت کریں گے کہ مرزا صاحب نے بھی **"خاتم النّبیین"** کے معنی ''ختم کرنیوالا اور پورا کرنیوالا نبیوں کا'' کیا ہے اور کہا ہے کہ مصرعہ

ع ہر نبوت را برو شد اختتام

یعنی محمد رسول اللہ ﷺ پر ہر قسم کی نبوت ختم ہوگئی ہے۔ تو مرزا صاحب بھی ایسے محرف اور دھوکہ دہ اور احمق ہیں یا کچھ آپ نے فرق رکھ لیا ہے۔ جہالت بُری بلا ہے۔ اگر میر صاحب کو یہ علم ہوتا کہ مرزا صاحب **هر نبوت را برو شد اختتام** فرما چکے ہیں تو تمام بزرگان دین ومرزا صاحب سب کی ہتک نہ کرتے۔

۴.....ہم میر صاحب کی مزید تسکین کے واسطے کہ انہوں نے مرزا صاحب کو ''احمق اور محرف'' کا خطاب دیا ہے، مرزا صاحب کی اصل عبارت نقل کرتے ہیں اس ثبوت میں کہ مرزا صاحب نے بھی **"خاتم النّبیین"** کے معنی ''ختم کرنیوالا نبیوں کا'' لکھے ہیں، **وھو ھذا:**

دیکھو ''ازالہ اوہام'' صفحہ ۶۱۷ حصہ دوم: ''قرآن حکیم بعد خاتم النّبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا، خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو، کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ السلام ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل علیہ السلام بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے۔ اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آئے مگر سلسلۂ وحی رسالت نہ ہو"۔

اب میر صاحب فرمائیں کہ کون احمق اور محرف اور دھوکہ دہ ہے۔ سچ ہے دریا میں پیشاب کرنا منع کرنے والے کے منہ کو آتا ہے۔

اگر کہو کہ رسول اور نبی میں فرق ہے تو آپ اسی اپنی کتاب کے 'صفحہ ۱۷' کو دیکھو جس پر قبول کر چکے ہیں کہ "جن لوگوں نے نبی اور رسول میں فرق سمجھا ہے کہ نبی صاحب شریعت و امت نہیں ہوتا۔ اور رسول صاحب شریعت ہوتا ہے وہ غلطی پر ہیں۔ قرآن شریف میں یہ فرق مابین نبی اور غیر نبی کے نہیں ہے۔

جب آپ کے نزدیک رسول و نبی ایک ہی ہے اور مرزا صاحب نے مان لیا ہے کہ حضرت کے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا، تو پھر آپ فرمائیں آپ بحیثیت احمدی ہونے کے مرزا صاحب کے برخلاف لکھ رہے ہیں یا ان کی بیعت سے توبہ کر کے خود اپنا مذہب الگ چلانا چاہتے ہیں؟

کذابوں و مدعیان نبوت کا حال

اب ہم کذابوں و مدعیان نبوت کا حال لکھتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ مرزا صاحب کا دعویٰ انوکھا نہیں آگے بھی گذر چکے ہیں:

۱..... **اسود عنسی**: یہ پہلے مسلمان تھا۔ حج کے بعد مدعی نبوت ہوا۔ چونکہ شعبدہ باز تھا۔ لوگ اس کے شعبدہ پر فریفتہ ہو کر اُسکے پیرو ہو گئے اور جس طرح مرزائی صاحبان مرزا کے خوابوں اور الہاموں کے دلدادہ ہو کر پیرو ہو گئے، اسی طرح اسلام سے مرتد ہو کر 'اسود عنسی' کے پیچھے لوگ لگ گئے۔ چنانچہ نجران کا تمام علاقہ اُسکا فرمانبردار اور مرید ہو گیا اور سچے دین سے منہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

موڑلیا۔ آخر رسول اللہ ﷺ کی حیات میں ہی اسود عنسی قتل ہوا۔

۲..... **مسیلمہ کذاب:** یہ ایسی عبارت عربی بناتا تھا جو اُسکے گمان میں قرآن کے مشابہ ہوتی اور وہ بھی اپنے کلام کو بے مثل کہتا تھا' جیسا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں۔ اسی بات پر جو کچھ مسلمان تھے اُن کی طرف ہو گئے اور مرزائی صاحبان کی طرح اپنے آپ کو سعید الفطرت اور سلیم القلب کہتے تھے۔ اور مرزائیوں کی طرح خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو بھی تو اسی طرح نہ مانا گیا تھا۔ اور جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ مانا تھا، وہ شقی اور بد بخت تھے۔ جب نیا مدعی رسالت آئے تو ہماری سعادت اسی میں ہے کہ ہم اُس کی بیعت کریں۔

مسیلمہ کذاب سے پہلے محمد رسول اللہ ﷺ سچے نبی و رسول صادق فوت ہو گئے جس سے یہ بات ثابت ہے کہ یہ بالکل غلط اور خانہ ساز قاعدہ مرزا صاحب نے بنالیا ہے کہ کاذب صادق سے پہلے مرتا ہے کیونکہ واقعات نے بتادیا ہے کہ کاذب صادق سے پہلے مرتا ہے جیسا کہ اسود عنسی اور پیچھے بھی مرتا ہے جیسا کہ مسیلمہ کذاب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مارا گیا۔

۳..... **طلیحہ بن خویلد:** یہ شخص کسی گاؤں خیبر کے مضافات میں سے تھا یہ کہتا تھا کہ جبرائیل میرے پاس آتا ہے۔

دوم: مسجع فقرات سنا کر کہتا تھا کہ مجھ کو وحی آتی ہے۔

سوم: نماز صرف کھڑے ہو کر ادا کرنے کو کہتا تھا۔ اسکی جماعت اسقدر بڑھ گئی تھی کہ بڑے بڑے تین قبائل ''اسد، عطفان، طی'' پورے پورے اُسکے ساتھ مل گئے تھے۔ کیا مرزائی صاحبان اُس کو تو ضرور صادق کہیں گے' کیونکہ بہت لوگ اسکے پیرو ہو گئے تھے جیسا کہ مرزا صاحب کی صداقت پر دلیلیں لاتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴..... 'لا' ایک شخص نے اپنا نام 'لا' رکھ لیا اور کہتا تھا کہ حدیث میں جو آیا ہے کہ **لا نبی بعدی** اس کا وہ مطلب نہیں کہ جو لوگ سمجھتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد 'لا' نبی ہوگا، **لا** مبتداء اور **نبی** اس کی خبر ہے۔ یہ شخص بھی مرزا صاحب کی مانند سب سلف کو غلطی پر سمجھتا تھا اور اپنے مطلب کے معنی کرتا تھا' جیسا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ دجال اور مسیح موعود کی حقیقت کسی کو تیرہ سو (۱۳۰۰) برس تک سوا میرے سمجھ میں نہیں آئی اور نہ "**خاتم النبیین**" کے معنی کسی نے سمجھے۔ اللہ رحم کرے۔ آمین

۵..... خالد بن عبداللہ قیری کے زمانہ میں ایک شخص نے دعویٰ نبوت کیا اور مرزا صاحب کی مانند اپنی بے مثل کلام ہونے کا بھی دعویٰ کیا اور اس نے ﴿**اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ**﴾ (الخ) کے جواب میں 'انا **اعطینک الجماھر فصل لربک وجاھر ولا تطع کل ساحر**'. خالد نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ مرزا صاحب کی صداقت بھی فوراً معلوم ہو جاتی اگر کسی اسلامی خلیفہ یا بادشاہ یا والی ملک کے پیش ہوتے۔ گھر میں دروازے بند کر کے بیٹھنا اور کہنا کہ خدا میری حفاظت کرتا ہے' غلط ہے۔

۶..... **متنبی**: مشہور شاعر تھا اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔ وہ کہتا تھا کہ میرے شعر بے مثل ہیں اور اپنے شعروں کو معجزہ کہتا تھا۔ ایک انبوہ کثیر اس کے تابع ہو گیا تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی زمانہ سادہ لوگوں سے کبھی خالی نہیں رہا۔ ذرا کسی نے دعویٰ کیا تو جھٹ اُس کے پیرو ہو گئے۔ اصل میں یہ لوگ ایمان کے پکے نہیں ہوتے۔ پنجابی میں مثل ہے: ''جس نے لائی گلیں اوسے نال اُٹھ چلی'' جس نے دعویٰ کیا اور اپنی کرامات و معجزات و نشانات آسمانی بتائے تو اس پر مائل ہو گئے۔ یہی حال آج کل کے مرزائیوں کا ہے۔ صریح دیکھ رہے ہیں کہ مرزا صاحب کے دعاوی غلط ہیں اور تعلیم خلاف شرع ہے مگر بلا دلیل **اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہتے جاتے ہیں۔ مرزا صاحب نے باوجود اس قدر دعوے علم متنبی کے دعویٰ کو نہ توڑا۔ اگر لیاقت تھی تو ایک دو قصیدے عربی میں لکھ کر متنبی کا دعویٰ توڑتے' مگر وہ تو اپنا الو سیدھا کرنا جانتے ہیں۔ کس قدر غضب ہے کہ غلط عبارت ایک پنجابی کی معتبر اور بے مثل یقین کی جائے، حالانکہ غلطیاں علماء نے اس کی زندگی میں نکالیں اور اُس سے جواب کچھ نہ بن پڑا ہو۔

۷..... **مختار ثقفی:** عبداللہ بن زبیر و عبدالملک کے زمانہ میں مدعی نبوت ہوا اور یہ بھی اپنے آپ کو کامل نبی نہ کہتا تھا۔ اپنے خط میں لکھتا تھا "**من المختار رسول اللّٰہ** ﷺ" یعنی رسول اللہ ﷺ کا مختار۔ جس کا مطلب مرزا صاحب کی مانند بمتابعت رسول اللہ ﷺ ظلی وناقص نبی کا ہے۔ یہ پہلے خارجی تھا پھر زبیری پھر شیعی اور کیانی ہوگیا۔ یہ وہ شخص ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے انتقام لینے کیلئے کھڑا ہوگیا اور کوفہ پر غالب آیا۔ واقعہ مختار میں ملک شام کے ستر ہزار آدمی کام آئے۔ اس کا دعویٰ تھا کہ مجھے علم غیب ہے اور جبرئیل میرے پاس آتے ہیں۔ اور کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ میں حلول کیا ہے۔ جیسا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں ع

آں خدا اینکہ از اہل جہاں بے خبر اند　　بر من جلوہ نمود ست اگر اہلی بپذیر

یعنی وہ خدا جو کہ اہل جہاں سے پوشیدہ ہے اُس نے مجھ پر جلوہ کیا ہے یعنی ظاہر ہوا ہے اگر تم لائق ہو تو قبول کرو۔

۸..... متوکل کے زمانہ میں ایک عورت نے دعویٰ نبوت کیا۔ اُس نے بلا کر کہا کہ کیا تو محمد ﷺ پر ایمان رکھتی ہے؟ کہا کہ ہاں۔ اُس نے کہا کہ آنحضرت ﷺ تو فرماتے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ عورت نے جواب دیا نبی مرد کی ممانعت ہے یہ کہاں لکھا ہے **لانبیۃ بعدی** یعنی میرے بعد کوئی عورت نبی نہ ہوگی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ اکبر نفس بڑے بڑے دھوکے دیتا ہے۔ ایسا ہی مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ بالکل باب نبوت مسدود نہیں، جزئی باب نبوت کھلا ہے۔ میں ظلی نبی ہوں۔ اس مدعیہ عورت کی مانند مرزا صاحب کا بھی رسول اللہ ﷺ پر ایمان ہے، لیکن خود بھی نبی ہیں۔ کیا خوب!

۹..... مقنع: یہ شخص تناسخ کا قائل تھا۔ مقتدی اُس کو سجدہ کرتے تھے۔ خراسان میں اس نے ظہور کیا تھا۔ جنگ وجدال میں اُس کے مرید پکارتے تھے کہ اے ہاشم ہماری مدد کر۔

ابونعمان اور جنداور لیث بن مصر صعاریر نے ان سے جنگ کی' چار مہینے تک حرمین شریفین میں لڑائی رہی آخر مسلمانوں کو شکست ہوئی اور اُن کی طرف سے سات سو آدمی مارے گئے۔ جو باقی رہے وہ مقنع سے مل گئے۔ پھر مہدی نے مقنع کی تباہی کے لئے سید حرشی کو بہت لشکر دے کر بھیجا اور مقنع بڑی خونریزی کے بعد قلعہ سیام میں محصور ہوا۔ اور جب محاصرہ سے تنگ آیا تو مریدوں کو مار کر آگ میں جلادیا اور خود ایک تیزاب کے برتن میں بیٹھ کر فی النار ہوا۔ 'تاریخ کامل' میں لکھا ہے کہ ''قلعہ میں مقنع نے اپنی عورت اور بچوں کو زہر پلا دیا اور خود بھی پی لیا اور معتقدوں کو کہا کہ میری لاش جلا دینا تا کہ دشمن کے ہاتھ نہ آئے''۔ بعض نے لکھا ہے کہ تمام چارپائیاں اور اسباب وغیرہ پار چات کا انبار لگا کر آگ لگا دی اور حکم دیا کہ جس کو خواہش ہو میرے ساتھ آسمان پر چڑھ جائے وہ اس آگ میں میرے ساتھ کود پڑے، سب نے تعمیل کی اور جل کر راکھ ہو گئے۔

ناظرین! مرزائی صاحبان سے پوچھو کہ اس سے بھی زیادہ کوئی راسخ الاعتقاد ہو سکتا ہے؟ اور کیا ایسا شخص راست باز اور مامور من اللہ نہیں تھا؟ مرزا صاحب کے کہنے سے اگر ایک مرید بھی آگ میں کود پڑتا تو مرزائی آسمانی نشان پکار پکار کر فرشتوں کے کان بھی بہرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر دیتے کہ یہ مرزا صاحب کی صداقت پر آسمان اور زمین گواہی دے رہے ہیں مگر تعجب ہے کہ مقنع کو کاذب سمجھتے ہیں اور مرزا صاحب کو بلا دلیل صادق!

۱۰..... **یحییٰ بن زکیرویہ قرمطی:** جس نے بغداد کے اردگرد کو تباہ کر دیا تھا۔ یہ کہتا تھا کہ مجھ پر قرآن کی آیات نازل ہوتی ہیں' جیسا کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھ کو کہا کہ **انک لمن المرسلین** وغیرہ۔

۱۱..... **بہبود:** اس نے بہت جمعیت پیدا کر لی تھی اور بیشمار کو تہ تیغ کیا تھا۔

۱۲..... **عیسیٰ بن مہرویہ قرمطی:** اپنے آپ کو مہدی کہتا تھا۔ بہت جمعیت پیدا کر کے حملہ آور ہوا۔

۱۳..... **ابو جعفر بن محمد علی شلغانی:** جس کے بڑے بڑے امیر' ہم عقیدہ ہو گئے اور انبیاء علیہم السلام کو خائن قرار دیتا تھا اور شریعت محمدی ﷺ کے بہت مسائل کو الٹ پلٹ کر دیا تھا' جیسا کہ مرزا صاحب نے کیا ہے۔ ملائکہ کی نسبت قوائے انسانی تعلیم دیتا تھا' بہشت قرب دوزخ عدم معرفت بتاتا تھا۔

۱۴..... ۲۹۹ھ میں جو قبیلہ سوادیہ میں سے ایک شخص نے بغداد میں دعویٰ نبوت کیا۔ اپنے اصحاب کے نام بھی صحابہ کرام کے نام پر ابوبکر، عمر، عثمان، علی ظاہر کئے۔ سواد کے بڑے بڑے قبائل اُس کے معتقد ہو گئے۔ اپنی جائیدادیں، املاک و اموال اُس کے سپرد کر دیئے اور اشاعت عقائد کے واسطے وقف کر دیئے۔ اب مرزائی بتائیں کہ یہ صداقت کا نشان نہیں کہ مالدار مرزائیوں کی طرح جو چندہ اشاعت مرزائیت کے واسطے چند ہزار روپے وقف کر دیئے اور مرزا صاحب کی صداقت کی یہ دلیل بیان کی جاتی ہے، کذابوں کے واسطے اُن کے مریدوں نے اس سے بڑھ کر نہیں کیا تھا۔ جب مرزا صاحب کے واسطے چندہ دینا یا مال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

وقف کرنا دلیل صداقت ہے تو وہ کذاب بدرجہ اعلیٰ صادق ثابت ہونگے۔

۱۵..... **استادسیس:** ملک خراسان میں مدعی نبوت ہوا۔ اُسکے ساتھ تین لاکھ سپاہی بہادر تھے۔ احکم اُحشم حاکم مرزازر نے مقابلہ کیا اور شکست کھائی۔ پھر خلیفہ منصور نے بہت سپاہ ولشکر بھیج کر اُس کا قلع وقمع کردیا۔ کہاں ہیں وہ مرزائی جو مرزا صاحب کی صداقت پر دلیل پیش کرکے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ اتنی جمعیت کبھی جھوٹے کی ہوسکتی ہے؟ جب تین لاکھ سپاہی لڑنیوالے اُس کے ساتھ تھے تو کس قدر اس کے مرید ہونگے۔ جب وہ، جس کو مسلمانوں کے مقابلہ پر خدا تعالیٰ فتح بھی دیتا رہا، کاذب ہوا' تو مرزا صاحب دعویٰ نبوت میں کس طرح سچے سمجھے جائیں، جس کو کبھی فتح نصیب نہ ہوئی۔ (دیکھو جنگ مقدس)

۱۶..... **عبیداللہ مہدی:** اس شخص نے ۲۹۶ھ میں دعویٰ مہدی موعود کا کیا۔ اس نے افریقہ میں خروج کیا اور ایک مذہب جدید جاری کیا۔ جماعت کثیر اُسکے ساتھ ہوگئی۔ کئی مقامات طرابلس وغیرہ کو فتح کرکے مصر کو بھی فتح کرلیا اور ۳۲۲ ہجری میں اپنی موت سے مرگیا۔ ''تاریخ کامل'' ابن عمر جلد ۸ صفحہ ۹۰ میں درج ہے کہ اس کا زمانہ مہدویت (۲۴) چوبیس سال' (۱) ایک ماہ' (۲۰) بیس یوم رہا۔

۱۷..... **حسن بن صباح:** اس شخص نے بھی ایک جدید مذہب ملک عراق، آزربائیجان وافریقہ وغیرہ میں جاری کیا اور مدعی الہام بھی تھا۔ ایک جہاز میں جس میں وہ سوار تھا' طوفان میں آگیا۔ اس نے پیشگوئی کے طور پر کہا کہ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ یہ جہاز نہیں ڈوبے گا' چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وہ کہتا تھا کہ میں اس دنیا پر متصرف ہوں اور اُس کے حکم کی تعمیل حکم خدا کی تعمیل کے مثل ہے اور جو اس سے روگردان ہوا وہ خدا سے روگردان ہوا' اور اس نے اپنے مریدوں کے پھیلانے کے واسطے ایک بہشت بھی بنایا ہوا تھا۔ چنانچہ ہزارہا آدمی اُس کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرید ہوگئے۔ اور اُسکے گروہ کا نام ''فدائی'' تھا۔ اس مذہب کے ذریعہ حکمران بھی ہوگیا۔ آخر (۳۵) پینتیس برس نبوت وحکومت کر کے اور ہزار ہا مسلمانوں کو گمراہ کر کے ۵۱۸ھ میں اپنی موت سے مرگیا۔

۱۸..... **سجاح:** اس عورت نے مسیلمہ کذاب کے وقت میں دعویٰ نبوت کیا اور گروہ کثیر قبیلہ تمیم اُسکے مرید ہوگئے اور بہت سے رؤساء اُس کے ساتھ ہوگئے اور بعہد خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ تائب ہوگئے۔ اس کا زمانہ (۳۰) تیس سال سے بھی زیادہ ہوا۔ جیسا کہ تاریخ کامل ابن کثیر کی جلد ۲ صفحہ ۵۶ میں لکھا ہے کہ ''سجاح ہمیشہ اپنی قوم تغلب میں رہی یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اُس کو اور اُس کی قوم کو بغداد لے گئے اور سب نے وہاں اسلام قبول کیا''۔

۱۹..... **عبدالمومن مہدی:** یہ شخص بھی افریقہ میں مہدی بنا اور صدہا آدمیوں نے اُس کے ہاتھ پر بیعت کی اور ہزار ہا لوگ اُس کے مرید ہوگئے اور حاکم مراکو وغیرہ سے مقابلہ وجنگ کرتا رہا اور ۳۵۸ھ ہجری میں اپنی موت سے مرگیا۔ اُسکا زمانہ ولایت ومہدیت (۱۳) تیرہ سال سے بہت زیادہ ہے۔

۲۰..... **حاکم بامراللہ:** اس شخص نے ملک مصر میں دعویٰ نبوت سے گذر کر خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ ایک کتاب اپنے گروہ کیلئے تالیف کی اور ایک نیا فرقہ قائم کیا جسکو ''دروز'' کہتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو سجدہ کرواتا تھا۔ شراب وزنا حلال کر دیئے تھے اور علیحدہ شریعت بنائی ہوئی تھی۔ اور بہت حالات اسکے ہیں **کذا فی حجج الکرامۃ**۔ ''تاریخ کامل ابن اثیر'' کی جلد ۹ میں لکھا ہے کہ یہ (۲۵) پچیس برس تک حکومت کر کے مرگیا۔

۲۱..... **صالح بن طریف:** دوسری صدی کے شروع میں یہ شخص ہوا ہے۔ بہت بڑا عالم اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیندار تھا۔ ۱۲۷ھ میں یہ بادشاہ ہوا ہے اور نبوت کا دعویٰ کر کے وحی کے ذریعہ سے اُس نے قرآن ثانی کے نزول کا دعویٰ کیا ہے۔ اُس کی امت اسی قرآن کی سورتیں نماز میں پڑھتی تھی۔ (۲۷) ستائیس برس تک اس نے بادشاہت کے ساتھ نبوت کی اور اپنی اولاد کیلئے بادشاہت چھوڑ گیا۔

۲۲.....ایک حبشی نے جزیرۂ جمیکہ میں عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا۔ تمام جزیرے کے لوگ اُس کے پیرو ہو گئے تھے۔

۲۳.....**ابراہیم بزلہ**: اس نے بھی عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا۔

۲۴.....**محمد احمد سوڈانی**: یہ کہتا تھا کہ جس مہدی کا صدیوں سے انتظار تھا' وہ میں آ گیا ہوں۔

۲۵.....**عبداللہ بن تومرت**: یہ شخص بھی مہدی موعود بنا ہوا تھا اور ہزار ہا لوگ اس نے مرید بنائے ہوئے تھے۔ اور اس امامت کے ذریعہ اس نے حکومت بھی حاصل کر لی اور کسی موقعہ جنگ پر پیشگوئیاں بھی کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک موقعہ پر پیشگوئی کے طور پر کہا کہ ''خدا کی طرف سے ہم کو اس جماعت قلیلہ پر نصرت اور مدد پہنچے گی اور ہم امداد اور فتح سے خوشحال ہو جائیں گے'' چنانچہ یہ بات سچی ہوگئی اور لوگوں کو اُس کے مہدی ہونے کا یقین کامل ہو گیا اور ہزار ہا لوگوں نے اُس کے ساتھ بیعت کی۔ یہ شخص عالم فاضل تھا اور بڑے عروج میں اپنی موت مر گیا۔ ''تاریخ کامل ابن اثیر'' میں لکھا ہے کہ ''اس کی حکومت کا زمانہ (۲۰) بیس سال کا تھا اور حکومت حاصل کرنے کے پہلے چار پانچ سال مہدی بنا اور بعد میں وہ حاکم بنا''۔

۲۶.....**اکبر بادشاہ ہند**: اس بادشاہ نے دعویٰ نبوت کا کیا اور ایک نیا مذہب جاری کیا۔ جس کا نام مذہب الٰہی رکھا۔ اور کلمہ **لا الٰہ الا اللّٰہ اکبر خلیفۃ اللّٰہ** ایجاد کیا۔ اور کہتا تھا کہ مذہب اسلام پرانا ہو گیا' اس کی ضرورت اب نہیں رہی' اور لوگوں سے اقرار نامے لکھائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

جاتے تھے کہ مذہب اسلام آبائی کو چھوڑ کر مذہب الٰہی اکبر شاہی میں داخل ہوا ہوں۔ نماز، روزہ، حج ساقط ہوا تھا۔ ''شیخ عبدالقادر بدایونی'' کی تاریخ میں اُس کے مفصل حال درج ہیں۔ اس نے ۱۵۸۱ء میں دعویٰ نبوت کیا اور ۱۶۰۵ء میں اپنی موت سے مرگیا۔

۲۶.....**محمد علی بابی:** اس شخص نے ملک فارس میں بعہد محمد شاہ کا چار جو ۱۲۵۰ھ میں تخت نشین ہوا تھا' ایک نیا مذہب ''بابی'' جاری کیا اور کہتا تھا کہ میں مہدی موعود ہوں۔ اور کہتا تھا کہ میرا کلام میرا معجزہ ہے اور اپنا ایک نیا قرآن تصنیف کیا' جس کو وہ مثل قرآن شریف اور بجائے قرآن شریف کے تعلیم دیتا اور الہام وحی کا مدعی تھا۔ شراب کو حلال کر دیا' رمضان کے روزے انیس (۱۹) کر دیئے' عورتوں کو نو (۹) شوہر تک اجازت دی۔ حسن خاں حاکم فارس نے اس کے شعبدہ ہائے دیکھ کر اُس پر اعتقاد کر لیا۔ یہ شخص چالیس سال سے زیادہ زندہ رہ کر مرگیا اور اس کا گروہ ''بابی'' اب تک ملک فارس میں موجود ہے۔

۲۷.....**سید محمد جونپوری:** ہندوستان میں سید محمد جونپوری نے دعویٰ مہدی ہونے کا کیا۔ ''تذکرۃ الصالحین'' وغیرہ کتب تواریخ میں لکھا ہے کہ ''سید محمد مہدی کو میراں سید محمد مہدی پکارتے تھے۔ اس کے باپ کا نام سید خاں تھا۔ جب علماء نے اس سے سوال کیا کہ حدیث شریف میں ہے کہ مہدی میرے نام اور میرے باپ کے نام سے موسوم ہوگا تو اُس نے جواب دیا کہ خدا سے پوچھو کہ اُس نے سید خاں کے بیٹے کو کیوں مہدی کیا۔ دوم کیا خدا اس بات پر قادر نہیں کہ سید خاں کے بیٹے کو مہدی بنائے''۔

جونپوری مہدی نے سات برس میں ایک ذرہ طعام اور ایک قطرہ پانی نہ چکھا جیسا کہ کتب مہدیہ میں لکھا ہے۔ ایک روز اس کی بیوی نے پوچھا کہ آپ بیہوش کیوں رہتے ہو، تحمل نہیں کر سکتے ہو؟ جواب دیا کہ اس قدر تجلی الوہیت کی ہوتی ہے کہ اگر ان دریاؤں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا ایک قطرہ کسی ولی کامل یا نبی مرسل کو دیا جائے تو تمام عمر کبھی ہوش میں نہ آئے۔ بعد سات سال کے کچھ ہوش آیا مگر مدہوش بھی رہتا تھا۔ اس تذبذب کی حالت میں ساڑھے سترہ سیر غلہ و گوشت و گھی بروایت بی بی الہ دتی زوجہ خود کھایا۔ بعد اس کے ہجرت کی۔ دانا پور کے جنگل کی راہ سے جہان گردی کو نکلے۔ اس جنگل میں مہدویت کے الہام شائع کئے۔ وہاں سے رفتہ رفتہ چندیری پہنچے' وہاں ان کے وعظ و بیان میں جب ہجوم خلائق زیادہ ہوا تو وہاں سے نکالا گیا۔ وہاں سے شہر مندر کو چلا گیا۔ وہاں بھی اُس کا غلغلہ ہوا۔ یہاں تک سلطان غیاث الدین تک اس کے معتقد ہو گئے۔ سلطان غیاث الدین کا 'الہ داد نامی' ایک امیر جو کہ فاضل اور شاعر بھی تھا' ترک دنیا کر کے ہمراہ ہوا۔ رسالہ بار امانت، ایک دیوان بے نقط و مرثیہ شیخ اور ایک رسالہ ثبوت مہدویت اسی کی تصنیف ہیں۔

یہاں سے کوچ کر کے شہر جانیر کہ دار السلطنت گجرات کا تھا' پہنچا یہاں بھی اُس کا بہت چرچا ہوا۔ ''سلطان محمود بیکرہ'' تک نے بھی آنے کا ارادہ کیا' مگر دو عالموں نے روک دیا۔ پھر برہانپور کی راہ سے دولت آباد وارد ہوا اور بعد سیر و زیارت مزارات اولیاء اللہ ''احمد نگر'' پہنچا۔ احمد نظام الملک بھی معتقد ہو گیا کیونکہ فرزند کا آرزومند تھا۔ اتفاقاً برہان نظام الملک پیدا ہوا' پھر کیا تھا تمام معتقد اور مرید ہو گئے۔ احمد نگر سے کوچ کر کے شہر بیدر میں پہنچا۔ عہد ملک برید میں وہاں شیخ سمن معتقد ہوا اور ملا ضیاء اور قاضی علاؤ الدین ترک دنیا کر کے ہمراہ ہوئے۔ پھر جہاز پر سوار ہو کر روانہ کعبۃ اللہ ہوا۔ جب حرم محترم میں پہنچا اور چونکہ سنا ہوا تھا کہ مہدی کے ہاتھ پر لوگ رکن و مقام میں بیعت کریں گے۔ اس واسطے سید محمد نے بھی اس مقام میں دعویٰ **من اتبعنی فھو مومن** کا کیا یعنی ''جو میری تابعداری کریگا وہ مومن ہے''۔ اور ملا ضیاء اور قاضی علاؤ الدین نے **آمنا و صدقنا** بول کر جھٹ بیعت کر لی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور یہ واقعہ ۹۰۱ھ میں ہوا۔ یہاں سید محمد حضرت آدم علیہ السلام کی زیارت کو گیا اور کہا کہ میں نے بابا آدم علیہ السلام سے معانقہ کیا اور اُنہوں نے مجھ سے کہا خوش آمدی' صفا آوردی۔ مکہ سے بعجلت تمام مراجعت کر کے شہر احمد آباد میں آ کر مسجد تاج خاں سالار میں قریب دروازہ جمالپور مقیم ہوا اور طریقہ وعظ و دعوت شروع کیا۔ ملک برہان الدین وہیں مرید و تارک دنیا بن کر رفیق ہوا۔ اس کو "مہدویہ" خلیفہ ثالث جانتے ہیں۔ اور ملک کو ہر خلیفہ چار میں ہیں۔ اسی مسجد میں ایک روز مجمع عام میں سید محمد مذکور نے ۹۰۳ھ میں مہدویت کا دعویٰ کیا۔ گجرات کے علماء و مشائخ نے سلطان محمود سے شکایت کی کہ شیخ جونو وارد ہے، شریعت کے برخلاف حقائق بیان کرتا ہے۔ سلطان نے اخراج کا حکم دیا وہاں سے شہر "نروالہ پیران پٹن" میں کہ علاقہ گجرات میں سے ہے' آ کر خاص سرور کی لب حوض اترا' یہاں اٹھارہ (۱۸) ماہ رہا اور یہاں اس قدر کثرت سے اس کے مرید ہوئے کہ اس قدر کسی ملک میں اُسکی دام تسخیر میں نہ آئے تھے۔ لہٰذا فرمان شاہی سلطان محمود کی طرف سے صادر ہونے سے یہاں سے بھی خارج کیا گیا مگر سید محمد کی عادت تھی کہ وہ پہلے ہی اپنے مریدوں میں مشہور کر دیتا تھا کہ مجھ کو یہاں سے نکلنے کا حکم خدا نے دیا ہے یعنی اپنی کاروائی سے اندازہ لگا کر پیشگوئی کر دیتا تھا اور وہ خود خارج ہو کر پوری کر دیتا تھا۔ موضع پٹن سے اٹھ کر موضع بدکی میں آیا اور یہاں اٹھارہ (۱۸) ماہ اقامت کا اتفاق ہوا۔ اس عرصہ میں پھر دعویٰ مہدویت کیا اور کہا کہ مجھ کو حکم خدا بار بار بلاواسطہ ہوتا ہے کہ دعویٰ کر اور میں ٹالتا چلا آتا ہوں۔ اب مجھ کو یہ حکم ہوا ہے' اے سید محمد! مہدویت کا دعویٰ کہلاتے ہوئے تو کہہ' نہیں تو تجھ کو ظالموں میں کرونگا۔ اس واسطے میں بصحت عقل و حواس دعویٰ کرتا ہوں **انا مهدی مبین مراد اللّٰه** یعنی میں کھلا مہدی ہوں خدا کی مراد۔ اور اپنا چہرہ دونوں انگلیوں سے پکڑ کر کہا کہ جو شخص اس ذات سے مہدویت کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

منکر ہو وہ کافر ہے اور میں خدا سے بے واسطہ احکام وغیرہ لیا کرتا ہوں اور خدا تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ علم اولین و آخرین کا تجھ کو دیا اور بیان کیا معنی قرآن اور خزانہ ایمان کی کنجی تجھ کو دی، تجھے جو قبول کرے مومن ہے اور جو تیرا منکر ہے وہ کافر ہے اور اسی طرح بہت سی باتیں خدا کی طرف سے نسبت کیں۔ اور تمام اصحاب نے جو کہ تین سو ساٹھ تھے' **امنّا صدقنا** پکار اُٹھے۔ یہ تیسرا دعویٰ ۹۰۵ھ میں ہوا اور مرتے دم تک اس پر اڑا رہا۔ جب یہ خبر مشہور ہوئی کہ سید محمد نے مہدویت کا دعویٰ کیا ہے تو چند علماء قصبہ مذکور میں آئے اور سید محمد سے مباحثہ سوال و جواب بابت مہدویت وغیرہ دعاوی میں دیر تک کرتے رہے۔ القصہ جب کہ سید محمد اپنے دعویٰ سے باز نہ آیا تو علماء نے مایوس ہو کر بادشاہ گجرات کو شہر ''احمد نگر'' میں تھا اطلاع دی۔ بادشاہ نے حکم اخراج صادر فرمایا۔ خارج ہونے کے وقت بولا کہ اگر میں حق پر تھا تو کیوں اتباع نہ کی اور اگر ناحق پر تھا تو کیوں قتل نہ کیا؟ وہاں سے شہر 'جالور' میں پہنچا۔ وہاں سب لوگ مرید و منقاد ہوئے۔ پھر وہاں سے شہر ٹھٹھہ میں پہنچا اور وہاں سے ملک سندھ میں شہر نصیر پور میں داخل ہوا اور وہاں سے شہر بٹہ میں پہنچا۔ اور وہاں اٹھارہ (۱۸) مہینے رہنے کا اتفاق ہوا اور کچھ لوگوں نے تصدیق مہدویت کی۔ جب اس کا یہ حال و قال اہل سندھ پر ظاہر ہوا' نہایت تنگ پکڑا۔ یہاں تک کہ سید محمد کے چوراسی (۸۴) آدمی رفقاء و اصحاب میں سے فاقوں سے مر گئے اور سید محمد نے اس کا تدارک یہ کیا کہ بشارت دی کہ ان سب کو مقامات انبیاء و مرسلین اولو العزم کے ملے ہیں۔ القصہ بادشاہ سندھ نے حکم دیا کہ اس درویش کو معہ تمام مریدوں کے قتل کرو۔ لیکن دریا خاں امیر بادشاہ مذکور سفارش کر کے بجائے قتل کے اخراج کا حکم دلوایا۔ پس سید محمد بمعہ اصحاب خراساں کو روانہ ہوا۔ کہتے ہیں کہ نو سو (۹۰۰) کے قریب آدمی اس کے ہمراہ تھے۔ ان میں سے تین سو ساٹھ (۳۶۰) اصحاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

مہاجرین خاص کہلاتے تھے جب ان کا قافلہ قندہار پہنچا اور وہاں بھی قیل وقال کا چرچہ ہوا تو حاکم قندہار مرزا شاہ بیگ نے حکم دیا کہ سید محمد مہدی کو جمعہ کے روز مسجد جامع میں علماء اسلام کے سامنے کرو۔ چنانچہ حسب الحکم سید محمد مسجد میں داخل ہوا تو علماء نے سخت سست کہنا شروع کیا۔ سید محمد تأمل کر کے قرآن شریف کا وعظ کرنے لگا۔ شاہ بیگ کہ بست سالہ نوجوان تھا اُس کے بیان پر فریفتہ ہوگیا۔ اس سبب سے سید محمد یہاں سے بچ کر چند روز کے بعد شہر فراہ کو چلا گیا۔ وہاں بھی یہی بازپُرس پیش آئی۔ اول ایک عہدہ دار نے آکر سید محمد اور اس کے تمام ہمراہیوں کے ہتھیار چھین لئے۔ اسکے بعد امیر ذوالنون حاکم اس کیفیت کی دریافت کے واسطے خود آیا لیکن ملاقات کے بعد شیخ کا معتقد ہوگیا اور علماء کو اجازت دی کہ مہدویت کا امتحان کریں۔ چنانچہ علماء نے سوال وجواب شروع کئے اور امیر ذوالنون نے تمام کیفیت مرزا حسین بادشاہ خراسان کی خدمت میں لکھ کر روانہ کی۔ سید محمد نو مہینے تک فراہ میں رہا اور تریسٹھ (۶۳) برس کی عمر میں ۹۱۰ھ میں انتقال کیا۔ کہتے ہیں کہ انتقال سے پہلے جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ وتر کی نماز ادا کی اور یہی علامت انتقال کی تھی' کیونکہ حضرت رسالت پناہ ﷺ نے بھی قبل رحلت' جمعہ کی نماز کے بعد وتر کی نماز ادا کی تھی۔

ناظرین! فرقہ مہدویہ کے عقائد ومسائل مختصر طور پر نیچے لکھے جاتے ہیں تا کہ معلوم ہو کہ مرزا صاحب نے بھی اُنہیں کی نقل کی ہے کوئی نئی بات نہیں کہ جس کے باعث انکو کاذب اور مرزا صاحب کو صادق مانا جائے۔ بلکہ اس نے ریاضت ونفس کشی وترک لذات دنیاوی مرزا صاحب سے ہزار ہا درجہ زیادہ کی ہے اور عبادت الٰہی اور فنافی اللہ میں ایسے غرق رہا کہ کھانے پینے کی ہوش تک نہیں رہی۔ مرزا صاحب کے نفس نے تو جو کچھ مانگا انہوں نے دنیاداروں سے بہت بڑھ کر آپ کو دیا اور ایسے عیش سے گذران کی کہ کسی امیر الامراء کو بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

نصیب نہیں ہوگی۔ گھی کی جگہ بادام روغن استعمال ہوتا تھا۔ گوشت کی جگہ مرغ کا گوشت کھایا جاتا تھا۔ کستوری اور عنبر کی وہ کثرت استعمال تھی کہ خطوط چھپ گئے۔ مستورات کے سونے کے زیور پاؤں تک تھے۔ غرض دنیا کے تمام عیش و آرام مرزا صاحب کو خدا نے دیئے اور انہوں نے بھی نشان صداقت دنیا پر ظاہر کر کے اپنے نفس کو نہیں روکا۔ جوان عورتوں پر دل چاہا تو نکاح موجود ہے اگرچہ منکوحہ آسمانی حسب دلخواہ نصیب نہ ہوئی۔ مگر اس میں بھی خدا کا کوئی فضل و کرم تھا۔ جبکہ اس کے مقابل سید محمد مہدی بہت جفاکش صاحب زہد و تقویٰ مجاہدہ و مشاہدہ ہو گذرا ہے۔ اُس نے سات برس تک روزہ رکھا اور باقی حصہ عمر میں بروایت اُن کی زوجہ مسماۃ الہ دتی پانچ برس میں غلہ و گوشت ساڑھے سترہ سیر کھایا۔ حسب ذیل دلائل اور حالات سے سید محمد مہدی اور مرزا صاحب کا مقابلہ دیکھو اور عقل خداداد سے کام لو کہ مرزا صاحب نے کوئی اچنبا نہیں کیا۔

اول: سید محمد قرآن کی تفسیر ایسے پراثر معنوں میں بیان کرتا کہ مسلمان جوق جوق آتے اس فرقہ میں شامل ہوتے اور یہی صداقت کا نشان بتاتے۔ مرزا صاحب بھی حقائق و دقائق قرآن اپنی صداقت کا نشان فرماتے ہیں اور جیسا دل چاہتا ہے تفسیر کرتے ہیں کہ کسی علم تفسیر وحدیث کے پابند نہیں۔

دوم: **انا مهدی مبین مراد اللّٰہ** (میں کھلا مہدی ہوں مراد اللہ کا)۔ مرزا صاحب بھی اپنے آپ کو بتاتے جری اللہ مسیح موعود و مہدی مسعود مجدد، امام الزمان کرشن وغیرہ۔

سوم: سلطان غیاث کا الہ داد نامی ایک مصاحب کہ فاضل اور شاعر بھی تھا دنیا ترک کر کے ہمراہ ہوا اور تادم مرگ ہمراہ رہا۔ ایک دیوان غیر منقوطہ یعنی بے نقطہ، مرثیہ شیخ، ایک رسالہ بارامانت، ایک رسالہ ثبوت مہدی اُس کی تصانیف ہیں۔ مرزا صاحب کے پاس بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

حکیم نوردین صاحب بھیدوی جو کہ عالم وفاضل تھے اگرچہ شاعری سے عاری ہیں کہ ریاست جموں سے مرزا صاحب کے پاس آئے اور باعث رونق مہدویت ہوئے۔

چہارم: سید محمد مہدی کئی پیشگوئیاں کرتا اور اکثر سچی ہوتیں۔ پیشگوئیاں پہلے مریدوں میں مشہور کرتا اور پھر ویسا ہی ہوتا۔ جیسا کہ جب وعظ وغیرہ ان کے عقائد غیر مشروع کا غلغلہ اُٹھتا تو پیشگوئی کرتا کہ ہم یہاں سے نکالے جائیں گے پس ویسا ہوتا۔ جیسا کہ مرزا صاحب قرائن سے قیاس کر کے فرماتے کہ منی آڈر آئیں گے تو ضرور آجاتے، نئی شادی کرتے تو پیشگوئی کرتے کہ ہمارے ہاں لڑکا ہوگا مگر لڑکی ہوتی' لیکن جب وار خالی جاتا تو تاویلات کا لشکر فتح کے لئے موجود ہے۔

پنجم: حرم محترم میں دعویٰ کیا کہ **من اتبعنی فھو مؤمن** یعنی ''جو تابعداری میری کریگا مومن ہے''۔ مرزا صاحب بھی یہی فرماتے ہیں کہ جو میری بیعت نہ کرے مومن نہیں اور نہ اس کی نجات ہے اگرچہ محمد ﷺ کی پوری پوری پیروی کرے اور ارکان اسلام ادا کرے۔ اگرچہ مرزا صاحب کو حرم محترم میں جانا نصیب نہیں ہوا کیونکہ جان کا خوف تھا مگر اس امر میں سید محمد کا پلہ بھاری ہے کہ وہ نہیں ڈرا اور برابر حرم محترم میں پہنچا اور وہاں مہدویت کا دعویٰ کیا۔ مرزا صاحب کو اگرچہ وحی بھی ہوئی کہ میں تیرے ساتھ ہوں ڈر مت، میرے رسول موت سے نہیں ڈرا کرتے۔ مگر مرزا صاحب کو یقین تھا کہ میں جھوٹا ہوں اور مارا جاؤں گا باہر نہ نکلے۔ اگر سچے ہوتے تو کسی اسلامی ملک میں جیسا کہ حدیث میں دمشق ہے' جا کر دعویٰ کرتے۔

ششم: سید محمد' حضرت آدم علیہ السلام کی زیارت کو گئے اور کہا کہ میں نے بابا آدم علیہ السلام سے معانقہ کیا انہوں نے مجھ سے کہا کہ خوش آمدی صفا آوردی۔ مرزا صاحب کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہاں پلہ بھاری ہے، کیونکہ مرزا صاحب نے خدا تعالیٰ کو کشفی حالت میں مجسم دیکھا اور کچھ کاغذ پیشگوئیاں پیش کر کے خدا تعالیٰ کے ان پر دستخط کرائے اور خدا نے قلم پکڑ کر ڈبویا لگایا تو زیادہ لگا لیا اور قلم جھاڑی تو سرخی کے دھبے مرزا صاحب کے کرتے پر پڑے جو مریدوں کے پاس موجود ہے۔ سبحان اللہ! ان مرزائیوں کا خدا بھی ایسا بے تمیز انکو ملا کہ ڈوبا لگانے کی عقل نہیں' مرزا صاحب کا کرتہ خراب کر دیا۔ (دیکھو حقیقۃ الوحی' مصنفہ مرزا صاحب' نشان نمبر ۱۰۶' صفحہ ۲۵۵)

ہشتم: سید محمد کے چوراسی (۱۸۴) اصحاب و پیرو ملک سندھ میں فاقوں سے مر گئے' کیونکہ اہل سندھ نے سید محمد کے کلمات خلاف شرع سن کر لین دین بند کر دیا تھا۔ سید محمد نے اُن کے حق میں جو مرید مر گئے بشارت دی کہ ان سب کو مقامات انبیاء و مرسلین اولوالعزم کے ملے ہیں۔ مرزا صاحب کا نمبر یہاں بالکل صفر کے برابر ہے۔ صرف ایک مرید آپ کا جو کابلی تھا دربار کابل میں بلایا گیا اور اس سے علماء نے مرزا صاحب کی صداقت کی شرعی دلیل مانگی تو وہ نہ دے سکا اس لئے سنگسار کیا گیا۔ اس پر بھی مرزا صاحب اور مرزائی پھولے نہیں سماتے اور مرزا صاحب اپنی صداقت کا نشان لکھتے ہیں۔ (دیکھو حقیقۃ الوحی)۔ اور ان کو یہ خبر نہیں کہ مرزا صاحب سے ہزار ہا درجہ بڑھ کر مریدوں نے کذابوں کی خاطر جانیں دیں۔ ستر ہزار پیرو ''مختار ثقفی کذاب'' کے پیچھے مارے گئے جو کہ کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ میں حلول کیا ہے اور مرزائیوں جیسے کچے مسلمان اسکو صادق مان کر تابع ہو گئے اور اپنے آپ کو سعید الفطرت اور سلیم القلب کہتے اور جو اُن کے پیر کو نہ مانتا مرزائیوں کی طرح ان کو ابوجہل وغیرہ سے تشبیہ دیتے۔ ہم مرزائیوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر صداقت اسی میں ہے کہ کوئی شخص اپنے پیر کی عقیدت میں جان دے دے تو اس دلیل سے بدرجہ اعلیٰ ثابت ہوگا کہ مختار ثقفی کذاب سچا تھا اور مرزا صاحب جھوٹے۔ کیونکہ اُس کی خاطر ستر ہزار نے جان دی اور مرزا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب کی خاطر صرف ایک نے' جو کہ کابلی پٹھان تھا۔ جن کا قاعدہ ہے کہ اگر ضد پر آ جائیں تو جان کی پرواہ نہیں کرتے۔

ناظرین! دلائل اور براہین بہت ہیں مگر چونکہ کتاب میں گنجائش زیادہ نہیں اس لئے اختصار سے کام لیا جاتا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ کسی اور موقعہ پر پوری پوری روشنی ڈال کر ثابت کیا جائے گا کہ مرزا صاحب اُن کذابوں سے ہر ایک امر میں کم ہیں۔ اب ذرا مہدویہ کے عقائد باطلہ کو سنو اور مقابلہ کر کے دیکھو کہ مرزا صاحب کے عقائد میں اور اُن میں کچھ فرق ہے۔ اگر ہے تو تبدیلی الفاظ ہے۔ مرزا صاحب نے شاعرانہ لفاظی اور طول وطویل عبارت کا جامہ اوپر پہنا کر پبلک کے سامنے پیش کیا ہے ورنہ پہلے سب کچھ ہو چکا ہے۔

۱.....مہدویہ کہتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ کے دربار میں ایک صدیق تھا تو میراں کے دربار میں دو تھے' سید محمود و اخوند میر۔ مرزا صاحب کا بھی ایک صدیق 'حکیم نوردین' ہے۔

۲.....اگر وہاں خلفائے راشدین چار تھے تو یہاں پانچ۔ مرزا صاحب کے خلفائے امروہی صاحب سیالکوٹی ہیں۔

۳.....اگر یہاں عشرہ مبشرہ تھے تو یہاں بارہ۔

۴.....اگر آنحضرت ﷺ کی امت تہتر فرقوں میں ہے تو مہدی کی امت پر چوہتر فرقہ میں ایک فرقہ اخوند میر پر ہے۔ وہی ناجی ہے اور باقی سب غیر ناجی۔

۵.....اخوند میر اسد اللہ الغالب بھی انکا لقب ہے۔

۶.....ان کے بیٹے سید محمود کو خاتم مرشد، خاتم نور، سر مہدی، حسین ولایت کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ خدا لڑکپن میں کھیلا کرتا تھا۔ ان کی ماں فاطمہ ولایت ہیں۔

۷.....مہدی کی سب بیبیاں' ازواج مطہرات اور امہات المومنین ہیں۔ مرزا صاحب کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیبیاں بھی امہات المؤمنین کہلاتی ہیں۔

۸..... تصدیق مہدویت سید جونپوری کی فرض ہے اور انکار ان کی مہدویت کا کفر ہے۔ مرزا صاحب بھی کہتے ہیں جو میرے بیعت نہ کرے کافر ہے۔

۹..... ۹۰۵ھ سے مہدویت کا دعویٰ ہوا ہے جس قدر اہل اسلام دنیا میں گذرے ہیں اور گذریں گے سب اس انکار کے سبب کافر مطلق ہیں' مسلمان صرف مہدوی ہیں۔ یہی بات مرزائی کہتے ہیں۔

۱۰..... سید محمد اگرچہ داخل امت محمدی ہیں۔ مگر حضرت ابوبکر، عمر فاروق، عثمان و علی رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں۔ یہی مرزائی کہتے ہیں بلکہ مرزا صاحب کو رسول اور نبی کہتے ہیں۔ سید محمد سوا محمد ﷺ کے تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں، یہی مرزائی کہتے ہیں۔

۱۱..... سید محمد اگرچہ محمد ﷺ کے تابع ہیں لیکن رتبہ میں دونوں برابر ہیں۔ یہی مرزا صاحب کا مذہب ہے۔

۱۲..... جو حدیث و تفسیر قرآن سید محمد مہدی کے مطابق نہ ہو وہ صحیح نہیں ہے اور سید محمد کے مقابلہ میں غلط ہے۔ یہی مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

۱۳..... اس کے مخالف شرع الہام بھی حق جاننے کے قابل ہیں۔ مرزا صاحب یہی فرماتے ہیں سب سلف غلطی پر تھے۔

۱۴..... سید محمد جونپوری اور محمد ﷺ یہ دو شخص پورے مسلمان ہیں اور سوا اس کے حضرت انبیاء و مرسلین علیہم السلام ناقص الاسلام ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام خاک کے نیچے سے بالائے سر تک مسلمان تھے۔ نوح علیہ السلام زیر حلق سے سر تک' ابراہیم و موسیٰ علیہما السلام سینہ سے سر تک' عیسیٰ علیہ السلام زیر ناف سے بالائے سر تک مسلمان ہیں۔ دوسری بار جب آئیں گے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو پورے مسلمان ہونگے۔

ناظرین! سید محمد جونپوری بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصلی نزول جسمی کے قائل تھے۔

ناظرین! مرزا صاحب نے بڑھ کر ڈھکو سلے لگائے ہیں کہ خدا نے مجھ کو آدم کہا' ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ ابن مریم کہا۔

۱۵.....سید محمد کے دربار میں تمام انبیاء علیہم السلام کے ارواح پیش ہوتے ہیں اور ان کو خدا کا حکم ہوتا ہے کہ تم نے جس نور سے نور لیا تھا اُس کا مقابلہ کر کے تصحیح کرو۔

۱۶.....احکام تازہ بتازہ نو بنو خدا کی طرف سے اترنے کا عقیدہ رکھنا فرض ہے۔ مرزا صاحب یہی کہتے ہیں۔

۱۷.....اگر کسی مجتہد یا مفسر کا قول مہدی کے قول کے موافق نہ ہو تو خطا ہے' مہدی کا درست ہے۔ یہی مرزا صاحب کہتے ہیں۔ ''رسالہ فرائض مہدویہ'' میں مفصل اور طول وطویل ہے جس کو زیادہ دیکھنا ہو وہاں سے دیکھ لے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مختصر حالات

مرزا غلام احمد قادیانی جنہوں نے سب کے اخیر دعویٰ نبوت ومسیحیت ومہدویت کا کیا اور اس دعویٰ کے ضمن میں رجل فارسی، امام زمان، خلیفہ مامور من اللہ وکرشن ہونے کا دعویٰ بھی کیا ان کا یہ کمال ہے کہ یہ اپنے کسی دعویٰ میں مستقل نہیں۔ جب نبوت پر بحث کرو تو رجل فارسی کی سند پیش کرتے ہیں۔ جب خلیفہ پر بحث ہو تو' مجدد' کی بحث لے بیٹھتے ہیں۔ مجدد کا ثبوت مانگو تو مہدی اور مسیح موعود کا ثبوت پیش کرتے ہیں اور بقول **ذوق الکل فوت الکل** ایک دعویٰ کا ہی ثبوت نہیں دے سکے۔

مرزا صاحب ملک پنجاب موضع قادیان کے رہنے والے تھے اور آپ کے والد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا نام مرزا غلام مرتضیٰ تھا۔ اور ان کا خاندان صاحب علم و ہنر چلا آیا ہے۔ سکھوں کے زمانہ سے پہلے بقول مرزا صاحب چند گاؤں کی حکومت بھی ان کے خاندان میں تھی۔ مگر وہ سکھوں کے عہد میں پامال ہوگئی۔ مرزا صاحب نے ابتدائی تعلیم فارسی و عربی گھر میں حاصل کی بعد ازاں مولوی گل شاہ مرحوم ساکن بٹالہ جو کہ شیعہ مذہب رکھتے تھے، ان سے عربی فارسی تحصیل کی اور صرف ''شرح ملا وقافیہ'' تک عربی تعلیم پائی۔ چونکہ ان کا خاندان ذہین الطبع اور ذی علم چلا آتا تھا اور ذخیرہ کتب جمع تھا' انہوں نے خود مطالعہ کر کے اپنی علمی لیاقت سے ترقی کی جیسا کہ عام قاعدہ ہے کہ تمام کتابیں کوئی نہیں پڑھتا۔ اپنے مطالعہ سے ہر ایک شخص جس علم کی طرف اس کی طبیعت کا میلان ہو' اس میں ترقی کر لیتا ہے۔ انگریزی میں اس کو سلف سٹڈی کہتے ہیں اور یہ قاعدہ ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم میں ہے' مگر یہ مرزا صاحب کی خصوصیت ہے کہ انہوں نے اس ترقی کے معنی ''شرح صدر نصیب ہوا'' اور ''میں علم لدنی سے فیضیاب ہوا ہوں'' کرتے ہیں۔

ابتدائی عمر میں مرزا صاحب ضلع سیالکوٹ کچہری صاحب ضلع میں پندرہ روپیہ ماہوار کے ملازم ہوئے اور چونکہ اس قلیل تنخواہ پر گذارہ مشکل تھا۔ دن رات اس خیال میں مستغرق رہتے کہ کسی طرح دولت ہاتھ آئے اور عیش و آرام سے زندگی کے دن پورے ہوں۔ ایک روز کچہری سے فارغ ہو کر گھر کو آ رہے تھے اور اپنے خیال میں محو تھے کہ ایک رائے صاحب فیٹن پر جو سوار تھے' ان کے قریب آ کر مرزا صاحب نے صاحب سلامت ہوئی۔ رائے صاحب نے شکایت کی کہ آپ ملتے نہیں مرزا صاحب نے جواب دیا کہ آپ تو کسی کے ملازم نہیں۔ ہم تو مجبور ہیں' آپ الٹی شکایت کرتے ہیں۔

ایک روز مرزا صاحب وظیفہ کر رہے تھے کہ دروازہ کھلا اور ایک شخص بزرگ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

صورت عربی لباس زیب تن کئے ہوئے داخل ہوئے بعد سلام علیکم کے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ آج آپ کچہری سے دیر کر کے آئے ہیں۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ ہاں بندگی پابندگی میں اسی سبب سے تو نوکری سے بیزار ہوں۔ چار پانچ برس ہو گئے اور ہنوز روز اول ہے' کچھ ترقی نہیں ہوئی اور نہ امید ہے۔ عرب صاحب نے فرمایا کہ ہم آپ کو ایک عمل بتاتے ہیں کہ تھوڑے دنوں کے ورد میں خدا نے چاہا تو نوکری کی پرواہ نہ رہے گی۔ مرزا صاحب نے جواب دیا کہ ورد و وظائف کا تو مجھ کو لڑکپن سے شوق ہے مگر بنتا کچھ نہیں' جس پر عرب صاحب نے فرمایا کہ صبر و تحمل سے سب کچھ ہو جائیگا۔

ناظرین! اب تو مرزا صاحب کے علم لدنی کا راز کھل گیا ہوگا کہ عربی زبان کی فصاحت و ترقی کی کلید عرب صاحب ہیں۔ اور یہ راز بھی کھل گیا جو مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے روحانی فیض کسی سے نہیں پایا' کیونکہ عرب صاحب نے وظیفہ اور ساتھ ہی اس عرب نے پیشگوئی کر دی کہ وظیفہ پڑھو اور صبر کرو۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد وظیفہ کا اثر شروع ہوا اور مرزا صاحب مالا مال ہو گئے۔

ایک اور راز بھی اس جگہ کھولنے کے لائق ہے کہ مرزا صاحب طالب دنیا اس درجہ کے تھے کہ عرب صاحب سے عرض کی کہ کوئی ایسا عمل بھی یاد ہے کہ دست غیب ہو' یعنی کسی طرح زر حاصل ہو' جس پر عرب صاحب نے فرمایا کہ میں ایسے عملوں کا قائل نہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب صاحب روحانی فیض کے قائل تھے اور دنیاوی عملیات کو مکروہ جانتے تھے۔

ایک اور راز بھی ظاہر کرنے کے قابل ہے کہ مرزا صاحب "علم جفر" میں بھی مہارت رکھتے تھے کیونکہ عرب صاحب کے جواب میں فرمایا کہ علم جفر میں اسکے بہت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

قاعدے اور عمل لکھے ہیں۔ جس پر عرب صاحب نے فرمایا کہ ہاں ہیں مگر یہی دست غیب ہے کہ کبھی کار میں انسان کی رجوعات اور فتوحات ہو جائے۔ پس عرب صاحب نے وظیفہ بھی فرما دیا اور ساتھ ہی یہ کہا کہ فقط پیر کے کندھے ہی سے کار براری نہیں ہوتی، کچھ ہمت بھی درکار ہے۔ چونکہ آپ کی فطرت میں نوکری ماتحتی کا مادہ نہیں اسلئے آپ کوئی اور کام شروع کریں چنانچہ مرزا صاحب نے جواب دیا کہ میرا پہلے ہی سے ارادہ قانون کا امتحان دینے کا ہے، وکالت میں معقول آمدنی ہے۔

ناظرین! یہ "فنافی الرسول" کے مدعی کا حال ہے کہ کس طرح طالب دنیا ہے اور توکل برخدا ہی معلوم کر لو اور پھر قانونی پیشہ جو بالکل رات دن جھوٹ سے کام ہے اس کو پسند کرنا بھی اتقاء کا پتہ دیتا ہے اور آپ کا ورد و وظائف بھی دنیاوی عیش و آرام کے واسطے تھا۔ غرض امتحان دیا مگر کامیاب نہ ہوئے۔ ایک اور راز بھی لکھنے کے قابل ہے کہ سید ملک شاہ ساکن سیالکوٹ جو کہ علم نجوم و رمل میں کچھ دخل رکھتے تھے۔ مرزا صاحب نے ان سے بھی کچھ استفادہ کیا۔ (دیکھو اشاعت السنہ جلد ۱۵ ص ۲۹)۔ یہ ہے وہ راز پیشگوئیوں کا اور یہی سبب ہے کہ پیشگوئیاں غلط نکلتی رہیں۔

جب وکالت سے ناامیدی ہوئی تو آپ نے اپنے پرانے رفیق رائے صاحب سے مشورہ کیا کہ اب کیا کروں؟ رائے صاحب نے فرمایا کہ میرا آپ کا مکتب کا تعلق ہے اور بٹالہ میں جب ہم تم اکٹھے پڑھتے تھے مجھ کو آپ سے اتحاد ہے مگر آپ کی پریشانی کا سبب پوچھتا ہوں۔ مرزا صاحب نے کہا کہ تنخواہ قلیل ہے، گذارہ نہیں ہوتا اور ترقی محال ہے، کروں تو کیا کروں ع

اے زر تو خدا نہیں ولیکن بخدا ستار عیوبی و قاضی حاجاتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک اور راز بھی قابل توجہ ناظرین ہے کہ مرزا صاحب کیمیا کے متلاشی بھی رہے، جھاڑ پھونک بھی کرتے رہے کیونکہ جب رائے صاحب نے کہا کہ آپ نسخہ کیمیا کو تلاش کیا کرتے تھے تو مرزا صاحب نے اُن کے جواب میں فرمایا کہ اگر وہ نسخہ ہماری ترکیب یا عمل اور کوشش سے بن جاتا یا کوئی نسخہ کیمیا کا کامل مل جاتا تو ہم کو نوکری یا وکالت یا کسی اور کار کی کیا ضرورت تھی۔ رائے صاحب نے فرمایا کہ ایک تجویز میں بتاتا ہوں کہ آپ کی فطرت میں بحث و مباحثہ کا مادہ بہت ہے اور آپ مکتب کے زمانہ میں بھی تحفۃ الہند' تحفۃ الہنود وخلعت الہنود وغیرہ کتابیں سنی، شیعہ، عیسائیوں و مسلمانوں کی مناظرہ کی کتابیں دیکھا کرتے تھے۔ پس آپ مناظرہ کی کتابیں تالیف کریں اور فروخت کریں تو عمدہ معاش اور شہرت ہو جائے گی' مرزا صاحب نے بھی اتفاق کیا اور فرمایا۔

ع کہ خوش بود گہ ہر آید بیک کرشمہ دو کام

ناظرین! آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ ہیں راز مرزا صاحب کی ترقی اور پیری مریدی کی دوکانداری کے۔ اول اول مرزا صاحب نے نوکری چھوڑ کر لاہور میں آکر چینیانوالی مسجد میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے بھی مشورہ کیا' انہوں نے بھی اتفاق رائے ظاہر کیا اور مرزا صاحب نے پہلے پہل ''براہین احمدیہ'' کا اشتہار دیا اور اس میں وعدہ کیا کہ اس کتاب میں تین سو دلیل اسلام کی صداقت پر بیان کی جائے گی اور جو مخالف مذہب اس کا جواب دے گا یا میرے بیان کردہ دلائل کو توڑے گا اُس کو دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اور کتاب کی قیمت دس روپے اور پانچ روپے بمد پیشگی قرار پائی۔ چونکہ مسلمانوں کو اپنے دین سے محبت ہے اور رسول اللہ ﷺ کے دین کی حفاظت کے واسطے روپیہ پیسہ کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور نئی روشنی کے لوگ جو اپنے مذہب سے بالکل ناواقف تھے' آریوں کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعتراضات سے تنگ آئے ہوئے تھے' ایسے اشتہار کو غنیمت سمجھا اور مرزا صاحب کو چاروں طرف سے روپیہ بمد پیشگی آنا شروع ہوا۔ اور اہل اسلام نے مرزا صاحب کو ایک مناظر اسلام سمجھ کر اپنی امداد مالی سے مالا مال کر دیا' قرضہ بھی ادا ہو گیا اور خود بھی آسودہ ہو گئے اور عرب صاحب کی پیشگوئی کے مطابق تھوڑے دنوں میں مرزا صاحب کی طرف رجوعات خلائق ہونے لگا اور عرب صاحب کے وظیفہ نے وہ تاثیر دکھائی کہ مرزا صاحب لاکھوں کے مالک ہو گئے۔ ''براہین احمدیہ'' لکھتے لکھتے مناظر اسلام سے ترقی کر کے اپنے مثیل مسیح ہونے کا خیال پیدا ہو گیا۔ کیونکہ براہین احمدیہ اول تو حسب وعدہ نہ نکلی اور جو نکلی وہ صرف تمہیدی مضامین تھے۔ پہلی جلد میں اشتہار، دوسری تیسری جلد میں مقدمہ اور تیسری جلد کی پشت پر اشتہار دے دیا کہ تین سو جز تک کتاب بڑھ گئی ہے' مگر یہ بالکل دھوکہ دہی تھی کیونکہ چوتھی جلد میں صرف مقدمہ کتاب اور آٹھ (۸) تمہیدات تھیں اور صفحات پانچ سو بارہ (۵۱۲) تھے اور تمہیدات کے بعد باب اول شروع ہوا ہی تھا کہ جلد چہارم کی پشت پر اشتہار دے دیا کہ اب براہین احمدیہ کی تکمیل خدا نے اپنے ذمہ لے لی ہے۔ اس پر لوگوں نے بہت شور مچایا کہ تین سو جز کی کتاب اور تین سو دلیل جس کا وعدہ تھا وہ نکالو ورنہ قیمت واپس کرو۔ مرزا صاحب کی اس کاروائی سے دیندار مسلمان تو مرزا صاحب سے بیزار ہو گئے کیونکہ وعدہ خلافی اسلام میں بہت عیب کی بات ہے۔ اور ادھر مرزا صاحب نے اپنی کرامات والہامات کی اشاعت میں اشتہار دیا اور اشتہاروں سے تمام دنیا بلا دی کہ میں مثیل مسیح ہوں اور مجھ کو وحی ہوئی ہے اور جس کو وحی ہوتی ہے اور مکالمہ ومخاطبہ الٰہی سے مشرف ہوتا ہے وہ نبی ورسول ہے پس میں نبی ورسول ہوں۔ اور میرے واسطے آسمان وزمین نے گواہی دی ہے اور میری خاطر طاعون آئی ہے کہ میرے منکروں کو ہلاک کرے اور آیت ﴿مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿نَبْعَثَ رَسُوْلًا﴾ سے تمسک کر کے دعویٰ نبوت کیا کہ خدا نے جو عذاب بھیجا ہے تو رسول بھی ضرور ہونا چاہیے۔ پس طاعون کے عذاب کے ساتھ میں رسول ہوں۔ مگر چونکہ مرزا صاحب ایک کمزور طبیعت کے آدمی تھے ان کو یہ بھی خوف تھا کہ کہیں مسلمان ناراض بھی نہ ہوں تا کہ بالکل آمدنی بند نہ ہو جائے۔ آہستہ آہستہ مسلمانوں پر بوجھ ڈالا کہ پہلے مثیل مسیح کا دعویٰ کیا۔ جب کئی ایک سادہ لوگوں نے یہ بات مان لی تو پھر مسیح موعود کا دعویٰ کیا۔ اور ساتھ ساتھ محمد ﷺ کی بھی تعریف کرتے جاتے تا کہ مسلمان پھندے سے نہ نکل جائیں۔ مگر ساتھ ہی محمد ﷺ کی ہتک بھی کرتے جاتے ہیں کہ محمد ﷺ نے مسیح موعود اور دجال کے بارے میں غلطی کھائی ہے اور دجال کی حقیقت رسول اللہ ﷺ کی سمجھ میں نہیں آئی۔ مجھ کو خدا نے اس کی حقیقت سمجھا دی ہے۔ مگر مسلمانوں سے ڈر کر پھر ساتھ ہی لکھتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی فراست وفہم تمام نبیوں کی فراست وفہم سے زیادہ ہے مگر دجال کی حقیقت میں انہوں نے غلطی کھائی ہے۔ اور میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ فہم وفراست رکھتا ہوں مگر ڈر کے مارے صاف نہیں کہتے۔ غرض مرزا صاحب کا صاف دعویٰ ایک بھی استقلال کے ساتھ نہیں لیکن دعویٰ کرتے بھی ضرور ہیں۔

اب مرزا صاحب کی اصل عبارات ''دعویٰ نبوت'' کے متعلق بحوالہ کتاب وصفحہ لکھتے ہیں:

۱..... سچا خدا ہے جس نے قادیان میں رسول بھیجا۔ (دیکھو دافع البلاء صفحہ ۱۱)

۲..... یہ طاعون اُس وقت فرو ہوگی جبکہ لوگ خدا کے فرستادہ کو قبول کرینگے۔ (دافع البلاء صفحہ ۹)

۳..... قادیان اس واسطے محفوظ رہے گا کہ یہ اُس کے رسول کی تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کیلئے نشان ہے۔ (دافع البلاء صفحہ ۵)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴.....میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کرتا ہوں اشتہار۔ مطبوعہ ضیاء الاسلام ۵ نومبر ۱۹۰۱ء اور جب کہ خداوند تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کروں۔ اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔

۵....."ازالۂ اوہام" میں آیت **"ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد"** سے یہ عاجز (مرزا صاحب) مراد ہے۔ کیونکہ آپ کا نام محمد جلالی تھا اور احمد جمالی سو وہ میں ہوں۔ (دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۳۶۲)

۶....."توضیح مرام صفحہ ۱۸": میں نبی ہوں میرا انکار کرنے والا مستوجب سزا ہے۔

ناظرین! مرزا صاحب دعویٰ تو کر بیٹھے مگر ثبوت کچھ بھی نہیں۔ پہلے ہم مرزا صاحب کے معیار سے ثابت کرتے ہیں کہ وہ کاذب تھے **وھو ھذا:**

معیار صداقت اول (۱):

ماسوا اسکے بعض اور عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں، جیسا کہ

(۱).....منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیشگوئی جس کی میعاد ۵ جون ۱۸۹۲ء سے پندرہ مہینہ تک ہے۔

(۲).....پنڈت لیکھرام پشاوری کی موت کی نسبت پیشگوئی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے۔

(۳).....مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی نسبت جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جسکی میعاد جو آج کی تاریخ سے جو ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء قریباً گیارہ ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں، ایک صادق یا کاذب کی شناخت کیلئے کافی ہیں،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیونکہ احیاء و اموات دونوں خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالیٰ اس کی خاطر سے کسی اس کے دشمن کو اس کی بد دعا سے ہلاک نہیں کرسکتا۔ خصوصاً ایسے موقعہ پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دے دے۔ اور اپنی اُس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہرائے۔ (دیکھو شہادت القرآن مصنفہ مرزا صاحب صفحہ ۸۰)

ناظرین! یہ تینوں پیشگوئیاں غلط اور بالکل جھوٹی نکلیں۔ عبداللہ آتھم تاریخ مقررہ تک نہ مرا۔ لیکھرام پشاوری کی موت کی پیشگوئی نہ تھی اُس پر عذاب نازل ہونے کی وعید تھی' اصل عبارت یہ ہے: ''عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر ایسی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھیں کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں کہ لیکھرام کو اس میعاد مقررہ میں کوئی خارق عادت عذاب ہوگا''۔

ظاہر ہے کہ موت عذاب نہیں ورنہ ماننا پڑیگا کہ مرزا صاحب بھی معذب ہوئے' کیونکہ وہ خود بھی مر گئے۔

۲..... عذاب کے حس کرنے کے واسطے زندگی ضروری ہے اور روح اور جسد کا تعلق لازمی ہے تب عذاب یا سزا کی حس ہوتی ہے۔ اگر کسی کو بید لگائے جائیں اور وہ زندہ نہ ہو تو اس کو بیدوں کی ضرب کی حس نہ ہوگی۔ مردہ کو کسی قسم کی حس نہیں ہوتی اور اگر زندہ آدمی کو بید لگائے جائیں تو اس کو درد ہوگا۔ پس لیکھرام کا چھری سے مارا جانا خارق عادت عذاب نہیں تھا' کیونکہ پشاوری ایک دوسرے سے دشمنی کے باعث آئے دن ایسی ایسی وارداتیں کرتے رہتے ہیں یا تو خارق عادت کا لفظ جھوٹا ہے یا پیشگوئی جھوٹی ہے۔ اگر لیکھرام پشاوری کو کسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے دشمن نے قتل کر دیا تو اس میں جو پیشگوئی عذاب کی تھی اور عذاب اس واسطے تھا کہ دوسرے دشمنوں کے واسطے حجت اور عبرت ہو۔ جب پیشگوئی کی علت غائی پوری نہ ہوئی یعنی ایسا کوئی عذاب لیکھرام پر نازل نہ ہوا جس کے باعث وہ توبہ کرتا اور دوسرے لوگوں کو اس کے عذاب کی طرف دیکھ کر عبرت ہوتی۔ یہ نہ ہوا بلکہ لیکھرام مرگ کی بیماری کے عذاب سے خلاص کیا گیا اور پیشگوئی کو جھوٹا ثابت کرنے کے واسطے خدا نے لیکھرام کو بیمار بھی نہ کیا تاکہ مرزا صاحب یہ نہ کہہ دیں کہ دیکھو لیکھرام ہماری پیشگوئی کے مطابق بیمار اور خدا کے عذاب کے نیچے ہے اُس کو خدا نے اچانک موت دی اور بیماری موت کے عذاب سے بچالیا۔ عذاب تب تھا جب وہ مدت دراز تک بیمار رہتا' دکھ درد سہتا اور نچر نچر کر چھ سال کی زحمت کے بعد مرتا تو مرزا صاحب کی پیشگوئی سچی ہوتی۔

۳..... پیشگوئی منکوحہ آسمانی محمدی بیگم کی تھی جو بالکل جھوٹ نکلی۔ نہ محمدی بیگم کا نکاح مرزا سے ہوا، نہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ مرزا صاحب نے بڑے زور سے لکھا تھا کہ جو امر یعنی نکاح محمدی بیگم کا آسمان پر ہو چکا ہے وہ زمین پر ضرور ہوگا۔ آسمان وزمین ٹل جائیں مگر یہ امر نہ ٹلے گا۔ اور پھر جب نکاح دوسرے شخص سے ہو گیا تو پھر پیشین گوئی کی ترمیم کی گئی کہ محمدی بیگم کا خاوند فوت ہوگا، یہ ہوگا، وہ ہوگا۔ اور محمدی بیگم بیوہ ہو کر ضرور میرے نکاح میں آئے گی' اگر میرے نکاح میں نہ آئی اور میں مر گیا تو جھوٹا ہوں۔ اور ''ازالہ اوہام'' صفحہ ۳۹۶ پر لکھتے ہیں: ''راقم رسالہ ہذا اس مقام میں خود صاحب تجربہ ہے۔ عرصہ قریباً تین برس کا ہوا ہے کہ بعض تحریکات کی وجہ سے جن کا مفصل ذکر اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے۔ خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گامان بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا۔ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر یک روک کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے۔ چنانچہ اس پیشگوئی کا مفصل بیان معہ اُس کی میعاد خاص اور اس کی اوقات مقررشدہ کے اور معہ اُس کے ان تمام لوازم کے جنہوں نے انسان کی طاقت سے اس کو باہر کر دیا ہے اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے۔ اور وہ اشتہار عام طور پر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے جس کی نسبت آریوں کے بعض منصف مزاج لوگوں نے بھی شہادت دی کہ اگر یہ پیشگوئی پوری ہو جاوے تو بلاشبہ یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے اور یہ پیشگوئی ایک سخت مخالف قوم کے مقابل ہے جنہوں نے گویا دشمنی اور عناد کی تلواریں کھینچی ہوئی ہیں اور ہر ایک کو جو ان کے حال سے خبر ہوگی، اس پیشگوئی کی عظمت خوب سمجھتا ہوگا۔ ہم نے اس پیشگوئی کو اس جگہ مفصل نہیں لکھا بار بار کسی متعلق پیشگوئی کی دل شکنی نہ ہو لیکن جو شخص اشتہار پڑھے گا وہ گو کیسا ہی معتقد ہوگا اقرار کرنا پڑے گا کہ مضمون اس پیشگوئی کا انسان کی قدرت سے بالاتر ہے اور اس بات کا جواب بھی کامل اور مسکت طور پر اسی اشتہار سے ملے گا کہ خدا تعالیٰ نے کیوں یہ پیشگوئی یہاں فرمائی اور اس میں کیا مصالح ہیں اور کیوں اور کس دلیل سے یہ انسانی طاقتوں سے بلند تر ہیں۔

اب اس جگہ مطلب یہ ہے کہ جب یہ پیشگوئی معلوم ہوئی اور ابھی پوری نہ ہوئی تھی (جیسا کہ اب تک بھی جو ۱۶ اپریل ۱۸۹۱ء ہے پوری نہیں ہوئی) تو اسکے بعد اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی۔ یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیت بھی کر دی گئی۔ اس وقت یہ پیشگوئی گویا آنکھوں کے سامنے آ گئی۔ اور یہ معلوم ہو رہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھا کہ اب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلنے والا ہے۔ تب میں نے اس پیشگوئی کی نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے اور معنی ہونگے، جو میں سمجھ نہیں سکا۔ تب اسی حالت قریب المرگ میں مجھے الہام ہوا ﴿اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ﴾ یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے۔ سو اس وقت مجھ پر یہ بھید ظاہر ہوا کہ کیوں خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کریم ﷺ کو قرآن کریم میں کہا کہ تو شک مت کر۔ سو میں نے سمجھ لیا کہ درحقیقت یہ آیت ایسے ہی نازک وقت سے خاص ہے۔ جیسے یہ وقت تنگی اور نومیدی کا میرے پر ہے اور میرے دل میں یقین ہوگیا کہ جب نبیوں پر بھی ایسا وقت آجاتا ہے جو میرے پر آیا تو خدا تعالیٰ تازہ یقین دلانے کیلئے ان کو کہتا ہے کہ تو کیوں شک کرتا ہے اور مصیبت نے تجھے کیوں نومید کر دیا "نومید مت ہو"۔

اب مرزا صاحب مر بھی گئے اور محمدی بیگم ان کے نکاح میں نہ آئی تو مرزا صاحب کی نہ صرف ایک پہلی پیشگوئی غلط نکلی بلکہ دوبارہ خدا تعالیٰ نے مرزا صاحب کو تسلی دے کر پھر پیشگوئی کے پورا ہونے کی بابت یقین دلایا اور بیماری سے صحت دی بلکہ یہ کہا کہ جب تک محمدی بیگم تیرے نکاح میں نہ آئے گی، تب تک تیری موت نہ آئے گی۔

باقی رہا مرزا صاحب کی تاویلات باطلہ تو ان کی نسبت صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ "عذر گناہ بدتر از گناہ" اناپ شناپ جو دل میں کسی کے آئے لکھ دے، کون پوچھ سکتا ہے۔ اسلامی خلافت اس کا علاج کر سکتی ہے۔

معیار صداقت دوم (۲):

مرزا صاحب نے خود البدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۲ء معیار صداقت قرار دے کر فرمایا:

"طالب حق کیلئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کیلئے میں اس میدان میں کھڑا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوا ہوں یہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلا دوں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت وعظمت اور شان دنیا پر ظاہر کردوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتے اگر اسلام کی حمایت نے وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود مہدی موعود کو کرنا چاہیے تھا تو پھر سچا ہوں ورنہ اگر کچھ نہ ہوا اور مر گیا تو پھر سب لوگ گواہ رہیں کہ جھوٹا ہوں۔ والسلام غلام احمد"۔

اس معیار سے بھی مرزا صاحب جھوٹے ہوئے۔ عیسیٰ پرستوں کا وہ زور ہے کہ دن بدن اسلامی دنیا کو کمزور کرتے جاتے ہیں۔ اور آئے دن کوئی نہ کوئی ملک مسلمانوں کے قبضہ سے نکل کر عیسائیوں کے قبضے میں چلے جارہے ہیں اور جس جگہ توحید و **اللہ اکبر** کے نعرے بلند ہوتے تھے۔ عیسیٰ پرستوں اور صلیب پرستوں کا جھنڈا لہرانے لگا اور مسلمان لاکھوں کی تعداد میں قتل و غارت و بے خانماں ہوئے مسجدوں و خانقاہوں کی بے حرمتی ہوئی علاقہ طرابلس و بلقان میں اور ایران میں وہ وہ مظالم مسلمانوں پر ہوئے کہ سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ بڑے بڑے مجتہد پھانسی دیئے گئے۔ اب کوئی انصاف سے کہے کہ مسیح موعود کے قدوم کی برکت تو رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے حق میں خیر و برکت و فتح و نصرت فرمایا تھا اور مرزا صاحب کے قدوم اسلام کے حق میں برباد کن نحوست لزوم ثابت ہوئے تو ظاہر ہے کہ مرزا صاحب وہ مسیح موعود نہیں تھے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اخیر زمانہ میں آئے گا، دجال کو قتل کرے گا، صلیب کو توڑے گا اور اسلام کی چاروں طرف سے فتح ہوگی اور ملل باطل ہلاک ہوجائیں گے اور اسلام کا بول بالا ہوگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

معیار صداقت سوم (۳):

'طاعون': بڑے زور شور سے مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ قادیان چونکہ خدا کے رسول کی تخت گاہ ہے' اسلئے طاعون سے محفوظ رہے گی۔ یہ پیشگوئی بھی جھوٹی نکلی اور قادیان میں طاعون پڑی اور ذیل کے اخبارات نے اپنے اپنے اخبارات میں درج کیا' جن کا خلاصہ کیا جاتا ہے:

۱.....**اخبار الحکم** مورخہ ۱۰/اپریل ۱۹۰۴ء اللہ تعالیٰ کے امر و منشاء کے ماتحت قادیان میں طاعون مارچ کی اخیر تاریخوں میں پھوٹ پڑی۔ چار (۴) اور چھ (۶) کے درمیان روزانہ موتوں کی اوسط۔

۲.....**اخبار اہلِ حدیث**: مورخہ ۲۲/اپریل ۱۹۰۴ء قادیان میں آج کل سخت طاعون ہے۔ مرزا صاحب اور مولوی نوردین کے تمام مرید قادیان سے بھاگ گئے ہیں۔ مولوی نوردین کا خیمہ قادیان سے باہر ہے۔ اوسط اموات یومیہ تین (۲۰) و پچیس (۲۵)۔

۳.....**اخبار البدر قادیان** مورخہ ۱۶/اپریل ۱۹۰۴ء میں بھی کمال صفائی سے قادیان کی صفائی کو تسلیم کیا ہے۔

۴.....**پیسہ اخبار** مورخہ ۲۰/اپریل ۱۹۰۴ء دار الامان آج کل پنجاب میں اول نمبر پر طاعون میں مبتلا ہے۔ بیس (۲۰) موتوں کی اوسط ہے۔ قصبہ میں خوفناک ہلچل مچی ہوئی ہے۔

۵.....مرزا صاحب "**حقیقۃ الوحی**" صفحہ ۳۲۹ میں خود قبول کرتے ہیں کہ ان کے گھر میں طاعون کا کیس ہوا۔ جب دوسرے دن کی صبح ہوئی تو میر صاحب کے بیٹے اسحاق کو تیز تپ ہوا۔ اور سخت گھبراہٹ شروع ہوگئی اور دونوں طرف ران میں گلٹیاں نکل آئیں۔ (دیکھو حقیقۃ الوحی مصنفہ مرزا صاحب صفحہ ۳۲۹)۔ پیر اندتہ، عبدالکریم مرزا صاحب کے گھر میں فوت ہوئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

علاوہ براں محمد افضل مولوی برہان الدین، مولوی محمد شریف، مولوی نور احمد مرزائیان فوت ہوئے۔ (دیکھو ذکر الحکیم نمبر صفحہ ۹۱)

معیار صداقت چہارم (۴):

مرزا صاحب نے ڈاکٹر عبدالحکیم کا فوت ہونا قرار دیا تھا کہ عبدالحکیم میری زندگی میں فوت ہوگا' چنانچہ یہ مقابل کی روحانی کشتی تھی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے اپنا الہام شائع کیا کہ مرزا مسرف ہے، کذاب ہے اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا اور اسکی میعاد تین سال بتلائی۔ (دیکھو اعلان الحق صفحہ ۴)۔ اس کے مقابل مرزا صاحب نے اپنا الہام شائع کیا: ''صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کرے گا''۔ خدا کی قدرت مرزا صاحب فوت ہوئے اور ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب اب تک زندہ ہیں۔

ناظرین! مرزا صاحب اپنے ہی معیاروں سے کاذب ثابت ہوتے ہیں۔ اب ہم چند دلائل نقلی و عقلی ذیل میں درج کرتے ہیں جو مرزا کی نبوت کا بطلان کرتے ہیں:

۱..... نبی کا کوئی استاد نہیں ہوتا اور نہ اس کو تعلیم ظاہری طور پر دی جاتی ہے۔ نبی و رسول کو تعلیم بذریعہ جبرائیل علیہ السلام دی جاتی ہے' جیسا کہ بخاری میں رسول اللہ ﷺ کی حقیقت درج ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ غار حرا میں کچھ تھوڑا توشہ لے کر جاتے اور اللہ کی عبادت کرتے اور جب توشہ ختم ہو جاتا تو پھر آتے اور توشہ لاتے۔ یہاں تک آئے حضرت کے پاس جبرائیل علیہ السلام اور کہا کہ پڑھو، حضرت ﷺ نے جواب دیا کہ ''میں نہیں پڑھتا''۔ پھر پکڑا فرشتے نے حضرت ﷺ کو یہاں تک کہ آپ کو تکلیف ہوئی پھر چھوڑ دیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے پھر کہا کہ پڑھو پھر حضرت ﷺ نے وہی جواب دیا۔ اسی طرح تین مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کو بھینچا۔ اور یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا واسطہ تھا جس کے بعد آپ ﷺ تلاوت فرمائی۔ حدیث بہت طویل ہے صرف اس جگہ اس قدر مطلب تھا کہ وحی بذریعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کو ہوئی ہے۔ اور خوابوں اور الہاموں اور کشفوں سے اعلیٰ اصفیٰ یقینی ہوتی ہے۔ اس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ فرشتہ ہوتی ہے اور یہ خاصہ انبیاء علیہم السلام ہے اور یہ وحی رسالت بعد محمد رسول اللہ ﷺ کے مسدود ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ''مکاشفۃ القلوب'' کے باب ۱۱۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت جبرائیل علیہ السلام نے آکر کہا کہ اے محمد ﷺ یہ میرا زمین پر آنا آخری دفعہ کا آنا ہے اب وحی بند ہوگئی ہے۔ اب مجھے دنیا میں آنے کی ضرورت نہیں رہی۔ آپ ﷺ کے واسطے میرا آنا ہوا کرتا تھا' اب میں اپنی جگہ لازم وقائم رہوں گا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے جنازہ پاک پر کھڑے ہوکر درود پڑھنے لگے اور رونے لگے کہ ''یارسول اللہ آپ ﷺ کے وصال سے وہ بات منقطع ہوگئی جو کسی نبی اور رسول کے وصال سے منقطع نہ ہوئی تھی یعنی وحی الٰہی''۔

پس جو شخص محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد وحی کا دعویٰ کرے' کاذب ہے۔ چونکہ مرزا صاحب نے اُستاد سے تعلیم پائی اور عربی فارسی تحصیل کی اس لئے نبی ومرسل نہیں ہوسکتے۔

۲.....رسول شاعر نہیں ہوتے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے دیکھو' سورۃ الحاقۃ' پارہ ۲۹: ﴿اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ط قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ط قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾ ترجمہ: یہ نہیں کہا کسی شاعر نے کہ تم کم یقین کرتے ہو اور نہ کہا ہے کسی کاہن کا کہ تھوڑا دھیان کرتے ہو۔ اس آیت سے صاف ثابت ہے کہ شاعر وکاہن نبی ورسول نہیں ہوتا۔ اور مرزا صاحب شاعر تھے اور شاعر بھی ایسے کہ کوئی بات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

مبالغہ اور غلو سے خالی نہیں اور استعارہ اور مجاز سے پاک نہیں۔ شاعرانہ لفاظی اور انشاء پردازی سے حضرت عیسیٰ کی وفات کا قصہ دو ہزار برس کے بعد کیسا طبع زاد بنالیا۔ اور اس کو کشمیر میں لاکر دفن کیا۔ اور آسمانی کتابوں کے خلاف من گھڑت قصہ بنانے میں الف لیلہ وبہار دانش والوں کے کان کتر گئے۔ اسی واسطے شاعری نبوت کے منافی ہے' کیونکہ شاعر کا اعتبار نہیں ہوتا اور کیونکہ اسے رات دن جھوٹ سے کام ہے۔ ﴿وَمَاعَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَايَنْبَغِيْ لَهٗ﴾ ترجمہ ''نہ ہم نے اسکو شعر سکھایا ہے اور نہ اس کو لائق ہے''۔

اب ہم ناظرین کی خاطر مرزا صاحب کی عبارت نقل کرتے ہیں جس میں ذرہ بھی سچ نہیں بلکہ دعویٰ سے کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کی کسی دس (۱۰) سطر میں ایک حصہ شاید سچ ہو:

حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۵: ''ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیشگوئیاں لکھیں جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں۔ تب میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کیلئے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تامل کے سرخی کے قلم سے اس پر دستخط کئے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو جھٹکا۔ جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آجاتی تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں اور پھر دستخط کر دیئے اور میرے اوپر اس وقت نہایت رقت کا عالم تھا۔ اس خیال سے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا میرے پر فضل اور کرم ہے کہ جو کچھ میں نے چاہا' بلا توقف اللہ تعالیٰ نے اس پر دستخط کر دیئے اور اسی وقت میری آنکھ کھل گئی اور اس وقت میاں عبداللہ سنوری مسجد کے حجرہ میں میرے پیر دبا رہا تھا کہ اس کے روبرو غیب سے سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اُس کی ٹوپی پر گرے اور عجیب بات یہ ہے کہ اس سرخی کے قطرے گرنے اور قلم کے جھاڑنے کا ایک وقت تھا' ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیکنڈ کا بھی فرق نہ تھا۔ ایک غیر آدمی اس راز کو نہیں سمجھے گا اور شک کرے گا کیونکہ اس کو صرف ایک خواب کا معاملہ محسوس ہوگا۔ مگر جس کو روحانی امور کا علم ہو وہ اس میں شک نہیں کرسکتا۔ اسی طرح خدا نیست سے ہست کرسکتا ہے۔ غرض میں نے یہ سارا قصہ میاں عبداللہ کو سنایا اور اس وقت میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ عبداللہ جو ایک رؤیت کا گواہ ہے۔ اس پر بہت اثر ہوا اور اس نے میرا کرتہ بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا جو اب تک اُس کے پاس موجود ہے۔"

ناظرین! ایسی بات بنا لینے والا نبی ہوسکتا ہے کہ ایک ذرا سی بات سے ایک اپنا نشان کرامت و معجزہ بنالیا۔ کسی شخص نے اپنی دوات دھو کر پھینکی اور چند قطرے مرزا صاحب کے کرتے پر پڑ گئے۔ جس پر مذکورہ بالا نشان تصنیف کرلیا' مگر یہ نہ سمجھے کہ ایسی نامعقول بات بنانے میں اپنے کل دعاوی کی بیخ کنی کر رہا ہوں۔

(۱).....خدا تعالیٰ کو کسی نبی و رسول و بشر نے آج تک تمثیلی صورت میں قلم دوات لئے ہوئے نہیں دیکھا اس لئے کہ **لیس کمثلہ شیء** کے برخلاف ہے۔ جو وجود محسوس نہیں ہو سکتا اُس کی تمثیل کیسی؟

(۲).....خدا تعالیٰ مرزا صاحب کے پاس خود قلم دوات لے کر آیا یا مرزا صاحب خود اس جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر خدا کے پاس گئے۔ دونوں صورتوں میں مقدمہ باطل ہے۔ نہ خدا کے پاس قلم دوات کا ہونا ممکن ہے اور نہ جسم خاکی کے ساتھ میاں عبداللہ کا آسمان پر جانا ممکن' کیونکہ میاں عبداللہ کی ٹوپی پر بھی سرخی کے چھینٹے پڑے تھے۔

(۳).....میاں عبداللہ کی ٹوپی پر جو نشان سرخی کے پڑے' کیا وہ بھی خدا تعالیٰ کے پاس آپ کے ہمراہ تھے کہ سرخی کے چھینٹے اُس کی ٹوپی پر پڑے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۴)..... جب کرتہ جس پر چھینٹے پڑے، موجود ہے تو وہ کاغذ جس پر خدا صاحب کے دستخط تھے، وہ کس کے پاس ہے اور مرزا صاحب کی تحریر اور خدا صاحب کی منظوری کے موافق ایک پیشگوئی بھی کیوں پوری نہ ہوئی۔

(۵)..... خدا تعالیٰ کے پاس سرخی کی دوات کس کارخانہ کی بنی ہوئی تھی؟ اگر روحانی تھی تو سرخی کے چھینٹے باطل اور اگر جسمانی تھی تو تجسم خدا باطل۔

(۶)..... پیشگوئیاں الہام الٰہی کے مطابق کی جاتی ہیں۔ یعنی خدا خبر دیتا ہے کہ ایسا امر ہونے والا ہے نہ کہ نبی و رسول خدا کو کہتا ہے کہ ایسا کر دو۔ اور پھر ان کا خدا بھی ایسا بدھو کہ بغیر سوچے سمجھے صرف سرشتہ دار کے کہنے سے دستخط کر دے۔

(۷)..... اگر مرزا صاحب کی خواہش کے مطابق خدا تعالیٰ منظوری دیتا تو مرزا صاحب کے دشمنوں کو فوراً ہلاک کر دیتا۔ سب سے پہلے مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی ثناء اللہ صاحب، ملا محمد بخش، پیر مہر علی شاہ وغیرہ سب کو نابود کرتا۔ بلکہ سوا مرزا صاحب کے مریدوں کے کوئی آریہ، دہریہ، سکھ، عیسائی اور مسلمان غیر احمدی ہرگز زندہ نہ رہتا۔ مگر گنجے کو خدا ناخن نہیں دیتا، مثل مشہور ہے۔ وہ رب العالمین ہے۔

(۸)..... اب مرزا صاحب کے علوم جدیدہ فلسفہ و سائنس و قانون قدرت و محالات عقلی کہاں گئے؟ جو رفع عیسیٰ علیہ السلام پر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ بیوقوفوں کا کام ہے کہ کہتے ہیں اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ قادر تو بیشک ہے مگر خلاف قانون قدرت نہیں کرتا۔ اب خدا تعالیٰ خلاف قانون قدرت قلم دوات لے کر مرزا صاحب کے پاس کس طرح آیا؟ یا مرزا صاحب بجسد عنصری بمعہ لباس خاکی کس طرح خدا کے پاس کرتہ پر چھینٹے ڈلوانے جا پہنچے اور کرۂ زمہریر سے کیسے گزر گئے۔ اگر کہو کہ روحانی طور پر کشفی حالت میں گئے۔ تو پھر دوات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

وسرخی بھی کشفی خیالی ہوئی ۔ جب خیالی ہوئی تو خیالی اشیاء حقیقی کبھی نہیں ہوسکتیں۔تو سرخی کے چھینٹے کرتہ پر غلط بیانی ہوئی اور نبی کی شان سے بعید ہے کہ غلط بیانی کرے۔

(۹)..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی پر نظیر کے نہ ہونے کے باعث انکار کرتے تھے چونکہ نظیر نہیں پس یہ عقیدہ باطل ہے کہ عیسیٰ اس جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر اٹھایا گیا۔ اب مرزا صاحب خود بھی نظیر بتائیں کہ کس شخص کو از آدم تا وقت مرزا صاحب اللہ تعالیٰ کی زیارت ایک جج یا منشی کی شکل میں متمثل نظر آئی اور اُس نے اپنی پیشگوئیوں کے کاغذ پر دستخط کرائے اور اُس کے کرتہ پر سرخی کے چھینٹے پڑے تھے اگر کوئی نظیر نہیں تو یہ بھی باطل ہے کہ مرزا صاحب کو خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور یہ کشف بھی ایسا ہی باطل ہے جیسا کہ مرزا صاحب کو کشف ہوا تھا کہ میں نے زمین و آسمان بنائے۔اور میں اس کے خلق پر قادر تھا۔

(۱۰)..... نبی کے مقابلہ پر جو لوگ ہوں ان کو ترقی نہیں ہوتی جیسا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے وقت محمدیوں کو ترقی ہوتی تھی اور کفار کو کمی ۔مگر مرزا صاحب کے مقابلہ پر آریوں ،سکھوں برہموں، عیسائیوں، سناتن دھرمیوں، یہودیوں وغیرہ سب غیر اسلامی قوموں نے وہ وہ ترقیاں کیں کہ مرزا کو ہرگز اس کا عشر عشیر بھی نصیب نہ ہوا۔صرف جہلاء مسلمانوں کو اپنے دام میں لاکر پیری مریدی کی دوکان کے ذریعہ قلیل جماعت بنالی اور نا کامیاب دنیا سے چل دیئے ۔جس سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب بھی دوسرے کذابوں کی طرح قلیل جماعت چھوڑ کر چلدیئے ۔سچا نبی اپنی زندگی میں ہی تمام عرب زیر نگین کر کے شام تک پہنچ چکا تھا۔

(۱۱)..... حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی جس جگہ فوت ہوتا ہے اُسی جگہ دفن ہوتا ہے۔ دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۹: ”ما توفی اللّٰہ عزوجل نبیًا قط الّا دفن حیث یقبض روحہ (رواہ ابن سعد عن ابی ملیکۃ مرسلا) ترجمہ: ”ابن سعد نے ابی ملیکہ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل جب کسی نبی کو وفات دے تو وہ اس جگہ دفن کیا جائے گا، جہاں اُس کی روح قبض کی گئی''۔

دوسری حدیث: ما قبض اللّٰہ تعالٰی نبیا الا فی موضع الذی یحب أن یدفن فیہ (رواہ الترمذی عن ابی بکر) ترجمہ: ترمذی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو قبض نہیں کیا مگر اس جگہ میں جہاں وہ دفن ہونا پسند کرتا ہے۔

(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۵)

تیسری حدیث: لم یقبر نبیا الا حیث یموت (رواہ احمد عن ابی بکر) ترجمہ: احمد حنبل رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ کسی نبی کی قبر بجز اُس جگہ کے جہاں وہ فوت ہوا اور کہیں نہیں بنائی گئی۔ (دیکھو کنز العمال جلد ۶)

ناظرین! ان تینوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب نبی نہ تھے اگر نبی ہوتے تو قادیان میں فوت ہوتے جس جگہ وہ دفن ہونا پسند کرتے تھے اور اسی وجہ سے قادیان سے باہر نہ جاتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ غالب قدرت والا ہے۔ موت کے وقت مرزا صاحب کو لاہور لے آیا تاکہ اس کی نبوت کا دعویٰ سچا نہ ہو۔ اور لاہور میں ہی اس کی روح قبض ہو۔ پس مرزا صاحب نے صبح لاہور میں لیکچر دینا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حسب وعدہ خود اچانک آ پکڑا اور وہ ہیضہ کی بیماری سے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ۱۰ بجے دن کے فوت ہوئے اور قادیان ضلع گورداسپور میں مدفون ہوئے۔ پس ان حدیثوں سے مرزا صاحب کا دعویٰ سچا نہیں تھا اگر سچا دعویٰ نبوت ہوتا تو اور نبیوں کی طرح اس جگہ فوت ہوتے جہاں دفن ہوئے نہ کہ لاہور میں مرتے اور قادیان میں مدفون ہوتے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

معیار صداقت پنجم (۵):

سب نبیوں کی تعلیم شرک سے پاک ہوتی ہے۔ اور سب نبیوں کی ایک ہی غرض ہوتی ہے یعنی توحید باری تعالیٰ۔ اور توحید یہ ہے کہ ایک خدا کی ذات وصفات میں کسی کو شریک نہ کیا جائے اور نہ خود نبی خدا کی کسی صفت میں شریک ہو۔ مگر مرزا صاحب کی تعلیم اس کے برخلاف ہے **وھو ھذا:**

۱.....دیکھو کشف مرزا صاحب کتاب البریہ صفحہ ۷۹ میں مرزا لکھتے ہیں: ''میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں''۔ یہ شرک بالذات ہے۔

۲.....اسی صفحہ پر آگے لکھتے ہیں: ''اور اس حالت میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب وتفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اُس کے خلق پر قادر ہوں پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا **''انا زینا السّمآء الدنیا بمصابیح''** پھر میں نے کہا ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے.....(الخ) ناظرین یہ شرک بالصفات ہے۔

۳.....عملی طور پر اپنی تصویر بنوائی اور تقسیم کی' حالانکہ نبی کا کام بت پرستی مٹانا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام اسی غرض کے واسطے مبعوث ہوئے تھے اور اسلام اس بت پرستی سے پاک تھا۔

الہامات مرزا صاحب

۱.....**انت منی بمنزلة توحیدی وتفریدی** تو مجھ سے بمنزلہ میری توحید وتفرید کے ہے۔ (دیکھو انجام آتھم صفحہ ۱۲ وحقیقۃ الوحی ۸۶)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴.....**انت منی وانا منک** تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (دافع بلا، صفحہ ۸)

۳.....**انت اسمی الاعلیٰ** ترجمہ: تو میرا سب سے بڑا نام ہے۔ (اربعین نمبر ۳، صفحہ ۳۴)

۴.....**انت منی بمنزلۃ ولدی** ترجمہ: تو مجھ سے بمنزلہ میرے بیٹے سے ہے۔

(حقیقۃ الوحی، صفحہ ۸۴)

۵.....**انت من مآء نا وھم من فشل** تو ہمارے پانی سے ہے اور لوگ خشکی سے۔

(اربعین نمبر ۳، صفحہ ۳۴)

۶.....**انت منی بمنزلۃ اولادی** تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے۔

(الحکم جلد ۴، مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء)

۷.....**انما امرک اذا اردت شیئا ان یقول لہ کن فیکون** ترجمہ: تیرا یہ مرتبہ ہے کہ جس چیز کا تو ارادہ کرے اور صرف اس قدر کہہ دے کہ ہو جا، وہ ہو جائیگی۔

ناظرین! بغرض اختصار اسی پر کفایت کرتا ہوں ڈر ہے کہ کتاب طول نہ ہو جائے۔ اب خود سوچ لیں کہ جس شخص کی اپنی تحریر مبالغہ آمیز اور جھوٹ ہو اور اُس کے الہامات شرک وکفر ہوں اور کشف اس کو خدا بنا دیں اور ناچیز انسان کو خالق زمین وآسمان بنا دیں وہ شخص نبی ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے رسولوں کو اپنی کلام سے تین طریق پر اطلاع دیتا ہے۔ وحی، کشف والہام۔ پس جس کا کشف شرک ہو، الہام کفر وشرک ہوں، منام یعنی خواب جھوٹے ہوں جس کی بنا پر پیش گوئیاں کرتا ہو تو وہ نبی نہیں ہوسکتا۔

معیار صداقت ششم (۶):

نبی اپنے ارادے میں ناکامیاب نہیں رہتا۔ کیونکہ خدا اُس کی مدد میں ہوتا ہے مرزا صاحب محمدی بیگم کی بابت بہت خواہش کرتے رہے اور آسمان پر نکاح بھی پڑھا گیا۔ اور مرزا صاحب نے خود بھی خطوں اور ترغیب وترہیب سے کوئی کوشش باقی نہ رکھی بلکہ اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیشگوئی کومعیار صداقت اسلام بھی قرار دیا کہ شاید اسلام کی حقانیت کی وجہ سے ہی کام نکل آئے مگر کچھ نہ ہوا۔ بلکہ مرزا صاحب نے تاویلات باطلہ کر کے جگت ہنسائی اپنے اوپر کرائی اور تاویل یہ کی کہ پیشگوئی سچی ہوگی کیونکہ محمدی بیگم کا باپ مر گیا۔ کیا خوب! شادی ونکاح تو محمدی بیگم سے ہونا تھا اور پیشگوئی احمد بیگ کے مرنے سے پوری ہوگی۔ جس شخص کی عقل ایسی ہے کہ موت اور مرگ کو شادی ونکاح سمجھتا ہے اور جنازہ کو ڈولی جانتا ہے اس سے کیا بحث ہوسکتی ہے۔ احمد بیگ کے گھر سے مرزا صاحب نے محمدی بیگم کی ڈولی لانی تھی مگر نکلا جنازہ اس کے باپ کا اور مرزا صاحب پیشگوئی سچی کہے جاتے تھے اور خوش فہم مرزائی **امنا وصدقنا** کہے جاتے ہیں ع

دوش از مسجد سوئے میخانہ آمد پیر ما　　چیست یارانِ طریقت اندریں تدبیر ما

معیار صداقت ہفتم (۷):

نبی اپنے آپ کو امتی نہیں کہتا۔ مرزا صاحب اجتماع نقیضین کرتے ہیں کہ امتی بھی ہوں اور صاحب وحی بھی ہوں۔ یہی دلیل مرزا صاحب کے نبی نہ ہونے کی ہے کہ اپنے دعویٰ میں اپنی کمزوری ظاہر کرتے ہیں۔ جب وحی کا دعویٰ ہے اور یہی علامت نبی ورسول کی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ﴾ یعنی ''اے محمد ﷺ ان کو کہہ دو کہ میں بھی تمہاری مانند انسان ہوں۔ صرف فرق یہ ہے کہ میں وحی کیا جاتا ہوں''۔ یعنی مجھ پر بذریعۂ جبرئیل وحی خدا کی طرف سے آتی ہے اور تم پر نہیں آتی۔ پس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ فرق کرنے والی درمیان امتی ورسول کے وحی ہے۔ جب ایک شخص وحی کا مدعی ہے تو پھر وہ رسول کیوں نہیں امتی کیوں ہے؟ جب بابہ امتیاز یعنی وحی میں نبی ورسول کا شریک ہے تو نبی ورسول ہے پھر کس کا ڈر ہے؟ مگر مرزا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب کو ڈر اس بات کا ہے کہ مسلمان ناراض ہو کر چندے دینے بند کر دیں گے تو پھر گذارہ کہاں سے ہوگا۔ اس واسطے ساتھ ساتھ امتی امتی بھی ہانکے جاتے ہیں مگر ان کو معلوم نہیں کہ عقلاء کے نزدیک جب ایک شخص دو متضاد دعویٰ کرتا ہے تو دونوں میں جھوٹا ہوتا ہے۔ جب کہے میں امتی ہوں تو اسکی تردید دعویٰ نبوت کر دے گا اور نبوت کا دعویٰ کرے گا تو امتی ہونے کا دعویٰ نبوت کی تردید کرے گا۔ پس دونوں میں جھوٹا ہوگا۔

معیار صداقت ہشتم (۸):

نبی اپنے دعویٰ میں مضبوط اور پکا ہوتا ہے۔ کبھی کسی کے رعب میں نہیں آتا مگر مرزا صاحب مسلمانوں سے ڈر کر اور رعب میں آ کر فرماتے ہیں مصرعہ

من نیستم رسول نیاوردہ ام کتاب

پھر فرماتے ہیں: ''اب کوئی ایسی وحی یا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا۔ جو احکام فرقانی کی ترمیم و تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مسلمین میں سے خارج ہے''۔

''حضرت مصطفیٰ ختم المرسلین ﷺ کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت کو کاذب کافر جانتا ہوں''۔ (اشتہار مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۰ء مقام دہلی)

ناظرین! اب مرزا صاحب کا ''دافع البلاء'' میں فرمانا کہ ''سچا خدا ہے جس نے قادیان میں رسول بھیجا جو مجھ کو نہیں مانتا وہ کافر ہے، جہنمی ہے اور جو میری بیعت نہ کرے اس کی نجات نہ ہوگی۔ میں رسول اور نبی حلل الانبیاء ہوں''۔ کونسا صحیح سمجھیں اور کونسا غلط۔ ہر حال جو پہلا امر قرآن اور حدیث کے موافق ہے یعنی محمد ﷺ کے بعد جو دعویٰ نبوت کرے کافر ہے وہی درست ہے اور مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت غلط ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

معیار صداقت نہم (۹):

نبی کو خدا تعالیٰ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں معجزہ عنایت کرتا ہے تا کہ عوام پر اسکو فضیلت وتفوق ہو۔ مرزا صاحب کو کوئی معجزہ خدا نے نہیں دیا۔ صرف جفاروں، رمالوں، کاہنوں اور جوتشیوں کی طرح پیشگوئیاں پر زور ڈالا ہوا تھا کہ فلاں مرجائے گا اگر شادی کی تو اولاد ہوگی۔ کسی کو ''وی پی'' بھیجا یا چندہ کا اشتہار یا منی آرڈروں کے آنے کی پیشگوئی کردی۔ چند خواب بذریعہ تاویلات باطلہ وتعبیر نامہ سچے کر لئے۔ جس امر میں دوسرے لوگ بھی اُس کے ساتھ شریک ہیں۔ پس یہ معجزہ نہیں اور نہ کوئی خرق عادت ہے اور نہ مرزا صاحب سے کوئی خرق عادت ظہور میں آئی۔ بلکہ وہ خود خرق عادت بلکہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے بھی انکار کرتے رہے کہ خلاف قانون قدرت نہیں ہوسکتا۔

معیار صداقت دہم (۱۰):

نبی اپنے دعویٰ کی بنیاد کسی نبی کی وفات پر نہیں رکھتا۔ مرزا صاحب نے اپنے دعویٰ کی بنیاد وفات مسیح پر رکھی ہوئی تھی کہ اگر عیسیٰ ابن مریم زندہ ہے تو میں نبی و رسول نہیں اور اگر مردہ ثابت کردوں تو نبی ہوں۔ اس واسطے بھی مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت سچا نہیں تھا۔

معیار صداقت یازدہم (۱۱):

مرزائی صاحبان وفات مسیح کے دلائل میں کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس (۱۲۰) برس کی از روئے حدیث ہے، چونکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی عمر تریسٹھ (۶۳) برس کی تھی اور حدیث میں ہے ''نبی اپنے پہلے نبی سے نصف عمر پاتا ہے'' تو اس دلیل سے مرزا صاحب کا دعویٰ جھوٹا ہوتا ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب سے سابق نبی محمد رسول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ ﷻ کی عمر تریسٹھ (۶۳) برس کی ہوئی تھی تو مرزا صاحب کی عمر صرف بتیس (۳۲) برس کی ہونی چاہیے تھی۔ مگر مرزا صاحب کی عمر تو آنحضرت ﷺ سے بھی بڑھ گئی۔ جس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب نبی نہ تھے۔

معیار صداقت دوازدہم (۱۲):

تمام نبی ہجرت کرتے رہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی ہجرت کی۔ مگر مرزا صاحب تمام عمر قادیان سے نہیں نکلے۔ پس یہ امر بھی ان کی نبوت کے منافی ہے۔

معیار صداقت سیزدہم (۱۳):

اوّل جس شہر اور ملک میں نبی ہو وہاں عذاب الٰہی نازل نہیں ہوتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے: ﴿مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ﴾ یعنی (شایان خدا نہیں ہے کہ عذاب کرے ان لوگوں کو جن میں تو ہو)۔ مرزا صاحب خود اقرار کرتے ہیں کہ طاعون عذاب الٰہی ہے اور میرے منکروں کے واسطے ہے اور قادیان اس سے محفوظ رہے گی مگر قادیان میں بھی طاعون پڑی جیسا کہ ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں۔

دوم: اگر طاعون مسیح موعود کے دعویٰ کے ثبوت میں تھی تو مسیح موعود کے مدمقابل فتنہ عیسائیت ہے اور مسیح موعود کسر صلیب کیلئے آتا ہے تو اگر مرزا صاحب مسیح موعود ہوتے اور طاعون ان کے دشمنوں کے واسطے آئی ہوتی تو عیسائیوں میں طاعون پڑتی، نہ کہ اُلٹا مسلمانوں اور دیگر ویسی اقوام کو تباہ کرتی اور انگریزوں اور عیسائیوں سے ایک بھی طاعون سے نہ مرتا۔ جس سے ثابت ہوا کہ طاعون جیسا کہ پہلے زمانوں میں پڑتی رہی اب بھی پڑی اور مسیح موعود کا نشان نہیں۔ ۱۳۴۸ء میں انگلستان میں ایڈورڈ سوم کے عہد میں طاعون پڑی۔ اُس وقت کون مسیح موعود تھا۔ پھر ۱۶۶۵ء کو اسی ملک میں پڑی۔ پھر ہندوستان میں جہانگیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

بادشاہ کے وقت پڑی وہ کس مسیح موعود کی خاطر پڑی۔ ۱۰۳۰ء میں انسان کا گوشت پکایا گیا اور فروخت ہوا۔ ۱۴۵۸ء میں ایسا قحط پڑا کہ لندن کے ۱۵ ہزار باشندے بھوک سے مر گئے۔ ۱۳۴۸ء کی وبا میں جو مشرق سے اٹھی اس سے فرانس کی ایک ثلث آبادی ضائع ہوگئی۔

ناظرین! غور فرماویں کہ اتنے اتنے حادثات جو پہلے زمانوں میں آتے رہے تب کون کون مدعی نبوت ہوا۔ جب کوئی نہیں تو یہ غلط ہوا کہ طاعون مرزا صاحب کی صداقت کا نشان تھا۔

معیار صداقت چہاردہم (۱۴):

نبی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ مرزا صاحب نے ''براہین احمدیہ'' کے بارہ میں وعدہ خلافی کی کہ لوگوں سے تین سو جز اور تین سو دلیل کا وصول کیا اور آخر کتاب نہ شائع کی۔ بلکہ دراصل کوئی کتاب نہ تھی ورنہ ایک کتاب تین سو جز لکھی ہوتی تو ضرور شائع ہوتی۔ اور لوگوں کا روپیہ اپنی ذاتی اغراض کے پورا کرنے کے واسطے خرچ کیا۔ ''براہین احمدیہ'' کا کچھ حصہ نکالا بھی مگر ''سراج منیر'' کی قیمت تو بالکل ہی بلا معاوضہ ہضم کر لی۔

معیار صداقت پانزدہم (۱۵):

نبی کا ظاہر و باطن یکساں ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ایک طرف تو انگریزوں کو دجال اور اپنے آپ کو اس کا قاتل قرار دیتے رہے۔ اور ایک طرف ان کی ایسی تعریف کرتے رہے دیکھو رسالہ دعوت قوم صفحہ ۴۷: ''دجال اکبر پادری لوگ ہیں اور یہی قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور مسیح موعود کا کام اُنکو قتل کرنا ہے''.....(خ)

دیکھو حاشیہ ازالہ اوہام صفحہ ۹۷: ''کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صورت دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں۔ ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب۔ تب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں نے اس شخص کو جو زمین پر بٹھایا ہوا تھا مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے.....(الخ)۔ **دیکھو انجام آتھم، صفحہ ۴۱**: ''مریم کا بیٹا کشیلا کے بیٹے یعنی رام چندر سے کچھ زیادت نہیں رکھتا''۔

دیکھو انجام آتھم صفحہ ۷: ''حضرت مسیح کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے کچھ نہ تھا''۔

اب ظاہر ہے کہ مرزا صاحب جس قوم کے نبی کی یہ عزت کرتے ہیں اور ان کے راہبران دین کو دجال اکبر جانتے ہیں ان کی مرزا صاحب کے دل میں ہرگز عزت نہیں بلکہ اس قوم کو اپنا دشمن سمجھتے تھے۔ مگر خوشامد سے اوپر کے دل سے کیا فرماتے ہیں، **دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۳۲، ازالہ اوہام، مصنفہ مرزا صاحب**: ''ابر رحمت کی طرح ہمارے لئے انگریزی سلطنت کو دور سے لایا (خدا تعالیٰ) اور تختی اور مرارت جو سکھوں کے عہد میں ہم نے اٹھائی تھی گورنمنٹ برطانیہ کے زیر سایہ آ کر ہم بھول گئے۔ اور ہم پر اور ہماری ذریت پر فرض ہو گیا کہ اس مبارک گورنمنٹ برطانیہ کے ہمیشہ شکر گذار رہیں.....(الخ)

''ضرورۃ الامام'' میں تحریر فرماتے ہیں: ''امام زمان ہوں اور خدا میری تائید میں ہے اور وہ میرے لئے ایک تیز تلوار کی طرح کھڑا ہے۔ اور مجھے خبر کر دی گئی ہے کہ جو شہرت سے میرے مقابل کھڑا ہو گا وہ ذلیل اور شرمندہ کیا جائے گا''۔

ناظرین! یہ ہے منافقانہ عبارت۔ جب پادری لوگ اور انگریز دجال ہیں اور مرزا صاحب مسیح موعود اور خدا تعالیٰ ان کی مدد میں تیز تلوار لے کر کھڑا ہے تو تیز تلوار سے اُن کو قتل کرے۔ خدائی تلوار ہو اور تیز بھی ہو اور کاٹا ایک بھی نہ جائے۔ صرف ڈر سے بجائے کاٹنے کے ذلیل و شرمندہ کیا جائے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

''ستارہ قیصریہ'' و ''تحفہ قیصریہ'' میں لکھتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ''پچاس ہزار سے زیادہ کتابیں اور اشتہارات چھپوا کر میں نے اس ملک و بلادِ اسلامیہ تمام ملکوں میں یہاں تک کہ اسلام کے مقدس شہروں مکہ، مدینہ، روم، قسطنطنیہ، بلاد شام، مصر اور کابل افغانستان جہاں تک ممکن تھا شائع کئے۔ تیرے رحم کے سلسلے نے آسمان پر ایک رحم کا سلسلہ بپا کیا۔ خدا کی نگاہیں اس ملک پر ہیں۔ جس پر تیری (ملکہ معظمہ) ہیں''۔

دو عیب و غلطیاں

''دو عیب و غلطیاں مسلمانوں میں ہیں ایک تلوار کے جہاد کو اپنے مذہب کا رکن سمجھتی ہیں۔ دوسرا خونی مہدی و خونی مسیح کے منتظر ہیں''۔

''ایک غلطی عیسائیوں میں بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ مسیح جیسے مقدس اور بزرگوار کی نسبت جس کو انجیل میں بزرگ کہا گیا نعوذ باللہ لعنت کا لفظ اطلاق کرتے ہیں''۔

ناظرین! کس قدر تملق و جھوٹی خوشامد ہے ایک جگہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھلا مانس بھی نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ ''ایسے چال چلن کے آدمی کو ایک بھلا مانس بھی نہیں کہہ سکتے چہ جائیکہ نبی مانا جائے''۔ (دیکھو انجام آتھم)۔ اور اس جگہ ''مقدس بزرگ''۔ ایک جگہ انگریزی قوم کو ''رحمت الٰہی'' فرماتے تو دوسری جگہ ''دجال اکبر''۔ اکثر مرزائی دھوکہ دیتے ہیں کہ انگریز دجال نہیں صرف پادری دجال ہیں یہ ایسی نامعقول بات ہے کہ ایک شخص (نعوذ باللہ) رسول مقبول ﷺ و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و علماء امت کی ہتک کرے اور بادشاہ اسلام کی تعریف کرے۔ کیونکہ اُس کا ماتحت امن سے رہتا ہے۔ مگر دل میں اُس کو دجال و دشمن سمجھتا ہے۔ تو کیا وہ شخص مسلمانوں کا دوست اور دلی خیر خواہ سمجھا جائے گا؟ ہرگز نہیں۔ پس جب مرزا صاحب سرکار برطانیہ کے پیغمبر و نبی کی تو ہتک کریں اور اُنکے علماء اور پیشوایان دین کو دجال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہیں اور اپنے آپ کو ان کا مدمقابل وقاتل وقلع قمع کرنیوالا بتائیں۔ مگر قانون کے شکنجہ سے ڈر کر اگر تعریف کردیں تو یہ نفاق نہیں تو اور کیا ہے؟ اور یہ گورنمنٹ کی فیاضی اور عالی حوصلگی اور دنیاوی نظام سلطنت اور بے تعصبی ہے کہ ظاہر طور پر وہ ایسے دریدہ دہنی کا کچھ جواب نہیں لیتی۔ مگر دل سے کبھی ایسے شخص کو وفادار نہیں سمجھ سکتی۔

معیار صداقت شانزدہم (۱۶):

نبی راست باز اور سچا ہوتا ہے مگر مرزا صاحب کی تحریر میں اکثر خلاف واقعہ اور جھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ اور وہ انشاء پردازی اور شاعرانہ لفاظی اور طول طویل عبارت کی ایسی دھواں دھار گھٹا سے اپنے مدعا ثابت کرنے کے واسطے بالکل جھوٹ لکھ دیتے ہیں۔ اور مطلب کے واسطے جھٹ لکھ دیتے ہیں کہ تمام اہل اسلام کا بھی یہی مذہب اور عقیدہ ہے دیکھو ذیل کی عبارت:

۱..... یہ غیر معقول ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ نماز کے لئے مساجد کی طرف دوڑیں گے تو وہ کلیسا کی طرف بھاگے گا۔ اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا۔ اور جب عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا اور شراب پینے کا اور سور کا گوشت کھائے گا۔ اور اسلام کے حلال وحرام کی کچھ پرواہ نہ کرے گا۔ آپ کی ختم نبوت کی مہر توڑ دیگا۔ اور آپ کی فضیلت 'خاتم الانبیاء' ہونے کی چھین لے گا۔ (دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹)

۲..... ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۴۲' احادیث صحیح مسلم و بخاری بالاتفاق ظاہر کر رہی ہیں کہ دراصل ابن صیاد ہی دجال معہود تھا۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے بزرگ صحابی کے روبرو آنحضرت ﷺ قسم کھا رہے ہیں کہ درحقیقت دجال ابن صیاد ہی ہے۔ اور خود آنحضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ﷺ بھی اس کی تصدیق کر رہے ہیں کہ درحقیقت ابن صیاد ہی دجال معہود ہے۔

۳..... ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۱ میں نے کوئی ایسے اجنبی معنی نہیں کئے جو مخالف اُن معنوں کے ہوں جن پر صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کا اجماع نہ ہو۔ اکثر صحابہ مسیح کا فوت ہو جانا مانتے رہے..... (الخ)

ناظرین! اب ہم ہر ایک کا جھوٹ و بہتان ہونا ثابت کرتے ہیں:

۱..... تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح بعد نزول شریعت محمدی کے پابند ہونگے۔ اور حدیث میں ہے جس کو مرزا صاحب نے خود کئی جگہ اپنی تصانیف میں قبول کیا ہے کہ حضرت مسیح کا فرض کسر صلیب و قتل خنزیر ہے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ عیسائیت کو باطل کریگا اور خنزیر کا کھانا حرام قرار دے گا۔ ہم ناظرین کی تسلی کے واسطے صحیح بخاری کی اصل حدیث بھی نقل کرتے ہیں تا کہ مرزا صاحب کی راستبازی معلوم ہو کہ کس طرح حضرت مسیح پر شراب خوری اور خنزیر خوری کا الزام لگایا۔ حالانکہ مسلمانوں کی کسی کتاب میں بھی نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد نزول اسلام کے برخلاف عیسائیت پھیلاوینگے اور شریعت محمدی کے برخلاف تعلیم دیں گے یا عمل کریں گے مگر مرزا صاحب نے تمام جھوٹ اپنے پاس سے تراش لیا۔

دیکھو "صحیح بخاری" صفحہ ۴۴۰: **والذی نفسی بیدہ لیوشکن أن ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة.** ترجمہ: "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ قدرت میں میری جان ہے۔ قریب ہے کہ نازل ہونگے تم میں بیٹے مریم علیہما السلام کے حاکم عادل، پس توڑینگے صلیب اور قتل کریں گے خنزیر اور موقوف کرینگے جزیہ اہل ذمہ سے"۔

اس حدیث سے تین امور ثابت ہوتے ہیں **ایک** حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حاکم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

عادل ہونا۔ دوسرا عیسائیت کے برخلاف ہونا۔ تیسرا جزیہ کا موقوف کرنا۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے یہ کس طرح کہہ دیا کہ مسیح بعد نزول بجائے اسلام کے عیسائیت پر عمل کرے گا۔ اور اسلام کے حلال وحرام کا کچھ خیال نہ کریگا۔ اور (معاذ اللہ) شراب پیے گا اور سور کا گوشت کھائیگا۔ اور کیونکر ہوسکتا ہے کہ جو صلیب کے توڑنے کے واسطے آئے صلیب پرستی کرے۔ اور خنزیر کو قتل کرنے آئے یعنی اسکا کھانا موقوف کرانے آئے وہ خود کھائے اس بات پر عیسائی اور مسلمان دونوں متفق ہیں کہ ابن مریم علیہما السلام کا دوبارہ نزول جلال کے ساتھ ہوگا۔ صاف معنی ہیں کہ اس وقت جنگ ضرور ہوگا یعنی حرب کا وضع کرنا مگر بزدلوں اور نامردوں کے نزدیک وضع حرب ناحق خون ہے اور جہاد فی سبیل اللہ کے کرنے والوں کو خونی لقب دیتے ہیں جب امام خود سور کا گوشت کھائے تو دوسروں کو کبھی منع نہیں کرسکتا۔ پس یہ بہتان مرزا صاحب کا خود تراشیدہ ہے جو کہ نبی کی شان سے بعید ہے۔ پس مرزا صاحب نبی نہ تھے۔

اور بہتان مرزا صاحب نے یہ تراشا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد کو تصدیق کیا ہے حالانکہ یہ غلط ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت ﷺ نے تو عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ ابن صیاد دجال نہیں کیونکہ دجال کا قاتل عیسیٰ علیہ السلام بیٹے مریم علیہما السلام کے نبی اللہ ہیں۔ جس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں وہ بعد نزول دجال کو قتل کرے گا۔ مگر مرزا صاحب کی راستبازی دیکھئے کہ جھوٹ لکھ مارا کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے تصدیق کی کہ درحقیقت دجال ابن صیاد ہے۔

تیسرا جھوٹ مرزا صاحب کا: ''اس پر اجماع امت ہے کہ مسیح فوت ہوگیا'' حالانکہ یہ بالکل سفید جھوٹ ہے۔ جب محمد رسول اللہ ﷺ نے خود فرمایا کہ ان عیسیٰ لم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

یمت وانه راجع الیکم قبل یوم القیمة یعنی ''عیسیٰ نہیں مرے اور وہ تم میں واپس آنے والا ہے قیامت سے پہلے''۔ اور چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو دجال کا قاتل نہیں ہے' اسکا قاتل عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ہے جو بعد نزول اسکو قتل کرے گا' تو اس وقت اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ عقیدہ ہوتا کہ عیسیٰ علیہ السلام تو مر چکے ہیں اور جو مر جائے دوبارہ دنیا میں نہیں آتا تو وہ ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کرتے کہ یارسول اللہ ﷺ عیسیٰ علیہ السلام دجال کا قاتل کس طرح ہے؟ وہ تو مر چکا ہے۔ مگر چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قاتل دجال تسلیم کرلیا اور ابن صیاد کو قتل نہ کیا تو ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ مسیح زندہ ہے' نہ کہ مسیح فوت ہو چکا ہے۔ یہ صرف مرزا صاحب کا اپنا جھوٹ ہے کہ صحابہ کرام کا عقیدہ یہ تھا کہ مسیح فوت ہو چکا ہے۔ یہ بھی بہتان ہے کہ تابعین و تبع تابعین مسیح کی موت کے قائل تھے اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے منکر تھے اور کسی بروزی مسیح موعود کے قائل تھے۔ ہم بڑے زور سے مرزائیوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ قرآن و حدیث سے، اجتہاد ائمہ اربعہ سے، اقوال تابعین و تبع تابعین و صوفیائے کرام واولیائے عظام میں سے کسی ایک کا بھی کوئی قول یا مذہب یا عقیدہ ثابت کردیں کہ مسیح موعود ظلی و بروزی طور پر ہوگا تو ہم اس کو سو روپیہ انعام دیں گے بشرطیکہ فیصلہ کوئی صاحب غیر مذہب ثالث ہو کر ان کے حق میں دیدے۔ رات دن جھوٹ بول کر لوگوں کو دھوکہ دیکر اپنا مدعا ثابت کرنا نبی کی شان سے بعید ہے۔ ''حقیقۃ الوحی'' کے صفحہ ۲۱۲ پر لکھتے ہیں کہ ''ڈپٹی آتھم کی پیشگوئی بہت صفائی سے پوری ہوگی''۔

سبحان اللہ! صفائی اسی کا نام ہے۔ پھر ''حقیقۃ الوحی'' کے صفحہ ۲۲ پر لکھتے ہیں کہ ''اس مرتبہ تک وہ لوگ پہنچتے ہیں جو شہوات نفسانیہ کا چولہ آتش محبت الٰہی میں جلا دیتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ آگے آگ ہے اور دوڑ کر اس موت کو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔ اور ہر ایک درد کو خدا کی راہ میں قبول کرتے ہیں'' ..... (الخ)۔ یہ سب شاعرانہ لفاظی ہے ورنہ آپکا عمل یہ ہے کہ ڈر کے مارے حج کو نہ گئے اور ترک فرض کیا اور ایک ڈپٹی کمشنر کے سامنے الہاموں سے توبہ کردی اور اقرار نامہ پر دستخط کردیئے کہ آئندہ ایسے الہامات شائع نہ کرونگا۔ کیا راستباز کا کام ہے کہ باتوں میں تو شاعرانہ انشاء پردازی سے آسمان پر چلا جائے اور خود عمل نہ کرے۔ کیا موت کے منہ میں دوڑ کر جانے کے یہی معنی ہیں کہ عدالت کے ڈر سے سچ بات کو چھپایا جائے؟ جب ان کے نزدیک غیر احمدی کافر و معذب تھے تو پھر اُن سے صلح کے کیا معنی؟ مصرعہ

ع باطل است آنچہ مدعی گوید

دعویٰ آسان ہے مگر عمل مشکل ہے۔ یہ کون مان سکتا ہے کہ مرزا صاحب نے شہوت نفسانیہ کا چولہ آتش محبت الٰہی میں جلا دیا ہوا تھا۔ جب شہوات نفسانیہ جل گئی تھیں تو محمدی بیگم کے نکاح کی خواہش کس طرح پیدا ہوئی اور رات دن قوت کی دوائیں اور مقوی ولذیذ غذائیں کون کھاتا تھا۔ اور کستوری وغیرہ ہر روز کون استعمال کرتا تھا۔ روغن کی جگہ بادام روغن کس واسطے استعمال ہوتا تھا۔ شیخ سعدی نے خوب سچ کہا ہے نعر

عالم کہ کامرانی تن پروری کند　　او خویشتن گم است کرا رہبری کند
ہر کہ ہست از فقیہ و پیر و مرید　　در زباں آوراں چاک نفس
چوں بدنیائے دوں فرود آید　　بعسل در بماند پچھو مگس

پھر ''حقیقت الوحی'' کے صفحہ ۳۵ پر لکھتے ہیں: ''غرض تمام صحابہ کا اجماع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر تھا۔ حالانکہ خود ہی ''ازالہ اوہام'' میں 'اکثر صحابہ' کا لفظ لکھ چکے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

مگر "دروغ گو را حافظه نه باشد" کا معاملہ ہے۔ اور آگے جا کر ایک بڑا سخت بہتان باندھا ہے کہ پہلا اجماع تھا جو آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد ہوا اسی اجماع کی وجہ سے تمام صحابہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے قائل تھے۔ "حقیقۃ الوحی" صفحہ ۳۵ پہلے اکثر صحابہ کا لفظ خود لکھ چکے ہیں اب تمام صحابہ ہو گئے حالانکہ غلط ہے۔

ناظرین! اوپر ہم سب صحابہ سے اعلیٰ فراست والے صحابی یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ تو ظاہر کر آئے ہیں کہ وہ حضرت کی زبانی سن کر کہ دجال کا قاتل عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ہے، یقین کر گئے۔ اب ہم نیچے دوسرے محدثین وعلماء وصوفیاء کرام لکھ دیتے ہیں تا کہ مرزا صاحب کا جھوٹ ثابت ہو سکے۔ دیکھو سیف چشتیائی:

ناظرین! اس بات پر کل امت مرحومہ کا اجماع ہے کہ عیسیٰ ابن مریم بعینہ نہ بمثیلہ **کما اخترعه القادیانی** آسمان سے بحسب پیشگوئی آنحضرت ﷺ کے اتریں گے اور ظاہر ہے کہ نزول جسمی بعینہ بغیر اسکے کہ رفع جسمی بحالت زندگی مانا جائے ممکن نہیں۔ لہٰذا بڑے زور سے ہم کہتے ہیں کہ کل امت کا جیسے کہ نزول مذکور پر اجماع ہے ایسا ہی حیات مسیح عند الرفع پر بھی ہے۔ یعنی آسمان کی طرف اٹھائے جانے کے وقت مسیح کی حیات پر سب کا اتفاق ہے۔ بحکم مقدمہ مذکورہ کہ نزول فرع ہے 'رفع' کی۔ رہا یہ کہ قبل از رفع بھی مسیح زندہ رہا **کما هو مذهب الجمهور** یا وفات پا کر بعد ازاں اٹھانے کے وقت زندہ کیا گیا۔ **کما هو مذهب النصاری وبعض اهل الاسلام مثل مالک** رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ مختلف فیہا ہے اس پر اجماع نہیں۔ کیونکہ امام مالک وفات کے قائل ہیں۔ نصاریٰ کا قول بحیات المسیح بعد وفات تو ان کی کتابوں سے ظاہر ہے اور مالک کا قائل ہونا بحیات المسیح عند الرفع اُن کے بڑے بڑے معتبروں مقلدوں کی تصریحات سے پایا جاتا ہے۔ ورنہ مقلدین امام مالک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمۃ اللہ علیہ اپنے امام سے علیحدہ نہ ہوتے اور بر تقدیر علیحدہ ہونے کے نزول جسمی بعینہٖ کو جو فرع ہے رفع جسمی بعینہٖ کی مجمع علیہ کل امت مرحومہ کا نہ لکھتے۔ لہٰذا ''مجمع البحار'' میں "قال مالک مات" کے بعد شیخ محمد طاہر یہ تاویل لکھتے ہیں: "ولعله أراد رفعه على السمآء أو حقيقة ويجيء اخر الزمان لتواتر خبر النزول". اس تقریر سے واضح ہوا کہ مسئلہ نزول کی طرح حیات مسیح پر بھی اجماع ہے۔ کل اہل اسلام اس پر متفق ہیں۔ بلکہ نصاریٰ بھی اس میں مسلمانوں سے الگ نہیں۔ مگر اجماعی حیات الی ما بعد النزول وہ ہے جو مسیح کیلئے عند الرفع مانی گئی ہے۔ اس مضمون پر عبارات مسطورہ ذیل شاہد ہیں:

امام الائمۃ ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ''فقہ اکبر'' میں فرماتے ہیں: وخروج الدجال وياجوج ماجوج وطلوع الشمس من المغرب ونزول عيسىٰ علیہ السلام من السمآء وسائر علامات يوم القيمة على ما وردت به الأخبار الصحيحة حق كائن (فقہ اکبر) اور یہی مذہب ہے کل ائمہ شفعویہ کا یعنی سب اُسی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام بعینہٖ لا بمثیلہ کے نزول پر متفق ہیں چنانچہ ائمہ صحاح ستہ اور شیخ سیوطی وغیرہ کی تصریح سے ظاہر ہے۔

اور ائمہ مالکیہ کا بھی یہی مذہب ہے چنانچہ شیخ الاسلام احمد نفرادی المالکی نے فواکہ دوائی میں تصریح کر دی کہ اشراط ساعت سے ہے آسمانوں سے عیسیٰ علیہ السلام کا اُترنا۔ اور علامہ زرقانی مالکی شرح مواہب قسطلانی میں بڑی بسط سے لکھتے ہیں فاذا نزل سيدنا عيسى علیہ السلام فانه يحكم بشريعة نبينا ﷺ بالهام أو اطلاع على الروح المحمدى او بما شاء الله من استنباط لها من الكتب والسنة ونحو ذلك اس کے بعد لکھتے ہیں: فهو عليه السلام وان كان خليفة فى الامة المحمديه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

فهو رسول ونبی کریم علی حاله لا کما یظن بعض أنه یاتی واحدا من هذه الامة بدون نبوة ورسالة وجهل انهما لا یزولان بالموت کما تقدم فکیف بمن هو حی نعم هو واحد من هذه الامة مع بقائه علی نبوة ورسالته اور ''علامہ سیوطیؒ'' کتاب الاعلام میں فرماتے ہیں: أنّه یحکم بشرع نبینا و وردت به الاحادیث وانعقد علیه الاجماع اور ''فتح البیان'' میں ہے کہ وقد تواترت الاحادیث بنزول عیسیٰ جسما اوضح ذاک الشوکانی فی مؤلف مستقل یتضمن ذکر ما ورد فی المنتظر والدجال والمسیح وغیره فی غیره وصحح الطبری هذا القول و وردت بذالک الاحادیث المتواتره.

(فتح البیان' ص۳۴۳ ج۲)

ائمہ اربعہ کے مسانید اور ایسے ہی اُن کے مقلدین کے تصنیفات میں احادیث نزول موجود میں کسی نے نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو نزول مثیل عیسیٰ نہیں لکھا۔ بلکہ نزول جسدہٖ وبعینہٖ کی تصریح کردی ہے۔ فتوحات کی نقلیں بحوالہ ابواب ابھی گذر چکیں ہیں۔ اور نیز حضرت شیخ اکبر اس نزول کے اجماعی ہونے کو اس عبارت سے باب ۷۳ میں ظاہر فرماتے ہیں وانه لاخلاف انه ینزل فی اٰخر الزمان الخ.. اور نیز حدیث برتملا وصی عیسیٰ ''فتوحات'' میں موجود ہے جس سے چار ہزار صحابی کا اجماع حیات مسیح پر معلوم ہوتا ہے وسیجئی ان شاء اللّٰه تعالیٰ الغرض کل محدثین اور ائمہ مذاہب اربعہ اور اصحاب روایت و درایت اور صحابہ کرامؓ چنانچہ حضرت عمر اور حضرت ابن عباس اور حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود اور ابو ہریرہ اور عبداللہ بن سلام اور ربیع اور انس وکعب اور حضرت ابوبکر صدیق اور جابر وثوبان اور عائشہ اور تمیم رضی اللہ عنہم اجمعین وغیرہ اور بخاری ومسلم ترمذی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ونسائی وابوداؤد اور بیہقی وطبرانی اور عبد بن حمید وابن ابی شیبہ وحاکم وابن جریر وابن حبان وامام احمد وابن ابی حاتم وعبدالرزاق وغیرہ کا اجماع ہے۔ عیسیٰ ابن مریم کے زندہ اٹھایا جانے اور اترنے پر بعینہ لا بمثلہ کما قال شیخ الاسلام الحرانی: وصعود الآدمی ببدنه الَی السمآء قد ثبت فی أمر المسیح عیسٰی ابن مریم علیہ السلام فانّه صعده الَی السمآء وسوف ینزل الی الارض وهذا مما توافق النصاری علیه المسلمین فانهم یقولون المسیح صعد الَی السمآء ببدنه و روحه کما یقوله المسلمون ویقولون انّه سوف ینزل الی الأرض ایضاً وهذا کما یقوله المسلمون وکما أخبر به النبی ﷺ فی الاحادیث الصحیحه لکن کثیرا من النصاری یقولو ن انّه صعد بعد ان صلب وانّه قام من القبر وکثیرا من الیهود یقولون انه صلب ولم یقم من قبره، أمّا المسلمون وکثیر من النصاری یقولون انّه لم یصلب ولکن صعد الی السمآء ولاصلب والمسلمون ومن وافقهم من النصاری یقولون انّه ینزل الی الأرض قبل یوم القیمة وانّ نزوله من اشراط السّاعة کما دلّ علی ذلک الکتاب والسنة (الخ) اس تصریح سے ثابت ہے کہ قادیانی کا مذہب اس مسئلہ میں سب اہل اسلام سے الگ ہے۔ (از سیف چشتیائی)

معیار صداقت ہفتدہم (۱۷) :

نبی کسی پر لعنت نہیں کرتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انی لم ابعث لعانا ولکن بعثت داعیا ورحمة اللهم اهد قومی فانهم لایعلمون یعنی میں لعنت کرنے کیلئے نہیں نبی بنایا گیا۔ مجھے خدا نے لوگوں کو خدا کی طرف بلانے اور رحمت کیلئے نبی بنایا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے خدا! میری قوم کو ہدایت فرما کیونکہ وہ مجھے نہیں جانتے۔

(دیکھو قاضی عیاض شفا صفحہ ۴۷)

اللہ اکبر! یہ اس وقت کا فرمانا ہے جب کہ ابن قیمہ کے پتھر سے نبی ﷺ کی پیشانی اور ابن شہاب کے پتھر سے حضور علیہ السلام کا بازو زخمی ہوا۔ اور عتبہ کے پتھر سے نبی اللہ کے چاروں دانت شہید ہو گئے۔

اب مرزا صاحب کا حال ملاحظہ فرمایئے کہ تمام تصنیف میں سوا سب وشتم ولعنت کے یا لوگوں کی موت کے کچھ نہیں۔ ''حقیقۃ الوحی'' میں کئی جگہ لکھا ہے کہ بابو الٰہی بخش میری بددعا سے مرا۔ ڈوئی صاحب میرے مقابلہ پر دعویٰ کرتا تھا کہ میری بددعا سے مرا۔ اور چراغ الدین جموں والا میری بددعا سے مرا۔ لیکھرام ہماری بددعا سے مرا۔ اور جو شخص مرزا صاحب کے الہام یا پیشگوئی کو امر واقعہ کے لحاظ سے سچا نہ سمجھے تو اس کے حق میں وہ خوش خلقی ورحمت اللعالمینی کا ثبوت دیتے ہیں کہ پناہ بخدا:

دیکھو آنجہانی آتھم صفحہ ۲۱۔۲۲: ''اے مردار خور مولویو! گندی روحو! اے ایمان وانصاف سے دور بھاگنے والو! تم جھوٹ مت بولو۔ اور وہ نجاست نہ کھاؤ جو عیسائیوں نے کھائی ہے''۔

ایک دعا بھی مرزا صاحب کی لکھتا ہوں تا کہ سچے نبی اور جھوٹے میں فرق ہو۔

وھوھذا: ''اور میں عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ ان تیرہ مہینوں میں جو ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک شمار کئے جائیں گے۔ شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلی اور تجی مذکور کہ جنہوں نے میرے ذلیل کرنے کیلئے اشتہار لکھا ہے، ذلت کی مار سے دنیا میں رسوا کر۔ سبحان اللہ! سچے نبی کو دشمنوں سے زخم لگیں اور وہ دعا کرتا ہے۔ مگر اس کی تابعداری کا مدعی جس تابعداری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ذریعہ سے نبی کہلاتا ہے اس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ صرف دشمنوں کے اشتہار پر انکو بددعا دیتا ہے۔ پوری پوری تابعداری اسی کا نام ہے۔

ناظرین! صرف اسی قدر نمونہ کے طور پر لکھنا کافی ہے۔ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں تو مخالفین کی موت ہی ظاہر کرتی رہیں اور بددعائیں ان کی بربادی اور ذلت اور لعنت کی کرتے رہے۔ حالانکہ مرزا صاحب کو کسی نے کوئی بدنی سزا نہیں دی۔ صرف تحقیق حق اور اسلام کے برخلاف ان کی تحریروں کو دیکھ کر لکھا ہے۔ سچ جھوٹ میں فرق کے واسطے اتنا ہی کافی ہے کہ دانت مبارک شہید ہوئے، بازو ٹوٹے، پیشانی مبارک زخمی ہوئی۔ مگر اس کے عوض دعا نکلتی ہے۔ اور جس کو کچھ بھی تکلیف نہیں پہنچی دن رات سب کو کوستا ہے اور بددعا دیتا ہے۔

معیار صداقت ہشتم (۱۸):

نبی دنیاوی عیش و زر و مال کی طرف رغبت نہیں کرتا۔ رسول اللہ ﷺ کا نمونہ سامنے ہے۔ آپ دعا فرماتے کہ الٰہی ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن کھانا ملے۔ بھوک میں تیرے سامنے گڑگڑاؤں، تجھ سے مانگوں اور کھا کر تیری حمد و ثناء کروں۔

دیکھو شفا' صفحہ ۶۲: حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک ایک مہینہ برابر ہمارے چولہے میں آگ روشن نہ ہوتی۔ حضرت کا کنبہ پانی اور کھجور پر گذارا کرتا۔

(بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

اب مرزا صاحب کا حال سنو کہ گوشت کی جگہ مرغی کا گوشت، گھی کی جگہ بادام عطریات و مقویات ولذیذ کھانے اور کستوری وغیرہ کا استعمال اور سونے چاندی زیورات کا وہ شوق کہ جس کی تفصیل لکھنے کو تو بہت وقت چاہیے مگر اس پر نفسانی خواہش کے ترک کا دعویٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ اور نفسانی خواہشات کا چولہ آتش محبت میں جل گیا۔ خدا جانے اگر باقی رہتا تو کیا آفت لاتا۔ خواہش نفس مردہ کا یہ عالم کہ مرتے دم تک محمدی بیگم کی خواہش رہی اور امیدوار رہے کہ اگر باکرہ نہیں تو بیوہ ہو کر ہی ملے مگر منہ سے فرماتے جاتے ہیں کہ لذات نفسانی و خواہشات دنیاوی کا چولہ جلا دیا ہے۔ جلے ہوئے نفس کے گھر کے زیورات کی ذرا فہرست سن لو پھر خود انصاف کر لینا: ''کڑے کلاں طلائی قیمتی ۵۰ ۷ روپیہ، کڑے کنگن طلائی قیمتی ۲۲۰ روپیہ، بُندے طلائی ۵۰۰ روپیہ، کنٹھ طلائی ۲۲۵ روپیہ، ڈنڈیاں نسبیاں، بالے گھنگرو والے سب دو عدد کل قیمتی ۶۰۰ روپیہ، جسیاں خورد طلائی قیمتی ۳۰۰ روپیہ، پونچیاں طلائی بڑی ۴ عدد قیمتی ۱۵۰ روپیہ، جوجس وموگے ۴۰ عدد، جسپاں کلاں ۳ عدد، طلائی قیمتی ۲۰۰ روپیہ، چاند طلائی قیمتی ۵۰ روپیہ، بالیاں جڑاؤ سات ہیں ۱۵۰ روپیہ، نتھ طلائی قیمتی ۴۰ روپیہ، ٹیب جڑاؤ طلائی قیمتی ۷۰ روپیہ۔ میزان قیمت کل تین ہزار پچیس روپیہ ہے۔

ناظرین! یہ فنافی الرسول ہیں اور دنیا و مافیہا سے غافل ہو کر بقا باللہ کے درجہ کو پہنچے ہوئے ہیں!

چوں بدنیائے دوں فرود آید بعسل دو" بماند ہمچو مگس

معیار صداقت نوزدہم (۱۹):

جب کوئی نبی آتا ہے تو زمانہ کی اصلاح ان کے مروجہ علوم وعقول کے موافق کرتا ہے۔ اس زمانہ میں علوم فلسفہ وسائنس کا زور ہے۔ اور تمام انسانوں کی طبائع علوم کی طرف جھکی ہوئی ہیں۔ اس زمانہ کا نبی سنت اللہ کے مطابق بڑا سائنسدان فلسفی ہونا چاہیے۔ جس طرح قرآن نے تمام عرب کو فصاحت و بلاغت سے اور دوسرے ملکوں کے لوگوں کو سیاسی وتمدنی مضامین سے محو حیرت کر کے اپنا سکہ جمایا تھا۔ اس زمانہ کا نبی بھی اپنے فلسفہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

وسائنس سے سب کو زیر کرتا اور فلسفہ زمانہ کی طبائع کے مطابق تعلیم دیتا ہے۔ مگر مرزا صاحب نے تو بجائے موحیدہ زمانہ کے حالات کی تعلیم کے دو ہزار برس پیچھے کو ہٹا دیا جو استعارات کفر وشرک کے محمد ﷺ وقرآن نے تیرہ سو (۱۳۰۰) برس تک مٹائے تھے وہ مرزا صاحب نے پھر تازے کئے کہ (۱) میں خدا کے پانی سے ہوں۔ (۲) میں نے دیکھا کہ میں خدا ہوں اور سچ مچ خدا ہوں۔ (۳) مجھ کو خدا نے بمنزلہ بیٹے اور اولاد اور تفرید کے کہا۔ (۴) خدا نے مجھ کو کہا کہ میں تیری حمد کرتا ہوں۔ خدا نے مجھ کو کہا کہ میں تم کو پیدا نہ کرتا تو آسمان کو پیدا نہ کرتا۔ اب تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جس چیز کو تو کہے ہو جا وہ ہو جائے گی۔

حالانکہ ہوا کچھ بھی نہ جیسے کہ زمانہ کی رفتار چلی آتی ہے کہ **مریدان مے پرانند** مرزا صاحب نے دیکھا کہ عوام کرامتوں اور نشانوں پر پھنستے ہیں۔ دوسرے پیروں کی طرح اپنی کرامات ونشانات تصنیف کر دیئے۔ کہ جس پر لوگ ہنس رہے ہیں کہ میں نے خدا کو مجسم دیکھا اور دستخط کرائے۔ سرخی کے دھبے میرے کرتہ پر پڑے۔ خدا میرے میں باتیں کرتا ہے یہ سب نبوت کے منافی ہیں۔

معیار صداقت بستم (۲۰):

نبی جھوٹی فرضی کارروائی نہیں کیا کرتے۔ مرزا صاحب نے جائیداد غیر منقولہ میں سے باغ وزمین اپنی بیوی نصرت جہاں بیگم کے نام گروی کر دی اور ۳۱ سال کی میعاد کے گذرنے کے بعد بیع بالوفا کر دی۔ کہ جائز وارثوں کو حصہ نہ ملے اور پیاری بیوی کی خاطر یہ بے انصافی کی کہ پہلی بیوی کی اولاد کو محروم کر دیا۔ کبھی سنا ہے کہ بیوی نے ان زیورات کے بدلے جو خاوند کا ملک ہے اس کی غیر منقولہ جائداد گروی کرائی ہو اور حضرت اقدس پر بیوی کی یہ بے اعتباری کہ رجسٹری کرائی اور پھر زیورات بھی لے لئے۔ دیکھو نقل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

رجسٹری وھو ھذا:

انتقال جائیداد و مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

(نقل رجسٹری باضابطہ)

منکہ مرزا صاحب غلام احمد خلف مرزا غلام مرتضیٰ مرحوم قوم مغل ساکن و رئیس قادیان تحصیل بٹالہ کا ہوں۔ موازی کنال اراضی نہری خسرہ قصبہ کا کھاتہ نمبر ۱۷۰ معاملہ ۱۲ عمل جمع بللپ ۹، ۱۸۹۷ء واقعقصبہ قا ۲۲۴۷/۱۷۰۳ ۱۷۲۱ جود ہے ۱۴ کنال منظورہ میں سے موازی کنال ۔۔۔۔ نمبری خسرہ نہری ۲۲۴۷/۱۷۰۳ مذکور باغ لگا ہوا ہے۔ اور درختان آم و گھنٹہ و شہتوت وغیرہ اس میں لگے ہوئے پھلے ہوئے ہیں۔ اور موازی ۱۲ کنال اراضی منظورہ چاہی ہے۔ اور بلا شراکۃ الغیر مالک و قابض ہوں سو اب مظہر نے ﷺ برضاؤ رغبت خود بدرستی ہوش و حواس خمسہ اپنی کل موازی ۱۴ کنال اراضی مذکورہ کو معہ درختان مثمرہ وغیرہ موجودہ باغ و اراضی زرعی و نصف حصہ آب و عمارت و چرخ چوب چاہ موجودہ اندرون باغ و نصف حصہ کہو ۔۔۔۔ و دیگر حقوق داخلی و خارجی متعلقہ اس کے بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ سکہ رائج نصف جن کے ما صما ۲۵۰۰ ہوتے ہیں۔ بدست مسمات نصرت جہاں بیگم زوجہ خود رہن و گروی کردی ہے۔ اور روپیہ میں سے تفصیل ذیل زیورات و نوٹ کرنسی نقد مرتھنہ سے لیا ہے۔ کڑے کلاں طلا قیمتی ۵۰ ۷ روپیہ۔ کڑے خوردو طلا قیمتی ۲۵۰ روپیہ ڈنڈیاں ۱۴ عدد۔ بالیاں ۲ عدد۔ نسبی عدد دو ریل طلائی ۲ عدد۔ بالی گھنگرو والی طلائی دو عدد کل قیمتی ۶۰۰ روپیہ۔ کنگن طلائی قیمتی ۲۲۰ روپیہ۔ بند طلائی قیمتی صما روپیہ۔ کھوہ طلائی قیمتی ۲۱۵ روپیہ جھلیاں جوڑ طلائی قیمتی ۳۰۰ روپیہ۔ پونچیاں طلائی بڑی قیمتی چار عدد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۵۰ روپیہ جو جس اور مونگے چار عدد قیمتی ما۔۔۔روپیہ۔ چناں کلاں ۳ عدد طلائی قیمتی ما۔۔۔ چاند طلائی قیمتی۔۔۔ روپیہ۔ بالیاں جراؤ دار سات ہیں قیمتی ما۔۔۔نتھ طلائی قیمتی ما ۔۔۔روپیہ۔ نیکہ طلائی خورد قیمتی ۲۰ روپیہ۔ حمائل قیمتی۔۔۔ روپیہ۔ پہونچیاں خورد طلائی ۲۲۔۔۔روپیہ۔ بڑی طلائی قیمتی۔۔۔ روپیہ۔ ٹیپ جڑاؤ طلائی قیمتی۔۔۔ روپیہ۔ کرنسی نوٹ نمبری ۱۵۹۰۰۰ی ۲۹ لاہور کلکتہ قیمتی۔۔۔ اقرار یہ کہ عرصہ ۳۰ سال تک فک الرہن مرہونہ نہیں کراؤنگا۔ بعد ۳۰ سال مذکور کے ایک سال میں جب چاہوں زر رہن دوں تب فک الرہن کرالوں۔ ورنہ بعد انقضائے میعاد بالا یعنی ۳۱ سال کے تیتیسویں سال میں مرہونہ بالا ان ہی روپیوں پر بیع بالوفا ہو جائے گا اور مجھے دعویٰ ملکیت نہیں رہیگا۔ قبضہ اس کا آج سے کرادیا ہے۔ داخل خارج کروادونگا۔ اور منافع مرہونہ بالا کی قائمی رہن تک مرتہنہ مستحق ہے اور معاملہ فصل خریف ۱۹۵۵ سے مرتہنہ دیگی۔ اور پیداوار لے گی۔ جو ثمرہ اس وقت باغ میں ہے اس کی بھی مرتہنہ مستحق ہے اور بصورت ظہور تنازعہ کے میں ذمہ دار ہوں۔ اور سطر ۳ میں نصف مبلغ ورقم۔۔۔ کے آگے رقم۔۔۔ کو قلم زن کر کے صمار لکھا ہے۔ جو صحیح ہے اور جو درختان خشک ہوں وہ بھی مرتہنہ کا حق ہوگا۔ اور درختان غیر ثمرہ و خشک شدہ کو مرتہنہ واسطے ہر ضرورت و آلات کشادرزی کے استعمال کر سکتی ہے بنابران رہن نامہ لکھدیا ہے کہ سند ہو۔ المرقوم ۲۵ جون ۱۸۹۸ء

بقلم قاضی فیض احمد ۹۴۹ رللہ

العبد: مرزا غلام احمد بقلم خود

گواہ شد: مقبلان ولد حکیم کرم دین صاحب بقلم خود

گواہ شد: نبی بخش نمبردار۔ بقلم خود بٹالہ حال قادیان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسٹامپ بک مکرر دو قطعہ

حسب درخواست جناب مرزا غلام احمد صاحب خلف مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم۔ آج واقعہ ۲۵ جون ۱۸۹۸ء یوم شنبہ وقت ۷ بجے بمقام قادیان تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور آیا اور یہ دستاویز صاحب موصوف نے بغرض رجسٹری پیش کی۔ العبد مرزا غلام احمد را بن مرزا غلام احمد مرزا غلام احمد بقلم خود ۲۵ جون ۹۸ء دستخط احمد بخش رجسٹرار۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب خلف مرزا غلام مرتضیٰ صاحب ساکن رئیس قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور جس کو میں بذات خود جانتا ہوں۔ تکمیل دستاویز کا اقبال کیا وصول پائے۔ مبلغ ۵۰۰۰ صہ ۱۱۱ روپے کے منجملہ ۱۱۱ الف روپیہ کا نوٹ اور زیورات مندرجہ ہذا میرے روبرو معرفت میر ناصر نواب والد مرتہنہ لیا سطر ۹ میں مبلغ ۱۱۱ صہ کی قلم زن کر کے بجائے اس کے ۱۱۱ لکھا ہے۔ از جانب مرتہنہ ناصر نواب حاضر ہے۔ العبد مرزا غلام احمد را بن مرزا غلام احمد بقلم خود ۲۵ جون ۱۸۹۸ء۔ دستخط احمد بخش سب رجسٹرار دستاویز ۱۲۸ میں نمبر ایک بعد ۳۶ صفحہ ۲۶۷، ۲۶۸ آج تاریخ ۲۷ جون ۱۸۹۸ء یوم دوشنبہ رجسٹری ہوئی۔

دستخط احمد بخش سب رجسٹرار۔

معیار صداقت بست و یک (۲۱) :

نبی جوامع الکلم ہوتا ہے۔ یعنی اس کی کلام **ماقل و دل** ہوتی ہے۔ مرزا صاحب کی تحریر اس قدر طول طویل اور مبالغات و استعارات سے مملو ہوتی ہے کہ مطلب خبط ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ اپنی تحریر میں مرزا صاحب کو خود یاد نہیں رہتا کہ پیچھے کیا لکھ آیا ہوں۔ اکثر عبارات متضاد لکھتے ہیں: ﴿**لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا**﴾ یعنی جس کلام میں اختلاف ہو وہ خدا کی طرف سے نہیں۔ مگر مرزا صاحب کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کلام میں اختلاف بہت ہوتا ہے۔ اس لئے خدا کی طرف سے نہیں۔ ''میں کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتا۔'' دوسری جگہ فرماتے ہیں ''جو مجھ کو نہ مانے وہ کافر ہے''۔ ایک جگہ لکھتے ہیں ''فرشتے زمین پر نہیں اترتے''۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں ''فرشتے متشکل ہو کر زمین پر آتے ہیں''۔ مصرعہ

ع من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

دوسری جگہ کہتے ہیں میں رسول ہوں، نبی ہوں جب خدا میرا نام نبی و رسول کہے تو میں کیونکر انکار کروں وغیرہ وغیرہ۔

(۳) نبی کو خدا پر بھروسہ ہوتا ہے اور اپنے وحی والہام پر یقین ہوتا ہے۔ مرزا صاحب نے جو جو کاروائیاں منکوحہ آسمانی کے واسطے کی ہیں ان سے انکی سچائی معلوم نہیں ہوتی۔

نقل اصل خطوط جو مرزا صاحب قادیانی نے مرزا احمد بیگ صاحب اور دیگر رشتہ داروں کو بھیجے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی

مشفقی مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ صاحب سلمہٗ تعالیٰ۔

السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ قادیان میں جب واقعہ ہائلہ محمود فرزند آن مکرم کی خبر سنی تھی تو بہت درد اور رنج اور غم ہوا۔ لیکن بوجہ اس کے کہ یہ عاجز بیمار تھا اور خط نہیں لکھ سکتا تھا۔ اس لئے غرا پرسی سے مجبور رہا صدمہ وفات فرزندان ایک ایسا صدمہ ہے کہ شاید اسکے برابر دنیا میں اور کوئی صدمہ نہ ہوگا۔ خصوصاً بچوں کی ماؤں کیلئے تو سخت مصیبت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتی ہے۔ خداوند تعالیٰ آپ کو صبر بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کوئی بات اس کے آگے ان ہونی نہیں۔ آپ کے دل میں گو اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہو۔ لیکن خداوند علیم جانتا ہے۔ کہ اس عاجز کا دل بالکل صاف ہے اور خدائے قادر مطلق سے آپ کیلئے خیر و برکت چاہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تا کہ میرے دل کی محبت اور اخلاص اور ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے' آپ پر ظاہر ہو جائے مسلمانوں کے ہر ایک نزاع کا اخیری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے۔ جب ایک مسلمان خدا کی قسم کھا جاتا ہے تو دوسرا مسلمان اس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے سو مجھے خدائے تعالیٰ قادر مطلق کی قسم ہے کہ میں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اس عاجز سے ہوگا۔ اگر دوسری جگہ ہوگا تو خدا تعالیٰ کی تنبیہیں وارد ہونگی۔ اور آخر اسی جگہ ہوگا۔ کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے۔ اسلئے میں نے عین خیر خواہی سے آپ کو جتلایا کہ دوسری جگہ اس رشتہ کا کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا۔ میں نہایت ظالم طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا۔ اور میں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپ کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اس رشتہ سے آپ انحراف نہ فرمائیں۔ کہ یہ آپ کی لڑکی کیلئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا۔ اور خدائے تعالیٰ ان برکتوں کا دروازہ کھول دیگا جو آپ کے خیال میں نہیں۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی جیسا کہ یہ اس کا حکم ہے جسکے ہاتھ میں زمین اور آسمان کی کنجی ہے تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی۔ اور آپ کو شاید معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیشگوئی اس عاجز کی ہزارہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے۔ اور میرے خیال میں شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہوگا جو اس پیشگوئی پر اطلاع رکھتا ہے اور ایک جہان کی اسکی طرف نظر لگی ہوئی ہے۔ اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلے تو ہمارا پلہ بھاری ہو۔لیکن یقیناً خدا اُن کو رسوا کرے گا۔ اور اپنے دین کی مدد کرے گا۔ میں نے لاہور میں جا کر معلوم کیا کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد اس پیشگوئی کے ظہور کے لئے بصدق دل دعا کرتے ہیں سو یہ انکی ہمدردی اور محبت ایمانی کا تقاضہ ہے اور یہ عاجز جیسے **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پر ایمان لایا ہے ویسے ہی خداوند تعالیٰ کے ان الہامات پر جو تواتر سے اس عاجز پر ہوئے ایمان لاتا ہے اور آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیشین گوئی کے پورا ہونے کیلئے معاون بنیں تا کہ خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ خدا تعالیٰ سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کر سکتا۔اور جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہے زمین پر وہ ہرگز بدل نہیں سکتا۔خدا تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا میں کی برکتیں عطا کرے۔اور اب آپ کے دل میں وہ بات ڈالے جس کا اس نے آسمان پر سے مجھے الہام کیا ہے۔آپ کے سب غم دور ہوں اور دین اور دنیا دونوں آپ کو خداوند تعالیٰ عطا فرمائے۔اگر میرے سے اس خط میں کوئی ناملائم لفظ ہو تو معاف فرمادیں۔ والسلام۔ خاکسار احقر عباداللہ غلام احمد عفی عنہ ۱۷ جولائی ۱۸۹۰ء بروز جمعہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی

مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب سلمہٗ تعالیٰ السلام علیک ورحمۃ اللہ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا۔اور میں آپ کو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں۔لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سناتا ہوں آپ کو اس سے بہت رنج گذریگا۔مگر میں محصلہ ان لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں جو مجھے ناچیز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

بناتے ہیں۔اور دین کی پرواہ نہیں رکھتے۔آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہو رہی ہے۔اب میں نے سنا ہے کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور آپکے گھر کے لوگ اس مشورے میں ساتھ ہیں۔آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں۔ بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں۔عیسائیوں کو ہنسانا چاہتے ہیں۔ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔اور اللہ رسول ﷺ کے دین کی کچھ بھی پرواہ نہیں رکھتے۔اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ اسکو خوار کیا جائے' ذلیل کیا جائے' روسیاہ کیا جائے۔یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں۔اب مجھ کو بچالینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔اگر میں اُسکا ہونگا تو وہ ضرور مجھے بچائیگا۔اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھ سکتا۔کیا میں چوہڑا یا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔بلکہ وہ اب تک ہاں سے ہاں ملاتے رہے اور اپنے بھائی کیلئے مجھے چھوڑ دیا۔اور اب اس لڑکی کے نکاح کیلئے سب ایک ہو گئے۔یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض کہیں جائے مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا اور جن کی لڑکی کیلئے چاہتا تھا کہ اُس کی اولاد ہو وہ میری وارث ہو۔وہی میرے خون کے پیاسے وہی میری عزت کے پیاسے ہیں اور چاہتے ہیں کہ خوار ہو اور روسیاہ ہو۔خدا بے نیاز ہے جس کو چاہے روسیاہ کرے۔مگر اب تو وہ مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔میں نے خط لکھے کہ پرانا رشتہ مت توڑو۔خدا تعالیٰ سے خوف کرو۔کسی نے جواب نہ دیا بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی نے جوش میں آکر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے۔صرف عزت بی بی نام کیلئے فضل احمد کے گھر میں ہے' بیشک وہ طلاق دیدے ہم راضی ہیں۔اور ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے۔ہم اپنے بھائی کے خلاف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرضی نہیں کریں گے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں۔ پھر میں نے رجسٹری کرا کر آپ کی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا مگر کوئی جواب نہ آیا۔ اور بار بار کہا کہ اس سے کیا ہمارا رشتہ باقی رہ گیا ہے؟ جو چاہے کرے ہم اسکے لئے اپنے خویشوں، اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے۔ مرتا مرتا رہ گیا ابھی مرا بھی ہوتا۔ یہ باتیں آپ کی بیوی صاحبہ کی مجھ تک پہنچی ہیں۔ بیشک میں ناچیز ہوں، ذلیل ہوں اور خوار ہوں۔ مگر خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب میں جب ایسا ذلیل ہوں تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے۔ لہٰذا میں نے ان کی خدمت میں خط لکھدیا ہے کہ اگر آپ اپنے ارادہ سے باز نہ آئیں اور اپنے بھائی کو اس ارادہ سے روک نہ دیں پھر جیسا کہ آپ کی خود منشا ہے کہ میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں نہیں رکھ سکتا بلکہ ایک طرف جب محمدی کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دیگا۔ اگر نہیں دیگا تو میں اُسکو عاق اور لاوارث کرونگا۔ اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کرو گے اور یہ اس کا ارادہ بند کرادو گے تو میں دل و جان سے حاضر ہوں اور فضل احمد کو جو میرے قبضہ میں ہے ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کیلئے کوشش کرونگا۔ اور میرا مال انکا مال ہوگا۔ لہٰذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ آپ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آجائیں اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کریں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روکدے۔ ورنہ مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کیلئے یہ تمام رشتے ناطے توڑ دونگا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھے گا۔ اور جب آپ کی بیوی کی خوشی ثابت ہو۔ ورنہ جہاں میں رخصت ہوا۔ ایسے ہی سب ناطے رشتے بھی ٹوٹ گئے۔ یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہاں تک درست ہیں۔ واللہ اعلم خاکسار غلام احمد از لدھیانہ اقبال گنج ۴ر مئی ۱۸۹۱ء

نقل اصل خط مرزا صاحب جو بنام والدہ عزت بی بی تحریر کیا تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحمدہٖ تعالیٰ

والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک محمدی مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے سارے رشتے ناطے توڑ دونگا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ اس لئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کرادو۔ اور جس طرح تم سے ہوسکتا ہے اسکو سمجھا دو۔ اور اگر ایسا نہیں ہوگا تو آج میں نے مولوی نوردین صاحب فضل احمد کو خط لکھدیا ہے اور اگر تم اس ارادے سے باز نہ آؤ تو فضل احمد عزت بی بی کیلئے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے۔ اور اگر فضل احمد طلاق لکھنے میں عذر کرے تو اس کو عاق کیا جائے اور اپنے بعد اسکو وارث نہ سمجھا جائے۔ اور ایک پیسہ وراثت کا اسکو نہ ملے۔ سو امید رکھتا ہوں کہ شرطی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا آجائیگا۔ جسکا یہ مضمون ہوگا کہ اگر مرزا احمد بیگ محمدی کے غیر کے ساتھ نکاح کرنے سے باز نہ آئے تو پھر اسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جائے عزت بی بی کو تین طلاق ہیں۔ سو اس طرح لکھنے سے اس طرف تو محمدی کا کسی دوسرے سے نکاح ہوگا اور اسطرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی۔ یہ شرطی طلاق ہے۔ اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں۔ اور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کردونگا۔ اور پھر میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھا لو تو آپ کیلئے بہتر ہوگا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

عزت بی بی کی بہتری کیلئے ہر طرح سے کوشش کرنا چاہا تھا اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی۔ مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے۔ یاد رہے کہ میں نے کوئی کچی بات نہیں لکھی۔ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں ایسا ہی کرونگا۔ اور خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے جس دن نکاح ہوگا اس دن عزت بی بی کا نکاح نہیں رہے گا۔

راقم غلام احمد از لودھیانہ اقبال گنج ۴ رمئی ۱۸۹۱ء۔

از طرف عزت بی بی بطرف والدہ

اس وقت میری بربادی اور تباہی کی طرف خیال کرو۔ مرزا صاحب کسی طرح مجھ سے فرق نہیں کرتے۔ اگر تم اپنے بھائی میرے ماموں کو سمجھاؤ تو سمجھا سکتے ہو۔ اگر نہیں تو پھر طلاق ہوگی اور ہزار ہا طرح کی رسوائی ہوگی۔ اگر منظور نہیں تو خیر۔ جلدی مجھے اس جگہ سے لیجاؤ۔ پھر میرا اس جگہ ٹھہرنا مناسب نہیں جیسا کہ عزت بی بی نے تاکید سے کہا ہے۔ اگر نکاح رک نہیں سکتا پھر بلا توقف عزت بی بی کیلئے کوئی آدمی قادیان میں بھیج دو تا کہ اسکو لے جائے۔

ناظرین! انصاف کریں کہ یہ **مامور من اللہ** اور خدا پر یقین کرنیوالوں کا کام ہے؟ ﴿اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ کے یہی معنی ہیں؟

معیار صداقت بست وسہ (۲۳):

نبی کا خود خدا حافظ ہوتا ہے اور نبی ڈرتا نہیں۔ رسول اللہ ﷺ ایک درخت کے نیچے سو گئے۔ تلوار شاخ سے آویزاں کردی۔ غورث ابن الحرث آیا تلوار نکال کر نبی ﷺ کو گستاخانہ جگایا۔ بولا! اب تم کو میرے ہاتھ سے کون بچائیگا؟ فرمایا اللہ۔ وہ چکر کھا کر گر گیا۔ آپ نے تلوار اٹھائی اور فرمایا اب تجھے میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟ وہ حیران ہو گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

(صحیح بخاری)

مرزا صاحب کو آریوں کا خط دھمکی کا پہنچا تو گھر سے باہر اکیلے نہ نکلتے اور سیر کو جاتے تو بہت لوگ ہمراہ لے جاتے۔ ڈر کے مارے حج کو نہ گئے۔ ان باتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ انکو خود یقین نہیں کہ میں سچا نبی ہوں۔ ورنہ جسکا خدا حامی ہو اسکو ڈر کس کا۔ اور یہ جھوٹ تھا کہ انکو اپنے الہاموں پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ قرآن پر۔

معیار صداقت بست و چہار (۲۴):

نبی بہادر ہوتا ہے بزدل نہیں ہوتا۔ مگر مرزا صاحب نے تمام بہادروں و مجاہدوں کو خونی و وحشی کہا ہے۔ کیونکہ آپ جو اس صفت سے عاری تھے۔ مہدویت کا دعویٰ تو کر دیا مگر جب جنگ کا فرض بتایا گیا تو فرمایا کہ مہدی خونی نہ ہوگا۔

زاہد نداشت تاب وصال پری رخاں
کنجی گرفت وترس خدا را بہانہ ساخت

حالانکہ سچے نبی محمد رسول اللہ ﷺ اس قدر بہادر تھے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہیں کہ جس جگہ کفار کا غلبہ ہوتا تھا تو ہم رسول اللہ ﷺ کے بازو کے نیچے پناہ لیکر لڑتے تھے اور رسول اللہ ﷺ جیسا کوئی بہادر نہ پاتے۔

(دیکھو آداب و اخلاق رسول اللہ ﷺ مصنف امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

نیچے ہم ایک فہرست دیتے ہیں جس میں مرزا صاحب کی پیش گوئیاں جو غلط نکلیں تاکہ لوگوں کو دھوکہ نہ ہو۔ کیونکہ ان کے مرید خلاف واقعہ بقول **پیراں نمی پرند و مریداں مے پرانند**۔ اُن کی سچائی ان کی پیش گویاں سے ثابت کرتے ہیں **وھو ھذا:**

۱..... عنموائیل اور بشیر کی ولادت کی پیشگوئی جس کی نسبت کہا تھا **کان اللہ نزل من**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

السمآء اور جس کی ۱۸؍اپریل ۱۸۸۶ء کو اشاعت کی گئی تھی کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہوگا۔

۲.....بہت سی خواتین مبارکہ جو والدہ محمود کے علاوہ ہیں' نکاح میں آنی تھیں۔

(اشتہار ۲۰؍فروری ۱۹۰۶ء)

۳.....ان خواتین سے جو زوجہ دوئم کے علاوہ بہت نسل کا ہونا۔

۴.....۱۸؍اپریل ۱۹۰۴ء کو ایک قیامت خیز زلزلہ کی خبر دی اور اس کی میعاد دو سال آئندہ کی بہار تک بتلائی۔

۵.....۲۸؍فروری ۱۹۰۶ء کو پھر شائع کیا ''زلزلہ آنے کو ہے''۔ خود باغ میں ڈیرہ لگائے۔

۶.....دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا' پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے۔ (مرزا کے مخالف کوئی بارشوں میں نہیں پکڑے گئے)۔

۷.....''موت تیراں ماہ حال کو' بدر ۲۷؍ستمبر ۱۹۰۶ء ۱۳ شعبان کو کوئی موت نہیں ہوئی۔

۸.....ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی نسبت ۳۰؍مئی ۱۹۰۶ء کو شائع کیا ''فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے''۔ آج ۳۰؍ستمبر ۱۹۰۷ء تک میں بالکل صحیح سلامت ہوں۔ اور دجالی فتنہ کو پاش پاش کر رہا ہوں۔

۹.....۱۵؍فروری ۱۹۰۷ء کو شائع کیا کہ ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہ رہے گا۔

۱۰.....منشی الٰہی بخش صاحب مرحوم کی نسبت پیشگوئی کی کہ مرزا پر ایمان لے آئیگا۔

۱۱.....سلطان محمد کی نسبت پیش گوئی کی کہ وہ یوم نکاح سے ڈھائی سال کے اندر فوت ہو جائے گا۔ ۱۰؍جولائی ۱۹۱۰ء

۱۲.....دختر احمد بیگ کی نسبت پیش گوئی کی کہ اس کے ساتھ مرزا کا نکاح ہو چکا اور وہ ضرور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

واپس آئے گی۔ ۱۰ر جولائی ۸۸ء

۱۳.....مولوی محمد حسین پر چالیس یوم کے اندر ذلت آنے کی پیشگوئی۔

۱۴.....مولوی محمد حسین، ملاں محمد بخش اور ابوالحسن متبنّٰی کی تیرہ (۱۳) مہینہ میں ذلت۔

۱۵.....**ما انا کالقران وسیظھر علی یدی ما ظھر من الفرقان.** (جو کچھ اصلاحیں قرآن مجید نے کیں اس کا کروڑواں حصہ بھی مرزا صاحب سے آج تک نہیں ہو سکا)۔

۱۶.....عود جوانی کا الہام مشتہرہ ۲۴ر مئی ۱۹۰۶ء۔

۱۷.....**رد علیھا روحھا وریحانھا** نصرت جہاں بیگم زوجہ مرزا کی تازگی اور جوانی واپس لائی جائے گی۔

۱۸.....۱۸ر فروری ۱۹۰۷ء کا الہام **کل الفتح عبدہ.**

۱۹.....پہلے بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری کیا گیا تھا' اب ان کی دل جوئی ہوگی۔ ۱۱ر فروری ۱۹۰۶ء کا الہام۔

۲۰.....عبداللہ آتھم کی نسبت پیشگوئی میعاد مشتہرہ کے اندر نہ تو فوت ہوا، نہ اس نے عاجز انسان کو خدا بنانے سے رجوع کیا۔ نہ اندھے دیکھنے لگے، نہ لنگڑے چلنے لگے، نہ بہرے سننے لگے، نہ سچے کی بڑی عزت ہوئی، نہ جھوٹے کی ذلت۔

۲۱.....دسمبر ۱۹۰۲ء تک نشان آسمانی کے ظہور کی پیشگوئی جو مخالفوں کو ہلاکت کر دیگا۔

۲۲.....طاعون سے قادیان بچے رہنے کی پیشگوئی۔ (کشتی نوح)

۲۳.....مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت پیشگوئی کہ وہ پیشگوئیوں کی پڑتال کے واسطے کبھی قادیان نہ آئے گا۔

۲۴.....مولوی محمد حسین صاحب کی نسبت پیشگوئی کہ وہ اس پر ایمان لے آئیں گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

(ص ۱۵۱ اعجاز احمدی)

۲۵..... **الکلب یموت علی الکلب** ایک مولوی کی نسبت کہ وہ باون سال کی عمر میں مرجائے گا۔ (مگر اب ان کی عمر ستر سال ہے)۔

۲۶..... **لک الخطاب العزة** ۔

۲۷..... قیصر ہند کا شکریہ

۲۸..... سید امیر شاہ رسالدار میجر سردار بہادر سے پانسو روپیہ پیشگی لیکر فرزند ولانے کا وعدہ۔

۲۹..... منشی سعد اللہ لودھیانوی کے ابتر ہو جانے کی پیشین گوئی۔

۳۰..... **انی احافظ کل من فی الدار**۔ (خاص مرزا کے گھر میں عبدالکریم سیالکوٹی اور پیرا ندتہ طاعون سے ہلاک ہوئے)۔

۳۱..... مریدوں کی طاعون سے حفاظت۔ (مگر بڑے بڑے مرزائی طاعون سے ہلاک ہوئے مثلاً برہان الدین جہلمی، محمد افضل ایڈیٹر البدر اور اس کا لڑکا مولوی عبدالکریم سیالکوٹی، مولوی محمد یوسف سنوری، عبداللہ سنوری کا بیٹا، ڈاکٹر بوڑیخاں، قاضی ضیاء الدین، ملاں جمال الدین سیدوالہ، حکیم فضل الٰہی، مرزا فضل بیگ وکیل، مولوی محمد علی ساکن زیرہ، مولوی نور احمد ساکن لودھی ننگل، ڈنگہ کا حافظ۔ "ماخوذ از ذکر الحکیم")۔

فصل اُن دلائل میں جو مرزائی صاحبان مرزا صاحب کی نبوت میں پیش کرتے ہیں اور انکے جواب

دلیل نمبر ۱: مرزا صاحب چونکہ مسیح موعود ہیں، اس واسطے نبی ہیں۔

جواب ۱..... حدیث شریف میں محمد رسول اللہ ﷺ نے مسیح موعود حضرت عیسیٰ ابن مریم کو فرمایا اور وہی نبی اللہ ہے۔ اس شک کے دور کرنے کے واسطے کہ کوئی بغیر عیسیٰ علیہ السلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہ کرے۔ اس طرح تفریق کر دی کہ عیسیٰ علیہ السلام بیٹا مریم کا' نبی اللہ کہ جسکے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں' آخر زمانہ میں نزول فرمائے گا۔ دنیا میں اس سے زیادہ کوئی فرق کرنے والے صاف الفاظ نہیں ہو سکتے۔ **اوّل**: عیسیٰ کہا۔ **دوم**: اس کی ماں کا نام اس واسطے بتایا کہ اس کا مرد باپ نہ تھا یعنی وہی عیسیٰ جو بغیر باپ پیدا ہوا۔ **سوم**: نبی اللہ یعنی وہی عیسیٰ جو چھ سو برس مجھ سے پہلے نبی و رسول تھا۔ **چہارم**: جسکے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں اور سوائے میرے درمیانی عرصہ میں کوئی نبی نہیں۔ اور جائے نزول دمشق فرمایا۔ چنانچہ وہ حدیث یہ ہے: **عن أبی هريرة انّ النّبی ﷺ قال الأنبيآء اخوة لعلّاتٍ أمّهاتهم شتّى ودينهم واحد وانی أوْلى النّاس بعيسى بن مريم لأنّه لم يكن نبی بينی وبينه وانّه نازل فاذا رأيتموه فاعرفوه رجلا مربوعا الى الحمرة والبياض** ..... (الخ) (رواه احمد وابوداؤد وبسند صحيح) ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمام انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہیں کہ فروعی احکام اُن کے مختلف ہیں اور دین انکا ایک ہے یعنی توحید و دعوت الی الحق میں متفق ہیں اور میں قریب تر ہوں عیسیٰ بن مریم کے' اس لئے کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں اور بیشک وہ آنے والا ہے۔ جب تم اسکو دیکھو تو اسکی پہچان یہ ہے کہ ایک مرد میانہ قد گندم گوں گیروے کپڑے پہنے ہوئے ہے۔ پھر فوت ہوگا اور مسلمان اس کا جنازہ پڑھیں گے''۔

(روایت کیا اس حدیث کو امام احمد اور ابوداؤد نے ساتھ سند صحیح کے)

اب کس قدر زبردستی ہے ایسے ایسے صاف نشانات و علامات تک ہوتے ہوئے ایک شخص غلام احمد جسکے باپ کا نام غلام مرتضیٰ ہو۔ پنجاب قادیان کا رہنے والا ہو مسیح موعود کا دعویٰ کرے اور حضرت ایلیا کا نام لیکر لوگوں کو مغالطہ میں ڈالے کہ حضرت ایلیا کا دوبارہ آنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ملاکی نبی کی کتاب میں تھا اور وہ نہ آیا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ وہ ایلیا یحییٰ تھا۔ حالانکہ یہ غلط ہے اور مسیح موعود کے ساتھ اُسکی کوئی مشابہت نہیں۔ **اوّل**: حضرت ایلیا کے باپ کا نام نہیں بتایا گیا تھا۔ **دوم**: حضرت ایلیا بغیر باپ پیدا نہ ہوئے تھے۔ اور نہ ان کی والدہ کا نام ملاکی نبی نے بتایا۔ **سوم**: وہ رسول اللہ ﷺ سے پہلے بغیر فاصلہ دیگر نبی نہ تھے۔ علاوہ برآں جب یحییٰ کو پوچھا گیا کہ تو وہ ہی ایلیا ہے جسکی خبر ملاکی نبی نے دی تھی تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے انکار کیا کہ نہیں میں وہ نہیں۔ مدعی ست وگواہ چست کا معاملہ ہے۔ اور پھر جب تورات وانجیل مرزا صاحب کے نزدیک محرف اور غیر معتبر ہیں تو پھر یہ کیا ثبوت ہے کہ ایلیا کا قصہ درست ہے۔ اور اگر درست ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا اور واپس آنا بھی جب اناجیل میں ہے تو درست ہوا۔ مگر یہ کس قدر بے انصافی ہے کہ مرزا صاحب کے مطلب کے واسطے وہی انجیل جو غیر معتبر ہے، معتبر ہو جاتی ہے۔ اور جب فریق مقابل کا مطلب حاصل ہو تو ردّی اور غیر معتبر ومحرف رہتی ہے۔ غرض مسیح موعود تو وہی حضرت عیسیٰ نبی اللہ ناصری صاحب انجیل جسکے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمانا ہرگز ہرگز ٹل نہیں سکتا۔ اگر رسول اللہ ﷺ پر ایمان ہے تو مانو اور اگر اُسکو مخبر صادق نہیں یقین کرتے تو جسکو چاہو مانو آپ کو اختیار ہے۔

۲..... نبی اللہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب تھا جسکو آپ مار بیٹھے ہیں اور بقول آپ کے جو مرجائے اسکو خدا واپس نہیں لاسکتا۔ تو مرزا صاحب پھر نبی اللہ کیسے ہوئے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے بعد جدید نبی نہیں آسکتا اور یہ مرزا صاحب مان چکے ہیں کہ جدید نبی محمد ﷺ کے بعد نہیں آیا۔ چنانچہ ان کی اصل عبارت رفع شک کے واسطے لکھتا ہوں:

"حضرت محمد مصطفیٰ ختم المرسلین کے بعد دوسرے مدعی نبوت ورسالت کو کافر و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کاذب جانتا ہوں میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہوگئی"۔ (دیکھو بند ل نمبر ۹ ازالہ اوہام صفحہ ۵۷۷)

"خاتم النبیین ہونا ہمارے نبی ﷺ کا کسی دوسرے نبی کے آنے سے مانع ہے جو آیت خاتم النبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرائیل علیہ السلام بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کیلئے وحی نبوت لانے سے بند کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا"۔

(دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۵۸۶)

جب نیا نبی کوئی نہیں آیا تو پھر مرزا صاحب کس طرح نبی ہوئے۔ مسیح موعود کے دعویٰ سے کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ یہ ایسی ردی دلیل ہے کہ جیسے کوئی شخص کہے کہ میں ڈپٹی کمشنر ہوں۔ جب اس سے ثبوت مانگا جائے تو کہے کہ فلاں حکم شاہی میں لکھا ہوا ہے' کہ ۲۶ مئی ۱۹۰۰ء کو دہلی کا ڈپٹی کمشنر لاہور آئیگا۔ چونکہ ۲۶ تاریخ ہوگئی ہے اور کوئی ڈپٹی کمشنر لاہور میں نہیں آیا۔ پس میں چونکہ مدعی ہوں اور "حکم شاہی" میں ہے کہ آنیوالا ڈپٹی کمشنر ہوگا اس لئے میں ڈپٹی کمشنر ہوں۔ جیسا یہ باطل ہے اسی طرح مرزا کا دعویٰ باطل ہے۔

۳..... جب عیسیٰ علیہ السلام جن کے نزول کی خبر مخبر صادق نے دی ہے وہ آتا ہی نہیں کیونکہ بقول آپ کے مر چکا ہے تو پھر جھگڑا ہی طے ہے۔ پھر مسیح موعود کوئی آیا ہی نہیں' یہ سب امیدیں تو رسول اللہ ﷺ نے **ان عیسیٰ لم یمت وانه راجع الیکم** سے دلائی ہوئی ہیں۔ یعنی عیسیٰ نہیں مرا اور وہ تمہاری طرف واپس آنیوالا ہے۔ اور یہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ کی تفسیر ہے۔ پس جو امر قرآن وحدیث سے ثابت ہوا' اگر آپ اس سے انکار کر کے عیسیٰ کو مار کر دفن بھی کشمیر میں کر چکے تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر اب مسیح موعود کیسا۔ جب آنیوالا مر چکا تو اب کسی نے آنا ہی نہیں۔ اور اگر کہو کہ ظلی وبروزی طور پر آنا تھا وہ آیا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جتنے فرقے اہل اسلام کے ہیں کوئی ایک بھی عیسیٰ علیہ السلام کے بروزی نزول کا قائل نہیں۔ سب کے سب اصالتاً نزول کے قائل ہیں۔ قرآن وحدیث، قول صحابہ واجتہاد ائمہ اربعہ تابعین وتبع تابعین کسی میں سے کوئی ایک تو نکالو کہ جو بروزی اور ظلی نزول کا قائل ہو۔ مرزا صاحب نے بڑا زور لگا کر اور تلاش کر کے صرف ایک تحریر حضرت محمد اکرم صابری کی نکالی ہے۔ چنانچہ ''ایام صلح'' کے صفحہ ۱۳۸ پر لکھتے ہیں: ''ایک گروہ اکابر صوفیہ نے نزول جسمانی سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ نزول مسیح موعود بطور بروز کے ہوگا''۔ چنانچہ ''اقتباس انوار'' میں جو تصنیف شیخ محمد اکرم صابری ہے جس کو صوفیوں میں بڑی عزت سے دیکھا جاتا ہے۔ جو حال میں مطبع اسلامی لاہور میں ہمارے مخالفوں کے اہتمام سے چھپی ہے، یہ عبارت لکھی ہے: **روحانیت مکمل گاھے بر ارباب ریاضت چناں تصرف می فرماید کہ فاعل افعاں شاں مے گردد وایں مرتبہ را صوفیہ بروزی گویند. وبعضے برآنند کہ روح عیسی در مھدی بروز کند و نزول عبارت از ھمیں بروز است مطابق ایں حدیث کہ (لامھدی الا عیسٰی ابن مریم) وایں مقدمہ بہ غایت ضعیف است.** مرزا صاحب نے **ایں مقدمہ بہ غایت ضعیف است** کو چھوڑ دیا ہے۔ اور صرف **لا تقربوا الصلوٰۃ** پیش کر کے عوام کو مغالطہ دیا ہے جو مدعی نبوت کی شان سے بعید ہے۔ نبی کسی کو دھوکہ نہیں دیتا اور نہ کسی سے غلط بیانی کرتا ہے۔ گو مرزا صاحب نے یہاں اول تو غلط بیانی کی ہے کہ شیخ محمد اکرم صابری بروزی نزول کے قائل ہیں اور اصل نزول عیسیٰ کے منکر ہیں۔ حالانکہ وہ تردید کر رہے ہیں کہ ایک فرقہ جو یہ کہتا ہے کہ نزول بروزی ہوگا اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

لامهدی الا عیسی ابن مریم سے سند پکڑتے ہیں، ضعیف ہے۔ مگر مرزا صاحب نے **این مقدمه به غایت ضعیف است** کو چھوڑ کر دھوکہ دیا ہے۔ حضرت محمد اکرم صابری کا یہ ہرگز مذہب نہیں تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بروزی ہوگا۔ بلکہ وہ تو اس کی تردید کرتے ہیں۔ اور حدیث **لامهدی الا عیسی** کو بھی ضعیف کہتے ہیں۔ چنانچہ دوسری جگہ اسی کتاب کے صفحہ ۷ میں لکھتے ہیں: **یك فرقه برآں رفته اند که مهدی آخر زمان عیسی علیہ السلام ابن مریم است. وایں روایت بغائیت ضعیف است. زیرآنکه اکثر احادیث صحیح ومتواتر از رسالت پناه ﷺ ورود یافته که مهدی آخر زماں از بنی فاطمه خواهد بود. وعیسیٰ باد اقتدا کرده نماز خواهد گذارد. وجمیع عارفان صاحب تمکین برایں متفق اند. چنانچه شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ درفتوحات مکی مفصل نوشته است که مهدی آخر زماں از آل رسول ﷺ من اولاد فاطمه زهره رضی اللہ عنها ظاهر مے شود واسم او اسم رسول الله ﷺ باشد۔**

ناظرین! غور فرمائیں کہ یہ راست باز کا کام ہے کہ اپنے مطلب کے ثابت کرنے کیواسطے دھوکہ دے۔ صرف اس خیال سے کہ کون اصل کو دیکھے گا۔ آدھی عبارت لکھ کر اپنا مدعا ثابت کرنے کی کوشش کرے اور اس بات کو گناہ نہ سمجھے۔ بھلا کوئی ایماندار ایسا دھوکہ دیتا ہے کہ جو شخص ایک بات کو ضعیف کہہ رہا ہو اسی کو اس کی عبارت کا حصہ چھوڑ کر کہا جائے کہ اس کا بھی یہی مذہب تھا۔ ایسا بیخوف تو کوئی نہیں ہے کہ ظاہرا دیکھتا ہے کہ شیخ محمد اکرم کہہ رہا ہے کہ چونکہ حدیث **لا مهدی الا عیسی ابن مریم** ضعیف ہے اور اس کے مقابل صحیح حدیثوں میں ہے کہ مہدی آل رسول سے ہوگا۔ مرزا صاحب اس واسطے کہ میں آل رسول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے نہیں ہوں۔ اور مہدی کا دعویٰ کیا ہے اس واسطے مغالطہ دہی سے کام لیا جائے۔ افسوس! اس درجہ کا عالم ہو اور دعاوی میں تو آسمان پر چلا جائے اور راستبازی یہ ہے کہ صریح دھوکہ دیتا ہے کہ محمد اکرم بروز کا قائل ہے حالانکہ وہ ضعیف کہہ رہا ہے۔ بروز اور تناسخ ایک ہی ہے۔ صرف لفظی تنازعہ ہے کیونکہ شیخ محمد اکرم نے صاف لکھ دیا ہے کہ **روح عیسیٰ در مهدی بروز کند** اور تناسخ بھی یہی ہے کہ ایک روح جو پہلے دنیا سے گذر چکی ہے پھر دوبارہ آکر ویسے ہی کام کرے جیسا کہ پہلے کر چکی ہے اور مرزا صاحب بھی یہی کہتے ہیں کہ میرے میں روح عیسوی کام کر رہی ہے، یہ تناسخ نہیں تو اور کیا ہے؟ اور تناسخ باطل ہے۔ بروز کا مسئلہ نہ قرآن میں ہے اور نہ کسی حدیث میں ہے اس لئے باطل ہے۔ اگر صفاتی بروز مطلب ہے تو یہ مرتبہ ہر ایک انسان کو حاصل ہے جب کوئی شخص صبر کرے گا تو حضرت ایوب علیہ السلام کی صفت کا ظہور ہوگا اور جب توحید پھیلائے گا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور محمد ﷺ کا بروز ہوگا اور جب سخاوت کرے گا تو حاتم طائی کا بروز ہوگا۔ اور جب تکبر و غرور کرے گا تو فرعون کا بروز ہوگا۔ اس صفاتی بروز سے تو نبوت ثابت نہیں ہوتی' بلکہ مسیلمہ کذاب کا بروز ثابت ہوتا ہے کہ پہلے مسیلمہ کی روح نے مسیلمہ کے وجود میں دعویٰ نبوت کیا' اب مرزا صاحب کے وجود میں دعویٰ نبوت کر رہی ہے۔

۴..... صوفیہ کرام کس طرح صحیح حدیثوں کے برخلاف کہہ سکتے ہیں۔ ہم نیچے وہ حدیثیں جو مہدی کے بارے میں ہیں لکھتے ہیں تاکہ مرزا صاحب کا جھوٹ ظاہر ہو اور مہدی کا دعویٰ بے ثبوت ثابت ہو کیونکہ مرزا صاحب فارسی النسل ہیں اور مہدی فاطمی حسینی قریشی النسب ہوگا۔ **فی روایة لابی داؤد "قال رسول الله لولم یبق من الدنیا الا یوم یطول الله ذلک الیوم حتی یبعث فیه رجل منی أو من أهل بیتی یطابق اسمه**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسمی واسم ابیه اسم ابی یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا". ترجمہ: ''ایک روایت ابوداؤد کی یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے اگر دنیا سے صرف ایک دن ہی باقی رہ گیا ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اس دن کو دراز کریگا ایسا کہ بھیج دے گا اس دن میں ایک شخص کو میری نسب سے یا میری اہل بیت میں سے۔ نام اس کا میرے نام کے اور نام باپ اسکے کا باپ میرے کے مطابق ہوگا اور وہ بھر دیگا زمین کو انصاف اور عدل سے جیسا کہ زمین بھری ہوئی ہوگی ظلم اور ستم سے''۔ **وعن ام سلمة قلت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول المهدی من عترتی من اولادی فاطمه.** (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: ام سلمہ زوجہ مطہرہ حضرت نبینا ﷺ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے: امام مہدی میری اولاد یعنی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہونگے۔

ناظرین! اب تو مرزا صاحب کا جھوٹ معلوم ہوا کہ صوفیائے کرام بروزی نزول کے قائل ہیں۔ اب ہم جب دوسری حدیثوں کی طرف دیکھتے ہیں جن میں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرا بھائی عیسیٰ بیٹا مریم کا نازل ہوگا۔ **فانه لم یمت الی الان بل رفع اللہ الی هذا السمآء** ترجمہ: فی الواقع حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت تک نہیں مرے بلکہ خدا نے انکو آسمان پر اٹھالیا ہے۔ (کنزالعمال)۔ **ینزل عیسٰی عند المنارة البیضاء فی دمشق** یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے سفید منارہ پر اتریں گے۔ تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ بروز کا مسئلہ بالکل بے بنیاد ہے۔ اور جو امر قرآن و حدیث کے برخلاف اور اجماع امت کے برخلاف ہو وہ کیونکر ایک شخص صاحب غرض کے کہنے سے مان لیا جائے۔ مرزا کی غرض ہے کہ بروز ثابت ہو اور میں عیسیٰ و مہدی بنوں جو کہ بالکل غلط اور خودغرضی پر مبنی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب عیسیٰ علیہ السلام الگ وجود ہیں اور مہدی الگ ہیں اور پھر دونوں کے خروج ونزول کی جگہ بھی الگ الگ ہے اور فرائض منصبی بھی الگ الگ ہیں تو پھر کس قدر ضد اور ہٹ دھرمی ہے کہ بلا دلیل بروز بروز کہتے جاتے ہیں۔ جب مسلمانوں کا متفقہ اصول ہے کہ قرآن و حدیث کے برخلاف کوئی مسئلہ نہیں مانا جاتا تو پھر بروز کا مسئلہ احادیث صحیحہ کے برخلاف کس طرح مانا جائے۔ عیسیٰ علیہ السلام دمشق میں نزول فرمائیگا اور مہدی کرمہ خراساں سے نکلے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریگا اور مہدی سفیان کے فتنہ کو دور کرے گا۔ پھر کون شخص مان سکتا ہے کہ غلام احمد قادیان پنجاب سے دعویٰ کرنے والا ہے، دونوں کا بروز ہے اور نبی کہلا سکتا ہے۔

دلیل نمبر ۲: دلیل مرزا صاحب کی نبوت کی یہ ہے کہ انکا کلام بے مثل ہے۔

جواب: یہ زعم ہر ایک شاعر کو ہوا کرتا ہے کہ میرا جیسا کلام کسی کا نہیں۔ پس مرزا صاحب کو یہ زعم اچنبہ نہیں ہوا۔ ہم نیچے اکثر شاعروں کے نام بمعہ اُن کے اشعار کے درج کرتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے کلام کے بے مثل ہونے کا دعویٰ کیا۔

۱.....متنبی شاعر عربی کا' اپنا معجزہ اپنے اشعار پیش کرتا تھا۔

۲.....محمد علی بابی ہر روز ایک ہزار شعر مناجات کا نظم کرتا تھا جو کوئی اور نہ کرسکتا تھا' جب وہ کاذب ہوئے تو مرزا صاحب کیونکر سچے ہیں۔ جن کے شعر بھی ان کے مقابلہ میں ردّی ہیں۔ دیکھو انوری کیا کہتا ہے:

۳.....**انوری:**

مادر گیتی نزاید زیر چرخ چنبری بادشاہے چوں غیاث الدین گدا چوں انوری
ختم شد بر تو سخاوت بر من مسکیں سخن چوں ولایت بر علی و بر نبی پیغمبری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴.....سعدی:

شیرازی شاعران بسیار گفتہ شعر ہائے پرنمک کس نگفتہ شعر ہمچوں س و ع د د و ی

۵.....عراقی:

عشاق تو گرچہ ہمہ شیریں سخن انند لیکن چوں عراقی ست شکر خائے دگر نیست

۶.....نظامی:

نظامی کہ نظم درے کار اوست دری نظم کردن سزاوار اوست

۷.....عرفی:

اقبال سکندر بجہانگیری نظم برداشت بہ یکدست حشم را و قلم را

۸.....ظفر:

ظفر منہ کسکا میدان سخن میں منہ چڑھے تیرے جو آتا ہے وہ اپنا منہ چراتا منہ کو آتا ہے

۹.....شوق:

توبہ توبہ خدا نہ تھے ہم دی ہم کو خدا نے کی خدائی ہم نے

ناظرین! یہ اپنے آپ کو شاعری میں خدا سمجھتا تھا۔ پس مرزا صاحب بھی شاعری کے ذریعہ سے نبی نہیں ہو سکتے' کیونکہ کوئی شاعر نبی نہیں ہوا۔ خدا تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو فرماتا ہے کہ تیری شان نہیں ہے کہ تو شعر کہے۔ دیکھو قرآن: ﴿وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ﴾ ترجمہ: ''نہ ہم نے اسکو شعر سکھایا ہے اور نہ اسکو لائق ہے''۔ یعنی نبی شاعر نہیں ہوتا اور مرزا صاحب شاعر تھے اس واسطے نبی نہ ہوئے۔

اب صرف تدبر اس امر پر کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی زبان سے اپنی تعریف اور خودستائی کی ہے اور شاعرانہ طاقت سے اپنی بزرگی کا سکہ جمانا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

چاہتے ہیں اور اسی شاعرانہ استعارات ومبالغات سے نبی ہونا چاہتے ہیں اور اپنی قوت متفکرہ کے زور سے اپنا ملہم اور یوحی ہونا اور نبی ہونا ظاہر کرتے ہیں۔ یہ صرف خدا نے انہی کو طاقت دی ہے یا آگے بھی ان سے بڑھ بڑھ کر باتوں باتوں سے اپنا فخر وخودستائی ظاہر کیا ہے۔ کیا ان کو بھی کسی نے نبی مانا؟ یا انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا یا کسی مسلمان نے ان کو نبی تسلیم کیا؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر مرزا صاحب کو زبانی اور شاعرانہ لفاظی اور مبالغہ آمیز طور طویل عبارت سے جو پایہ خیرالکلام سے گری ہوئی ہے کس طرح نبی مانا جائے۔ پس انکا کلام بھی سنو اور پھر مرزا کے کلام کا ان سے مقابلہ کرو۔ اگر آپ مبالغہ اور تعلّی نفس اور خودستائی کے عاشق ہو تو پھر مرزا سے جو بڑھے ہوئے ہیں آپ ان کو نبی و مامور من اللہ ورسول مانو۔

ہنوز باغ جہاں را نبود نام ونشاں کہ مست بودم ازاں مئے کہ جام اوست جہاں

بکام دوست مئے مہر دوست مے خوردم دراں نفس کہ جہاں را نبود و نام ونشاں

ترجمہ: ابھی جہاں کے باغ کا نام ونشان بھی نہ تھا کہ میں اس شراب سے مست تھا کہ جسکا پیالہ جہان ہے اپنے دوست کے ساتھ یعنی خدا کے ساتھ میں محبت کی شراب پیتا تھا اُس وقت کہ جہان کا نام ونشان نہ تھا۔

ناظرین! انصاف سے کہیں کہ مرزا صاحب کا کوئی شعر بھی ان کے ہم پلہ ہے۔ اور کوئی حقائق ودقائق قادیانی اسکا مقابلہ کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ کیا عراقی صاحب کو آپ نبی مان لیں گے؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر مرزا صاحب کو کیوں مانا جائے۔

غزل عراقی

منم بعشق سرا زِ عرش برتر آوردہ بزیر پائے سر نہ فلک در آوردہ

بہ بحر ہستی از بے خودی خود رفتہ در خودی و سر بیخودی بر آوردہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اساس قصر جلالم عنایت ازلی　　بسی ز کنگرہ عرش سر بر آوردہ
ز آسمان قضا روح قدس ہر نفسے　　مرید جانم روحی معطر آوردہ
برائے صدر نشینان در گہم رضواں　　ز شاخ طوبے صد چتر سر بر آوردہ

ناظرین! جو تصانیف بہ تبدیل الفاظ مرزا صاحب اپنا نام کر کے مدعی نبوت ہوئے اور انہیں باتوں کا نام حقائق و معارف رکھا اور امامت کے لباس میں ہو کر شریعت محمدی ﷺ کو مکدر کر دیا۔ امام زمان کی شان سے بعید ہے کہ وہ ستون شریعت کو ایسی ایسی باتوں سے مرکز ثقل سے ہٹانے کا باعث ہو۔ اور سنو شعر

چو زیادہ مست گشتم چہ کلیسا چہ کعبہ　　چو تبرک خود گرفتم چہ وصال و چہ جدائی

مرزا صاحب اس منزل سے بالکل محروم تھے کیونکہ تمام عمر مخالفین مذاہب کے گرد رہے۔ ان کے بزرگوں کو برا بھلا کہتے رہے اور اپنے بزرگوں کو کہلاتے رہے۔ کلیسا اور کعبہ کو ایک نظر سے دیکھنا ان کے نصیب نہ ہوا اور نہ حق الیقین کے مرتبہ کو پہنچ کر **یخلقوا باخلاق اللّٰہ** سے متصف ہو کر خلق خدا کو ایک نظر سے دیکھا جیسا کہ رب العالمین تمام مخلوق کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ ''حقیقۃ الوحی'' میں دعویٰ تو بہت گیا ہے کہ میں تیسرے درجہ والوں میں ہو کر خدا کی ذات میں محو ہو گیا ہوں اور اپنی ہستی کا چولہ محبت الٰہی کی آگ میں جلا دیا ہے۔ مگر ثبوت یہ ہے کہ آخر عمر تک ہر ایک اپنے مخالف کو کوستے رہے۔ محبوب کی ہر ایک ادا اور ہر ایک چیز اور فعل محب کو پیارا ہوتا ہے۔ پس خدا کی ذات میں جو شخص محو ہوا اسکو ان جھگڑوں سے کیا کام! وہ تو سوا خدا کے ظہور اور اس کی صفات کے غیر کو دیکھتا ہی نہیں۔ یعنی غیریت اس کو نظر نہیں آتی سب عین ذات ہے تو پھر غیریت کس کی۔ اگرچہ متکلمان و واعظان کلام سے تو پورے اتر آئے ہیں بلکہ سب سے بڑھ گئے ہیں مگر جب حقیقت کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

موقعہ پڑے اوران کے حال پر امتحان ہوتو فوراً قلعی کھل جاتی ہے۔ایک بزرگ کا قول ہے:

بھورا بھوند ایک رنگ کیا بھورا کیا بھوند　　واہ پئے تاں جانئے وہ بھورا وہ بھوند

پس جب عمل انسان کا نہ ہواور منہ سے کہتا جائے کہ میں نے نفس کو مار دیا ہے اور مقوی ولذیذ کھانے کھائے اور طرح طرح کے سامان عیش وعشرت نفس کے واسطے مہیا کرے جو کہ ایسی نعمتیں دنیادار امیر وکبیر کو بھی حاصل نہ ہوتو کون عقل کا دھنی صرف زبانی لن ترانیوں پر یقین کرسکتا ہے۔جس کا فعل اور قول برابر نہ ہو وہ ہرگز قابل اعتبار نہیں۔

ترک دنیا بخلق آموزند　　خویشتن وسیم غلہ اندوزند

کا مصداق ہے۔تحریری وتقریری واشتہاری تو ہر ایک شخص مدعی نبوت ہوسکتا ہے مگر عمل معیار ہے۔جب کبھی منہاج نبوت پر پرکھا جائے گا تو کاذب ثابت ہوگا' کیونکہ خدا کا وعدہ سچا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔جو جو اشخاص مرزا صاحب کی لفاظی اور دعاوی اور زبانی شیخی کو ان کی صداقت کی دلیل سمجھتے ہیں۔ہم ان کو واقفیت کے واسطے صرف ایک بزرگ کا کلام لکھ کر مرزا صاحب کے کلام سے مقابلہ کرکے بتاتے ہیں کہ ان کے آگے مرزا صاحب کا کلام کیسے پایہ میں گرا ہوا ہے' **وھوھذا:**

مقابلہ اشعار مرزا صاحب

ازالہ اوہام' صفحہ ۱۶۸و۱۶۹:

اشعار مرزا صاحب	اشعار عراقی صاحب
کارم زقرب یار بجائے رسیدہ است	اوصاف لایزال ہم ازمن شدہ آشکار
کانجا ز فہم و دانش اغیار برترم	بنگر بمن کہ آئینہ ذات انورم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

بد بوئے حاسداں نرساند زباں بمن — نورم کہ از ظہور من اشیاء ظہور یافت
من ہر زمان ز نافہ بادش معطرم — ظاہر تراست ہر نفس انوار اظہرم
باد بہشت بر دل پر سوز من وزد — بر لوح کائنات قلم آنچہ ثبت کرد
صد نکبت لطیف و ہد دود مجرم — حوفی بود ہمہ ز حواشی دفترم
ابنائے روزگار ندانند را ز من — عالم بسوزد از لحات جلال من
من نور خود نہفتہ ز چشمان شپرم — گر پردۂ جمال خود از ہم فرو درم

ایک اور صاحب فرماتے ہیں شعر

کنوں رسیدہ ام ای شیخ در چناں منزل — کہ فرق مے نشناسم بعابد ومعبود

کوئی مرزائی بتا سکتا ہے کہ مرزا صاحب کا کلام وحال اس شخص جیسا ہے، ہرگز نہیں۔ تو پھر جب وہ مدعی نبوت نہیں تو مرزا صاحب کس طرح نبوت کے مدعی ہو کر سچے مانے جائیں۔ الہاموں کی بابت سن لو۔ عراقی صاحب فرماتے ہیں شعر

محیط خاطر من ہر زماں بہر موجے — ہزار گوہر الہام بر سر آوردہ

ترجمہ: میرے دل کے دریا نے ہر وقت ہر موج کے ساتھ یعنی نفس اور سانس کے ساتھ ہزار موتی الہام کا ظاہر کیا ہے۔

ناظرین! مرزا صاحب نے بڑے دعویٰ سے لکھا ہے کہ میرے جس قدر الہام ہیں کسی شخص کے نہیں اور جو بارش الہام کی مجھ پر ہوتی ہے کسی پر نہیں ہوتی۔ مگر عراقی صاحب کے الہام کا یہ زور کہ ہر سانس کے ساتھ الہام ہوتا ہے اور پھر کلام دیکھئے کیسی خوبی اور فصاحت وبلاغت کے ساتھ ہے کہ مرزا صاحب کی تصانیف واشعار سطحی اور ملانوں والے سوا بہشت اور دوزخ اور اپنے مخالفین کے برا بھلا کہنے کے کچھ نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

دلیل نمبر ۳: مرزا صاحب کی خاطر طاعون کا عذاب نازل ہوا اور ﴿مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا﴾ کی رو سے مرزا صاحب نبی و رسول ہیں۔

جواب اول: طاعون ارادۂ الٰہی سے تعداد عالم کو ایک حد معین تک رکھنے کے واسطے پڑتی ہے۔ جیسا کہ پہلے زمانوں میں ہمیشہ وبائی بیماریاں اور جنگ وزلزلے وطوفان آتے رہے اور ہزاروں لوگ تباہ ہوتے رہے اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ کیونکہ قدرت نے تعداد مقررہ دنیا میں رکھنی ہے۔ یہ غلط خیال ہے کہ طاعون نبی کے آنے کی خاطر پڑی۔ جب تک لوگ مرزا صاحب کو نہ مانیں گے طاعون فرو نہ ہوگی۔ کیونکہ پہلے بھی دنیا پر طاعون پڑتی رہی ہے اور کوئی نبی نہیں آیا اور خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ خاتم النبیین کے مطابق محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بھیجا' حالانکہ بڑے بڑے قحط سخت وبائیں اور زلزلے آتے رہے۔

۱۳۴۸ء میں طاعون انگلستان میں آئی۔ جب ایڈورڈ سیوم کا عہد حکومت تھا مگر اس وقت کوئی نبی انگلستان یا دنیا کے اور کسی حصہ پر نہ ہوا۔

۱۶۶۵ء میں طاعون انگلستان میں چارلس دوم کے عہد حکومت میں پڑی۔ مگر کوئی نبی نہ ہوا۔

شاہ جہان کے عہد حکومت میں طاعون ہندوستان میں بڑی سختی سے پڑی مگر کوئی نبی نہ ہوا۔

۱۳۴۸ء ایک مہلک وبا مشرق سے اٹھی اور فرانس کی ایک ثلث آبادی ضائع کر گئی مگر کوئی نبی نہ ہوا۔

۲۳۳ھ میں عراق میں ایک ایسی ہوا چلی کہ کھیتیاں جل گئیں۔ بغداد و بصرہ کے مسافر مر گئے۔ پچاس روز یہی قیامت برپا رہی مگر کوئی نبی نہ آیا۔ (تاریخ الخلفاء، صفحہ ۱۵۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

عراق میں وبا پھیلی اور بے تعداد آدمی تلف ہوئے۔ اور ہزاروں جانیں اسی سال زلزلہ سے ضائع ہوئیں' کوئی نبی نہ آیا۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۹۴)

۴۶۳ھ میں جانوروں میں سخت وبا پڑی جس سے ریوڑ کے ریوڑ تباہ ہو گئے کوئی نبی نہیں آیا۔ (دیکھو تاریخ الخلفاء اردو صفحہ ۳۲۴)

۴۹۷ھ میں ایک سخت طاعون ہوا کہ اس کی مثل آگے کبھی نہ سنا گیا' کوئی نبی نہ آیا۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۴۰)

ناظرین! بہت سے اور نظائر ہیں مگر بغرض اختصار اسی پر اکتفا ہے۔ اب مرزائی صاحبان بتائیں کہ مذکورہ بالا طاعون اور وبائی بیماریوں کے وقت خدا نے کون نبی بھیجا؟ اب صاف ظاہر ہے کہ طاعون کسی نبی کے آنے کی علامت نہیں اگر نبی کے آنے کی علامت ہوتی تو پہلے بھی ضرور نبی آتے۔ مگر چونکہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آیا۔ یہ باطل ہے کہ طاعون مرزا صاحب کی نبوت کی دلیل ہے۔

دوم: طاعون اگر مرزا صاحب کی تائید میں خدا تعالیٰ بھیجتا تو ضرور تھا کہ مدمقابل یعنی دجال کو تباہ کرتی کیونکہ مسیح موعود کی ڈیوٹی قتل دجال تھا اور بقول مرزا صاحب انگریز قوم دجال تھے۔ تو ضرور تھا کہ طاعون سے انگریز و پادری مرتے' مگر مشاہدہ سے ثابت ہے کہ ایک انگریز و پادری بھی طاعون سے نہیں مرا بلکہ مسلمان بیچارے و ہندو جن کی قضا تھی وہی فوت ہوئے۔

سوم: اگر طاعون مخالفین مرزا صاحب پر حجت تھی تو مرزا صاحب کے گاؤں اور ہم مشربوں کو نہ لیتی۔ مگر مشاہدہ ہے کہ قادیان میں بھی طاعون پھیلی اور خوب برباد کر گئی۔ بلکہ مرزا صاحب کے گھر میں بھی میر صاحب کے لڑکے اسحاق کو دو گلٹیاں نکلیں اور بخار بھی تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

مگر خدا کی قدرت سے بچ گیا اور مرزا صاحب نے اپنی دعا کا ڈھکوسلہ بنالیا۔ (دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۲۹)۔ اگر خدا نے مرزا صاحب کی دعا قبول کرنی تھی تو پہلے ہی ان کی پیشگوئی کو کیوں جھٹلایا کہ قادیان طاعون سے محفوظ رہے گی کیونکہ خدا کا فرستادہ اس میں ہے اور قادیان خدا کے رسول کی تخت گاہ ہے۔

چہارم: اگر طاعون غیر مرزائیوں کے واسطے عذاب کی شکل میں خدا تعالیٰ نے بھیجی تھی تو مرزا صاحب کے مرید طاعون سے فوت نہ ہوتے۔ مگر مولوی سیالکوٹی پیرا ندتہ مرزا کے گھر میں فوت ہوئے حالانکہ ''کشتی نوح'' میں صفحہ ۱۰ پر تمام مرید شامل کئے گئے تھے۔ مگر بہت مرید مرزا صاحب طاعون سے ہلاک ہوئے۔ محمد افضل، مولوی برہان الدین، مولوی محمد یوسف، مولوی نور احمد وغیرہ۔ (دیکھو الذکر الحکیم نمبر ۶، صفحہ ۹۱)

مگر چونکہ طاعون حسب ارادہ الٰہی دنیا کی تعداد کو حد مقرر تک رکھنے کیلئے آئی تھی۔ چونکہ قدرت دنیا کی تعداد حد سے بڑھنے نہیں دیتی جب دنیا کی تعداد حد سے بڑھ جاتی ہے تو قدرت کی طرف سے گھٹائی جاتی ہے اور باہمی جنگ و جدال شروع ہو جاتے ہیں۔ اور جس ملک میں جنگ نہ ہوں وہاں ایسی ایسی وبائی بیماریاں بھیجی جاتی ہیں۔ پس طاعون مرزا صاحب کی صداقت کا نشان نہیں۔ مرزا صاحب کی صداقت کا نشان ہوتی تو مرزائی کوئی طاعون سے نہ مرتا تاکہ غیر احمدیوں پر حجت ہوتی۔ اب کیا ہے کچھ بھی نہیں۔

دلیل نمبر ۴: زلزلے مرزا صاحب کی صداقت کا نشان ہیں۔

جواب: یہ بھی غلط ہے۔ حوادثات ہمیشہ دنیا میں آتے رہتے ہیں۔ ہم ذیل میں زلزلوں کی ایک فہرست دیتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ زلزلے مرزا صاحب کی تائید میں نہیں آئے، ہمیشہ آتے رہتے ہیں۔ اور جب آتشی مادے زمین کے نیچے سے نکلتے ہیں تو زمین پھٹ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

جاتی ہے۔

۱۸۰ھ میں سخت زلزلہ آیا جس سے اسکندریہ کے منارے گر گئے۔

(تاریخ الخلفاء، اردو صفحہ ۱۵۸)

۲۳۳ھ میں دمشق میں ایسا سخت زلزلہ آیا کہ کہ ہزاروں مکان گر گئے اور خلقت ان کے نیچے دب گئی۔ انطاکیہ میں بھی زلزلہ آیا اس واقعہ میں پچاس ہزار آدمیوں سے کم نقصان نہ ہوا۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۵۸)

۲۴۳ھ میں تونس اور قرب و جوار نیز ائی وخراسان نیشاپور، طربستان، اصفہان میں سخت زلزلے آئے۔ پہاڑوں کے ٹکڑے اڑ گئے۔

۲۴۵ھ میں تمام دنیا میں سخت زلزلے آئے۔ شہر اور قلعے اور پل گر گئے۔ انطاکیہ میں پہاڑ سمندر میں گر پڑا۔ آسمان سے سخت ہولناک آواز سنائی دی۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۸۶)

ناظرین! اس وقت مرزا صاحب ہوتے تو ضرور فرماتے خدا نے میری خاطر آواز دی ہے کہ یہ مسیح موعود سچا ہے۔ افسوس گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

دلیل نمبر ۵: مرزا صاحب کی پیش گوئیاں ہیں جو سچی نکلیں یہ انسانی طاقتوں سے باہر ہے کہ کوئی شخص کسی کی مرگ کا وقت بتا دے۔

جواب: پیش گوئیاں نبوت کی دلیل ہرگز نہیں ہو سکتیں کیونکہ پیش گوئیاں کاہن، جوگی، پنڈت، جوتشی، رمال، نجومی، قیافہ شناس، جن کی قوت مقائیسہ کی مشق پڑھی ہوئی ہو، پیش گوئیاں کرتے ہیں اور اکثر سچی نکلتی ہیں۔ یہ اظہر من الشمس ہے کہ انگریز بڑے بڑے ستارہ شناسوں کی طرف سے ہمیشہ پیش گوئیاں مشتہر ہوتی رہتی ہیں۔ پس نبوت و رسالت کی معیار پیش گوئیاں ہرگز نہیں۔ مرزا صاحب خود "براہین احمدیہ" کے صفحہ ۴۶۷ پر لکھتے ہیں کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

''کیونکہ دنیا میں بجز انبیاء علیہم السلام کے اور بھی ایسے لوگ بہت نظر آتے ہیں کہ ایسی ایسی خبریں پیش از وقوع بتلایا کرتے ہیں کہ زلزلے آئیں گے، وبا پڑے گی، لڑائیاں ہوں گی، قحط پڑے گی، ایک قوم دوسری قوم پر چڑھائی کرے گی، یہ ہوگا وہ ہوگا اور بارہا ان کی کوئی نہ کوئی خبر تو سچی نکل آتی ہے''.....(الخ)۔ پس معیار نبوت پیش گوئیاں نہیں ہیں۔

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں کہ ''انبیاء علیہم السلام کو ان کے علوم صرف وحی الٰہی سے خاص طور پر آئے تو ان کے دل نظر عقلی سے سادہ ہوئے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ عقل ان امور کو نظر فکری سے اصلی طور پر دریافت کرنے سے قاصر ہے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر کے پاس وحی بھیجی کہ ''**لئن لم تنته لأمحونّ اسمک عن دیوان النبوة**'' اگر تم اس تعجب کے کہنے سے باز نہ آؤ گے تو میں تمہارا نام نبوت کے دفتر سے مٹا دونگا۔ (دیکھو فصوص الحکم)

اب شیخ اکبر کے کلام سے معلوم ہوا کہ وحی خاصہ انبیاء علیہم السلام ہے اور اس وحی میں کوئی نبی شک نہیں کرسکتا اور نہ عقل انسانی وحی کی حقیقت کو پاسکتی ہے۔ نبی ہمیشہ وحی الٰہی کے تابع ہوتا ہے اور اپنی عقلی دلیلیں نہیں پیش کرسکتا۔ مگر مرزا صاحب نے وحی الٰہی جو محمد رسول اللہ ﷺ پر ہوئی کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اخیر زمانہ میں اصالتاً بمعہ جسم عنصری آسمان سے نزول فرمائے گا اور دجال کو قتل کرے گا۔ سچے نبی محمد رسول اللہ ﷺ نے تو کوئی عقلی اعتراض محال عقلی کا نہ کیا کہ خداوندا! یہ جسم خاکی تو آسمان پر کس طرح لے جاسکتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کو تو نے کرہ زمہریر سے کس طرح گذارا اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کھانا پیتا کیا ہوگا اور بول و براز کہاں کرتا ہوگا۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے تو مان لیا اور حدیثوں میں بلا کسی شک وشبہ کے فرمادیا کہ اخیر زمانہ میں میرا بھائی عیسیٰ علیہ السلام جس کے اور میرے درمیان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوئی نبی نہیں آسمان سے نازل ہوگا اور صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور وہ مرا نہیں۔ **ان عیسٰی لم یمت وانه راجع الیکم** یعنی عیسیٰ نہیں مرا اور وہ تمہاری طرف واپس آنیوالا ہے۔ مگر مرزا صاحب نے ہزاروں اعتراض مادہ پرستوں کی طرح کئے۔

اب سوال ہوتا ہے کہ کیا محمد رسول اللہ ﷺ کو اتنی عقل نہ تھی کہ محالات عقلی کا اعتراض کرتے یا اس اعتراض کو وحی الٰہی کے مقابلہ میں جگہ دیتے۔ جس کا جواب یہ ہے کہ محمد ﷺ کو خدا کی ذات پاک اور صفات لامحدود کا عرفان تھا اور ان کا حق الیقین تھا کہ خدا تعالیٰ قادر مطلق ہے جو چاہے کرسکتا ہے **سبحٰن الذی اذا اراد بشیء فیقول له کن فیکون** "یعنی پاک ہے وہ ذات جس چیز کا ارادہ کرے صرف کہہ دیتا ہے ہو جا' وہ چیز ہو جاتی ہے"۔ اور نظیر بھی قائم تھی کہ عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا اور قانون قدرت جو آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک چلا آتا تھا اس کو توڑا۔ کس قدر غیر مناسب ہے کہ وہی خدا جب فرماتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اخیر زمانہ میں آئے گا اور مرا نہیں ہم نے اسکو اٹھالیا ہے تو محمد ﷺ صاحب عارف کامل ہوکر اور سچا نبی ہوکر ہرگز محالات عقلی کا اعتراض نہ کرسکتا تھا اور نہ اس نے کیا۔ مگر مرزا صاحب چونکہ عرفان اختیارات ذات باری تعالیٰ سے ناواقف تھے اور انکا نور معرفت قدرت ذوالجلال سے ایسا منور نہ تھا جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کا اور جیسا کہ محمد ﷺ کا، اس واسطے محالات عقلی اعتراضات ان کو مادہ پرستوں کی طرح سوجھے جیسا کہ کفار عرب کو قیامت کے آنے اور حشر بالاجساد وعذاب دوزخ اور رسول اللہ ﷺ کے معراج پر سوجھے تھے۔ مگر انبیاء علیہم السلام اس بیماری سے پاک ہوتے ہیں۔ حضرت عزیر علیہ السلام کا حال شاہد ہے کہ انہوں نے صرف اتنا خیال کیا تھا کہ ﴿**اَنّٰی یُحْیٖ**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

هٰذِہِ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِھَا یعنی تعجب ہے فرماتے ہیں کہ کیونکر اللہ تعالیٰ بعد مرنے کے زندہ کرے گا۔ صرف اتنے خیال سے یہ عتاب ہوا کہ اگر ہماری قدرت اور طاقت میں شک کرے گا ایسا کہنے سے باز نہ آئے گا تو تیرا نام نبیوں کے دفتر سے کاٹ دیا جائے گا۔ جس سے صاف ثابت ہوا کہ کہ ذات باری تعالیٰ کی نسبت یہ کہنا کہ خدا مردہ کو زندہ نہیں کرسکتا یا کیونکر زندہ کرے گا، ہرگز جائز نہیں۔ اور یہ کہنا صرف عدم معرفت الٰہی سے ہے۔ کیونکہ جو شخص ایک وجود کی طاقت کو نور معرفت سے دیکھ لیتا ہے کہ جس ذات پاک نے بغیر ہونے مادہ وآلات وظاہری اسباب کے یہ تمام کائنات بنادی۔ اس کے آگے اس امر کا کرنا جسکو ناچیز انسان اپنی قدرت اور طاقت سے بالاتر سمجھتا ہے یا محال جانتا ہے کر دینا کچھ مشکل نہیں۔ مگر جو شخص عرفان کے نور سے بے بہرہ ہے وہ یہی خیال کرتا ہے کہ جس طرح میں ایک امر محال عقلی کے کرنے پر عاجز ہوں، خدا بھی عاجز ہے اور جس طرح میں آسمان پر نہیں جا سکتا خدا تعالیٰ بھی کسی انسان کو آسمان پر لے جانے کے واسطے عاجز ہے۔ مگر انبیاء علیہم السلام چونکہ ان کی دو جہتیں ہوتی ہیں ایک انسانوں کی طرف اور دوسری خدا تعالیٰ کی طرف۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی طاقتوں اور قدرتوں کا علم رکھتے ہیں۔ اس واسطے نبی ورسول محالات عقلی کا لفظ خدا تعالیٰ کی ذات کی نسبت نہیں کہتے۔ اور مرزا صاحب محالات عقلی اور خلاف قانون قدرت کے دلدل میں پھنسے ہوئے تھے اسلئے وہ نبی ہرگز نہیں ہوسکتے۔

۱..... پیشگوئیاں بھی غلط نکلیں حالانکہ عبداللہ آتھم والی پیشگوئی اور منکوحہ آسمانی والی پیشگوئی معیار صداقت مرزا صاحب نے خود قرار دی تھیں۔ مگر وہ بہت صفائی سے جھوٹی نکلیں۔ اگرچہ مرزا صاحب نے تاویلیں بہت کیں مگر چندانکہ کہ گل مے کنی دیوار بے بنیاد را، جھوٹ جھوٹ ہے خواہ اس پر لاکھ ملمع کرو۔ یہ تاویل کہ عبداللہ نے رجوع کرلیا اس لئے نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرا۔ اول تو پندرہ (۱۵) مہینے کی میعاد میں جس خدا نے عبداللہ کی سزا مقرر کی تھی اور پھر ملتوی کر دی تھی تو مرزا صاحب کو بھی خبر کر دیتا تا کہ وہ مشتہر کر دیتے کہ عبداللہ اب نہیں مرے گا۔ کیونکہ اس نے رجوع حق کی طرف کر لیا ہے۔ مگر چونکہ خدا نے تاریخ مقررہ سے پہلے کوئی اطلاع مرزا صاحب کو نہیں دی' اس لئے یہ تاویل باطل ہے۔

۲.....اگر عبداللہ رجوع کرتا تو مسلمان ہوتا مگر بدستور عیسائی رہا۔ پس یہ غلط ہوا کہ اس نے رجوع کیا۔ حضرت یونس علیہ السلام کی مثال دیکر جو مرزا صاحب نے مغالطہ دیا ہے، غلط ہے کیونکہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم ایمان لے آئی تھی اور عبداللہ ایمان نہیں لایا تھا۔ پس یہ غلط ہوا کہ عذاب ٹل جایا کرتا ہے۔

۳.....اگر عبداللہ دل میں ایمان لایا اور ظاہر نہیں کیا تو منافق تھا اور منافق کافر سے بدتر ہے۔ اس لئے بھی عذاب کا ٹل جانا جھوٹی تاویل ہے۔

۴.....مرزا صاحب و عبداللہ اور اسلام و عیسائیت میں کچھ فرق نہ رہا کہ جب مرزا صاحب نے اسلام پیش کر کے اس کے واسطے عذاب مانگا اور اس کی موت مانگی تو خدا نے عذاب کی وعید کر دی۔ مگر جب عبداللہ نے عیسائیت کے ذریعہ سے مخلصی چاہی تو خدا نے اس کو بھی مخلصی دے دی' تو پھر دونوں برابر ہوئے۔ بلکہ عبداللہ زیادہ مقبول ثابت ہوا کہ خدا نے اس کی خاطر مرزا صاحب جو حکم جاری کر آئے تھے وہ منسوخ کرا دیا یہ بالکل غلط بیانی ہے کہ آخر عبداللہ مر تو گیا، یہ کیسا لغو دعویٰ ہے کہ اگر عبداللہ مر گیا تو مرزا صاحب کہاں ہمیشہ زندہ رہے' وہ بھی مر گئے۔ پھر یہ کیا پیش گوئی ہوئی آخر انسان کبھی نہ کبھی تو مرے گا۔ پس جب مریگا تب ہی پیش گوئی سچی ہوئی۔ نعر

اے دوست بر جنازہ دشمن چو بگذری شادی مکن کہ بر تو ہمیں ماجرا رود

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمارے نزدیک تو مرگ کی پیشگوئیاں صرف مکر وفریب ظاہر کرتی ہیں کیونکہ پیشگوئی کے وقت پہلے سوچ لیا جاتا تھا کہ ہر ایک انسان نے مرنا ضرور ہے۔ جب مریگا تب ہی تاویلات سے اپنی سچائی ثابت کردیں گے۔ شادی کر کے پیشگوئی کرنا کہ اولاد ہوگی یہ ویسی کرامتیں ہیں'' کہ پیر صاحب پتھر ڈوبا دیتے ہیں اور گھاس کو تیرا دیتے ہیں۔''

دوسری پیشگوئی منکوحہ آسمانی کی ہے، یہ بھی غلط نکلی اور مرزا صاحب منہ دیکھتے رہ گئے۔ پھر اس میں ترمیم کی کہ باکرہ نہیں بیوہ ہو کر ضرور آئے گی۔ بھلا کوئی پوچھے کہ یہ کیوں کوئی غیرت مند انسان چاہتا ہے کہ اس کی منکوحہ آسمانی دوسرے کے پاس جا کر بال بچہ جنے اور بیوہ ہو کر پھر نکاح میں آئے۔ مگر خیر یہ بھی مان لیا گیا اور مرزا صاحب نے بڑے زور سے لکھا کہ میری جان نہیں نکلے گی جب تک یہ پیشگوئی پوری نہ ہو۔ چنانچہ ہم سب عبارات مرزا صاحب پہلے لکھ چکے ہیں۔ مگر قدرت خدا محمد ﷺ کی نقل کی تھی کہ ان کا نکاح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آسمان پر ہوا تو زمین پر بھی ضرور ہوا۔ میرا بھی ایسا ہی ہو جائے گا، تو نبوت ثابت ہے مگر خدا تعالیٰ اپنے وعدہ خاتم النبیین کے برخلاف کس طرح کرتا۔ اور سچے اور جھوٹے نبی میں فرق کر دیا کہ مرزا صاحب بصد حسرت دنیا سے چل دیئے اور محمدی بیگم اپنے گھر میں آباد ہے۔ مگر لطف یہ ہے کہ مرزائی اس فاش غلط پیشگوئی کو بھی سچی پیشگوئی کہتے ہیں۔ اور دلیل دیتے ہیں کہ محمدی بیگم کا باپ جو مر گیا۔ کیا خوب! مرزا صاحب نے مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کا جنازہ آسمان پر دیکھا تھا یا اس کی لڑکی کے ساتھ نکاح ہوا تھا۔ جھوٹ اور ہٹ دھرمی کی بھی کوئی حد نہیں۔ کجا شادی کجا مرگ۔ کجا نکاح کجا جنازہ۔ ڈولی کے عوض جنازہ نکلا اور خوش فہم مرزائی جنازہ کو ڈولی سمجھ کر پیش گوئی سچی کہتے جاتے ہیں۔ پس جب مرزا صاحب کی پیشگوئیاں بھی غلط نکلیں تو وہ نبی کیونکر ہوئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

دلیل نمبر ٦: دار قطنی میں امام محمد باقر نے فرمایا ہے: **انّ لِمهْدِينا آيتيْن لم تكونا منذ خلق السمٰوات والارض تنكسف القمرُ لأوّل ليلةٍ من رمضانَ وتنكسف الشّمسُ في النصف منه.** ترجمہ: ہمارے مہدی کے لئے دونشان ہیں اور جب سے کہ زمین وآسمان خدا نے پیدا کیا یہ دونشان کسی اور مامور اور رسول کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن اس کی اول رات ہوگا یعنی تیرھویں تاریخ میں اور سورج کا گرہن اس کے دونوں میں سے بیچ کے دن میں ہوگا پس یہ نشان صداقت ہے جو میرے زمانہ میں ہے جس کو عرصہ قریباً بارہ سال کا گذرا ہے۔ اسی صفت کا چاند اور سورج کا گرہن رمضان کے مہینہ میں وقوع میں آیا..... (الخ)۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۹۲)

جواب: ۱..... اول تو مرزا صاحب نے اپنی عادت کے موافق ترجمہ غلط کر کے تحریف کی ہے۔ یعنی جس عبارت کا ذکر تک نہیں وہ اپنے پاس سے داخل کر لی ہے: ''یہ دونشان کسی اور مامور اور رسول کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے''۔ **ناظرین!** یہ کسی لفظ حدیث کا ترجمہ نہیں۔ اگر کوئی لفظ حدیث میں ہے تو مرزائی بتادیں اور پھر آگے مہدی معہود کے زمانہ میں یہ بھی اپنے پاس لگالیا ہے۔ پھر اس کے دونوں میں سے بیچ کے دن یہ بھی اپنے پاس سے درج کرلیا ہے۔ اور اخیر کا فقرہ جو تاکید کے واسطے دوبارہ تھا، وہ چھوڑ دیا ہے۔ یعنی **ولم تكونا منذ خلق السمٰوات والارض** جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا جب سے اللہ نے آسمان اور زمین پیدا کئے۔ (دیکھو صفحہ ۱۷۵ کتاب الاشاعۃ اشراط الساعۃ مطبوعہ مصر)۔ اب کون عقل مند ایسے شخص کو محقق و مامور من اللہ مان سکتا ہے جو اپنے مطلب کے واسطے رسول یا خدا کے کلام میں تحریف کرے۔ لفظ کچھ ہیں معنی کچھ کرتے ہیں اور اپنے پاس سے عبارت زیادہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے ہیں' جو کہ امام زمان کی شان سے بعید ہے۔

صحیح ترجمہ یہ ہے: ''ہمارے مہدی کے واسطے دو نشان ہیں جو کہ جب سے زمین و آسمان خلق ہوئے یعنی پیدا ہوئے ایسا کبھی نہیں ہوا یعنی قمر کو اول رمضان کی گرہن لگے گا اور سورج کو نصف رمضان میں لگے گا اور جب سے آسمان و زمین اللہ نے پیدا کئے ایسا کبھی نہیں ہوا''۔

ناظرین! لفظ حدیث صاف صاف بتا رہے ہیں کہ **منذ خلق السمٰوات والارض** یعنی جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ایسا کبھی نہیں ہوا۔ خلاف قانون قدرت خرق عادت کے طور پر ہر دو گرہن ہوں گے یعنی پہلی رمضان کو چاند کو گرہن لگے گا اور نصف رمضان یعنی ۱۴ و ۱۵ رمضان کو سورج کو۔ اور مرزا صاحب کے وقت ایسا نہیں ہوا۔ پس یہ باطل ہے کہ چاند و سورج کا گرہن رمضان میں مرزا صاحب کی صداقت کا نشان ہے اور خلاف عادت ہونا دو دفعہ فرما دیا۔

۲..... چونکہ اس حدیث کا مضمون خلاف قانون قدرت ہے۔ یعنی وہ امر جو ابتدائی آفرینش سے نہیں ہوا وہ مہدی کے زمانہ میں ہوگا۔ مرزا صاحب کے اپنے مذہب کے برخلاف ہے کیونکہ وہ محال عقلی و خلاف قانون قدرت کے جال میں پھنسے ہوئے تھے اور اسی واسطے خدا کو عاجز انسان کی طرح محالات عقلی پر قادر نہ سمجھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے اور واپس آنے سے منکر تھے تو اب وہ کس طرح یہ پیش کر سکتے ہیں کہ خلاف قانون قدرت چاند گرہن و سورج گرہن ہوا بلکہ یہ حدیث ہی نہیں۔ ایک قول امام محمد باقر کا ہے جو کہ صحیح حدیث کے مقابل پر ہے اور اس کے دو راوی ہیں' عمرو جابر کذاب ہیں۔ اس لئے یہ قول محدثین کے نزدیک قابل اعتبار نہیں۔ مگر مرزا صاحب کی مطلب پرستی حد سے بڑھی ہوئی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ضعیف سے ضعیف قول اور حدیث سے مطلب نکلتا ہو تو اسی کو بار بار لکھتے جاتے ہیں اور قرآن اور صحیح حدیث کی پرواہ نہیں کرتے جیسا کہ **لا مھدی الا عیسٰی** پر اڑے جاتے ہیں اور غضب یہ کرتے ہیں کہ جھوٹ لکھتے ہوئے خوف خدا نہیں۔ اسی قول چاند گرہن وسورج گرہن کو ''اربعین'' کے صفحہ ۲۶ پر حدیث نبوی ﷺ قرار دے دیا ہے۔ حالانکہ یہ قول کسی حدیث کی کتاب ''صحاح ستہ'' میں نہیں۔ چونکہ صحیح حدیث جس میں آنحضرت ﷺ نے صاف صاف فرمادیا کہ چاند گرہن وسورج گرہن کسی کے غم وخوشی کے نشان نہیں۔ یعنی کسی کی موت وحیات سے کچھ تعلق نہیں رکھتے۔ صرف خدا تعالیٰ کے قادر مطلق ہونے کے دونشان ہیں۔ جب یہ قول اس حدیث کے متعارض ہے تو مردود ہے۔

۳..... یہ مرزا صاحب کا فرمانا بالکل غلط ہے کہ پہلے کبھی **"مامور من اللّٰہ و رسول"** کے مدعی ہونے کے چاند وسورج کو گرہن رمضان میں نہیں ہوا۔ ہم نیچے قطع حجت کے واسطے اکثر نام مدعیان نبوت ومہدویت بمعہ تاریخ وسن گرہن ہر دو چاند وسورج ''ماہ رمضان'' میں لکھتے ہیں تاکہ مرزا صاحب کی راستبازی معلوم ہو۔

۶۲ ہجری ۶۳ ہجری میں محمد حنیفہ مدعی نبوت کے وقت ماہ رمضان میں چاند و سورج کو گرہن لگا۔ (دیکھو غایۃ المقصود صفحہ ۳۸)

۵۸ ہجری و ۱۰۷، ۱۰۸ ہجری میں جعفر مدعی نبوت ہوا اور اس کے وقت میں رمضان میں دونوں گرہن ہوئے۔ (دیکھو ابن خلکان و غایۃ المقصود)

۲۴۱، ۲۴۲ ہجری میں حسن عسکری نے دعویٰ کیا اور ہر دو گرہن رمضان میں ہوئے۔ (دیکھو ابن خلکان)

۷۶۷، ۷۷۷ ہجری میں عباس نے دعویٰ نبوت ومہدویت کیا اور ہر دو گرہن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسکے وقت میں ہوئے۔ (دیکھو مسلمہ مسیلمہ)

۱۰۸۸، ۱۰۸۹ ہجری میں محمد نے دعویٰ مہدویت کیا اور ہر دو گرہن اس کے وقت ہوئے۔ (دیکھو مہدی نامہ)

۱۲۰۸، ۱۲۲۲ ہجری میں سید احمد بریلوی نے دعویٰ مہدویت کیا اور ہر دو گرہن ہوئے۔ (دیکھو تواریخ احمدی)

۱۳۱۱، ۱۳۱۲ ہجری میں محمد عبداللہ بن عمر نے دعویٰ مہدویت کیا اور ہر دو گرہن اس کے وقت ہوئے۔ (دیکھو مسلمہ مسیلمہ)

چونکہ اختصار منظور ہے اس واسطے اسی پر اکتفا ہے ورنہ بہت سی نظیریں ہیں بلکہ بہت سے کذابوں کا یہ نشان ہے کہ رمضان میں چاند و سورج کا گرہن حسب معمول ۱۳، ۲۸ وغیرہ کو ہو۔ سچے مہدی کا نشان تو وہی ہے جو کہ اول و نصف رمضان میں خلاف قانون مقررہ ہوگا۔ کیونکہ حسب معمول جیسا کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں' ایسا تو چھبیس (۲۶) مدعیان میں سے تیئیس (۲۳) کے وقت میں ہوا۔ اور رمضان میں چاند گرہن و سورج گرہن ہوا۔ اس حساب سے تو مرزا صاحب بھی اُنہیں اپنے بھائیوں 'کذابوں' مدعیان میں سے ہوئے' نہ کہ سچے مہدی۔ اگر سچے مہدی ہوتے تو اول رمضان اور نصف رمضان میں چاند و سورج کا گرہن ہوتا۔

۴..... مسٹر کینتھ صاحب نے اپنی کتاب ''یوز آف دی گلوبس'' میں کسوف و خسوف کا جو قاعدہ بیان کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ دو سو تیئیس (۲۲۳) سال ایک دور قمری میں دس دفعہ ماہ رمضان میں چاند و سورج کو گرہن ہوتا ہے۔

اگر اس قول کو مرزا صاحب کی خاطر حدیث مان بھی لیں تو پھر بھی منذ خلق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

السمٰوات والارض کے کیا معنی ہوئے؟ جسکے معنی یہ ہیں کہ ابتدائے آفرینش سے ایسا کبھی نہیں ہوا۔ یعنی جب سے زمین وآسمان خلق ہوئے ہیں۔

اوّل: رمضان ونصف رمضان میں چاند وسورج کا گرہن بالترتیب کبھی نہیں ہوا اور مہدی کے وقت میں ہوگا۔ حسب معمول ۱۳ سے ۱۵ تک اور ۲۷ سے ۳۰ تک تو ہمیشہ گرہن ہوتے رہتے ہیں جیسا کہ اوپر دکھایا گیا ہے۔

دوم: مرزا صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے منکر ہیں اس لئے کہ پہلے نظیر نہیں ہے۔ یعنی ایسا کبھی نہیں ہوا کہ انسان آسمان پر جائے اور وہاں تو حضرت ایلیا کی نظیر بھی تھی۔ اب خود بتادیں کہ اس کی کیا نظیر ہے کہ جب سے آسمان وزمین پیدا ہوئے ہیں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ اب کس طرح مان کر اپنی صداقت کی دلیل دیتے ہیں جب پہلے نظیر نہیں تو اب یہ بھی غلط ہے کہ رمضان میں گرہن مرزا صاحب کی صداقت کا نشان ہے۔

۵.....لفظ حدیث یہ ہیں کہ **ینکسف القمر فی الاول لیلة من رمضان وتنکسف الشمس فی نصفه منه** یعنی چاند کو گرہن لگے گا پہلی رات رمضان کو اور نصف اس کے میں سورج کو۔ تعجب ہے کہ مرزا صاحب نے اول کے معنی ۱۲ و ۱۳، اور نصف کے معنی بجائے آدھا کے اخیر کیونکر کر لئے۔ اور کس لغت کی کتاب میں لکھا دیکھا کہ اول رمضان کے معنی نصف رمضان اور نصف رمضان کے معنی اخیر رمضان ہیں۔ افسوس! مرزا صاحب اپنے مطلب میں ایسے محو ہوتے ہیں کہ تمام جہان کی مسلمات کو اپنی پیدا کردہ دلیل کے سامنے جو بالکل سیاق وسباق کے خلاف ہوتی ہے ردّی قرار دیتے ہیں اور بالکل بے سند کہتے جاتے ہیں۔ بھلا یہ کیا معقول ہے کہ کبھی پہلی دوسری کو بھی گرہن لگ سکتا ہے۔ کیونکہ خلاف قانون قدرت ہے۔ اور خدا ایسا نہیں کر سکتا، مگر رمضان میں خرق عادت کر سکتا ہے؟ جس کا جواب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ ہے کہ اگر خدا اول رات کے چاند کو خرق عادت کے طور پر گرہن لگانے سے عاجز ہے اسلیے کہ پہلی رات کا چاند بہت چھوٹا ہوتا ہے تو سورج تو چھوٹا نہیں ہوتا۔ اس کو بموجب قول کے الفاظ کے نصف رمضان میں کیوں گرہن نہ لگا۔ اور مرزا صاحب نصف کے معنی اخیر رمضان کس لغت کے رو سے لیتے ہیں؟ اور **منذ خلق السموات والارض** کو اڑا دیتے ہیں۔ اور پھر یہ کیوں کہتے ہو کہ رمضان میں خرق عادت کے طور پر گرہن لگا ہے۔ جب خلاف قانون قدرت خدا گرہن نہیں سکتا تو پھر حدیث بھی غلط ہے کہ اول رمضان میں جو ابتدائے دنیا سے کبھی نہیں ہوا تو پھر نشان کیسا؟ یہ بھی غلط ہوا اور حدیث بھی غلط۔ (معاذ اللہ)

۶.....مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اول دوم سوم کے چاند کو ہلال کہتے ہیں، نہ کہ قمر۔ اس واسطے اول رمضان معنی کرنا غلط ہے اور ۱۲، ۱۳ درست ہیں، اگر ہلال ہوتا تو اول رمضان درست تھا۔ جس کا جواب یہ ہے کہ ۱۲، ۱۳ کے چاند کو بدر کہتے ہیں۔ اگر حدیث کا مطلب حسب معمول ۱۲، ۱۳ کو گرہن ہونا ہوتا تو بدر کا لفظ ہونا چاہیے تھا، نہ کہ قمر کا۔ کیا مرزا صاحب کو معلوم نہیں کہ ہلال و بدر قمر کی حالتوں کا نام ہے اصل قمر ہی ہے۔

(۱) عربی زبان میں قمر کا لفظ ہلال و بدر دونوں حالتوں پر بولا جاتا ہے: ﴿**وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ**﴾. (۲) ﴿**وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا**﴾. حدیث میں بھی قمر چاند کو کہا گیا ہے چاہے پہلی دوسری کا ہو یا ۱۲، ۱۵ وغیرہ کا۔ **الشمس والقمر ثوران مکدران یوم القیمة.** یعنی ''آفتاب اور ماہتاب قیامت کی دو چکیوں کی طرح بے نور پڑے ہونگے'' غرض یہ دھوکہ ہے کہ اول رمضان کے معنی ۱۲ و ۱۳ رمضان ہے ورنہ ہلال ہوتا۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر ۱۲، ۱۳ مراد ہوتی تو بدر ہوتا کیونکہ جیسا پہلے تاریخ کی چاند کو ہلال کہتے ہیں ویسے ہی ۱۲ و ۱۳ کے چاند کو بدر کہتے ہیں۔ چونکہ بدر نہیں فرمایا اور ساتھ ہی **منذ خلق السموات والارض** فرمایا اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

لئے ثابت ہوا کہ رمضان کی پہلی رات کو خلاف معمول چاند کو گرہن ہوگا اور نصف رمضان میں سورج کو ہوگا۔ پھر سورج کے گرہن کے واسطے **نصفه منه** کی قید کیوں لگائی۔ اگر اول رمضان مراد نہ ہوتی۔ کیونکہ ہمیشہ سورج کو گرہن ۲۸، ۲۹ کو لگتا ہے۔ جب کہ سورج کا موقعہ بجائے ۲۷و۲۸ ۱۳و۱۴ نصف فرمایا' تو ضروری ہوا کہ چاند کا موقعہ گرہن بجائے ۱۲، ۱۳ کے یکم دوم رمضان ہو، ورنہ بالکل غلط معنی ہوتے ہیں۔ جس قدر چاند کو پیچھے ہٹا دیا اسی قدر سورج کو بھی پیچھے ہٹا دیا' یعنی سورج کو گرہن بجائے اخیر رمضان کے نصف رمضان میں ہوگا اور چاند کا گرہن بجائے نصف رمضان کے اول رمضان کو ہوگا۔ **منه** کی ضمیر رمضان کی طرف راجع ہے جو صاف صاف ظاہر کر رہا ہے۔ اول اور نصف رمضان سے اول و نصف رمضان ہی مراد ہے نہ کہ کوئی من گھڑت بے سند خود تراشیدہ معنی ہیں۔

۷.....**عن شریک قال بلغنی ان قبل خروج المهدی ینکسف القمر فی شهر رمضان مرتین** (رواہ نعیم) یعنی ''رمضان میں دو دفعہ چاند گرہن ہوگا''۔

اس حدیث نے بہت صاف کر دیا کہ اول رمضان کو ہی چاند گرہن ہوگا' خلاف معمول یعنی جب سے آسمان زمین بنے ہیں کبھی اول رمضان کو چاند گرہن نہیں ہوا اور دوسرا گرہن حسب معمول ۱۲و۱۳ رمضان کو ہوگا۔ پہلا گرہن صرف مہدی کے نشانات کے واسطے ہوگا۔ جس سے صاف مرزا صاحب کی تمام دلائل کا بطلان ہو گیا۔ کیونکہ اس حدیث نے تفسیر کر دی۔ (صفحہ ۶ ۱۔ اشاعۃ السنہ مطبوعہ مصر)

اب تو بالکل صاف ظاہر ہو گیا اور اول رمضان سے یکم رمضان ہی مراد ہے اور چونکہ اول رمضان کو چاند گرہن نہیں ہوا۔ پس یہ باطل ہے کہ مرزا صاحب کی صداقت آسمان نے کی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

۸.....**عن کعب قال یطلع من المشرق قبل الخروج المهدی نجم له ذنب** یعنی ''مشرق کی طرف سے ایک ستارہ جس کے واسطے دم ہوگی، مہدی کے خروج سے پہلے طلوع کرے گے یعنی نکلے گا''۔ چونکہ یہ ستارہ بھی نہیں نکلا تو مہدی کا نشان کیسے ہوا اور مرزا صاحب کے واسطے آسمانی نشان کے کیا معنی ہوئے۔

دوم: عن أبی جعفر محمد بن علی الباقر رضی اللہ عنہ **قال اذا رأیتم ناراً من المشرق ثلاثة ایام وسبعة ایام فتوقعوا خرج ال محمدٍ ان شاء اللّٰه تعالٰی**

ترجمہ: ''جس وقت دیکھو تم مشرق سے آگ تین دن یا سات دن' پس امید کرو کہ آل محمد ﷺ نے خروج کیا ہے اگر چاہا اللہ نے'' (صفحہ ۷۰، اشاعۃ السنہ)۔ **عن أبی هریرة** رضی اللہ عنہ **قال یکون بالمدینة وقعة یفرق فیها احجار الزیت بالحمرة عندها الا کضربة سوط فینبغی عن المدینة یریدین ثم یبایع المهدی** (رواہ نعیم) ترجمہ: اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے مدینہ میں ایک بڑی لڑائی ہوگی جس میں مقام احجار الزیت پر خوف طاری ہوگا اور مدینہ کا سنگلاخ (بیرون مدینہ جانب مشرق) ضرب تازیانہ کی طرح موجب اذیت ہوگا تب دو صادق مدینہ سے باہر نکلیں گے۔ پھر مہدی کی بیعت کی جائے گی۔

۹.....مرزا صاحب تو مسیح موعود ہونے کے مدعی ہیں۔ اور یہ کسی حدیث میں نہیں ہے کہ مسیح موعود کے وقت رمضان میں چاند و سورج کو گرہن ہوگا۔ اگر یہ کہیں کہ مہدی و مسیح موعود، مجدد، رجل فارسی، مامور من اللہ، امام زمان، کرشن جی وغیرہ وغیرہ جن کے مرزا صاحب مدعی تھے صرف ایک ہی شخص ہے تو یہ دعاوی مفصلہ ذیل دلائل سے باطل ہیں:

الف: مسیح موعود عیسیٰ ابن مریم نبی اللہ ناصری جسکے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے درمیان کوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی نہیں وہی نزول فرمائیگا اور اسکا نزول دمشق میں ہوگا۔

ب: حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور موضع کرعہ علاقہ خراسان سے ہوگا اور وہ عربی نسل سیدۃ النساء فاطمہ زہراء کے نسب سے ہوگا' جیسا کہ پہلے گذرا ہے اور اس کا نام اور اس کے باپ کا نام رسول اللہ ﷺ کے نام پر ہوگا اور مدینہ میں بیعت لے گا' نہ کہ قادیان پنجاب میں۔

ج: مجدد امتی محمد رسول اللہ ﷺ ہوتا ہے اور ہر ایک صدی کے سر پر ہوتا ہے۔ مجدد نبوت و مہدویت کا مدعی نہیں ہوتا اور مرزا صاحب نبوت و رسالت کے مدعی ہیں۔ پس یہ خیال غلط ہے کہ مسیح موعود مہدی و مجدد وکرشن وغیرہ ایک ہے۔

د: رجل فارسی کا ڈھکوسلا بالکل بے ربط ہے۔ یہ حدیث تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حق میں تھی۔ مرزا صاحب نے ناحق رجل فارسی ہونے کا دعویٰ کیا۔ رجل فارسی مسیح موعود ہر گز نہیں ہوسکتا اور نہ کسی حدیث میں ہے کہ مسیح موعود رجل فارسی ہوگا۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ تعریف کی کہ یہ شخص اس قدر متلاشی ایمان ہے کہ اگر ایمان ثریا پر بھی معلق ہوتا تو وہاں سے بھی لے آتا۔ یہ کیونکر صحیح ہے کہ جو رجل فارسی ہے یعنی فارس کا رہنے والا ہو وہی سلمان پارسی ہے اور ایمان کو ثریا' سے لانیوالا ہے۔

نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند　　نہ ہر کہ آئینہ دارد و سکندری داند

لو کا لفظ تو شرطیہ ہے۔ پس نہ ایمان ثریا پر اٹھایا گیا تھا اور نہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ لائے تھے۔ یہ کیسا بودا استدلال ہے کہ چونکہ میں فارسی النسل ہوں اس لئے رجل فارسی ہوں اور ایمان کو ثریا سے لایا ہوں اور یہ کہاں لکھا ہے کہ مسیح موعود رجل فارسی ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے تو اس کو مریم کا بیٹا اس واسطے کہا کہ اس کا باپ نہ تھا۔ مگر تعجب ہے کہ باپ والا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرے۔ اور قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اعلام کبھی نہیں بدل سکتے۔ جب مسیح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

موعود کے اعلام رسول اللہ ﷺ نے فرما دیئے کہ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم نبی اللہ جسکے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں۔ پس 'چار علم' جو کہ رسول اللہ ﷺ نے تفریق کے واسطے فرما دیئے کہ کوئی جھوٹا مدعی نہ ہو وہ بتا رہے ہیں کہ مرزا صاحب مسیح موعود نہیں اور ایسا ہی مہدی کے اعلام بھی بتا دیئے۔ محمد بن عبداللہ فاطمی النسب' حسنی' قریشی' عربی النسل۔ اب کوئی سوچے کہ کجا عربی النسل اور کجا فارسی النسل۔ غرض سب کے سب غیر معقول دعویٰ ہیں' کیونکہ ان تمام کا مجموعہ پھر امام زمان قرار دیا ہے۔ اور ''ضرورت امام'' کے صفحہ ۲۴ پر موٹے خط سے لکھتے ہیں کہ ''امام زمان میں ہوں اور محمد رسول اللہ ﷺ کے وحی لکھنے والے کو خیال ہوا کہ میں بھی ملہم ہوں تو فوراً ہلاک ہو گیا اور ایسا مغضوب ہوا کہ قبر نے بھی اس کو باہر پھینک دیا تھا''۔ مگر خود مرزا صاحب رسول اللہ ﷺ کے وحی کے ساتھ وحی کا دعویٰ کریں تو مسلمان اور امتی ہیں اور محمد ﷺ کی طرح امام زمان بھی ہوں اور امتی بھی ہوں۔ یہ ایسا نامعقول دعویٰ ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ میں رعیت بھی ہوں اور بادشاہ بھی ہوں۔ اب کوئی صحیح الدماغ آدمی ایسی ایسی متضاد اور نامعقول باتیں کس طرح مان سکتا ہے۔ یہ کس حدیث میں ہے کہ مسیح موعود محمد ﷺ کی برابری کرے گا اچھا یہ سب کچھ تو اسلامی حلقہ کے اندر رہا۔ اب مرزا صاحب کو ہند کی آب و ہوا نے عربی النسل ہونا، فارسی النسل ہونا، ناصری ہونا سب کچھ فراموش کرا کر کرشن جی مہاراج بھی ہونا دماغ میں ڈالا۔ اللہ اکبر! کجا محمد رسول اللہ ﷺ توحید پرست اور کجا کرشن جی مہاراج بت پرست۔ قیامت کے منکر تناسخ کے قائل۔ کہاں پاک ذات محمد ﷺ دنیا اور عاقبت کی خبر دینے والا' بلکہ جو قیامت پر ایمان نہ لائے وہ اس کے نزدیک مسلمان نہیں' اور اللہ اکبر کے نعرے لگانے والا اور دنیا پر توحید پھیلانے والا اور کہاں ہند کا کرشن رام رام جپنے والا اور انسانوں میں حلول کرنے والا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ناظرین! یہ ہے مدعی امامت کی فلسفی عقل جس نے فلسفہ اور سائنس کے رعب میں آکر معجزات انبیاء علیہم السلام سے تو انکار کیا اور جب گرا تو ایسا گرا کہ کرشن جی کا روپ دھارا جو عقلاً و عادتاً محال اور ناممکن ہے۔ اور یہ کونسا فلسفہ ہے کہ ایک وجود میں عیسیٰ علیہ السلام و محمد ﷺ و کرشن و مہدی و مجدد وغیرہ وغیرہ کی روحیں جمع ہوسکتی ہیں؟ حالانکہ روح صرف ایک اکیلی بدن میں منتظم رہ سکتی ہے۔ متعدد روحیں تو آپس میں لڑ کر ایک منٹ میں الگ ہوجائیں گی۔ محمد ﷺ کی روح اور معاذ اللہ کرشن جی کی روح ایک محل میں کسی طرح نہیں رہ سکتی ہیں۔ محمد ﷺ کی روح تو قیامت میں جزا سزا کی وعظ فرمائے گی اور کرشن جی کی روح تناسخ کا چکر بتائیگی اور قیامت سے انکار کرائے گی۔ کرشن جی کا نمونہ تعلیم ذیل کے شعروں سے جو گیتا میں فیضی نے اکبر بادشاہ کے حکم سے کیا تھا' ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ پھر محمد ﷺ کی تعلیم کے مقابلہ پر خود ناظرین غور کر کے نتیجہ نکال لیں۔

من از ہر سہ عالم جد گشتہ ام — تہی گشتہ از خود خدا گشتہ ام

منم ہر چہ ہستم خدا از من است — فنا از من است و بقا از من است

تناسخ و انکار قیامت:

ہمہ شکل اعمال بگرفتہ اند — بہ تقلیب احوال دل گفتہ اند

گرفتار زندان آمد شد اند — زبید انشی خصم جاں خود اند

ناظرین! غور فرمائیں کہ ایک شخص مدعی ہے کہ میں عیسیٰ علیہ السلام بھی ہوں، محمد ﷺ بھی ہوں، مہدی بھی، حتیٰ کہ کرشن بھی ہوں۔ جب کچھ ثبوت نہیں دے سکتے تو فرماتے ہیں کہ میں اصلی نہیں ہوں، ان کا بروز ہوں اور ظل ہوں۔

ناظرین! بروز و تناسخ ایک ہی ہے صرف لفظی تنازعہ ہے کیونکہ بروز کے معنی ظاہر ہونے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ہیں۔ اور ظہور یا جسمانی ہوتا ہے یا روحانی اور یا صفاتی۔ اگر مرزا صاحب کو بروز عیسیٰ ومہدی ورجل فارسی، محمد و مامور من اللہ وکرشن وغیرہ کا جسمانی فرض کریں تو یہ بالکل باطل ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب اپنے باپ غلام مرتضیٰ کے نطفہ سے اپنی والدہ کے پیٹ سے صرف اکیلے پیدا ہوئے اور ان کا تعلق ان اشخاص سے جو کئی سو برس اُن سے پہلے ہو چکے، جسمانی ہرگز نہیں ہوسکتا۔ جب جسمانی نہیں ہوسکتا تو روحانی ہوگا۔ روحانی تعلق بھی باطل ہے کیونکہ ایک جسم میں دو روح نہیں رہ سکتے' تو متعدد روح کس طرح اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ کیونکہ اس پر حکماء متقدمین وحال کا اتفاق ہے کہ روح جوہر مجرد ہے' صرف ایک ہی بدن انسان میں متصرف ہوسکتا ہے۔ اس تعلق بدن کے بمنزلہ کاریگر کے ہے یعنی جیسا کہ کاریگر اوزاروں سے کام کرتا ہے اسی طرح قوائے جسمانی سے روح بدن میں کام کرتی ہے اور بذریعہ حواس ظاہرہ وباطنہ احساس وانجام امور عالم کرتی ہے۔ پس مرزا صاحب کا دعویٰ روحانی بھی غلط ہے۔ کیونکہ بقول ان کے ارواح انبیاء بعد مرگ بہشت میں داخل ہو چکیں اور جو بہشت میں داخل ہو جائے اسکو نکلنے کی اجازت نہیں۔ (دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۳۵۲)

یہ سچ ہے کہ جو شخص بہشت میں داخل کیا جاتا ہے پھر وہ اس سے خارج نہیں کیا جاتا۔ پس روحانی بروز باطل ہے۔ کیونکہ جب روح بہشت سے نکل ہی نہیں سکتی تو پھر بروز وظل روحی باطل ہوا۔ ''ظل'' یعنی سایہ اصل کا ہوتا ہے جب اصل بہشت میں بند ہے تو پھر اسکا ظل محال ہے۔ ظل کے واسطے اصل کا وجود ضروری ہے۔ جب اصل اس دنیا میں نہیں تو اس کا سایہ بھی نہیں۔ باقی رہا بروز صفاتی سو وہ مرتبہ ہر ایک بشر کو حاصل ہے جب انسان نیک کام کرتا ہے تو صالحین کا صفاتی بروز ہے۔ اور جب بُرے کام کرتا ہے تو کفار وفجار وغیرہ کا بروز ہے۔ اس تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ بروز کا مسئلہ بالکل باطل ہے۔ مرزا صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

معمولی ایک شاعرانہ طبیعت کے آدمی تھے۔ اور طبیعت کی موزونی کے زور سے رسول و نبی بننا چاہتے تھے۔ سو وہ دوسرے کذابوں کی طرح دعویٰ کر کے چل دیئے اور مسیلمہ کذاب وغیرہ کی طرح پیرو بھی چھوڑ گئے جو سنت اللہ کے موافق بطریق سابق کذابوں کی امتوں کے آہستہ آہستہ برباد ہونگے اور ضرور ہونگے۔ سب کذاب بھی یہی کہتے آئے ہیں کہ پہلے کاذب تھے اور میں سچا ہوں وہ ملیامیٹ و برباد ہو گئے مگر میں چونکہ سچا ہوں اس واسطے میرے پیرو ہمیشہ غالب رہیں گے اور سرسبز ہونگے۔ مگر سنت اللہ یہی ہے کہ ہزارہا لوگ اسلام میں ایسے ایسے پیدا ہوئے اور آخر کار فنا ہوئے۔ تاریخ جب یہ بآواز بلند پکار رہی ہے کہ اُستاد ''سیس'' جیسے اولوالعزم جس کے صرف تین لاکھ مرید سپاہی لڑنے والے تھے۔ جب اس قدر حمیت کا آدمی اور اکثر جنگوں میں فتحیاب ہونے والا بہادر جسکا آج نام ونشان نہیں۔ صالح بن ظریف نے نبوت کے دعویٰ کے ساتھ سلطنت بھی حاصل کر لی اور سینتالیس (۴۷) برس تک کامیابی کے ساتھ نبوت و بادشاہت کی۔ مگر وہ بھی بمعہ اپنی امت و مریدوں کے خاک سے مل گیا اور سچے رسول کا دین تازہ بتازہ چلا آتا ہے۔ جب نظیریں موجود ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ مرزائی سنت اللہ کے مطابق برباد نہ ہونگے۔ یہ صرف مریدوں کو پھنسانے کیواسطے ہے۔ ہر ایک کاذب کہا کرتا ہے کہ میرا گروہ ہمیشہ رہے گا تا کہ مریدوں کے حوصلے پست نہ ہوں۔ بیچارے مرزائیوں کی ترقی کی ان کذابوں کی ترقی وحمیت وشجاعت و جانثاری کے مقابلہ میں کچھ حقیقت ہی نہیں۔ صرف انگریزوں کی عملداری کے باعث زبانی وتحریری دعاوی ہیں۔ خلافت اسلامیہ ہوتی تو مدت کا فیصلہ ہو گیا ہوتا۔ پس مسلمانوں کو پہلے کذابوں کا حال غور سے پڑھنا چاہیے جو کہ ہم پہلے اسی کتاب میں لکھ چکے ہیں۔ پھر اپنی عقل خداداد سے نتیجہ نکال لیں۔ یہ دھوکہ ہر ایک کاذب دیتا آیا ہے کہ خدا مجھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے باتیں کرتا ہے اور میں خدا کے حکم سے کہتا ہوں۔ مرزا صاحب کا نرالا دعویٰ نہیں۔

دلیل نمبر ۷: مرزا صاحب کو مخاطبہ و مکالمہ الٰہی ہوتا تھا۔ اور جس کو مکالمہ و مخاطبہ الٰہی ہو وہ نبی ہوتا ہے۔

جواب: مکالمہ و مخاطبہ خدا کی طرف سے بھی ہوتا ہے اور شیطان کی طرف سے بھی۔ سب اولیاء اللہ و صوفیائے کرام وساوس شیطان سے پناہ مانگتے آئے ہیں۔ وساوس شیطانی اور الہام ربانی میں فرق کرنے والی شریعت محمدی ﷺ ہے' اگر کوئی الہام یا کشف یا رؤیا' شریعت کے برخلاف ہے تو وسوسہ شیطانی اور مردود ہے۔

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی مقدمہ ''فصوص الحکم'' میں فرماتے ہیں ''وحی خاصہ انبیاء علیہم السلام ہے۔ اور یہ بواسطہ فرشتہ جبرائیل علیہ السلام ہوتا ہے۔ اس لئے یہ وسوسہ سے پاک ہوتا ہے یعنی وہ خالص کلام خدا تعالیٰ ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی حدیث کو وحی (یعنی وحی متلو) یا قرآن نہیں کہتے۔ وحی مخصوص نبوت سے ہے اور الہام ولایت سے مخصوص ہے۔ اور نیز وحی میں تبلیغ شرط ہے اور الہام میں تبلیغ شرط نہیں۔ ''واردات رحمانی و ملکوتی'' اور ''واردات جنی و شیطانی'' میں جو فرق ہے وہ یہ ہے کہ جو واردات رحمانی ہوتے ہیں ان سے خوف و رجا و خیر کی طرف رغبت ہوتی ہے اور طاعت میں رغبت و لذت ہوتی ہے اور جو اس کے برخلاف ہو وہ شیطانی واردات ہیں''۔

ناظرین! شیخ کی عبارت سے دو امور ثابت ہیں۔ **ایک** وحی خاصہ انبیاء علیہم السلام ہونا اور بذریعہ جبرائیل علیہ السلام ہونا۔ **دوم**: الہام اولیاء رحمانی بھی ہوتا ہے اور شیطانی بھی ہوتا ہے مگر مرزا صاحب نے اپنی ہر ایک واردات کو وحی قرار دیا اور الہام رحمانی و شیطانی میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ سب رطب و یابس جو آپ کے دماغ میں آجائے اور جو جائز و ناجائز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کے دل سے اُٹھے اسکا نام وحی الٰہی رکھ لیا اور اس کو قرآن کا رتبہ دیا اور یہی وجہ انکی گمراہی کی ہے اگر وہ شریعت محمدی ﷺ کو معیار قرار دیتے تو ہرگز یہ معجون مرکب کشف' خواب' رؤیا' الہام' فکر' ارادہ' خیال' وہم' قیاس' سب کو وحی الٰہی کا رتبہ نہ دیتے اور نہ اجماع امت سے الگ ہوتے۔ سب اولیاء اللہ وعلماءِ امت کے نزدیک شریعت معیار الہام وکشف ہے۔ جو الہام وکشف شریعت کے برخلاف ہو وہ اللہ کی طرف سے نہیں۔ مگر مرزا صاحب سب کو اللہ کی طرف سے سمجھ کر ٹھوکر کھاتے رہے اور جب وہ جھوٹ نکلا تو اس جھوٹ کی مرمت کے واسطے اور ہزارہا جھوٹ ان کو بنانے پڑے اور پھر بھی جھوٹے کے جھوٹے رہے۔ اسی واسطے معیار شریعت ضروری ہے۔

پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃاللہ علیہ' فتوح الغیب' میں لکھتے ہیں کہ ''الہام اور کشف پر عمل کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ قرآن وحدیث اور نیز اجماع اور قیاس صحیح کے مخالف نہ ہو''۔ حضرت امام غزالی رحمۃاللہ علیہ' احیاء العلوم' میں لکھتے ہیں کہ ''ابوسلیمان دارانی رحمۃاللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ الہام پر عمل نہ کرو جب تک اس کی تصدیق آثار سے نہ ہوجائے''۔

مرزا صاحب نے تو سب قیدیں توڑ دیں۔ اپنے کشف والہامات کو وحی کا پایہ خلاف اجماع امت دیا اور اس پر ایمان لائے اور ایسا ایمان جیسا قرآن پر یعنی ''براہین احمدیہ'' قرآن ہے۔ اور وسوسہ سے پاک سمجھا حالانکہ اُن کے کشف والہامات صاف صاف بتا رہے ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے نہیں' ان کی طبیعت کا فعل ہے اور بعض صاف صاف وساوس ہیں۔

۱..... ''کتاب البریہ'' کے صفحہ ۷۹ پر لکھتے ہیں: ''میں نے اپنے آپ کو کشف میں دیکھا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں''۔ بغرض اختصار اسی قدر کافی ہے۔ ورنہ یہ کشف بہت طول ہے کہ میں نے زمین و آسمان بنائے اور میں اس کے خلق پر قادر تھا وغیرہ۔ اب کوئی مسلمان قرآن پر ایمان رکھنے والا اور محمد رسول اللہ ﷺ کو رسول برحق ماننے والا اس کشف کو خدائی کشف سمجھ سکتا ہے؟ کبھی ناچیز انسان بھی خدا ہوسکتا ہے؟ اور خالق زمین و آسمان ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر صاف ہے کہ یہ دماغ کی خشکی کا باعث ہے اور وسوسہ ہے۔

۲.....کشف: **انا انزلنٰہ قریبا من القادیان** یعنی ''ہم نے اس کو قادیان کے قریب اُتارا ہے''۔ یہ عبارت مرزا صاحب نے قرآن کے نصف کے قریب کشفی حالت میں دیکھی۔ (دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۶۷)۔ اب بتاؤ کہ یہ کشف قرآن شریف میں اتنی عبارت زیادہ بتاتا ہے، خدا کی طرف سے ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

۳.....**انما امرک اذا اردت بشیئا ان یقول لہ کن فیکون** یعنی ''اللہ تعالیٰ مرزا صاحب کو فرماتا ہے کہ اب تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جس چیز کا تو ارادہ کرے اور صرف اس قدر کہہ دے کہ ہوجا' وہ ہوجائے گی''۔

کیوں ناظرین! جب یہ خدا کی صفت ہے کہ جس چیز کا ارادہ کرے اور کہہ دے کہ ہوجا' وہ ہوجاتی ہے۔ اب یہ الہام مرزا صاحب کو خدا کا شریک بناتا ہے تو پھر کس طرح وسوسہ شیطانی نہ سمجھا جائے؟ (دیکھو اخبار بدر ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء)

۴.....**انت من مائنا وھم من وشل** تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ خشکی سے ہے

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۴)

ناظرین! یہ خدائی الہام ہے کہ مرزا صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ گئے وہ تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

صرف اللہ کی نفخ روح سے پیدا ہوئے اور خدا کے نطفہ سے نہ تھے مگر مرزا صاحب تو خدا کے پانی سے پیدا ہوئے۔ مگر تعجب ہے کہ پھر مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کس کے باپ تھے اس الہام میں تو مرزا صاحب شیطان کے پورے پورے ہتھے چڑھے ہیں کہ آج تک خدا کا نطفہ ہونے کا دعویٰ کسی نے نہیں کیا تھا اور خدا بھی اپنے آپ کو **لم یلد ولم یولد** کہہ کر الگ رکھتا تھا۔ مگر مرزا صاحب اس کو اکیلا وحدہٗ لاشریک لہٗ کب چھوڑتے ہیں۔

ناظرین! تہذیب زیادہ اجازت نہیں دیتی کہ مرزا صاحب کے اس الہام وکشف پر جرح کی جائے۔ عاقلان خود میدانند کہ جب حواس میں فرق آجاوے تو ایسا ہی ہوتا ہے مگر یہاں تو تبلیغ کا بھی ٹھیکہ لے آئے ہیں کہ کوئی توحید پرست مسلمان دنیا پر نہ رہے ورنہ اس کی نجات نہیں کہ مرزا صاحب کو نبی کیوں نہیں مانا۔

۵..... **اعمل ماشئت فانی قد غفرتک لک انت منی بمنزلة لایعلمها الحق** (براہین احمدیہ صفحہ ۵۶۰)۔ ترجمہ: جو چاہے کر میں تحقیق میں نے تجھے بخش دیا۔ میری طرف سے تیرا ایسا مرتبہ ہے کہ خلقت نہیں جانتی۔

ناظرین! یہ الہام مرزا صاحب کا خدا کی طرف سے ہوسکتا ہے! کہ خدا نے مرزا صاحب کو سرٹیفکٹ دے دیا کہ جو چاہو سو کرو ہم نے تم کو بخش دیا ہے۔ شاید اسی واسطے انکی زبان سے انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام حضرت علی رضی اللہ عنہ وامام حسین رضی اللہ عنہ وغیرہ سب علماء امت وغیرہ اشخاص ستائے گئے اور مرزا صاحب نے دل کھول کر ان کی توہین کی اور گالیاں دیں۔ کیوں نہ ہو خدا کے بخشے ہوئے جو ہوئے۔

ناظرین! یہی الہام قریب انہیں الفاظ کے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو جب ہوا کہ ''اے عبدالقادر ہم نے تیری عبادت قبول کرلی اب بس کر۔ تو حضرت نے حدود شریعت کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

طرف دیکھا اور لاحول شریف پڑھ کر اس الہام کا رد کیا۔ یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ میری عبادت خدا نے قبول کر لی اور آئندہ بس کرنے کا حکم دیا۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ **ما عبدتک حق عبادتک** یعنی ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔ مگر مرزا صاحب ہیں کہ ان کشوف والہامات پر دھوکہ خوردہ ہیں۔ جو دماغ میں آجائے خدا کی طرف سے مکالمہ ومخاطبہ سمجھتے تھے۔

۲..... **اللہ یحمدک علی العرش** یعنی اللہ تعالیٰ تیری عرش پر حمد کرتا ہے۔ یہ خدائی الہام کیونکر ہوسکتا ہے۔ مخلوق خالق کی حمد کرتی ہے، نہ خالق مخلوق کی حمد کرتا ہے۔ مرزا صاحب جب مخلوق تھے تو پھر خدا ان کی حمد کس طرح کرتا ہے۔ دیکھو قرآن مجید **الحمد للہ رب العلمین** یعنی تو حمد رب العالمین کا حق ہے۔

غرض جس شخص کے کشف خلاف شرع اور تصانیف بھی خلاف شرع ہوں اور امتی ہونے کا دعویٰ بھی رکھتا ہو وہ اپنے کشوف اور الہام کو وحی کا پایہ نہیں دے سکتا اگر دے تو کافر ہے۔ ہاں محمد ﷺ کی امت میں سے ہونے کا دعویٰ چھوڑ کر نبی ورسول جو چاہے بن سکتا ہے۔ جب نبی ورسول ہے تو پھر کمزوری کیوں؟ کہ تشریعی نبی نہیں ہوں غیر تشریعی ہوں یہ بالکل دھوکہ ہے۔ کیونکہ جب صاحب وحی ہوا اور بعض احکام قرآن کا ناسخ ہوا جیسا کہ جہاد فی سبیل اللہ کو حرام کر دیا جو فرض تھا، خاتم النبیین کے بعد نبیوں کا آنا قرار دیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے انکار، دجال کے وجود سے انکار تو پھر تشریعی نبی ہونے میں کیا شک ہے۔ یہ صرف مرزا صاحب اور مرزائیوں کی کمزوری اور نفاق ہے کہ کھلا کھلا دعویٰ نبوت نہیں کرتے۔ جب نبی ہے اور مرید اسکو نبی مانتے ہیں تو پھر کیوں ڈرتے ہیں اور **لا الہ الا اللہ غلام احمد رسول اللہ** نہیں کہتے جیسا کہ ایک مرزائی مولوی ظہیر الدین نے لکھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے میں تو اس کو پکا مرزا صاحب کا مرید سمجھتا ہوں کیونکہ وہ انکو مطلق نبی سمجھتا ہے اور نیز جس طرح محمد رسول اللہ ﷺ پہلی کتابوں اور نبیوں کے ناسخ تھے ایسا ہی مرزا صاحب کو سمجھتا ہے۔ (اب دیکھو ہینڈ بل ظہیر الدین)۔ مگر افسوس خواجہ کمال الدین وحکیم نور دین صاحب و دیگر اراکین مرزائیت دل میں کچھ اعتقاد رکھتے ہیں اور ظاہر کچھ کرتے ہیں۔ جب خلافت اسلامی نہیں ہے تو پھر کس بات کا ہے۔ جو اعتقاد ہے ظاہر کیوں نہیں کرتے۔ ظاہر تو یہ کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب کو ہم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃاللہ علیہ، خواجہ معین الدین چشتی رحمۃاللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃاللہ علیہ کی مانند سمجھتے ہیں تو پھر جو مرزا صاحب کی بیعت نہ کرے کافر کیوں ہوا اور اسکی نجات کیوں نہ ہوگی۔ کیا خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ و شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃاللہ علیہ و مجدد الف ثانی رحمۃاللہ علیہ نے بھی کہیں یہ لکھا تھا اور کہا تھا کہ جو مسلمان قرآن وحدیث پر چلے، محمد رسول اللہ ﷺ کو سچا نبی یقین کر کے اُس کی شریعت کے مطابق چلے اور ارکان اسلام نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ وغیرہ فرائض دین ادا کرے مگر جب تک ہماری بیعت نہ کرے اور چندہ نہ دے وہ مسلمان نہیں اور اُسکی نجات نہ ہوگی؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر یہ کہنا کہ مرزا صاحب ان بزرگواروں کی طرح ایک سلسلہ کے پیشوا ہیں، دھوکہ ہے یا نہیں؟ کجا مرزا صاحب کے دعاوی اور کجا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃاللہ علیہ وخواجہ معین الدین چشتی رحمۃاللہ علیہ وہ پکے مسلمان اور محمد رسول اللہ ﷺ کے سچے وفادار اور تابعدار اور مطیع فرمان وتعظیم وآداب رسول اللہ ﷺ میں صادق، ان بزرگوں میں سے بھی کسی نے دعویٰ نبوت کیا؟ وحی کا دعویٰ کیا؟ اپنی عورتوں کو ''ام المؤمنین'' کہا؟ اپنے جانشین کو ''خلیفۃ المسلمین'' کا خطاب دیا؟ یاروں کو اصحاب کبار، اجمیر و بغداد کو مکہ اور مدینہ کے برابر سمجھا؟ نعوذ باللہ محمد رسول اللہ ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام کو غلطی کرنیوالے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

بتلایا؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسمریزیم کرنے والا کہا؟ قرآنی معجزات کو عمل الترب کہا؟ خود خدا بنے؟ خود خالق زمین و آسمان بنے وغیرہ وغیرہ؟ نہیں۔ تو پھر کیونکر مرزا صاحب ان بزرگوں کی طرح ہوئے۔ یہ صرف لوگوں کو پھنسانے کے واسطے ایک حیلہ ہے کہ مسلمان اُن بزرگوں کا نام سن کر پھنس جائیں اور مرزا صاحب کے مرید ہوں۔ مگر اب تو میر قاسم علی صاحب اڈیٹر الحق "اخبار دہلی" نے جو ایک سربرآوردہ متکلم مرزائی ہیں انہوں نے صرف مرزا صاحب کی نبوت ہی ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی ہے بلکہ جو خاتم النبیین کے معنی یہ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اُنکو مغضوب ومجذوم ومحرف لکھدیا ہے اور کتاب کا نام "النبوۃ فی خیر الامۃ" رکھا ہے اور تمام عقلی ڈھکوسلے لگائے ہیں اور انکو بھی اپنے مرشد مرزا صاحب کی طرح زعم ہوا ہے کہ انکو بھی کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ ایک ہزار روپیہ انعام لکھا ہے مگر مثل مشہور ہے کہ آگ کا جلا ہوا جگنوں سے بھی ڈرتا ہے۔ پہلے تین سو روپیہ ہار چکے ہیں۔ اس لئے شرط لگائی ہے کہ فریق ثانی صرف قرآن سے جواب دے اور خود تمام بے سند باتیں خلاف شرع لکھی ہیں۔ خیر انعام تو کس نے دینا ہے کمزوری تو پہلے ہی معلوم تھی تب ہی تو مرزا صاحب کی طرح شرطیں ایسی ناممکن الوقوع پیش کی ہیں کہ نہ کوئی شرط پوری کرے اور نہ کچھ دینا پڑے مگر یہاں بھی کوئی روپے کا بھوکا نہیں صرف تحقیق حق مدِنظر ہے اس لئے ہم نے اس کتاب کا جواب دیا ہے تاکہ مسلمان بھائی اس دھوکہ سے خبردار رہیں کیونکہ پہلے بہت مسلمانوں نے اس عقلی ڈھکوسلے پر ٹھوکر کھائی ہے کہ اس میں محمد رسول اللہ ﷺ کی ہتک ہے کہ وہ زمین پر مدفون ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہو۔

اسی طرح اب میر قاسم علی نے ڈھکوسلا نکالا ہے کہ اس میں محمد رسول اللہ ﷺ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

تک ہے کہ اس کی امت میں نبی نہ ہوں کیونکہ پہلے نبیوں کے بعد نبی آتے رہے۔ جب موسیٰ کے بعد چھوٹے چھوٹے نبی آتے رہے تو محمد رسول اللہ ﷺ کی اس میں ہتک ہے اور اس امت کی بھی اس میں ہتک ہے کہ کوئی نبی نہ آئے۔ مگر یہ نہیں سمجھتے کہ جب نبیوں کا سردار آ گیا جسکے تمام انبیاء علیہم السلام "**مقدمة الجيش**" تھے تو پھر اس کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن نہیں۔ اگر مسیلمہ یا اس کے اور بھائیوں نے دعویٰ کیا تو جھوٹے ثابت ہوئے۔

اگر موسیٰ علیہ السلام کی مانند نبی آنے ہوتے تو جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے ساتھ حضرت یوشع علیہ السلام اور پھر اس کے بعد حضرت یحییٰ علیہ السلام تک تیرہ سو (۱۳۰۰) برس میں لگاتار نبی آتے رہے۔ مگر چونکہ کوئی نبی نہیں آیا اور حضرت محمد ﷺ نے خاتم النبیین کی تفسیر **لانبی بعدی** سے فرمادی اور عمل بھی اسی پر تیرہ سو (۱۳۰۰) برس تک رہا کہ کوئی نبی نہ ہوا۔ تو اب تیرہ سو (۱۳۰۰) برس کے بعد حضرت موسیٰ کی مماثلت کی دلیل غلط ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام کی مماثلت ارادۂ الٰہی میں ہوتی تو حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کہلاتے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نبی کہلاتے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کہلاتے مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صاف صاف فرمایا کہ **الا وانی لست نبیا ولا یوحی الیّ** یعنی نہ میں نبی ہوں اور نہ میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ محمد رسول ﷺ کے بعد جو شخص وحی و نبوت کا دعویٰ کرے جھوٹا ہے اور کاذب ہے۔

اب ہم نمبروار ہر ایک طریق پر دلیل اور اعتراض اور عقلی دھکوسلے کا جواب دیتے ہیں، **وھو ھذا:**

پہلی دلیل: جب سے دنیا کا سلسلہ اور نسل آدم کی ابتدا ہوئی ہے تب ہی سے یہ قانون الٰہی جاری ہے کہ انسانوں کی حفاظت روحانی و جسمانی کے واسطے انبیاء و مرسلین اور والیان و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلاطین دنیا میں ہوتے رہے اور قرآن میں بھی اس کی تصدیق ہے: ﴿لَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴾ (سورۂ بقرہ)۔ ﴿لَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا﴾ (سورۂ حج)۔ ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا﴾ (سورۂ نحل)۔ ﴿وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ (سورۂ رعد)۔ ﴿وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ﴾ (سورۂ فاطر)۔ خلاصہ یہ ہے کہ حفاظت روحانی بذریعہ انبیاء اور حفاظت جسمانی بذریعہ سلاطین ہوتی آئی ہے۔

جواب: آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ نص قرآنی سے کسی نبی کا آنا بعد رسول اللہ ﷺ ثابت کریں جو آیات آپ نے قرآن مجید کی بطور نص اپنے دعویٰ کے ثبوت میں لکھی ہیں یہ ہرگز دلالت نہیں کرتیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی بھیجا جائیگا۔ کیونکہ پہلی آیت کا ترجمہ یہ ہے: ''اگر اللہ بعض لوگوں کو بعض لوگوں کے ذریعہ سے دفع نہ کرے تو زمین سب خراب ہو جائے لیکن اللہ دنیا کے رہنے والوں پر مہربان ہے''۔

یہ آیت تو سیاست تمدنی کے متعلق ہے آپ کے دعویٰ کے متعلق ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا احسان جتاتا ہے کہ اگر ہم انسانوں کے مختلف قوائے و مراتب نہ بناتے، تو امن قائم نہ رہتا اور زور آور مالدار کمزوروں اور شریفوں پر ظلم کرتے۔ پس ہم نے امن قائم رکھنے کے واسطے سلطنتیں قائم کر دیں تا کہ کمزوروں کا بدلہ زور آوروں سے اور مظلوموں کا بدلہ ظالموں سے لیں۔ یہ آپ نے کہاں سے نکال لیا کہ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ ہم محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی بھیجیں گے۔ پس یہ استدلال آپ کا غلط ہے۔

دوسری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ: ''اگر نہ ہٹایا کرتا اللہ لوگوں کو ایک کو ایک سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

توڑ ھائے جاتے تکئے اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجدیں جن میں نام اللہ کا بہت پڑھا جاتا ہے"۔

اس آیت سے بھی کہیں نہیں نکلتا کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوگا۔ پس اس سے بھی استدلال غلط ہے۔

تیسری آیت کا ترجمہ: "تحقیق بھیجے ہم نے تمام امتوں میں رسول"۔ بعثنا ماضی کا صیغہ ہے یعنی رسول اللہ ﷺ سے پہلے نہ کہ بعد اور آپ کا دعویٰ بعد رسول اللہ ﷺ رسول کا ثابت کرنا تھا۔ پس یہ بھی استدلال غلط ہوا۔

چوتھی آیت کا ترجمہ: "ہر ایک قوم کے واسطے ہادی ہے یعنی ہدایت کنندہ ہے"۔ پس مسلمانوں کا ہادی محمد رسول اللہ ﷺ ہے اور اُسکی شریعت جو تیرہ سو (۱۳۰۰) برس سے بذریعہ علماء پہنچ رہی ہے۔ اس سے آپ کا مطلب کس طرح نکلا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی ہوگا۔

پانچویں آیت کا ترجمہ: "اور کوئی فرقہ نہیں جس میں نہیں ہو چکا کوئی ڈرانے والا"۔ یہ آیت بھی مذکورہ بالا آیت کے ہم معنی ہے۔ اس سے بھی استدلال غلط ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا اس آیت سے بھی ثابت نہیں ہوتا۔

اب ہم میر صاحب کی عقلی دلیل کا جواب دیتے ہیں:

۱..... نص قرآنی کے مقابلہ میں آپ کی خشک عقلی دلیل کچھ وقعت نہیں رکھتی۔

۲..... یہ غلط ہے کہ جسمانی حفاظت کے ساتھ روحانی حفاظت لازمی ہے۔ مشاہدہ سب دلیلوں کا باوا ہے۔ بہت سی سلطنتیں بغیر نبوت کے ہوتی رہی ہیں اور اب بھی موجود ہیں تمام سلاطین نبی نہیں ہوئے۔ نمرود بادشاہ تھا نبی نہ تھا۔ فرعون بادشاہ تھا نبی نہ تھا۔ اب یورپ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلطنتیں ہیں۔ان میں کوئی نبی نہیں۔پس یہ آپکا ایجاد کردہ قاعدہ کہ حفاظت روحانی وجسمانی کے واسطے نبی و بادشاہ ہمیشہ سے چلے آئے ہیں اور چلے جانے چاہئیں۔مشاہدہ سے غلط ہو رہا ہے۔

۳.....محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے یعنی بادشاہ ہوئے مگر نبی نہ ہوئے۔پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے نبی و رسول نہ ہوئے۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے نبی و رسول نہ ہوئے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے مگر نبی و رسول نہ ہوئے اور فرمایا **الا وانی لست نبیا ولا یوحی الیّ** خبردار ہو کہ میں نہ نبی ہوں اور نہ وحی کی جاتی ہے میری طرف۔پس یہ بالکل غلط دلیل ہے کہ خلافت و نبوت لازم و ملزوم ہے۔

۴.....آنحضرت ﷺ نے جب یہ فرمایا تھا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوتے' تو اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ جن کی فراست افراد امت کی فراست سے اعلیٰ درجہ کی تھی' ضرور تھا کہ عرض کرتے کہ یارسول اللہ ﷺ جب پہلی امتوں میں پہلے نبیوں کے بعد غیر تشریعی نبی ہوتے آئے ہیں تو آپ کی امت میں کیوں غیر تشریعی نبی نہ ہوں۔مگر چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سر تسلیم حضرت ﷺ کے حکم **لا نبی بعدی** کے آگے خم کیا' اس لئے ثابت ہوا کہ غیر تشریعی کا ڈھکوسلہ باطل ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی قسم کا نبی نہ ہوگا۔

۵.....نبی و رسول ایک مقنن ہوتا ہے۔جب قانون کامل ہو چکا اور نعمت نبوت ختم ہو چکی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ﴿**اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ**﴾ تو اب کسی ناقص نبی کی ضرورت نہ رہی۔جب ضرورت قانون نہ رہی تو مقنن کی بھی ضرورت نہ رہی۔جس سے ثابت ہوا کہ ناقص یا ظلی یا بروزی کا ہونا باطل ہے۔اور حدیث **علماء**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میرے علماء امت بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند تجدید دین وتبلیغ احکام الٰہی کریں گے تو ثابت ہوا کہ بنی اسرائیل جیسے نبیوں کا آنا بھی بعد محمد رسول اللہ ﷺ کے بند ہے۔

۶.....تیرہ سو (۱۳۰۰) برس کے عرصہ میں جب کوئی مدعی نبوت سچا نہیں ہوا اور بموجب حدیث تیس (۳۰) کاذبوں کا دعویٰ کرنا پیشگوئی ہے اور پیشگوئی کے مطابق وہ کاذب ثابت ہوئے تو کیا وجہ ہے کہ اب تیرہ سو (۱۳۰۰) برس کے بعد خلاف اجماع امت وصحابہ کرام کسی مدعی نبوت کا دعویٰ سچا ہو۔

۷.....وعدہ خداوند: ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾. یعنی ''ہم نے ہی قرآن اتارا ہے اور ہم ہی اسکے محافظ ہیں''۔ نبی غیر تشریعی کے آنے کو روکتا ہے کیونکہ غیر تشریعی نبی شریعت کی حفاظت وتبلیغ وتجدید کے واسطے آتے تھے۔ جب یہ کام علماء امت کرتے آئے ہیں اور کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے تو پھر کسی مدعی نبوت کا دعویٰ ہرگز سچا نہیں ہوسکتا۔ پس امکان نبوت خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد باطل ہے۔

دوسری دلیل: ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ﴾. اے قرآن پر ایمان رکھنے والے مومن کہہ کہ یا اللہ تو ہی تمام ملک کا مالک ہے تو جس کو چاہے دنیا کا ملک اور حکومت دیتا ہے اور جس سے چاہے دیا ہوا ملک چھین لیتا ہے۔

جواب: تعجب ہے میر صاحب کیا کر رہے ہیں۔ اس آیت کو محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی ﷺ کے امکان سے کیا تعلق ہے۔ آپ کا دعویٰ تو یہ تھا کہ قرآن سے محمد رسول اللہ ﷺ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے بعد کسی رسول کا آنا ثابت کروں گا۔ کیا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی و رسول آئے گا؟ ہرگز نہیں، تو پھر بے فائدہ آیت لکھ کر صرف لوگوں کو یہ جتانا کہ قرآن کی آیت سے ثابت کرتے ہیں یہ دھوکہ نہیں تو اور کیا ہے۔ کجا امکان نبوت کی بحث اور کجا خدا تعالیٰ ہی ملک دیتا ہے اور سلطنت عطا کرتا ہے۔ خدائے تعالیٰ بیشک سلطنت دیتا ہے مگر بلاواسطہ اسباب دنیاوی نہیں دیتا کیونکہ یہ دنیا عالم اسباب ہے اور خدا تعالیٰ فاعل۔ افعال مخلوق صرف باعتبار خالق یا علت العلل ہونے کے ہے ورنہ بغیر اسباب کے نہ وہ کسی کو سلطنت دیتا ہے اور نہ کسی کو ملک دیتا ہے۔ اور نہ بغیر اسباب ظاہری کسی سے سلطنت چھینتا ہے۔ جب بدانتظامی اور بغاوت کے سامان ملک میں پھیل جائیں تو یہی اسباب زوال سلطنت کے ہوتے ہیں اور جب عدل و انصاف اور اتفاق اور امن ملک میں ہو تو سلطنت قائم رہتی ہے۔ جس قوم میں شجاعت کی صفت ہوگی خدا اسکو سلطنت دے گا۔ بزدلوں اور نامردوں کے حوالے کبھی خدا نے ملک نہیں کیا اور نہ کوئی نظیر ہے کہ کسی شخص کو بغیر اسباب ظاہری سلطنت مل گئی ہو۔ مگر اس دلیل کو امکان نبوت سے کیا تعلق ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ تو پھر استدلال بھی غلط ہوا۔

تیسری دلیل: ﴿اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ﴾ یعنی "خدا ہی خوب جانتا ہے کہ کون شخص نبوت و رسالت کے قابل ہے"۔ پس وہ اسی کو رسول بناتا ہے۔ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ سلطنت و رسالت وہبی ہے..... (الخ)

جواب: یہ آیت بھی بے محل ہے۔ اس سے یہ کہاں نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد رسول بھیجے گا۔ پس یہ دلیل بھی ردّی ہے اور استدلال غلط ہے۔

عقلی جواب: اگر سلطنت نعمت ہے اور خدا تعالیٰ بلا اسباب ظاہری دیتا ہے تو پھر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدائے تعالیٰ کی ذات پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ اسکے انعام سلطنت سے عیسیٰ پرست بت پرست تو انعام پائے اور جو اسکو **وحدہٗ لا شریک لہ** یقین کریں اور اس کی خالص عبادت کریں، ان کو نعمت سلطنت سے محروم کرے' یہ کونسا انصاف ہے کہ توحید پرستوں سے ملک چھین چھین کر خدا تعالیٰ دہریت پرستوں، لامذہبوں اور عیسیٰ پرستوں کو دے رہا ہے حالانکہ فسق و فجور، ظلم و ستم میں یورپ تمام ملکوں سے بڑھا ہوا ہے پھر خدا انکو دن بدن ترقی دے رہا ہے۔ اور جو اسکے نام لیوا ہیں ان کے ہاتھ سے ملک جا کر دشمنان خدا بلکہ منکران خدا کے ملک میں شامل ہو رہے ہیں۔ مگر نہیں خدا تعالیٰ جو اپنے آپ کو فاعل افعال دنیاوی اور انسانوں کے کاموں کے انجام دینے والا تعلیم فرماتا ہے۔ اس کا یہ مطلب جو میر صاحب سمجھے ہیں کہ خدا بلاواسطہ ارباب سلطنت دے دیتا ہے اور یہ وہبی چیز ہے، غلط ہے۔ خدا تعالیٰ بسبب علت العلل کے فاعل حقیقی قرار دیا جاتا ہے اور فاعل مجازی انسان خود ہیں اور اسباب وتجاویز سے جو کچھ انسان کرتا ہے اسکا بدلہ اسکو مل جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ براہ راست بلا اسباب کے اپنی کسی صفت کا بھی ظہور نہیں کرتا۔ رازق ہے مگر کبھی کسی کو بلاواسطہ رزق گھر کی چھت سے یا آسمان سے نہیں دیتا۔ ہاتھ، پاؤں، عقل وعلم وغیرہ، اعصاب وجوارح عطا کئے جن کے ذریعہ سے انسان روزی کماتا ہے۔ اسی طرح خالق بھی ہے مگر مرد وعورت جمع ہونے کے سوا اولاد نہیں دیتا۔ غرض دنیا میں جو شخص جس کام کے اسباب مہیا کرے گا بلاتمیز کفر واسلام اُس کا وہ کام ہو جائیگا۔ یہ بالکل غلط خیال ہے کہ بیٹھے بٹھائے خدا تعالیٰ سلطنت وخلافت بلا اسباب ظاہری دیدیتا ہے۔ مگر ایسی ایسی عقلی دلائل نص قرآنی ''خاتم النبیین'' کے مقابلہ میں کچھ وقعت نہیں رکھتے۔ اگر کوئی شخص سنکھیا کھائے یا توپ کے آگے کھڑا ہو کر امید رکھے کہ مجھ کو خدا بچالے گا اسکی بے عقلی اور جہل ہے۔ اسی طرح ہاتھ پاؤں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

چھوڑ کر اور سلطنت کو وہبی سمجھ کر دعویٰ خلافت کرنا اور پھر خلافت کے نہ ملنے پر تاویلات کرنا باطل ہے۔ یزید کو تو خدا تعالیٰ نے سلطنت دیدی اور مرزا صاحب کو محروم رکھا۔ کیا آپ کے قول کے مطابق یزید اہل تھا اور مرزا صاحب نااہل تھے۔

چوتھی دلیل: جب یہ امر ثابت ہو چکے کہ خدا تعالیٰ انسانوں کی حفاظت روحانی وجسمانی کے واسطے ہمیشہ نبی و بادشاہ بناتا رہتا ہے اور نبوت وسلطنت دونوں عطیہ الٰہی ہیں جیسا کہ قرآن میں ہے ﴿وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا﴾ یعنی "اے میری قوم (موسیٰ کی قوم) اللہ کی اس نعمت اور احسان اور انعام کو یاد کرو جب کہ اُس نے تم میں سے انبیاء اور بادشاہ بنائے"۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبوت وسلطنت انعام الٰہی ہیں۔

جواب: یہ غلط ہے کہ آپ نے ثابت کر دیا کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ نبی و بادشاہ بناتا رہتا ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا۔ حالانکہ تیرہ سو (۱۳۰۰) برس سے اوپر گذر گئے۔ اگر محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی بنانا ہوتا تو جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے وصال پر یشوع علیہ السلام کو نبوت دی اور پھر لگاتار تیرہ سو (۱۳۰۰) برس میں بہت نبی حضرت یحییٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام تک مبعوث کیے، محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی کرتا۔ مگر چونکہ قرآن میں خدا نے وعدہ کیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور کوئی بھی نبی نہیں ہوا۔ تو آپ کا یہ فرمانا دھوکہ ہے کہ خدا ہمیشہ نبی و بادشاہ بناتا رہتا ہے۔ خدا نے یزید کو بقول آپ کے بادشاہ بنایا۔ کیا یزید نبی بھی تھا؟ اگر نہیں تھا تو یہ غلط ہوا کہ خدا ہمیشہ بادشاہ نبی بناتا رہتا ہے۔

دوم: یہ آیت قرآن مجید کی تو بنی اسرائیل کے حق میں ہے اور اللہ اپنا احسان جتاتا ہے کہ تم ہماری نعمتوں کو یاد کرو کہ ہم نے تم میں رسول پیدا کئے یہ کہاں سے نکلا ہے کہ محمد رسول اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ﷺ کے بعد بھی ہم رسول بھیجتے رہیں گے۔ پس آپ کا اس آیت سے بھی استدلال غلط ہے۔

پانچویں دلیل: یہ بھی ثابت ہوگیا کہ نبوت ورسالت نعمت الٰہی ہے: ﴿یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ﴾ یعنی ''اے بنی اسرائیل کے نبیوں میرے وہ انعام یاد کرو جو میں نے تم پر کئے۔ دنیا میں عزت دی کہ ملک کا حاکم بنایا اور دین میں بھی تم کو سب کا پیشوا بنایا''۔ (الخ)

جواب: اس آیت سے بھی استدلال غلط ہے کجا بنی اسرائیل اور کجا امت محمدی ﷺ۔ مگر اس آیت سے امکان نبی محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کس طرح ثابت ہوا' یہ تو کسی لفظ سے بھی نہیں نکلتا کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوگا یا نبی کہلائیگا۔ پھر یہ دلیل بھی ردّی ہے۔

چھٹی دلیل: یہ انعام کب عطا ہوتا ہے جب اس کی ضرورت ہو۔

جواب: بیشک ضرورت کے وقت انعام ہوتا ہے مگر مرزا صاحب کے زمانہ میں انگریزی سلطنت یا امن کے باعث کچھ ضرورت نہ تھی اور نہ خدا نے مرزا صاحب کو خلافت دی۔ کیونکہ اس عظیم الشان عہدہ کے واسطے اہل ہونا ضروری ہے۔ نبوت کے واسطے راست باز ہونا ضروری ہے۔ جس شخص کا کوئی کلام مغالطہ اور استعارہ اور شاعرانہ غلو وکنایات سے خالی نہ ہو وہ کبھی نبی نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ شاعر نبی نہیں ہوتا اور نرم دل اور جان کے عزیز رکھنے والا' دنیا کے عیش وآرام کے طالب کو جو صفت شجاعت اور جانبازی سے خالی اور آپ گھر میں بیٹھے اور یہ بڑ لگائے کے میرے تابعدار اس ضرورت کو پورا کریں گے ایسا شخص کبھی سلطنت نبوت کا اہل نہیں ہوسکتا۔ رسول اللہ ﷺ خود ہر ایک غزوہ میں پہلی صف میں ہوتے تھے اور جرأت وبہادری کے وہ نمونے دکھاتے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ جیسا بہادر کوئی نہیں دیکھا۔ جس جگہ کفار کا سخت غلبہ ہوتا تھا تو ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے زیر بازو اور پناہ گیر ہو کر کفار سے لڑتے تھے۔

(دیکھو آداب واخلاق رسول اللہ مصنفہ امام غزالی باب ۱۰)

اللہ اکبر! اب کوئی انصاف تو کرے کہ دعویٰ تو یہ ہے کہ رسول ﷺ کا بروز ہوں اور حوصلہ اور عمل شجاعت یہ کہ ایام صلح میں لکھتے ہیں کہ ''میں حج کو اس واسطے نہیں جاتا کہ مولوی لوگوں سے ڈر ہے کہ مجھ کو مروا دیں گے''۔

دوم: ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے سامنے تحریری اقرار کرتے ہیں کہ آئندہ ایسے الہام نہ ہونگے۔ دہلی کے مباحثہ میں اس لئے نہیں آتے کہ جان کا خوف ہے۔ اور ایک انگریز کی ضمانت لیکر آتے ہیں۔ بھلا خدا ایسے شخص کو امامت وخلافت کبھی دیتا ہے؟ ہرگز نہیں! حدیث شریف میں ہے: ''**انما الامام جنة یقاتل من ورآئه ویتقی به**'' (الخ) ترجمہ: ''امام تو ایک ڈھال ہے جسکی پناہ لیکر قتال کیا جاتا ہے۔ جس سبب سے لوگوں کا بچاؤ ہوتا ہے''۔ مرزا صاحب نے امام زمان ہونے کا دعویٰ تو کرلیا اور محمد ﷺ کی ساری نقل بھی اتاری مگر ''قتال'' کے نام سے جان جاتی تھی۔ بھلا ایسا شخص کبھی نبی وخلیفہ ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

ساتویں دلیل: نبوت وسلطنت کی ضرورت کب ہوتی ہے۔ جب بندگان خدا کی روحانیت وجسمانیت غیر محفوظ ہو تب حفاظت روحانی وجسمانی کیلئے خدا تعالیٰ کسی انسان کامل کو نبوت عطا کرتا ہے اور اگر دونوں کی ضرورت ہو تو انعام نبوت وسلطنت عطا فرماتا ہے.....(الخ)

جواب: یہ بالکل غلط اور من گھڑت بات ہے کہ جب جسمانیت وروحانیت غیر مطمئن ہوں تو ضرور نبی آتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد زمانہ پر کئی حادثات آئے اور اہل اسلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور دیگر بندگان خدا پر ایسے ایسے وقت آئے کہ تثلیث پرستوں نے غیر مذاہب کے لوگوں پر وہ ظلم اور سختیاں روا رکھیں کہ جسکے سننے سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اور قرآن پاک کی اور مساجد اور اہل اسلام کی ایسی بے حرمتیاں ہوئیں کہ سنکر کلیجہ منہ کو آتا ہے اور اس زمانہ میں ان مظالم کا لاکھواں بلکہ کروڑواں حصہ بھی بطور نظیر کوئی پیش نہیں کرسکتا۔ اس وقت نہ کوئی نبی آیا اور نہ رحمت حق نے جوش کھا کر اپنے عہد خاتم النبیین کو توڑا اور نہ اپنے رسول مقبول ﷺ کے بعد کوئی رسول و نبی بھیجا اور نہ کوئی سلطنت نئی پیدا ہوئی ہے کہ عیسیٰ پرستوں کے مظالم کا بدلہ لیتی یا ان سے ملک چھینا جاتا۔ اب میں مختصر طور پر تاریخ میں سے صرف ایک کا ذکر ہی کافی سمجھتا ہوں' **وھو ھذا:**

۱..... ۱۴۷۸ء میں پاپا کا فرمان صادر ہوا کہ کفر و زندقہ کی سراغ براری اور استیصال کے واسطے انکویزیشن کی مقدس عدالت قائم کی جائے۔ اس عدالت کے پہلے سال یعنی ۱۴۸۱ء کی کاروائی کا یہ نتیجہ ہوا کہ دو ہزار اشخاص اندلس میں زندہ جلائے گئے اور انکے علاوہ کئی ہزار مردے قبروں سے نکال کر جلائے گئے اور ستر ہزار اشخاص کو جرمانہ یا حبس دوام کی سزا دی گئی۔ (دیکھو" معرکہ مذہب وسائنس" صفحہ ۲۰۵)۔ بدنصیب مجرموں کے تباہ شدہ خاندانوں کی مصیبت کا اندازہ کرتے ہوئے دماغ لرزتا ہے۔ لارنٹ نے جو انکویزیشن کا مورخ ہے۔ اندازہ لگایا ہے کہ ٹاکوسیڈا اور اسکے شرکا اٹھارہ (۱۸) سال کی مدت میں ستر ہزار دو سو بیس اشخاص کو زندہ جلایا گیا۔ چھ ہزار آٹھ سو ساٹھ اشخاص کی مورتیں بنا کر جلائیں اور ستانوے ہزار تین سو اکیس اشخاص کو مختلف سزائیں دیں۔ (صفحہ ۲۰۶)۔ بغرض اختصار اسی پر اکتفا ہے جو صاحب زیادہ اندھیر نگری اور ظلم کا زمانہ دیکھنا چاہتے ہیں تو وہ کتاب مذکور سے ملاحظہ کریں جسکا مصنف "ڈریپر صاحب" ہے۔ اسی کتاب کے انہیں صفحات میں لکھا ہے کہ تمام یہودی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور مسلمانوں کا قلع قمع کیا گیا اور تمام اپنے مال واملاک کو چھوڑ کر افریقہ وائلی وغیرہ دیار کو چلے گئے۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ اس وقت کون نبی ہوا اور کونسی سلطنت مظلوموں کی امداد کیلئے قائم ہوئی؟ کوئی نہیں تو پھر آپ کا قاعدہ ایجاد بندہ غلط ہوا۔

۲.....مرزا صاحب خود اپنے بزرگوں کا حال لکھتے ہیں' **وھوھذا:**

اس زمانہ میں قادیان میں وہ نور اسلام چمک رہا تھا کہ اردگرد کے مسلمان اس قصبہ کو مکہ کہتے تھے لیکن مرزا گل محمد صاحب مرحوم کے عہد ریاست کے بعد مرزا عطا محمد صاحب کے عہد میں جو اس عاجز کے دادا صاحب تھے ایک دفعہ ایک سخت انقلاب آگیا اور ان سکھوں کی بے ایمانی اور بدذاتی اور عہد شکنی کی وجہ سے جنہوں نے مخالفت کے بعد محض نفاق کے طور پر مصالحہ اختیار کرلیا تھا، انواع واقسام کی مصیبتیں ان پر نازل ہوئیں۔ اور بجز قادیان اور چند دیہات کے تمام دیہات ان کے قبضہ سے نکل گئے۔ اس روز سکھوں نے پانچ سو کے قریب قرآن شریف آگ میں جلا دیئے اور بہت سی کتابیں جلا کر خاک کردیں اور مساجد میں سے بعض مساجد مسمار کردیں۔ بعض میں اپنے گھر بنائے اور بعض کو دھرم سالہ بنا کر قائم رکھا جو اب تک موجود ہیں..... (الخ)۔ (دیکھو ازالہ اوھام طبع ۱۳۰)

اب میر صاحب فرمائیں کہ مرزا صاحب کو اس وقت اپنے دادا صاحب کی مدد کے واسطے آنا چاہیے تھا، اگر آپ کا قاعدہ درست ہے کہ خدا تعالیٰ حفاظت روحانی اور جسمانی کرتا ہے پھر خدا تعالیٰ کیوں خاموش بیٹھ کر تماشہ دیکھتا رہا۔ قرآن شریف جلتے دیکھ کر بھی اور مسجدیں مسمار ہوتے دیکھ کر بھی خدا کو غیرت نہ آئی (معاذ اللہ) اور اس وقت اس نے کوئی نبی نہ بھیجا اور نہ کوئی نئی سلطنت بھیجی۔ جس سے آپ کا قاعدہ ایجاد بندہ غلط ہوا۔

اب ہم ناظرین کو دکھانا چاہتے ہیں کہ خدا نے نبی بھیجا تو کس زمانہ عافیت اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

امن میں جس کی صفت مرزا صاحب ایام صلح میں بدیں الفاظ کرتے ہیں' وھو ھذا:

انگریزوں کے احسن انتظام سے مصر قسطنطنیہ اور بلاد شام اور دور دراز ملکوں اور بعض یورپ کے کتب خانوں اور مطبعوں سے کتابیں ہمارے ملک میں چلی آتی ہیں۔ اور پنجاب جو مردہ بلکہ مردار کی طرح ہو گیا تھا اب علم سے سمندر کی طرح بھرتا جاتا ہے اور یقین ہے کہ وہ جلد تر ہر ایک بات میں ہندوستان سے سبقت لے جائے گا۔ پھر اب انصافاً کہو کہ کس سلطنت کے آنے سے یہ باتیں ہم لوگوں کو نصیب ہوئیں؟ اور کس مبارک گورنمنٹ کے قدم سے ہم وحشیانہ حالت سے باہر ہوئے؟ انگریزوں کی سلطنت نے دعوت اسلام کا موقعہ دیا۔ (صفحہ ۱۲ و ۱۳، ایام صلح مصنفہ مرزا صاحب)

اب میر صاحب خود غور فرمائیں کہ ایسے رحمت کے زمانہ میں نبی اور سلطنت کا آنا بے محل ہے یا نہیں۔ پھر مرزا صاحب کی نبوت و سلطنت کس طرح مانی جائے۔ سکھوں کے عہد میں جب سخت ضرورت سلطنت کی تھی اس وقت تو قادیانی خدا نے سکھوں کو فتح دی اور مرزا صاحب کے دادا صاحب مرزا عطا محمد کو شکست دی اور جلا وطن کرایا' اگر آپ کا قاعدہ ایجاد بندہ درست ہے تو مرزا صاحب سکھوں کے عہد میں یا جب عیسائیت کا زور تھا اور یہودی اور مسلمان ذبح ہوتے، عذابوں کے شکنجوں میں کھینچے جاتے، آگ میں ہزاروں کی تعداد میں جلائے جاتے' کیوں نبوت و سلطنت لیکر نہ آئے؟ پس ثابت ہوا کہ آپ کا قاعدہ ایجاد بندہ غلط ہی نہیں بلکہ اغلط ہے۔ اس مضمون پر ہزاروں نظیریں تاریخ سے نقل ہو سکتی ہیں۔ مگر اختصار منظور ہے اس لئے قلم انداز کی جاتی ہیں۔

مرزا صاحب کی تحریر سے میر صاحب کا من گھڑت قاعدہ کہ ہمیشہ نبوت و سلطنت حفاظت کے واسطے خدا عطا کرتا ہے، غلط ہوا۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں ہوا اور خلافت خدا تعالیٰ امت محمدی ﷺ میں وقتاً فوقتاً عطا فرماتا رہا۔ سب سے پہلے خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عطا ہوئی مگر نبوت ان کو نہ ملی۔ ایسا ہی خلفائے راشدین خلافت پاتے آئے مگر ایک بھی نبی نہ ہوا۔ پس یہ بالکل غلط اور خلاف واقعات ہے کہ نبوت و خلافت محمد ﷺ کے بعد حسب ضرورت عطا ہوتی رہے۔ نبوت تو حضرت ﷺ کی ذات پر ختم ہوئی۔ ہاں خلافت جاری ہے۔ یورپ کی اتنی سلطنتیں ہیں ان میں کوئی نبی نہیں ہوا۔ پس نبوت و خلافت کو ایک سمجھنا غلطی ہے۔

آٹھویں دلیل: حفاظت روحانی و جسمانی سے مراد حفاظت دین و دنیا ہے۔

جواب: حفاظت دین بذریعہ علمائے دین محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد ہوتی چلی آئی ہے۔ اور مجددین ہوتے چلے آئے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ **علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل** یعنی ''میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہونگے''۔ یعنی حفاظ و مبلغ دین ہونگے اور دین کو ہمیشہ کفریات اور بدعات سے پاک کرتے رہیں گے۔ یہ کہیں نہیں لکھا کہ میرے بعد حسب ضرورت نبی آیا کریں گے۔ باقی رہی خلافت کی بحث جو آپ نے سند دی ہے کہ ﴿**وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا**﴾ ..... (الخ) یہ بالکل بے موقعہ اور بے محل ہے۔ اس سے تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ یا خدا کا وعدہ جھوٹا ہے کہ اس نے مرزا صاحب کو خلیفہ نہیں بنایا اور یا مرزا صاحب **اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ** میں سے نہیں ہیں۔ کیونکہ نہ انکو کوئی ملک ملا اور نہ کوئی سلطنت ملی۔ اور اگر خلافت روحانی کہو تو یہ بالکل غلط ہے کیونکہ قرآن مجید کی آیت **وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا**..... الخ میں خلافت ظاہری یعنی سلطنت کا وعدہ تھا۔ روحانی خلیفہ محمد رسول اللہ ﷺ تو اس وقت ایمان والوں میں موجود تھا۔ دنیاوی خلافت ایمان والے چاہتے تھے۔ پس خدا نے وعدہ کیا اور محمد رسول اللہ ﷺ کو سلطنت بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

دی۔

نویں دلیل: یوم وعدہ سے لیکر آج تک خداوند کریم و رحیم اس وعدہ کو حسب ضرورت وقت پورا کرتا رہا.....(الخ)

جواب: یہ بالکل غلط ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی اور خلیفہ ہوا ہے۔ اگر کوئی ہوا ہے تو بتاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جامع صفات کاملہ فرماتے ہیں: **الا وانی لست نبیا ولا یوحی الیّ.** حالانکہ خلیفہ چہارم تھے۔

دسویں دلیل: کیا امت محمدیہ انعام نبوت سے محروم ہے؟

جواب: نعمت و دولت ایمان امت محمدیہ ﷺ شریعت حقہ کو **صراط مستقیم** یقین کرتی ہے۔ اور یہی انعام الٰہی ہے کہ **ضالین** میں سے نہیں ہوئے اور نبوت کا دعویٰ نہیں کرتے اور نہ مدعی نبوت کو بعد خاتم النبیین کے کسی طرح سچا مانتے ہیں۔ انعام الٰہی سے وہ محروم ہیں جو راہ راست کو چھوڑ کر اپنی رائے اور عقلی ڈھکوسلوں کی پیروی کرتے ہیں۔ صراط مستقیم پر چلنے یا قائم رہنے کی دعا بیشک پانچ وقت مسلمان ایماندار مانگتے ہیں۔ اور شکر ہے کہ دعا قبول ہوئی ہے اور تیئیس (۲۳) کروڑ مسلمان ایماندار شریعت محمدی و صراط مستقیم پر قائم ہیں سوا مرزائیوں کے کہ وہ صراط مستقیم کو چھوڑ کر خود رسول و نبی بننے کی خواہش کرتے ہیں۔ بھلا صاحب اگر مرزا جی اس دعا کے ذریعہ نبی ہو گئے، تو آپ جو پانچ وقت ہر روز نماز پڑھتے ہو کیوں محروم ہو، اگر محروم نہیں ہو تو کیوں نبی نہیں ہو۔ جب خدا بقول آپ کے خلاف وعدہ بھی نہیں کرتا اور دعا بھی سنتا ہے اور آپ پانچ وقت یہی مانگتے ہو کہ ہم کو نبی بنا تو پھر آپ کو کیوں نہیں بناتا **نعوذ باللہ من شرور انفسنا۔**

ناظرین! چونکہ دسویں دلیل سے آگے مصنف کتاب نے نمبر دینے بند کر دیئے ہیں اسلئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

آئندہ ہم سوال یا اعتراض کو قولہ سے لکھیں گے۔

قولہ: بالخصوص منعم علیہ کون ہیں۔ وہ نبی، صدیق، شہید، صالحین ہیں: ﴿مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا﴾ ترجمہ: جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جن پر خدا نے انعام کئے اور یہ لوگ بہت ہی رفیق ہیں: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ ترجمہ: کہہ دو اے محمد ﷺ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو..... (الخ)

جواب: یہ بالکل غلط ہے کہ کوئی شخص رسول اور نبی کی تابعداری سے نبی و رسول ہوسکتا ہے اور نہ اس آیت کا یہ مطلب ہے۔ **ناظرین**! بغور ملاحظہ فرمائیں کہ آیت میں "مع الذین انعم" ہے یعنی تابعداری کرنے والا ان کے ساتھ ہوگا۔ کبھی ساتھ ہونے سے ہم رتبہ ہونا بھی مراد ہوسکتا ہے؟ کبھی نہیں مثلاً فرمان جاری ہوتا ہے کہ لاٹ صاحب کے ساتھ اسکے سکرٹریاں و خدام و خیمہ زنان وغیرہ خلاصی وقلی وغیرہ ڈاکٹر ان ساتھ ہوتے ہیں۔ یا بادشاہ کے ساتھ وزیر و امیر کوتوال وغیرہ خدام و لشکریاں ہوتے ہیں۔ تو کیا یہ تمام شاہی مرتبہ کے ہوتے ہیں یا تابعداروں کو لاٹ صاحب و بادشاہ کہا جاتا ہے؟ ہرگز نہیں، تو پھر نبی اور رسول کا تابعدار کس طرح نبی کہلا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اور آیت کا مطلب یہ ہرگز نہیں جیسا کہ غلط پیش کیا جاتا ہے یہ تو صرف قیامت کے دن کا ذکر ہے کہ روز قیامت کو جو کہ ایک بڑا ابتلا اور سختی کا دن ہوگا تو اس وقت جن جن لوگوں نے انبیاء علیہم السلام کی تابعداری کی ہوگی۔ وہ اپنے نبی کے ساتھ جائے امن اور جوار رحمت الٰہی میں ہوں گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اب اس آیت سے یہ سمجھنا کہ امت محمدی ﷺ میں ہمیشہ نبی وخلیفہ ہوتے رہیں گے کونسی عقل ہے؟ نہ تو دین کی عقل ہے کیونکہ محمد ﷺ کے بعد جو کہ خاتم النبیین ہے، کوئی نبی نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ اور دنیاوی عقل بھی اس کے مانع ہے کہ تابعداری محمد ﷺ کی حصول سلطنت وخلافت کیلئے لازمی ہو کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ سلطنتیں اور کفار کی بھی ہیں جو محمد ﷺ کو نہیں مانتے۔ پس ثابت ہوا کہ قرآن مجید کا وعدہ ابتدائی اسلام میں ان ایمان والوں کو دیا گیا تھا جو کہ مصائب اعداء اسلام کی خاطر برداشت کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیتے تھے۔ اور اکثر بہ تقاضائے بشریت دشمنان اسلام کے مظالم اور اپنی بے کسی وبے زری وبے بسی سے درگاہ الٰہی سے ناامید تصور کر کے اپنی افلاس اور دشمنوں کی ثروت کا تصور کر کے گھبراتے تھے، ان کی تسلی کے واسطے یہ وعدہ تھا جو اس وقت پورا ہوا۔ اگر ہمیشہ کے واسطے یہ وعدہ مانیں تو اول خاتم النبیین کے مخالف ہے کہ خدا تعالیٰ ایک جگہ تو محمد ﷺ کو خاتم النبیین فرماتا ہے کہ تیرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور دوسری جگہ نبی بھیجنے کا وعدہ کرے جو کہ خلاف شان خدائی ہے۔

دوم: تیرہ سو (۱۳۰۰) برس میں جس قدر کاذب نبی گذرے ہیں، سب سچے ماننے پڑیں گے۔ کیونکہ اس آیت کے رو سے اگر امکان نبوت ثابت ہے تو پھر مرزا اور دیگر کذاب برابر ہیں کیونکہ اُنکے جانباز پیرو مرزا صاحب سے زیادہ تھے اور جنگوں میں بعض کذابوں کے جانباز پیرو ایک مورچہ پر دو لاکھ سے زیادہ تھے اور خدا نے انکو فتح بھی دی۔ جس کی نظیر مرزا صاحب میں ہرگز نہیں۔ مرزا صاحب خود قبول کرتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کے چھ سات ہفتہ میں لاکھ سے زیادہ پیرو ہو گئے تھے۔ (دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۲۸۳)

استاد یس جو ملک خراسان میں مدعی نبوت ہوا تھا اور تین لاکھ سپاہی صرف اسکے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

لڑنے والے تھے۔ جس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اس کے پیرو کئی لاکھوں کی تعداد میں ہونگے جن میں سے تین لاکھ تو لڑنے والے ہی تھے۔ دوسرے مرید کتنے لاکھ ہونگے؟ ان کے مقابلہ میں مرزا صاحب کی کچھ حقیقت نہیں۔ جب انکو کذاب کہا جاتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ مرزا صاحب کو نبوت کے دعویٰ میں سچا سمجھا جائے۔

سوم: اس آیت میں تو خلافت کا وعدہ ہے نہ کہ نبوت کا' اور آپ نبوت کا ثبوت دے رہے ہیں، نہ کہ خلافت کا' اور خلافت بھی دنیاوی کا وعدہ ہے کہ مومنین جو تنگدست، افلاس زدہ تھے انکو خدا نے وعدۂ اقبال اور فتح کا دیکر مطمئن فرمایا تھا اور یہ اس وقت کے واسطے وعدہ تھا جو پورا ہوا۔ اور آپ کا یہ آیت پیش کرنا' مرزا صاحب کی خلافت میں بالکل غلط ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب ایک ڈپٹی کمشنر کے سامنے تمام الہام بھول گئے تھے۔ خلافت کے واسطے جان کی قربانی مقدم ہے، جس کو مرزا صاحب عزیز لڑکے کے حج تک نہ گئے۔ ایسے کمزور عقل کے آدمی کو خلافت سے کیا نسبت۔ یہ تو اہل ہی نہیں اور خدا نا اہل کو خلافت نہیں دیتا۔

چہارم: اگر آپ کے نزدیک نبوت وخلافت انعام الٰہی میں سے ہیں۔ اور ہمیشہ کیلئے اسکا وعدہ ہے تو تیرہ سو (۱۳۰۰) برس میں کون کون نبی وخلیفہ ہوا؟ چونکہ کوئی نہیں ہوا۔ صرف محمد رسول ﷺ کے بعد خلافت اصحاب کبار میں رہی اور صحابہ کرام میں سے کسی نے بھی دعویٰ نبوت نہ کیا' حالانکہ تابعداری رسول میں انہوں نے مال اور جانیں قربان کردیں اور مرزا صاحب نے تابعداری میں مسلمانوں سے مال بٹورا اور خوب جان پروری کی اور نعمت ہائے دنیاوی سے فائدہ اٹھایا۔ اگر تابعداری سے کوئی نبی ہونا ہوتا تو صحابہ کرام ہوتے مگر وہ تو پکار پکار کہہ رہے ہیں کہ نہ ہم نبی ہیں اور نہ ہم کو وحی ہوتی ہے۔ ہاں کذابوں نے وحی الٰہی کا دعویٰ کیا اور نبوت کے مدعی ہوئے' کیونکہ نبوت ورسالت کسبی نہیں صرف وہبی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

پنجم: اگر نبوت وخلافت نعمت ہائے الٰہی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ مرزا صاحب کو خلافت نصیب نہ ہوئی۔ اگر خدا تعالیٰ ملک نہ دیتا تو ان کے پردادا کے گاؤں جو سکھوں نے ظلم سے چھین لئے تھے واپس دلا نے خدا کو اپنے وعدے کے موافق ضروری تھے جن کا رونا وہ ''ازالہ اوہام'' میں رو چکے ہیں۔ مگر وجہ یہی ہے کہ انگریزوں کا راج ہے۔

ششم: اگر خلافت سے روحانی خلافت مراد ہے تو یہ خلافت تو گھر گھر میں اور گاؤں گاؤں اور شہر شہر میں ہر ملک میں اسلامی دنیا میں چلی آئی ہے اور چلی جائے گی، یعنی پیری مریدی۔ یہ خلافت روحانی تو ہر ایک سجادہ نشین، تکیہ نشین، خانقاہ نشین، زاویہ نشین کو حاصل ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی متابعت اور اپنے پیر طریقت کی فرمانبرداری اور فقر فاقہ اور نفس کشی کے باعث حاصل ہے۔ اور جس شخص کا پیر طریقت نہ ہو اس کو اس خلافت سے کچھ حصہ نہیں ملتا۔ اپنے منہ سے خواہ کوئی کچھ بن بیٹھے بے مرشدے اور بے پیرے کو کبھی خلافت روحانی سے کچھ حصہ نہیں ملتا، نہ ملا ہے اور نہ ملے گا۔

کہ اے بے پیر تا پیرت نباشد ہوائے معصیت دل مے خراشد

اور یہ کس قدر نامعقول دعویٰ ہے کہ دوسرے سجادہ نشین جو پیری مریدی کرتے ہیں، وہ ناحق پر ہیں اور میں جو پیری مریدی کرتا ہوں، حق پر ہوں۔ بلکہ میرے مرید ہوئے بغیر نجات نہیں۔ یہ ایسی مثال ہے کہ ایک خودغرض دوکاندار کہتا ہے کہ دوسری دوکانوں سے میری دکان اچھی ہے، لوگ مجھ سے ہی خریدیں دوسری دوکان پر کوئی نہ جائے۔ اور جب دوسرے پیروں کی طرح مریدوں کے مال سے آپ بھی مزے اڑائیں اور دنیاوی عیش کریں تو پھر آپ ان سے بہتر کیونکر ہوئے اور آپ کی دوکان ذریعہ نجات کس دلیل سے ہے؟

ہفتم: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ سے بھی امکان نبوت ثابت کرنا بالکل غلط ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیونکہ اللہ سے دعا کرنا کہ خدایا! ہم کو ان لوگوں کا راستہ دکھا یعنی ہم کو وہی طریق بتا جو طریق انبیاء علیہم السلام کا ہے اور اسی پر ہم کو چلنے کی توفیق دے اور اسی پر ثابت قدم رکھ اور صراط مستقیم کے معارج ہم کو عنایت فرما۔ افسوس! آپ نے **صراط مستقیم** کے معنی نہیں سمجھے۔ لو ہم بتاتے ہیں ذرا غور اور فکر کرو اور پھر انصاف سے کہو کہ اس آیت سے طلب نبوت وامکان نبوت بعد محمد رسول اللہ ﷺ کس طرح ثابت ہے؟

راہ راست طلب کرنے کے یہ معنی ہیں کہ اے خدا تعالیٰ جس طرح تو نے راہ حق **لا نبی بعدی.** کا منعم علیہم کو خطرات نفسانیہ وملہکات شیطانیہ سے پاک صاف عنایت فرمایا ہے اور انکو اس راستہ میں کسی قسم کے قطع الطریقوں اور حرامیوں اور چوروں وغیرہ سے پالا نہیں پڑا اور وہ تیرے راستہ میں علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین کے مرتبہ کو پہنچ گئے ہیں ویسا ہی مامون و بے خطر راستہ ہم کو دکھا تاکہ ہم تیری ہی عبادت کریں اور تیری ہی مدد تلاش کریں اور شرک سے بچے رہیں اور وساوس شیطانی ہم کو ہلاک نہ کریں اور ہم بہ سبب صفائی راستہ جس میں حسد، بغض، تکبر، خود پسندی، ریا، نفس پروری، شہوت، غضب وغیرہ اخلاق رذیلہ کے پتھر و کنکر و کانٹے نہ ہوں۔ بلکہ خوشگوار چشمے فیضان الٰہی، تحمل وصبر، شکر، توکل، رضا جوئی، نفس کشی، احسان مروت، اخلاق حسنہ، ہمدردی، ایثار وغیرہ وغیرہ کے سایہ دار درخت ہوں۔ تاکہ ہم تمام انسان علی قدر مراتب اس راستہ سلوک کو طے کر کے تیری عرفان کی منزل مقصود تک باامن وامان پہنچ جائیں۔ ایسا راستہ ہو کہ ہماری محنتیں طلب حق اور تیری رضا میں اُسکے خطرناک منزلوں کو نہ دیکھیں اور نہ پست ہمت ہوں۔ جب ایک مرتبہ تیرے فضل وکرم سے حاصل کریں تو دوسرے مرتبہ کی طلب کے شوق کا دریا ہم میں موجزن ہو اور جب دوسری منزل مراتب کو طے کریں تو تیسری کی توفیق عطا فرما۔ علیٰ ہذا القیاس۔ مثلاً اگر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہم ایمان میں کامل ہوکر کامل مومن ہو جائیں تو پھر ہم کو رفاقتِ صالحین عنایت فرما اور جب صالحین کی رفاقت سے فیض حاصل کر لیں تو شہیدوں کی رفاقت مرحمت فرما اور شہیدوں کی رفاقت سے مستفیض ہوں تو صدیقوں کی رفاقت اور ان کے روحانی فیض سے فیض یاب کر اور جب صدیقوں کی رفاقت سے فیض یاب ہو جائیں تو پھر نبیوں کی رفاقت اور ان کے روحانی فیض سے ہم کو شعاع انوار معرفت سے پُر نور فرما اور یہی دعا ہر ایک مومن پانچ وقت پڑھتا ہے۔ تا کہ جو جس منزل اور مرتبہ میں ہے اس کو اس سے اعلیٰ درجہ نصیب ہو۔ پس عام مسلمانوں کو رفاقت صالحین کی طلب کرنی چاہیے۔ اور صالحین کو رفاقت شہداء طلب کرنی چاہیے اور شہداء کو رفاقت انبیاء طلب کرنی چاہیے۔ اب کون عقل مند اس کے یہ معنی سمجھتا ہے کہ اس جیسا ہو جائے اور اسی لقب سے ملقب ہو؟ کیا کوئی شخص اگر رفاقت بادشاہ کی خاطر پہلے رفاقت دربانان کرتا ہے اور پھر ارکین سلطنت اور پھر وزراء اور ازاں بعد رفاقت بادشاہ حاصل کرے تو وہ شخص اس بات کا مستحق ہے کہ وہ دربان، رکن سلطنت، وزیر اور بادشاہ کہلا سکے؟ ہرگز نہیں، تو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک شخص امت میں سے بلا رفاقت صالحین وشہداء وانبیاء خود ہی بن بیٹھے اور نبی کہلائے۔ جب کہ ہمارے پاس نظیریں موجود ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے وقت میں ان کے اصلی رفیق صدیق اکبر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وشہداء وصالحین وغیرہم تھے اور متابعت رسول اللہ ﷺ میں بھی اکمل تھے۔ جب انہوں نے اپنے آپ کو نبی نہ کہلوایا تو تیرہ سو (۱۳۰۰) برس کے بعد جو شخص "**خیر القرون قرنی**" سے محروم ہو کیونکر نبی کہلا سکتا ہے۔ ہاں مرتد ہو کر جو کچھ چاہے بن سکتا ہے، نبی بنے، خدا بنے، اس کا اختیار ہے۔ کیونکہ انگریزوں کا راج اور آزادی کا زمانہ ہے۔ ورنہ اسلامی دائرہ میں ہو کر امت محمدی ﷺ کا مدعی ہو کر مدعی نبوت سوا کاذب نبی کے کوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں ہوسکتا۔ متابعت رسول اللہ ﷺ کا دعویٰ بھی ہو اور خود بھی رسول اللہ ہونے کا دعویٰ ہو یہ بالکل غلط اور اجتماع نقیضین ہے۔ بھلا ایک وقت میں غلام بھی ہو اور آقا بھی ہو' کیونکر ہوسکتا ہے؟

ہشتم: اگر **صراط مستقیم** کا طلب کرنا منعم علیہ ہونا مانا جائے اور اس سے نبوت ہی مراد لی جائے تو پھر محمد رسول اللہ ﷺ بھی پانچ وقت پڑھتے تھے' تو اس سے یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو بھی نبوت حاصل نہ تھی جس کی وہ دعا فرماتے تھے۔ اور اگر حاصل تھی تو پھر ضرور ہے کہ اس دعا کے معنی نبوت کی طلب نہیں بلکہ کچھ اور ہے اور وہ علو درجات کا طلب کرنا ہے' جس کی انتہا نہیں۔ پس **انعمت علیھم کی صراط مستقیم** ترقی درجات قرب الی اللہ ہے اور وہ حسب فطرت وعلی قدر مدارج ہر ایک خدا تعالیٰ سے طلب کرتا ہے۔ حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام بھی صراط مستقیم کی دعا کرتے ہیں۔ اور ترقی عالم سفلی سے عالم علوی کی طرف مانگتے ہیں۔ لہٰذا عام مسلمانوں کو رفاقت صالحین اور صالحین کو رفاقت شہداء اور شہداء کو رفاقت انبیاء اور انبیاء کو رفاقت ملائکہ وقرب الٰہی کی دعا کرنی چاہیے اور تمام کرتے آئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر ایک کی دعا اس کی استعداد کے موافق قبول فرماتا ہے اور اس کی یعنی دعا کرنیوالے کی استعداد کے مطابق اسکو انعام عطا کرتا ہے' جیسا کہ اس کا وعدہ ہے کہ ﴿اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ﴾ یعنی ''مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا''۔ اب قبولیت دعا میں بہت لوگ غلطی کھاتے ہیں چونکہ ہم نے خدا تعالیٰ سے جو چیز مانگی تھی وہ ہم کو نہیں ملی اس لئے دعا مقبول نہیں ہوئی۔ سو واضح ہو کہ ایسا اعتقاد خدا تعالیٰ کے وعدہ کو جھٹلاتا ہے۔ دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور اس کا اجر وثواب دعا کرنے والے کو ضرور ہوتا ہے۔ مگر وہ چیز جو یہ شخص طلب کرتا ہے چونکہ علم خدا میں اس کے حق میں مفید نہیں اس لئے وہ اسکو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں دیتا۔ اس لئے دعا اکثر قبول نہیں ہوتی اور عبادت میں لکھی جاتی ہے۔ چونکہ انعام نبوت محمد ﷺ پر ختم ہو چکا ہے اور یہ بہ نص قطعی قرآن کے برخلاف ہے کہ محمد ﷺ کے بعد نبی ہو۔ اس لئے اگر کوئی شخص نبوت کا مدعی امت محمدی میں ہو کر کرے تو جھوٹا ہے۔ جیسا کہ پہلے کذابون گذرے ہیں۔

قولہ: بقائے نبوت فی خیر امت۔ نبوت وسلطنت انعام الٰہی ہیں اور پہلے بنی اسرائیل کو یہ ہر دو انعام ملتے رہے اور امت محمدی کو بھی ان انعامات کے حاصل کرنے کی دعا سکھلائی گئی جو پنجگانہ نمازوں میں خدا تعالیٰ کے حضور میں پیش کی جاتی ہے اور وعدہ الٰہی دعاؤں کے قبول کرنے کے واسطے ہو چکا ہے..... (الخ)

جواب: اگر پنجگانہ نماز میں نبوت وسلطنت کے واسطے دعا مخصوص ہے تو پھر رسول اللہ ﷺ جو کہ نبی اور خلیفہ بھی تھے کیوں پنج وقت بلکہ تہجد میں دعا پڑھتے تھے۔ کیا وہ فضول کام کرتے تھے۔ ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں کہ ''دعا'' اور ''صراط مستقیم'' کے معنی آپ غلط بیان کرتے ہیں۔ اگر سلطنت انعام الٰہی ہے تو مرزا صاحب کیوں نہ منعم ہوئے اور کفار یورپ جو خدا کو بھی نہیں مانتے اور فسق و فجور و ظلم و ستم و قتل و غارت میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔ آپ کے نزدیک **منعم علیھم** ہیں۔ مرزا صاحب کی دعاؤں کو خدا نے رد کر کے کفار ظالموں کو سلطنت دی۔ کیا مرزا صاحب کی دعاؤں کا یہی اثر ہے؟ وہ فرماتے ہیں کہ خدا نے میری سب دعائیں قبول کر لی ہیں۔ مگر خلافت کا انعام ان کو نہ ملا۔

دوم: بنی اسرائیل کے کسی نبی علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے کل عالم کے واسطے مبعوث نہیں فرمایا تھا۔ اور نہ ان میں کوئی ایسا عظیم الشان مرسل نبی ہوا تھا جسکو خدا تعالیٰ نے خاتم النبیین کہا ہو اور نہ انکو کوئی ایسی کامل شریعت عطا کی تھی جو کل عالم اور فرقوں اور قوموں کے واسطے کافی ہو،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیکر آیا تھا۔ اسلئے بنی اسرائیل کے نبیوں کے بعد نبی ہوتے تھے اور اس وقت مشیت ایزدی نے باب نبوت بند نہیں کیا تھا اور نہ کوئی اکمل دین عطا کیا تھا مگر جب محمد رسول اللہ ﷺ خاتم المرسلین تشریف لائے اور ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ﴾ کا سرٹیفکیٹ ساتھ لائے اور خدا نے اپنے قول وفعل کے واقعات سے تصدیق بھی فرمادی کہ آپ ﷺ کو کوئی بیٹا جو آپ ﷺ کے بعد نبی ہوتا عطا نہ فرمایا۔ تو اب تیرہ سو (۱۳۰۰) برس کے بعد یہ کیونکر مانا جائے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے۔ جب کہ ہر دو صیغوں یعنی شریعت وطریقت کے کام بذریعہ قرآن شریف وعلماء دین جن کی شان میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ **علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل** یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند تبلیغ دین کیا کریں گے کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

قولہٗ: نبی یا رسول کے معنی از روئے لغت خبر دینے والا و پیغام پہنچانے والا ہیں۔

جواب: اگر آپ لغوی معنوں کے لحاظ سے مرزا صاحب کو نبی کہتے ہو تو ہم بھی ان کو ایک چٹھی رساں یا کاہن و پنڈت جوتشی بلکہ اخبار نویس مان لیتے ہیں۔ مگر یہ تو ان کی ہتک ہے کہ رئیس قادیان کو ایک چٹھی رسان یا اخبار پہنچانے والا مانیں۔

دوم: چٹھی رسان وکاہن و پنڈت وجوتشی کی بھی بیعت کے بغیر کسی کی نجات نہیں ہوتی تو کوئی سند شرعی پیش کرو کہ کوئی امت محمدی میں سے ارکان اسلام پورے پورے بجالائے۔ اور حج وزکوٰۃ، نماز وروزہ ادا کرے اور پورا رسول اللہ ﷺ کا تابعدار ہو مگر جب تک قادیانی چٹھی رسان وکاہن کی بیعت نہ کرے اسکو نجات نہیں، کیونکر درست ہے؟ لغوی معنوں سے تو آپ نے مرزا صاحب کا کھیل ہی بگاڑ دیا۔

سوم: شرعی معنی جو رسول کے کئے ہیں کہ ایک خاص معنوں میں محدود ہے کہ رسول، اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ کی طرف سے پیغام بذریعہ وحی الہام لاکر بندوں کو پہنچائے آپ اس کو نہیں مانتے اور فرماتے ہیں کہ یہ ضروری نہیں کہ وہ صاحب شریعت وامت بھی ہو۔ جن لوگوں نے نبی ورسول میں فرق سمجھا ہے وہ غلطی پر ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر آپ کے نزدیک نبی ورسول ایک ہی ہے تو پھر مرزا صاحب کی نبوت ورسالت میں اور محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت ورسالت میں کچھ فرق نہ رہا، اور یہ کفر ہے کہ نص قرآنی کے خلاف کسی کو نبی ورسول مانا جائے۔ اور یہ آپکا فرمانا کہ نبی ورسول میں جو لوگ فرق کرتے ہیں کہ نبی بغیر شریعت ہوتا ہے اور رسول' صاحب کتاب وامت وشریعت ہوتا ہے' غلط ہے۔ تو پھر ہمارے ساتھ مرزا صاحب بھی غلطی پر ہوئے جنہوں نے فرمایا کہ "من نیستیم رسول ونیا ورہ ام کتاب" جس کے صاف معنی یہی ہیں کہ "میں صاحب کتاب نہیں ہوں صرف ظلی وناقص نبی ہوں"۔ اور آپ ایسے خیال کو غلط ٹھہراتے ہیں۔ اب ناظرین انصاف فرمائیں کہ مرشد سچا ہے یا بالکا پیر سچا ہے یا مرید۔ پہلے گھر میں اتفاق کرلو پھر میدان میں آکر دوسروں کی غلطیاں پکڑنا۔

چہارم: یہ آپ کی غلطی ہے کہ آپ نبی ورسول کو شرعی معنوں میں خبر دینے والا کہتے ہیں شرعی معنوں اور اصطلاح میں بیشک نبی ورسول دو قسم ہوتے ہیں' ایک صاحب کتاب وشریعت اور دوسرے صرف نبی مبلغ شریعت یعنی تبلیغ کرنے والے۔ اور اصطلاح شرع محمدی میں مرسل نبی، صاحب کتاب وشریعت جو نبی ہو اسکو کہتے ہیں۔ مرسل نبی صرف خبر رساں ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ کچھ اپنے اختیار بھی رکھتا ہے اور وہ بحیثیت گورنر ہوتا ہے کہ حسب موقع اپنے اختیارات سے بھی کام کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ "اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرو"۔ یہ غلط ہے کہ نبی ورسول صرف خبر ہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

دینے والا ہوتا ہے۔ شیخ اکبر ابن عربی کتاب ''فصوص الحکم'' کے مقدمہ میں صفحہ ۷۴ پر لکھتے ہیں ''نبی کبھی صاحب شریعت ہوتا ہے جیسے مرسل علیہم السلام ہیں۔ پس رسول و نبی میں فرق ہے۔

قولہ: نبی ورسول کی قرآن مجید سے تحقیق۔ اس خود ساختہ اصطلاح کے خلاف کہ نبی تابع رسول اور رسول صاحب شریعت کو کہتے ہیں۔ آیات ذیل دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ م بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ**۔ ترجمہ: ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور پیچھے اس کے رسول بھیجے۔

جواب: 'مرسل' کی تعریف شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے ''حجۃ اللہ البالغہ'' کے صفحہ ۱۰۸ پر یہ کی ہے: ''ان کا نام مرسل اس واسطے رکھا گیا ہے کہ انکو بادشاہوں کے پیغام رساں سے مشابہت دی گئی ہے جو رعایا کی طرف بھیجے جاتے ہیں۔ سلاطین کی امر و نہی کی انکو اطلاع کرتے ہیں..... (الخ)۔ واضح ہو کہ ایلچی بادشاہ کی طرف سے کچھ پیغام لاتا ہے اور کچھ اسکو اپنے اختیارات بھی حاصل ہوتے ہیں کہ حسب موقع ان اختیارات کو کام میں لائے اور جو امور و احکام بادشاہ کے رعایا کی سمجھ میں نہ آئیں ان کو شرح وبسط سے بیان کرے اور خود عمل کر کے نمونہ بن کر دکھادے۔ یہ جو آیت آپ نے پیش کی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہم نے رسول بھیجے' اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ، رسول صاحب کتاب بھیجے۔ اگر رسول غیر تشریعی نبی کو مانو گے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھتے ہو وہ بھی موسیٰ کی شریعت کا غیر تشریعی نبی مانو گے اور یہ باطل ہے۔ کیونکہ محمد ﷺ صاحب کتاب و شریعت ہیں۔ اس واسطے رسول' اللہ کے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ صاحب کتاب و شریعت ہیں۔ جیسا کہ مرزا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب بھی کہتے ہیں: مصرعہ

ع من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

مرزا صاحب بھی رسول کو صاحب کتاب وشریعت مانتے ہیں۔

قولہ: ارسال رسل کا ثبوت۔ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ خدا کی رحمت محدود نہیں اور نبوت بھی خدا کی رحمت ہے اور انعام الٰہی ہے جس کا تعلق صرف انسانوں سے ہے۔ اب یہ بتاتے ہیں کہ خداوند جل شانہ نے قرآن مجید میں وعدہ فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد بھی رسول آتے رہیں گے تاکہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل میں، حسب منطوق آیہ کریمہ ﴿وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ﴾ پے در پے رسول آتے رہیں گے تاکہ مماثلت کامل طور پر ثابت ہو..... (الخ)۔ اور وعدہ کی آیت یہ ہے: ﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ یعنی ''اے آدم کی اولاد ضرور بالضرور تمہارے پاس تمہیں میں سے رسول آتے رہیں گے تم کو میری آیات سناتے رہیں گے، جو خدا سے ڈر کر اصلاح کریں گے تو ان پر خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے''۔

جواب اول: جب خدا کی رحمت محدود نہیں اور رسالت ونبوت وسلطنت، نعمت ورحمت الٰہی ہے تو خود ہی انبیاء اور سلاطین میں محدود کر رہے ہیں۔ جب نعمت الٰہی ہے اور عام ہے تو پھر دوسری نعمت الٰہی کی طرح عام کیوں نہیں جیسا کہ خدا کی رحمت سے رزق پہنچتا ہے، اولاد ملتی ہے اور دیگر نعمتیں ملتی ہیں تو نبوت ورسالت بھی اگر محدود نہیں تو ہر ایک انسان کو دوسری نعمتوں کی طرح ملنی چاہیے مگر چونکہ انسانوں میں سے ہر ایک کو نہیں ملتی اور مشاہدہ ہے کہ ہر ایک نبی نہیں ہوتا تو معلوم ہوا کہ نبوت ورسالت عام نہیں، بے شک محدود ہے خاص کامل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

انسانوں میں۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ﴾ یعنی ''اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے''۔ نبیوں اور رسولوں کو عوام میں سے۔

دوم: یہ بالکل دھوکہ اور غلط ہے کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی آتے رہیں گے۔ تمام قرآن **الحمد** سے **والناس** تک دیکھو ایک آیت بھی نہ ملے گی جس میں فرمایا گیا ہو کہ محمد ﷺ کے بعد بھی ہم نبی بھیجیں گے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی بھیجے تھے۔ جیسا **قفینا من بعدہٖ** موسیٰ کے حق میں فرمایا ایسا قرآن میں **قفینا من بعدہٖ** محمد ﷺ کے حق میں نہیں فرمایا۔ اور کیونکر فرماتا جب کہ خاتم النبیین ﷺ فرما چکا تھا۔ خدا کے کلام میں تعارض ممتنع الوجود ہے اور اگر یہ مانیں کہ خدا نے خاتم النبیین بھی فرمایا اور پھر **قفینا من بعدہٖ بالرسل** بھی محمد ﷺ کے حق میں فرمایا تو یہ تعارض شان وعلم خداوندی کے برخلاف ہے۔ باقی رہی وہ آیت جو آپ نے پیش کر کے لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنا چاہا ہے اس کی یہ غرض ہے کہ اول تو آپ نے معنی ہی غلط اور محرف کئے ہیں کچھ عبارت اپنے مطلب کے واسطے اپنے پاس سے لگالی ہے اور کچھ الفاظ چھوڑ دیئے ہیں جو کہ خشیۃ اللہ اور ایمانداری کے برخلاف ہے۔ صحیح ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ ''اے اولاد آدم کی جب کبھی تمہارے پاس رسول تم میں سے سنائیں تم کو آیتیں میری تو جس نے خطرہ کیا اور سنوار پکڑی نہ ڈر ہے ان پر اور نہ وہ غم کھائیں''۔ ترجمہ حافظ نذیر احمد صاحب بمعہ مختصر تفسیر: ''جب ہم نے آدم کو نافرمانی کی سزا میں بہشت سے نکالا تو ان کی نسل کی روحوں کو جمع کر کے یہ بھی فرمادیا تھا کہ اے بنی آدم جب کبھی تم میں سے ہی ہمارے پیغمبر تمہارے پاس پہنچیں اور ہمارے احکام تم کو پڑھ کر سنائیں تو ان کا کہا مان لینا۔ کیونکہ جو شخص ان کے کہنے کے مطابق پرہیزگاری اختیار کرے گا اور اپنی حالت کی اصلاح کر لے گا تو قیامت کے دن ان پر نہ تو کسی قسم کا خوف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

طاری ہوگا اور نہ وہ کسی طور پر آزردہ خاطر ہونگے"۔

ناظرین! یہ آیت قصہ حضرت آدم علیہ السلام کی ہے اور یہ اس وقت کا حکم ہے جس وقت دنیا کی ابتدا تھی اور کوئی نبی مبعوث نہ ہوا تھا۔ اس وقت پہلے ہی خدا تعالیٰ نے بنی آدم کی روحوں کو تنبیہ کر دی تھی اور یہ ارسال رسل سے پہلے کا حکم تھا چنانچہ اس کے بعد عالم بطون سے عالم ظہور میں انبیاء علیہم السلام آتے رہے اور سعید روحیں اس حکم خداوندی کی تعمیل بھی کرتی رہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک جتنے نبی و رسول آئے انکو مانا اور ایمان لائے اور ان کی شریعتوں کے موافق عمل کرتے رہے اور عذاب جہنم سے انہوں نے نجات پائی۔ اب ہم قرآن کی تفسیر قرآن کی دوسری آیت سے بتاتے ہیں کہ یہ ہر دو آیات حضرت آدم علیہ السلام کے قصہ کے متعلق ہیں ان سے ہمیشہ رسولوں اور نبیوں کا آنا سمجھنا غلطی ہے۔ خدا تعالیٰ سورہ طہٰ کے رکوع ۷ کے اخیر انہیں الفاظ میں حضرت آدم علیہ السلام کو فرماتا ہے: ﴿قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ﴾ ترجمہ: "فرمایا اترو یہاں سے دونوں اکٹھے رہو ایک دوسرے کے دشمن پھر کبھی پہنچے تم کو میری طرف سے راہ کی خبر پھر جو چلا میری بتائی ہوئی راہ پر نہ بہکے گا وہ اور نہ تکلیف میں پڑے گا"۔ اب اس آیت نے پہلی آیت کی تفسیر کر دی کہ یہ خاص حکم حضرت آدم علیہ السلام کے وقت اور قصہ کا ہے۔ اور اس حکم کے مطابق عمل بھی ہوتا رہا کہ خدا تعالیٰ صاحب شریعت رسول و پیغمبر مرسل بھیجتا رہا، یہ بالکل دھوکہ ہے کہ غیر تشریعی نبیوں کا وعدہ اس آیت میں ہے اللہ فرماتا ہے: ﴿رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ﴾ اس آیت میں رسل کی تعریف ہے۔

۱..... "منکم" یعنی انسانوں میں سے ہوں گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲..... "**یقصون علیکم ایٰتی**" یعنی صاحب شریعت ہوں گے جو کہ میرے احکام تم کو سنادیں گے۔ جو کہ منافی ہے غیر تشریعی نبی کے۔

۳..... "**فمن اتقیٰ**" اس لئے اس کی تابعداری فرض ہوئی۔ غیر تشریعی نبی اگر خلاف شریعت سابقہ کہے تو اس کی تابعداری فرض نہیں ہوتی۔ پس ثابت ہوا کہ تشریعی رسل کا حکم ہے۔

۴..... "**اصلح**" اس لفظ سے بھی رسل صاحب شریعت مراد ہے کہ انسان سابق عقیدہ کی اصلاح کرے۔ جب کوئی رسول آئے اور شریعت لائے تو اس شریعت کے مطابق ہر ایک انسان اپنی اپنی اصلاح کرے۔ اب اس آیت سے یہ سمجھنا کہ رسولوں کے آنے کا وعدہ ہے ہمیشہ کے واسطے ہے، سو یہ مفصلہ ذیل دلائل سے غلط ہے:

۱..... مرزا صاحب خود اور ان کے پیرو تمام اور مصنف "کتاب النبوۃ" یعنی میر صاحب قاسم علی بلاخوف تردید مان چکے ہیں کہ باب نبوت تشریعی بعد محمد رسول اللہ ﷺ کے بند ہے، نہ کوئی جدید شریعت قیامت تک آسکتی ہے اور نہ کوئی رسول صاحب کتاب آسکتا ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب کی اصل عبارت یہ ہے:

"قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول ﷺ کو علم دین بتوسط جبرئیل علیہ السلام ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل علیہ السلام بہ پیرایۂ وحی رسالت مسدود ہے۔ اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آئے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو"۔ (دیکھو ازالہ اوہام جلد دوم صفحہ ۶۲۷)

اب تو صاف ثابت ہوگیا کہ مرزا صاحب کے مذہب میں بھی خاتم النبیین کے معنی رسالت کا بند ہونا ہے یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی قسم کا نبی و رسول نہ ہوگا۔ پس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس آیت سے یہ سمجھنا کہ بنی آدم سے وعدہ ہمیشہ رسولوں کے بھیجنے کا ہے، غلط ہوا۔

۲..... یہ کس قدر نامعقول دلیل ہے کہ مرزا نے اپنی نبوت ورسالت ثابت کرنے کے لئے کہا کہ نبوت ورسالت نعمت الٰہی ہے۔ ۴۵ حصے تو نعمت نبوت کے بعد محمد رسول اللہ ﷺ بند ہوگئی اور ایک حصہ چھیالیسواں بند نہیں ہوا اور جس میں یہ ۴۶واں حصہ مبشرات کا ہو وہ نبی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خواب ہر ایک مسلم وکافر کو آتے ہیں اور بشارتیں ملتی ہیں اور سچے خواب ہر ایک ہی دیکھتا ہے مگر وہ نبی نہیں اور مرزا صاحب نبی ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ کہتے ہیں کہ نعمت نبوت سے امت محروم کیوں ہو حالانکہ خود اعلیٰ نعمت رسالت تشریعی ونبوت سے محرومی امت کی تسلیم کرتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ اس امت کا کیا قصور ہے کہ اس کو باوجود خیر الامت ہونے کے ۴۶ویں جز نبوت کی ملے اور سابقہ امتوں کو جو کہ ادنیٰ امتیں تھیں ان کو تشریعی نبی ورسل ملتے رہے اس میں امت مرحومہ کی خود ہتک کرتے ہیں۔

دوم: جو دلیل تشریعی نبوت ورسالت کے بند ہونے کی ہے وہی دلیل غیر تشریعی نبی کے بند ہونے کی ہے۔ پس جس دلیل سے ۴۵ حصوں نعمت نبوت سے آپ امت محمدی کا محروم ہونا مانتے ہیں اسی دلیل سے ہم ایک حصہ نبوت کا یعنی ۴۶واں حصہ کا بند ہونا مانتے ہیں کہ یہ کیونکر درست ہے خاتم النبیین کی آیت ۴۵ حصوں نبوت کے مسدود ہونے پر نص قطعی ہو اور ایک حصہ پر نہ ہو اگر کوئی نص جزوی نبوت کی ہے تو لاؤ مگر کوئی نہیں جس میں لکھا ہو کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد غیر تشریعی نبی آئینگے۔

۳..... اگر اس آیت میں ہمیشہ رسولوں کے آنے کا وعدہ ہے تو تیرہ سو (۱۳۰۰) برس میں کیوں کوئی صادق رسول نہیں آیا۔ حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وصال کے ساتھ ہی یوشع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ السلام نبی آیا۔

۴..... آپ رسول اور نبی میں فرق نہیں مانتے اور رسول صاحب شریعت و کتاب ہوتا ہے تو پھر مرزا صاحب کی شریعت و کتاب کونسی ہے؟ وہ تو انکاری ہیں کہ

ع من نیستم رسول و نیا وردہ ام کتاب

۵..... اس آیت میں ''رسل'' جمع رسول کا لفظ ہے اور مرزا صاحب صرف ایک ہی ہیں جنہوں نے امت محمدی میں ہو کر دعویٰ نبوت کیا ہے تو یہ کیونکر درست ہے۔ یا تو یہ مانو گے کہ مرزا صاحب کے بعد بھی نبی و رسول آئینگے تو پھر مرزا صاحب کا دعویٰ امام آخرالزمان ومہدی و مسیح موعود کا جھوٹا ہوتا ہے یا قرآن میں تحریف کرو گے کہ بجائے رسل کے رسول بناؤ گے۔

۶..... اگر تمام احکام مختص بزمان نہیں ہیں تو پھر جو اللہ کا یہ حکم ہے کہ ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰی اَوْلِیَآءَ﴾ یعنی ''اے ایمان والو! یہود نصاریٰ کو دوست نہ پکڑو''۔ مگر مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ میرا باپ بھی اور میں بھی نصاریٰ کا خیر خواہ اور دلی دوست ہوں اور میرے مرید سچے وفادار ہیں۔ اگر استمراری حکم ہے تو پھر قرآن کے برخلاف نصاریٰ سے دوستی کیسی؟ دوسری جگہ قرآن میں فرماتا ہے ﴿خُذُوْا اَسْلِحَتَكُمْ﴾ یعنی ہتھیار رکھو۔ اب اس زمانہ میں ہتھیار مسلمان کیوں نہیں رکھتے کہ مرزا صاحب نے رکھے اور نہ ان کے کسی مرید نے۔ غرض یہ غلط فہمی ہے کہ جو احکام و وعدے مختص الزمان ہوں انکو ہمیشہ کا وعدہ سمجھنا۔ خلیفے بنانے کا وعدہ جس وقت کے واسطے تھا خدا نے اس وقت بنا دیا اور رسولوں کا بھی جیسا وعدہ تھا آئے۔ کیا آدم علیہ السلام کو جو حکم ہوا کہ اتر جاؤ تو آپ اس سے ہمیشہ کا اترنا سمجھو گے اگر یہی سمجھ بیٹھے ہیں تو غلطی ہے۔ ایسا ہی اگر آدم علیہ السلام کو اس کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اولاد کی روحوں کو خدا نے خبردار کر دیا اور پیشگوئی کے طور پر اطلاع کر دی تو پھر اس آیت کو محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد امکان نبوت سے کیا تعلق ہوا۔

۷.....صیغہ استقبال ونون ثقیلہ سے کس کو انکار ہے۔ یہ تو عام قاعدہ ہے کہ جس وقت کوئی قصہ گذشتہ زمانہ کا بیان کرتا ہے تو انہیں کلمات اور صیغوں سے کرتا ہے۔ جس میں متکلم نے بیان کیا تھا۔ پس قرآن مجید نے بھی قصہ آدم علیہ السلام انہیں الفاظ اور صیغوں میں بیان کیا جس طرح خدا تعالیٰ نے بنی آدم کی روحوں کو کہا تھا۔ اس سے امکان نبی و رسول بعد محمد ﷺ کیونکر نکلتا ہے۔ مگر ﴿لَا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ کی بحث کے وقت تو آپ کے مرشد اور خلیفہ اور تمام گروہ کہتا ہے کہ نون ثقیلہ جب مضارع پر آئے تو استقبال کے واسطے نہیں ہوتا۔ اب اپنے مطلب کے واسطے آپ کیوں مان رہے ہیں؟

۸.....قرآن شریف جیسا کہ محمد رسول اللہ ﷺ سمجھتے تھے۔ دوسرا کوئی غیر ملک اور زبان والا نہیں سمجھ سکتا۔ اور مرزا صاحب مان چکے ہیں کہ محمد ﷺ کی فراست وفہم کل افراد امت کی فہم وفراست سے زیادہ ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ اپنے بعد کسی نبی کا آنا جائز نہیں رکھتے۔ کہ تمام حدیثوں میں جو ہم اسی کتاب میں لکھ چکے ہیں **لا نبی بعدی** فرماتے آئے ہیں۔ تو ثابت ہوا کہ اس آیت سے رسولوں کا بعد محمد رسول اللہ ﷺ کے آنا سمجھنا امتی کی غلطی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ میں اس کی کچھ وقعت نہیں۔

۹.....ایک امتی نبی و رسول نہیں ہوسکتا کیونکہ نبوت و رسالت وہبی اور انعام الٰہی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ یہ دعویٰ کہ ایک امتی نبی و رسول بہ سبب پیروی محمد رسول اللہ ﷺ کے ہوسکتا ہے غلط ہے اور مشاہدہ ہے کہ جب صحابہ کرام میں سے جو پورے پورے فرمانبردار رسول اللہ ﷺ تھے جب وہ نبی و رسول نہ کہلائے تو تیرہ سو (۱۳۰۰) برس کے بعد ایک امتی کس طرح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی کہلا سکتا ہے؟

۱۰۔ جب سیاق وسباق قرآن کی طرف دیکھتے ہیں تو صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ اس آیت سے امکان رسول بعد محمد رسول اللہ ﷺ غلط ہے کیونکہ پہلے سے قصہ آدم علیہ السلام کا چلا آتا ہے۔ پس ایک قصہ کی آیت کا ماقبل و مابعد چھوڑ کر امکان رسل میں پیش کرنا دھوکہ نہیں تو اور کیا ہے۔ باقی رہا یہ ڈھکوسلہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مماثلت تامہ کی غرض سے نبی و رسول محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد آنے چاہئیں، یہ دھوکہ اور مغالطہ ہے۔ مماثلت تامہ کبھی کسی مثیل و مماثل میں نہیں ہوتی صرف ادنیٰ مشارکت وجہ شبہ میں ہوتی ہے۔ جب کوئی متکلم کہتا ہے کہ زید شیر ہے تو اس وقت مماثلت تامہ کی غرض سے شیر کے پنجے و دم اور دانت وغیرہ سب اعضاء وصفات شیر کی زید میں کوئی عقلمند مان سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ صرف ادنیٰ اشتراک قوت کے باعث زید کو شیر کہا گیا ہے۔ پس محمد رسول اللہ ﷺ کی مماثلت ترسیل و رسل میں ہے۔ یعنی جس طرح موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا تھا اسی طرح محمد ﷺ کو کل دنیا کی طرف رسول کر کے بھیجا گیا ہے۔

اول: تو پہلے ہی آپ کا قاعدہ مماثلت تامہ کا غلط ہے۔ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام صرف فرعون کی طرف بھیجے گئے اور محمد رسول اللہ ﷺ کل عالم کی طرف۔ یہاں آپ کی مماثلت تامہ غلط ہوئی۔

دوم: موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوتے ہی فرعون کے خوف سے دریا میں ڈالے گئے۔ محمد رسول اللہ ﷺ دریا میں نہیں ڈالے گئے۔ یہاں بھی آپ کی مماثلت تامہ غلط ہوئی۔

سوم: موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہی ان کے بھائی ہارون کو نبی مقرر کیا۔ محمد ﷺ کیساتھ کوئی مددگار نبی مقرر نہ کیا۔ یہاں بھی آپ کی مماثلت تامہ غلط ہوئی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

چہارم: جب موسیٰ علیہ السلام کو توریت دی تو ساتھ ہی ﴿وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ﴾ فرمایا اور محمد ﷺ کو قرآن دیا اور یہ نہ فرمایا کہ محمد ﷺ کے بعد پے در پے رسول بھیجے جائیں گے۔ یہاں بھی مماثلت تامہ غلط ہے۔

پنجم: موسیٰ علیہ السلام کو معجزۂ عصا دیا جو کہ دنیا سے نابود ہوا' محمد رسول اللہ ﷺ کا معجزۂ قرآن ایسا ہے کہ جب تک دنیا قائم ہے ہمیشہ رہے گا۔ یہاں بھی آپکی مماثلت غلط ہے۔

ششم: موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی اشاعت کے واسطے چھوٹے چھوٹے نبی غیر تشریعی موسیٰ علیہ السلام کی وصال کے ساتھ ہی حضرت یوشع علیہ السلام سے شروع ہوکر حضرت یحییٰ علیہ السلام تک' تیرہ سو (۱۳۰۰) برس عرصہ میں کئی غیر تشریعی نبی آئے اور ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اخیر میں صاحب کتاب مرسل بھی آئے۔ مگر محمد رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد کوئی غیر تشریعی نبی تیرہ سو (۱۳۰۰) برس تک نہیں آیا ہے۔ تو اس سے بھی مماثلت تامہ کا خیال غلط ہے۔

پس ثابت ہوا کہ یہ ڈھکوسلہ کہ چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کی امت میں نبی ہوتے رہے' اب اگر امت محمد یہ ﷺ میں نہ ہوں تو محمد ﷺ اور امت کی ہتک ہے' بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اگر موسیٰ علیہ السلام کی مانند محمد ﷺ کے بعد بھی نبی آتے تو پھر محمد ﷺ کو موسیٰ علیہ السلام پر کوئی شرف نہ رہتا۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے جو افسر بغیر مددگار کے کام کرے وہ زیادہ لائق ہے بہ نسبت اس افسر کے کہ اس کے ساتھ ایک نائب ہو اور پھر بھی پے در پے چھوٹے چھوٹے نبی مددگار آتے ہیں۔ کس قدر فضیلت ہے اس رسول پاک ﷺ کو کہ صرف اکیلا اپنا کام رسالت سرانجام دیتا ہے۔ اور کس قدر فضیلت ہے اس امت کو کہ بغیر کسی چھوٹے یعنی نائب رسول کے سچے رسول محمد ﷺ کے دین پر اسی طرح قائم ہے' جس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

طرح اس کی زندگی میں تھے۔ اور کس قدر فخر ہے اس امت کو سابقہ امتوں پر کہ باوجود نہ آنے کسی نبی کے تیرہ سو (۱۳۰۰) برس تک اپنے رسول پاک ﷺ کے عشق و محبت میں سرگرم ہے اور اسکو زندہ جاوید نبی تصور کر کے اسی طرح اس کے احکام و شریعت کی پیروی کرتی ہے جس طرح اس کی زندگی میں تھی' گویا وہ رسول پاک ان میں زندہ ہے برخلاف اس کے سابقہ امتیں نبی کی موجودگی میں ہی اڑ بیٹھتی تھیں کہ ہم سے یہ نہ ہوگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی جواب دے دیا کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر گئے حالانکہ ہارون علیہ السلام ان میں موجود تھے۔ تو انہوں نے گوسالہ پرستی شروع کر دی تھی پس ایسے کجرو اور خام طبع و بداعتقاد والوں کے واسطے غیر تشریعی نبیوں کا آنا ضروری تھا۔ اور یہ بالکل دھوکہ ہے کہ وہ نبی شریعت موسوی کی پیروی سے نبی ہوتے تھے کیونکہ نبی کو خدا اپنی خاص رحمت سے چن لیا کرتا ہے۔ نبوت کسبی نہیں۔ پس مسلمانوں کو اس ٹھوکر سے بچنا چاہیے۔ پولیس کی ضرورت وہاں ہی ہوتی ہے جس جگہ بدمعاش اور چور ہوں۔ اور غیر تشریعی نبوت کی ضرورت بھی اسی امت میں ہوتی ہے جہاں ایمان کی کجی ہو اور اس کے مرتد ہونے کا خوف ہو۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی امت تو خدا کے فضل سے تیرہ سو (۱۳۰۰) برس سے مرتد نہیں ہوئی اور نہ اس میں ضرورت ہے۔ اس واسطے اس کا لقب ''خیر الامت'' ہے اگر غیر تشریعی نبیوں کی ضرورت اس امت میں بھی ہے تو خیر الامت نہیں۔ پس جو لوگ خیر الامت میں سے نہیں وہ غیر تشریعی نبی مانیں۔

فولہ: دوسرا ثبوت ارسال رسل۔ قیامت کے دن رب العالمین احکم الحاکمین تمام اہل جہنم سے پوچھے گا کہ ﴿یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ وَیُنْذِرُوْنَکُمْ.....الخ﴾ ترجمہ: اے جماعت جنوں اور انسانوں کی! کیا تمہارے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاس تم میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تمکو میرے حکم سناتے اور اس دن کے آنے سے ڈراتے۔ وہ کہیں گے کہ ہاں ہم خود اپنے مخالف گواہ ہیں کہ بیشک رسول آئے تھے اور ہم کو دنیا کی زندگی نے فریب دیا تھا اور ہم کافر تھے۔ اس سوال و جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر قرن میں رسولوں کا وجود ہوگا اور تا قیامت خدا کے رسول آتے رہیں گے۔

جواب: بیشک خدا کفار سے پوچھے گا کہ تمہارے پاس پیغمبر آئے اور وہ کہیں گے کہ آئے مگر اس آیت سے یہ کہاں سے نکلا کہ ہر ایک قرن اور وقت میں بھی نبی و رسول آتے رہیں گے۔ جب محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد اس کی نبوت اور کتاب و شریعت دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور ہر ایک زمانہ میں علماء امت تبلیغ کرتے آئے۔ اسی لحاظ سے کفار پر حجت ہے اور اس واسطے کفار اقرار کریں گے۔ دیکھو آیت ﴿رُسُلاً مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزاً حَكِيْمًا﴾. ترجمہ: بھیجے رسول خوشخبری دینے اور ڈر سنانے والے تا کہ نہ رہے اللہ پر لوگوں کو الزام کی جگہ رسولوں کے بعد اور اللہ زبردست ہے حکمت والا۔ اگر یہ مانا جائے کہ ہر ایک قرن میں نبی کا امکان اور لزوم اس آیت سے ثابت ہے تو پھر محمد ﷺ کے بعد تیرہ سو (۱۳۰۰) برس میں جو کروڑوں مسلمان گذرے اور کوئی نبی کسی قرن میں نہیں ہوا تو آپ کے نزدیک ان سے سوال فضول ہوگا اور وہ نبوت محمد ﷺ سے منکر ہونگے' کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ آیا اور کئی قرن گذر گئے تو خدا تعالیٰ ان سے سوال نہیں کر سکتا ہے اور نہ وہ رسول اللہ ﷺ کی رسالت و نبوت کی تبلیغ کا اقرار کریں گے اور اگر ان پر رسول اللہ ﷺ کی رسالت و نبوت بذریعہ قرآن و شریعت محمدی تصدیق ہو چکی ہے تو پھر آپ کا استدلال اس آیت سے غلط ہے۔

افسوس! ایسی بے بنیاد و بودی دلیل سے آپ امکان نبوت صریح نص قرآنی کے خلاف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر بہ نفس نفیس کسی قوم میں پیغمبر کا ہونا لازمی قرار دیں اور ہر ایک قرن میں ضروری ہو تو پھر محمد ﷺ تو صرف مکہ میں نبی تھے اور مکہ اور مدینہ والوں پر حجت ہے۔ دوسرے ملکوں والے تو انکار کر سکتے ہیں کہ ہمارے میں کوئی نبی نہیں آیا کیونکہ محمد ﷺ صرف مکہ مدینہ میں رہے اور انہیں لوگوں نے انکو دیکھا۔ اگر یہ دلیل آپ کی درست مانیں تو تیرہ سو (۱۳۰۰) برس تک کا زمانہ بعد محمد ﷺ کے مرزا صاحب تک بلا پیغمبر و نبی رہا۔ اگر دیکھ کر پیغمبر کا اقرار ہوگا اور پیغمبر کی تعلیم و شریعت کفار پر حجت نہ ہوگی تو پھر مسلمان بھی کفار کے برابر ہونگے یہ کونسی منطق ہے کہ اجی کافروں نے تو نبی کو نہیں دیکھا اگر ہمیشہ نبی نہ ہونگے تو کفار پر حجت نہ ہوگی۔ کیا قرآن و شریعت حجت نہیں اور ہر ایک نبی کا ہر ایک زمانہ میں آنا حجت ہے تو پھر وسطی زمانوں کا کیا حال ہے وہ سب بلا نبی و پیغمبر رہے۔ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے محمد ﷺ کی مماثلت تامہ ہوتی تو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد فوراً حضرت یوشع علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ حضرت محمد ﷺ کی وفات کے ساتھ ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نبوت ملتی اور وہ نبی کہلاتے، مگر حضرت ﷺ نے تو صاف صاف فرمادیا کہ اگر میرے بعد نبی ہونا ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوتے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا **الا و انی لست نبیا و لا یوحی الیّ** یعنی میں نہ نبی ہوں اور نہ میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ تو آپ کا قاعدہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کہاں گیا کہ نبی ہمیشہ ہوتے رہے اور ہوتے رہیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو محمد ﷺ نے فرمایا کہ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے واسطے ہارون علیہ السلام مگر چونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ صرف فرق یہ ہے کہ تو نبی نہیں اور ہارون علیہ السلام نبی تھا۔ پس ثابت ہوا کہ کسی قسم کا نبی تشریعی و غیر تشریعی محمد ﷺ کے بعد نہیں ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

قولہ: تیسرا ثبوت ارسال رسل۔ یہ دلیل بھی ویسی ہے جیسی دوسری' صرف کتاب بڑھانے کے واسطے پہلی دلیل کا اعادہ کیا ہے۔ ہمارا جواب بھی وہی ہے جو اوپر گذرا اس میں خود ہی آپ نے تنزل کیا ہے کہ یا تو محمد رسول اللہ ﷺ کا بار بار دنیا میں بطریق بروز تشریف لانا ماننا پڑے گا یا بعد میں ان کا روضہ مبارک میں ہی سے ﴿یَتْلُوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِ رَبِّکُمْ وَیُنْذِرُوْنَکُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا﴾ کے مطابق عمل ثابت کرنا پڑیگا۔

جواب: آیت شریف میں یہ کہاں لکھا ہے کہ ہر وقت اور ہر زمانہ میں پیغمبر بہ نفس نفیس ہی تبلیغ دین کرتا رہے گا۔ اگر آپ یہ دکھادیں تو ہم ثابت کردیں گے کہ محمد ﷺ کی نبوت قرآن مجید زندہ جاوید ہر قرن اور ہر زمانہ میں تعلیم دین محمدی کرتا رہا ہے اور کر رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ کسی اور نبی کی ضرورت نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے دیکھو ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ یعنی ہم نے ہی یہ قرآن و شریعت محمدی اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ کوئی نبی محمد ﷺ کے بعد بغرض حفاظت نہ بھیجا جائے گا۔ شریعت موسوی کی حفاظت بذریعہ غیر تشریعی نبی ہوتی تھی یہ شان محمدی ﷺ ہے کہ جس کا محافظ خود خدا ہے۔ جسکا محافظ خدا ہو اور خدا کے عمل و فعل سے یہی ثابت ہے کہ بغیر کسی نبی کے تیرہ سو (۱۳۰۰) برس تک برابر حفاظت ہوتی چلی آئی ہے اور قرآنی تعلیم خود بخود ہر ایک زمانہ اور قرن میں، ہر ایک ملک میں بغیر کسی نبی کی کوشش کے پھیلتی رہی ہے۔ پس امکان نبوت بعد محمد ﷺ باطل ہوا۔

قولہ: احادیث سے بقائے نبوت فی خیرامت۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رؤیائے صالحہ چھیالیسواں حصہ نبوت ہے اور حدیث میں ہے کہ **لم یبق من النبوۃ الا المبشرات** یعنی نبوت میں سے کچھ باقی نہیں رہا مگر مبشرات۔ اس حدیث سے ثابت ہوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ نبوت میں سے مبشرات کا سلسلہ جو نبوت کا ایک جز ہے تا قیامت آپ کے بعد بھی باقی ہے.....الخ

جواب: افسوس میر صاحب کو اپنا دعویٰ ہی یاد نہیں رہا کہ موسیٰ کی مماثلت تامہ کے واسطے جو قاعدہ غیر تشریعی نبی کا حضرت یوشع علیہ السلام سے لیکر حضرت یحییٰ علیہ السلام تک جو جاری تھا وہی محمد ﷺ کے بعد جاری رہنا چاہیے تھا۔ مگر خود ہی پینتالیس جز و کا عدم وجود مان گئے اور ایک جز رکھی اس حدیث سے اپنا دعویٰ خود بخود اڑا دیا۔ کیونکہ جزیہ موجبہ کلیہ نہیں ہوتا۔ یہ حدیث تو ختم نبوت کی دلیل ہے، نہ امکان نبوت کی۔ باقی رہا جزو نبوت تو یہ بالکل ہی نامعقول ہے کہ جز پر کل کا حکم لگایا جائے۔ کوئی عقلمند ایک جز گھر کو یعنی دروازہ یا شہتیر یا دیوار کو گھر نہیں کہہ سکتا۔ جزیہ موجبہ کلیہ نہیں ہوا کرتا۔ پس ہر ایک شخص رؤیائے صالحہ دیکھنے والا نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ رؤیا صالحہ ہر ایک کو ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس پر ہر ایک کا اتفاق ہے کہ سچا خواب ہر ایک انسان کو ہو سکتا ہے' خواہ کسی مذہب کا ہو۔ بلکہ مرزا صاحب نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ کنجری شراب پیے ہوئے یار کی بغل میں سچا خواب دیکھ لیتی ہے۔ (دیکھو توضیح المرام صفحہ ۸۴، مصنفہ مرزا صاحب) یہ بالکل بیہودہ خیال ہے کہ رؤیائے صالحہ دیکھنے والا نبی ہوتا ہے اور نبی کہلا سکتا ہے۔ حدیث کا مطلب تو یہ ہے کہ نبوت میرے بعد ختم ہو گئی ہے' کوئی نبی میرے بعد نہ ہوگا، نہ کچھ نبوت کا باقی دنیا میں رہے گا' سوا مبشرات کے جو کہ بذریعہ رؤیائے صالحہ یعنی خواب میں بشارتیں لوگوں کو دی جائیں گی۔ مگر بشارتیں دیکھنے والا نبی نہ ہوگا۔ یہ کہاں سے نکلتا ہے کہ بشارت دیکھنے والا نبی کہلا سکتا ہے۔ جزوی اشتراک سے کلی لقب کا کوئی مستحق نہیں ہو سکتا۔ کرم شب تاب ہرگز ہرگز آفتاب نہیں کہلا سکتا اور نہ کوئی احواس شخص کرم شب تاب کو آفتاب کہہ سکتا ہے۔ ایسا ہی جس میں پینتالیس (۴۵) جزو نہ ہوں صرف ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

جزو کے ہونے سے اس کو نبی نہیں کہہ سکتے اور نہ اب تک کوئی تیرہ سو (۱۳۰۰) برس میں خوابوں کے ذریعہ سے نبی کہلایا۔ حالانکہ اس پر اجماع ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا خواب بین اور خواب کا تعبیر کنندہ کوئی نہیں ہے جب وہ نبی نہ کہلائے تو دوسرے کی کیا حقیقت ہے؟ مگر تعجب ہے کہ آپ سخت دھوکا دے رہے ہیں۔ بحث تو خاتم النبیین میں ہے کہ ''نبیوں کے ختم کرنے والا'' اور آپ نبوت کے اجزاء باقی رہنے کا ثبوت صرف مغالطہ میں ڈالنے کے واسطے دے رہے ہیں۔ قرآن میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہے نہ کہ نبوت کے ختم کرنے والا۔ نبوت تو محمد ﷺ کی یعنی قرآن واحادیث وشریعت ودیگر برکات روحانی آج تک امت میں چلی آتی ہیں مگر کوئی نبی نہیں کہلا سکتے۔

قولہٗ: دوسرا ثبوت احادیث سے **قال رسول اللّٰہ ﷺ ان من امتی محدثین ومعلمین ومکلمین وان عمر منھم وقرء ابن عباس رضی اللہ عنہما وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا محدث یعنی الصدیقین والمحدث ھو ملھم** آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں بعض لوگ مکالمات اللہ سے مشرف ہونگے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان میں سے ہے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی قراءت میں قرآن مجید کی آیت **وما ارسلنامن قبلک من رسول ولانبی ولا محدث** بھی ہے اور محدث ''ملہم'' کو کہتے ہیں۔

جواب: **کجابود اشھب کجا تاختم**. حضرت آپ تو نبوت پر بحث کر رہے ہیں۔ محدث وملہم کا ثبوت اور نص کس واسطے ذکر رہے ہیں۔ کیا آپ کے نزدیک نبی وملہم ایک ہی ہے۔ دیکھو حدیث **عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ لقد کان فیما قبلکم من الامۃ محدثون فان لک احد فی امتی فانہٗ عمر رضی اللہ عنہ** (متفق علیہ) روایت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا' فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تھے الہام کئے گئے بیچ ان لوگوں کے' تھے پہلے تم سے امتوں میں سے' پس اگر ہو میری امت میں کوئی پس تحقیق وہ عمر رضی اللہ عنہ ہوگا۔ (نقل کیا بخاری و مسلم نے)۔ اس حدیث سے محدثیت بھی جاتی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر محدود ہے۔ آپ پہلے لکھ آئے ہیں کہ رسول و نبی کا قرآن مجید میں کوئی فرق نہیں مرسل کے معنی صاحب کتاب نبی من گھڑت ہے۔ گویا مرسل و نبی تشریعی و غیر تشریعی سب ایک ہیں اور آپ نبوت پر بحث کر رہے ہیں۔ محدث اور ملہم کو کیوں بیچ میں لے آئے۔ چونکہ یہ خارج از بحث ہے اس لئے اس کا جواب صرف اسی قدر کافی ہے کہ جس قدر ملہم امت محمدی میں گذرے ہیں اور اب ہیں اور ہونگے آپ کے قول سے سب نبی ہوئے اور یہ بالکل غلط ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے محدث فرمایا مگر نبی نہیں فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بمنزلہ ہارون علیہ السلام کے فرمایا مگر ساتھ ہی **لانبوۃ بعدی** فرما دیا۔

امت محمدی میں خدا کے فضل سے ہزارہا بلکہ کروڑہا ملہم گذرے مگر کسی نے بھی دعویٰ نبوت نہ کیا۔ پس اس حدیث سے آپ کا استدلال غلط ہوا کیونکہ جس لقب کا صحابہ کرام نے حضرات امامین حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ و قطب الاقطاب سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ و حضرت محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ وغیرہ کسی نے بھی اپنے آپ کو مستحق نہ سمجھا اور نبی نہ کہلایا تو پھر مرزا جیسے ایک امتی کو کوئی حق نہیں کہ نبی کا لقب پائے۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے قریب خیر القرون سے بے نصیب ہو۔ اور **خیر القرون قرنی** کی نعمت سے تیرہ سو (۱۳۰۰) برس دور پڑا ہو۔ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ حضرت خضر ملہم تھا نبی نہ تھا۔ افسوس آپ کو گھر کی خبر نہیں۔

قولہ: آپ لکھتے ہیں کہ ولی کی کرامت اور نبی کے معجزہ میں بجز اس کے کہ ایک کا نام خوش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہمی سے کرامت رکھ لیا اور دوسرے کا نام معجزہ ورنہ دونوں ایک ہی خدا کی طرف سے ہیں۔ پس جس خدا کے کلام نے محمد ﷺ کو نبی بنایا۔ اسی خدا کا کلام احمد کو بھی نبی بنا دے گا۔

جواب: افسوس جب تعصب اور ضد ہو اور انسان شریعت اور مذہب کی رسی سے اپنا گلا نکال کر شتر بے مہار بن جائے تو اسکو تمام مسلمات سلف سے انکار کرنا پڑتا ہے تب ہی تو اپنے من گھڑت اور بے سند باتوں کو پیش کر سکتا ہے۔ اب آپ کے نزدیک ولی کو کرامت اور نبی کو معجزہ دیا جانا ایک ہی بات ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انبیاء و اولیاء کے قلب پر وحی نازل ہونے میں فرق اسی قدر ہے کہ انبیاء کی وحی میں فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ولی کی وحی میں فقط الہام ہوتا ہے اور فرشتے کبھی نازل نہیں ہوتے۔ مگر یہ نہیں سوجھا کہ جب کرامت و معجزہ ایک ہے تو پھر ولی و نبی ایک کیوں نہ ہوں ان میں صرف لفظی فرق ہے اور پھر نبی اور کاہن و جوگی گھر گھر ایک ایک پیسہ لیکر غیب کی خبریں دیتا پھرتا ہے اور اسکی خبریں بھی اکثر سچی ہوتی ہیں۔ ان کی خبر رسانی اور نبی کی خبر رسانی میں بھی کچھ فرق نہ ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نبی و جوگی و کاہن و رمال جتنے خبر دینے والے ہیں سب نبی ہیں۔ اور ان میں سوا تنازعہ لفظی کچھ فرق نہیں حالانکہ قرآن مجید فرماتا ہے کہ نبی کاہن و شاعر نہیں ہے۔

دوم: بیشک خدا تعالیٰ نے محمد ﷺ کو احمد و نبی بنایا مگر غلام احمد کو غلام ہی رکھا۔ کوئی خدا کا کلام پیش کرو جس میں لکھا ہے کہ غلام احمد کو ہم نبی کریں گے ورنہ دروغ بیانی سے توبہ کرو۔ غلام و آقا میں فرق ہے، نبی و ولی میں فرق ہے، معجزہ و کرامت میں فرق ہے نعر

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد اگر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

افسوس! میر صاحب کو مرزا صاحب سے بھی اتفاق نہیں۔ مرزائیوں کی بہت نازک حالت ہے۔ ابھی تو مرزا صاحب کو فوت ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے مگر ان کے مرید انہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی تحریروں کے برخلاف لکھے جاتے ہیں اور من گھڑت باتیں جو جی میں آئیں وہی لکھ مارتے ہیں۔اب میر صاحب فرمائیں کہ مرزا صاحب سچے ہیں کہ آپ؟اور آپ نے مرزا صاحب کے برخلاف ان کا مرید ہو کر لکھا ہے یا مرتد ہو کر۔کیونکہ مرزا صاحب تو کاہن وشعبدہ باز وولی وپیغمبر کے عجائبات میں فرق کرتے ہیں مگر آپ ایک ہی جانتے ہیں۔صرف نزاع لفظی ہے!!!... شرم! (دیکھو ص ۱۲)

قولہ: نزول ملائکہ بر مومنین۔قرآن شریف سے یہ امر بھی بصراحت ثابت ہے کہ امت محمدیہ کے افراد کامل پر خدا تعالیٰ کے فرشتے منجانب اللہ بشارتیں لیکر اسی دنیاوی حیات میں نازل ہوتے ہیں.....(الخ) (دیکھو ص ۸ حاشیہ ۱۱)

جواب: جناب کا کہنا مانیں یا مرزا صاحب کا' وہ تو فرماتے ہیں کہ فرشتے نزول نہیں فرماتے۔اور آپ فرماتے ہیں کہ فرشتے نزول فرماتے ہیں۔دیکھو مرزا صاحب کی عبارت ''براہین احمدیہ'' کے صفحہ ۴۶۷ پر یوں لکھتے ہیں:

''کیونکہ دنیا میں بجز انبیاء علیہم السلام کے اور بھی ایسے لوگ بہت نظر آتے ہیں کہ ایسی ایسی خبریں قبل از وقوع بتا دیا کرتے ہیں کہ زلزلے آئیں گے، وبا پڑے گی اور لڑائیاں ہوں گی، قحط پڑے گا، ایک قوم دوسری قوم پر چڑھائی کرے گی، یہ ہوگا وہ ہوگا۔اور بارہا ان کی کوئی نہ کوئی خبر سچی بھی نکل آتی ہے۔انبیاء علیہم السلام سے جو عجائبات اس قسم کے ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ کسی نے رسی کا سانپ بنا کر دکھایا اور کسی نے مردہ کو زندہ کر کے دکھایا۔یہ اس قسم کی دست بازیوں سے پاک ہیں جو شعبدہ باز لوگ کیا کرتے ہیں۔''

صفحہ ۳۹۱ حاشیہ نمبر ۱۱: جو کچھ ہو رہا ہے نجوم کی تاثیرات سے ہو رہا ہے اور ملائکہ ستاروں کے ارواح ہیں وہ سیاروں کیلئے جان کا حکم رکھتے ہیں۔لہٰذا وہ کبھی سیاروں سے جدا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں ہوتے.....(الخ)۔ (توضیح مرام)

اب آپ فرمائیں کس کا کہا مانیں' آپ کا یا مرزا صاحب کا۔

دوم: ان آیات کو امکان نبوت بعد حضرت محمد ﷺ سے کیا تعلق ہے اگر فرشتے سب بندوں کے پاس آتے ہیں تو یہ آپ نے کہاں سے سمجھ لیا ہے کہ جس کے پاس فرشتے بشارت لائیں وہ نبی کہلائیگا۔ آپ تو نبوت ثابت کر رہے ہیں، نہ کہ نزول ملائکہ۔ اکثر سخت بیماری کے زور میں تمام بیماروں کو فرشتے نظر آتے ہیں تو کیا سب نبی و مسیح موعود ہیں؟ ہرگز نہیں۔

قولہ: داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت۔ حضرت مولانا علی الہجویری معروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''کشف المحجوب'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے بندوں میں ایسے بندے بھی ہیں جو خداوند تعالیٰ کے دوست ہیں جنہیں دوستی و ولایت سے مخصوص کیا ہے اور اس کے ملک کے والی ہیں۔

جواب: داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ خود ولی تھے۔ کیا انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ کیا کسی اور ولی نے دعویٰ نبوت کیا؟ ہرگز نہیں، تو پھر آپ کی یہ کیا سند ہے۔ خدا کے ولی اور دوست ہمیشہ دنیا میں ہوتے رہے مگر کسی نے محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت سوائے کذابوں کے نہیں کیا۔

پس مدعیان نبوت کبھی خدا کے دوست اور ولی نہیں ہو سکتے۔ بلکہ خدا کے دشمن ہیں کہ اس کے افضل الرسل کا شرک بالوجود و شرک بالصفات کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی غیرت یہ نہیں چاہتی کہ اس کے حبیب محمد ﷺ کا کوئی شریک و عدیل ہو۔ اسی واسطے سب جھوٹے مدعیان نبوت کو تباہ کرتا رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ یہ نرالی بات نہیں کہ مرزا صاحب اپنی جماعت کو حق پر کہتے ہیں کہ ہم فنا نہ ہونگے۔ یہ باتیں تمام کذاب' اپنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

مریدوں کے اعتقاد قائم رکھنے کے واسطے کہا کرتے تھے۔ جب وہ سب فنا ہو گئے تو مرزا صاحب اور مرزائی کون ہیں۔ اور ان کی جماعت کیا حقیقت رکھتی ہے؟ تاریخ بتا رہی ہے کہ یہ بھی ان کی طرح مدت کے بعد فنا ہونگے۔ **صالح بن ظریف** نے دوسری صدی کے شروع میں نبوت کا دعویٰ کیا اور ۱۲۷ھ میں بادشاہ بھی ہو گیا اور نبوت کا دعویٰ کر کے وحی کے ذریعہ سے قرآن ثانی کے نزول کا بھی دعویٰ کیا حالانکہ بڑا دیندار تھا اور بڑا عالم بھی تھا۔ اس کی امت اسی قرآن کی سورتیں نماز میں پڑھتے تھے۔ سینتالیس (۴۷) برس تک اس نے بادشاہت کے ساتھ نبوت کی اور اپنی اولاد کیلئے بادشاہت چھوڑ گیا۔ اور کئی سو برس تک اس کی اولاد میں بادشاہت رہی اور اس کے مذہب کی اشاعت نہایت زور سے ہوتی رہی۔

(دیکھو حقیقۃ المسیح صفحہ ۶۲ بحوالہ تاریخ ابن خلدون)

اب مرزائی بتائیں کہ ایسا بہادر اور زور آور مدعی نبوت کی نبوت چلی؟ ہرگز نہیں، خدا نے ملیا میٹ کر دی۔ مرزا صاحب تو باتوں باتوں میں زبانی جمع خرچ کرنے والے تھے۔ اور کمزور طبیعت کے ایسے کہ ایک ڈپٹی کمشنر سے ڈر کر تمام الہام بند ہو گئے اس کا دعویٰ نبوت کس طرح چل سکتا ہے۔ اگر انگریزوں کا راج نہ ہوتا تو مدت کا فیصلہ ہو گیا ہوتا۔

قولہ: مخالف سلسلہ احمدیہ کی شہادت۔ ''رسالہ انور صوفیہ'' جو جماعت علی شاہ کی تائید اور تصوف کا ٹھیکہ دار ہے۔ جس کی عداوت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کسی ثبوت کی محتاج نہیں۔ جس کا ایڈیٹر ظفر علی نامی حضرت مسیح موعود کی شان میں بدزبانی کرتا ہوا اپنے اسلاف یہود اور ہمعصر امرتسر یہودی سے کسی حالت میں کم رہنا گوارا نہیں کرتا۔ ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء میں حسب ذیل مضمون زیر عنوان ''ولایت'' لکھتا ہے:

''آنحضرت ﷺ کی سچی تعلیم اور اضافہ برکات سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ جو شخص آپ کی کامل اتباع کرتا ہے۔ اسے خداوند تعالیٰ ظلی نبوت کے انوار سے منور فرما کر دین محمدی کی حمایت کیلئے مامور کرتا ہے اور ایسے بزرگ ہر زمانہ میں موجود رہے ہیں اور رہیں گے جن کو آنحضرت ﷺ نے **علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل** فرمایا ہے"۔

(صفحہ ۱۲و۱۳)

خداوند تعالیٰ کے دوستوں کو الہام اور مکالمہ کے ذریعہ اس دنیا میں خوشخبری ملتی ہے اور آئندہ زندگی میں ملے گی۔ (صفحہ ۱۲)

ولایت خاصہ و اصلیین ارباب سلوک سے مخصوص ہے۔ جن کو مخاطبہ و مکالمہ الٰہیہ کا شرف حاصل ہے۔ مبارک ہے وہ انسان جو ولایت خاصہ کا آرزومند ہے۔ (صفحہ ۱۶)

جواب: یہاں تو کوئی لفظ ہی ایسا نہیں جس سے محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا ثابت ہو۔ اس میں ولایت کا ذکر ہے۔ ولی ہزارہا امت محمدیہ ﷺ میں گذرے مگر کسی نے اپنے آپ کو نبی نہیں کہلایا۔ صرف ظلی نبوت کے انوار کے لفظوں نے آپ کو دھوکہ دینے کا حوصلہ دلایا کہ چلو اس سے ظلی نبوت کا امکان ثابت کریں مگر غور فرمائیں کہ انوار جمع نور کی ہے۔ نبوت کے ظل کا نور کیا ہوا، تعلیم نبوت یعنی شریعت محمدی ﷺ جو کہ ہر زمانہ میں علماء امت میں روشنی ڈال رہی ہے اور علماء ربانی بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح اس کی تبلیغ ہر زمانہ میں کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ یہ کہاں سے آپ نے سمجھ لیا کہ وہ نبی ہونگے اور ہر زمانہ کا لفظ آپ نے جب مان لیا ہے تو پھر بتائیں تیرہ سو (۱۳۰۰) برس میں کس نے ظلی نبوت کا دعویٰ کیا؟ حالانکہ ایسے بے تعداد مبلغ گزرے ہیں۔

دوم: اس سے کس کو انکار ہے کہ خدا تعالیٰ کے دوستوں کو الہام ہوتا ہے۔ الہام تو ہوتا ہے مگر ولی کا الہام حجت شرعی نہیں۔ اگر الہام شریعت کے برخلاف ہے تو مردود ہے جیسا کہ مرزا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب کاالہام: انت منی بمنزلة ولدی تو مجھ سے بمنزلہ بیٹے کے ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: کہ میری ذات اتخاذ ولد سے پاک ہے۔ دیکھو آیت: ﴿اَلَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا﴾ ترجمہ: اللہ وہ ہے جس کی ہے سلطنت آسمان اور زمین کی اور نہیں پکڑا اس نے بیٹا اور نہیں کوئی اس کا شریک بیچ ملک کے اور پیدا کی ہے ہر چیز اور ٹھیک کیا اسکو ناپ کر۔

دوسرا الہام: مرزا صاحب جو کہ اخبار الحکم مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون ترجمہ: اب تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جس چیز کا تو ارادہ کرے اور صرف اس قدر کہہ دے کہ ہو جا وہ ہو جائیگی۔ اب کون کہہ سکتا ہے کہ یہ الہام اسی خدا کی طرف سے ہے جو اپنی صفت بیان فرماتا ہے کہ پاک ہے وہ ذات کہ جب ارادہ کرے کسی چیز کا پس کہہ دیتا ہے ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔ اسی خدا نے اپنی خدائی مرزا صاحب کو دے دی حالانکہ مشاہدہ بتا رہا ہے کہ مرزا صاحب کبھی اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہوئے۔ محمدی بیگم کے نکاح کا ارادہ کیا بلکہ خدا نے نکاح آسمان پر پڑھ بھی دیا مگر ظہور میں نہ آیا۔ اگر خدانخواستہ یہ الہام سچا مانا جائے تو تمام دنیا پر سوا چند ہزار مرزائیوں کے کوئی مخالف مذہب نہ رہتا اور مرزا صاحب کے مخالفین جن پر مرزا صاحب تمام عمر دانت پیستے رہے اور بدعائیں رو رو کر کرتے رہے ایک کا بھی کچھ نہ بگڑا۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی ذلت اور موت خدا سے مانگتے رہے بلکہ ان کی موت کا اپنی زندگی میں ہونا اپنی صداقت کا نشان بتاتے رہے مگر کچھ نہ ہوا۔ عبداللہ آتھم عیسائی کی موت کی پیشگوئی معیار صداقت اسلام ٹھہرائی اور پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ عیسائیت کا ستون جب تک نہ گرادوں نہ مروں گا یہ بھی جھوٹی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

نکلی اور مر گئے۔ غرض طوالت کا خوف ہے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ اب کوئی عقلمند یقین کر سکتا ہے کہ یہ الہام خدا کی طرف سے تھے (نعوذ باللہ)۔ خدا تو اپنے وعدے میں پختہ ہے کبھی خلاف وعدہ نہیں کرتا۔ مرزا صاحب کو ہی دھوکہ ہوا ہے کہ الہام خدا کی طرف سے تھے حالانکہ ایسا نہ تھا۔ اس پر اجماع امت ہے کہ الہام اولیاء موجب علم ظنی ہے اور اگر دو ولیوں کا کسی ایک الہام میں اتفاق کلی ہو جائے تو اس کا درجہ ظن غالب کا ہوگا۔ لیکن اگر ولی کا کشف اور الہام کسی حدیث کے جو احاد میں سے ہو۔ بلکہ کسی قیاس کے جو شرائط قیاس کا جامع ہو مخالف ہو گا، تب اس جگہ حدیث کو بلکہ قیاس کو الہام پر ترجیح دینی چاہیے۔

(دیکھو ارشاد الطالبین قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی)

پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ جو قطب الاقطاب مانے ہوئے ہیں، ''فتوح الغیب'' میں فرماتے ہیں کہ الہام اور کشف پر عمل کرنا جائز ہے بشرطیکہ قرآن و حدیث اور نیز اجماع اور قیاس صحیح کے مخالف نہ ہو۔ داتا گنج بخش ''کشف المحجوب'' فارسی کے صفحہ ۱۶۵ پر لکھتے ہیں: **اهل الهام را بر خطا وصواب برهان نباشد زانچه یکے گوید که بمن الهام ست که خداوند اندر مکان است ویکے گوئید که مرا الهام چناں است که ویرا مکان نیست. لامحاله اندر دو دعاوے متضاد حق به نزدیك یکے باشد هر دو بالهام دعویٰ می کنند ولامحاله دلیلے بباید تا فرق کند میان صدق وکذب..... (الخ)**

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ وصیت فرماتے ہیں **یك قدم از موافقت جماعت امت کشیده نداری تا ناگاه ببایں نشوی وندانی دردوزخ افتی۔**

(صفحہ ۱۵ تذکرۃ الاولیاء)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ اپنی کشفی ومعراجی حالت میں فرماتے ہیں کہ پس چہار ہزار وادی قطع کردم بنہایت درجہ اولیاء رسیدم چوں نگاہ کردم خود را در بدایت درجہ انبیاء علیہم السلام دیدم۔ چوں نگاہ کردم سرخود برکف پائے یك نبی دیدم پس معلوم شد كه نہایت حال اولیاء بدایت حال انبیاء است نہایت آنہا را غایت نیست۔ (تذکرۃ الاولیاء)

''احیاء العلوم'' میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الہام پر عمل نہ کرو جب تک اس کی تصدیق آثار سے نہ ہو جائے۔

''حضرت شیخ ابن عربی'' فتوحات کے باب ۳۶۴ میں آیت ﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ میں فرماتے ہیں کہ اولی الامر منکم سے اقطاب وخلفاء اور اولیاء اللہ مراد ہیں اور انکی اطاعت اس وقت تک واجب ہے جب تک کہ خلاف شرع حکم نہ فرمائیں۔ اب اگر مذکورہ بالا معیار سے مرزا صاحب کے کشوف والہام، منام پیشگوئیاں دیکھیں تو بالکل خلاف شرع اور خلاف قرآن وحدیث واجماع ہیں۔ جن پر یقین کرنا اور عمل کرنا موجب خطر ہے اور اگر مرزا صاحب کے کشوف والہام سچ مانے جائیں تو مرزا صاحب خود ہی احاطہ اسلام اور عقائد اسلام سے خارج ہیں۔

دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۶۷ پر آپ فرماتے ہیں: ''اس جگہ مجھے یاد آیا ہے کہ جس روز وہ الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان کا قرآن کے اندر داخل ہونے کا ذکر ہے، ہوا تھا۔ اسی روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے پاس بیٹھ کر باواز بلند قرآن پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

انزلنٰہ قریبا من القادیان تو میں نے بہت تعجب کیا کہ ''قادیان'' کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقعہ پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے..... (الخ)

ناظرین! اب ظاہر ہے کہ یہ کشف بالکل غلط اور وسوسہ شیطانی ہے کہ قرآن میں تحریف لفظی کراتا ہے کہ ایک فقرہ جو قرآن میں تیرہ سو (۱۳۰۰) برس تک نہیں تھا اور اب بھی نہیں ہے تو ظاہر ہے کہ قرآن کو محرف مانا جائے یا اس کشف کو غلط سمجھا جائے؟ مگر چونکہ کوئی مسلمان قرآن کی تحریف لفظی ہرگز نہیں مان سکتا ہے اس لئے یقینی طور پر ثابت ہوا کہ کشفِ مرزا صاحب بالکل غلط، خلاف واقعہ اور خلاف شریعت محمدی ﷺ ہے اور مردود ہے۔

دوسرا کشف مرزا صاحب جو ''کتاب البریہ'' کے صفحہ ۷۹ پر درج ہے اور وہ یہ ہے کہ ''میں نے ایک دفعہ کشفی حالت میں دیکھا کہ خدا ہوں اور یقین کیا کہ خدا ہوں اور میں اس حالت میں کہہ رہا تھا ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب و تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اسکی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا **انا زینا السماء الدنیا بمصابیح**. پھر میں نے کہا کہ اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں''..... (الخ)

ناظرین! یا تو مرزائی صاحبان مرزا صاحب کا زمین و آسمان بنایا ہوا دکھائیں یا اس کشف کو وسوسہ شیطانی مانیں۔ چونکہ مرزا صاحب کی پیدائش کے پہلے زمین و آسمان خدا تعالیٰ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

بنائے ہوئے تھے جہاں مرزا صاحب بھی چند روز رہ کر گذر گئے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ یہ کشف خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ تھا کیونکہ خدا جانتا ہے کہ ناچیز انسان خالق زمین و آسمان نہیں ہوسکتا اور نہ میرا شریک ٹھہرے گا۔

اول: یہ کشف صریح نص قرآنی کے برخلاف ہے جیسا کہ اس آیت میں ہے ﴿وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ﴾ یعنی اللہ کا کوئی شریک نہیں ملک میں اور اس نے پیدا کیں تمام چیزیں۔ دیکھو سورۂ بقرہ ﴿الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً.....الخ﴾ یعنی جس خدا نے زمین کا فرش بنایا اور آسمان کی چھت اور آسمان سے پانی برسایا۔ اب ظاہر ہے کہ خالق زمین و آسمان خدا تعالیٰ ہے۔ پس مرزا صاحب کا کشف بالکل وسوسہ ہے اور قابل اعتبار نہیں۔ اس کا جواب مرزائی صاحب دیتے ہیں کہ اس سے پہلے بھی فقیروں اور اولیاء اللہ نے ایسے ایسے کلمے جوش توحید میں کہے ہیں۔ جس کا جواب یہ ہے کہ اول تو ان فقیروں اور اولیاء اللہ کا دعویٰ نبوت و امام زمان و مامور من اللہ کا نہیں تھا اور نہ صاحب ہوش تھے بلکہ مستی کی حالت میں انہوں نے فرمایا۔ مگر جب ہوش میں آئے اور مریدوں نے اطلاع دی تو فوراً توبہ کی بلکہ بعض نے تو حکم دیا کہ جس وقت ہمارے منہ سے یہ کلمہ نکلے ہم کو قتل کر دو۔

دوم: ان کی بات شریعت محمدی میں سند نہیں اور نہ ان کا ایسا کہنا باعث گمراہی عوام ہے کیونکہ وہ لوگ مجدد و امام زمان ہونے کے مدعی نہ تھے۔

سوم: وہ مقام انانیت یعنی خودی میں نہ تھے۔ جب ان کے اوپر بسبب محبت تامہ تجلیات الٰہی وارد ہو کر ان کی ہستی کو محو کر دیتے تھے اس وقت ان کا اپنا وجود درمیان وجود ذات باری تعالیٰ حائل نہ ہوتا تھا۔ مگر مرزا صاحب نے صرف ان لوگوں کو نقل کر کے کفر کے کلمات کہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ورنہ انکو اگر وہ مقام حاصل ہوتا تو مجذوب ہو کر فرماتے اور اپنی خودی اور ہستی سے محو ہو جاتے مگر کشف کے الفاظ پر غور کرو۔

۱.....منشائے حق کے موافق جس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب اور حق میں حالت کشفی میں مرزا صاحب کو تمیز تھی۔

۲.....میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ اگر مرزا صاحب محویت کی حالت میں ہوتے تو پھر میں کون تھا جب تک انسان میں ''میں'' ہے تب تک وہ اس نعمت سے محروم ہے۔ ہاں نقل کے طور پر اولیاء اور خدا بن بھی بیٹھے تو ہو سکتا ہے، اس کا کوئی علاج نہیں۔ منصور حلاج نے بھی **انا الحق** کہا اور فرعون نے بھی **انا ربکم الاعلی** کہا۔ فرق کرنیوالی صرف شریعت تھی۔ منصور نے شریعت کی تعظیم کی اور اس کے آگے سر تسلیم خم کیا' مسلمان مرا۔ فرعون نے تکبر کیا اور شریعت کے آگے نہ جھکا' کافر مرا۔ بس اگر مرزا صاحب نے بھی حضرت منصور حلاج و شمس تبریز و سرمد وغیرہ کی طرح شریعت محمدی ﷺ کی تعظیم کر کے سر تسلیم خم کیا ہے۔ تو کوئی اُنکی تصنیف دکھاؤ جس سے ثابت ہو کہ وہ توبہ کر کے فوت ہوئے اور مسلمان فوت ہوئے۔ توبہ نامہ جب تک نہ دکھاؤ، ہزار تاویل کرو سب ردّی ہے۔

۴.....اُن کا یہ دعویٰ تھا کہ جو ہم کو اور ہمارے کشوف والہام کو نہ مانے وہ مسلمان نہیں اُن کے جنازہ میں شریک نہ ہو اور ان سے ناطہ نہ کرو۔ ان کے ساتھ نمازیں نہ پڑھو۔

تیسرا الہام: انت منی و انا منک یعنی تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔

(دیکھو دافع البلاء صفحہ ۸)

چوتھا الہام: انت من ماؤنا وھم من فشل ''تو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ فشل یعنی خشکی سے''۔ (دیکھو اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۴)۔ یہاں مرزا صاحب خدا کے حقیقی بیٹے بن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

گئے۔

پانچواں الہام: یعیسٰی انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الٰی یوم القیٰمۃ **ترجمہ:** اے عیسیٰ علیہ السلام میں تجھے وفات دوں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالونگا۔اور میں تیرے تابعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھونگا۔ (دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۴)

چھٹا الہام: انت اشد مناسبۃ بہ عیسیٰ ابن مریم واشبہ الناس بخلقا وزماما.

(دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۱۲۴)

ساتواں الہام: انت منی بمنزلۃ توحیدی۔تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید وتفرید۔

(حقیقۃ الوحی ص ۸۶)

آٹھواں الہام: اذاغضبت غضبت **ترجمہ:** مرزا صاحب جس پر غضبناک ہو میں غضبناک ہوتا ہوں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۸۷)

نواں الہام: آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۸۹)

دہم الہام: لا تخف انک انت الاعلٰی کچھ خوف مت کر۔تو ہی غالب ہوگا۔

(حقیقۃ الوحی ۸۹)

گیارہواں الہام: یلقی الروح من امرہ علی من یشاء **ترجمہ:** مرزا صاحب جس پر اپنے بندوں میں چاہتا ہے اپنی روح ڈالتا ہے۔یعنی منصب نبوت اسکو بخشتا ہے۔

بارہواں الہام: فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔پر تو نے وقت کو نہ پہچانا، نہ دیکھا، نہ جانا۔برہمن اوتار سے مقابلہ اچھا نہیں۔ (حقیقۃ الوحی) حاشیہ پر مرزا صاحب اس الہام کی تشریح کرتے ہیں۔یہ پیشگوئی ایسے شخص کے بارے میں ہے جو مرید بن کر پھر مرتد ہوکر شوخیاں دکھائیں اس سے ڈاکٹر عبدالحکیم مراد ہے۔مگر یہ الہام مرزا صاحب پر اُلٹا اپنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر پڑا اور خود ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی جس کو شوخیاں کہتے ہیں خود ہلاک ہوئے۔

تیرھواں الہام: ’سرک سری‘ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ یہ خوب راز دار خدا ہے کہ مرزا صاحب کے کہنے سے عبداللہ آتھم کی موت کا حکم دیا مگر عبداللہ نے دعا کی تو اس کو معاف کر دیا اور مرزا صاحب کو نہ بتایا کہ تا ۶/ستمبر کی ذلت نہ ہوتی۔

اب رسول اللہ ﷺ کی شرکت بھی سنو

پہلا: ’’اربعین‘‘ کے صفحہ ۵ **داعیا الی اللّٰہ وسراجا منیرًا** یہ دونوں خطاب محمد رسول اللہ ﷺ کے ہیں جو مرزا صاحب کو ہوئے۔ محمد ﷺ بھی سراج منیر اور مرزا صاحب بھی سراج منیر مگر مرزا صاحب شریعت اور کتاب کوئی نہیں لائے۔ تو پھر سراج منیر کس بات کے ہوئے۔

دوسرا: سوا اس امت میں ایک شخص میں ہی ہوں کہ جس کو اپنے نبی کریم کے نمونہ پر وحی اللہ پانے میں تئیس (۲۳) برس کی مدت دی گئی ہے اور تئیس (۲۳) برس تک برابر یہ سلسلہ جاری رکھا گیا ہے۔

ناظرین! یہ غلط ہے کہ مرزا صاحب کے سوا کذبواں کو تئیس (۲۳) برس تک موقع نہیں دیا گیا اور وہ ہلاک ہوئے۔ دیکھو ذیل کے کذابوں جن کو ۲۳ برس سے زیادہ مہلت دی گئی۔

۱.....صالح بن طریف نے دوسری صدی ہجری کے شروع میں دعوئ نبوت کیا۔ یہ شخص بڑا عالم و دیندار تھا اور کہتا تھا کہ مجھ کو وحی ہوتی ہے۔ اور یہ دعویٰ کر کے اس نے ’’قرآن ثانی‘‘ مرزا صاحب کی طرح بے مثل بنایا تھا۔ اور اس کی امت اسی قرآن کی سورتیں نماز میں پڑھتی تھی۔ سینتالیس (۴۷) برس تک اس نے بادشاہت کے ساتھ نبوت کی اور اپنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اولاد میں بادشاہت چھوڑ گیا جو کئی سو برس تک اس کی اولاد میں رہی۔

(دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر وابن خلکان)

اسکو تو خدا نے نبوت کے ذریعہ خلافت بھی دی، مرزا صاحب کو کچھ بھی نہ ملا۔

۲.....عبداللہ علوی نے افریقہ میں مہدی کا دعویٰ کیا اور وہاں کا بادشاہ ہوگیا۔ اور چوبیس (۲۴) برس سے زیادہ اس نے نبوت اور بادشاہت کی۔

۳.....ابن تومرت اور ان کے خلیفہ نے بھی دعویٰ مہدویت کیا اور تنتالیس (۴۳) برس تک اس دعویٰ کے ساتھ بادشاہت کی۔

اب مرزائی صاحبان بتائیں کہ ان اشخاص کو اس قدر کامیابی ہوئی کہ مرزا صاحب کو ان کے پاسنگ خدا نے نہ دی تو کیا وہ سچے تھے جن کو تئیس (۲۳) برس سے زیادہ عرصہ خدا نے کامیابی کے ساتھ زندہ رکھا حالانکہ ان کو جنگ وجدال بھی پیش آئے جہاں قتل ہونا کچھ مشکل بھی نہ تھا مگر خدا نے ان کی حفاظت کی اور مرزا صاحب ڈر کر گھر سے نہ نکلے۔ اس واسطے کہ قتل نہ کیا جاؤں، صداقت کا نشان نہیں ہے کیونکہ یہ تو با امن سلطنت کے زیر سایہ تھے۔ بلکہ مرزا صاحب کا ڈرنا اور خوف سے باہر نہ نکلنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اپنے آپ کو صادق نہ جانتے تھے۔

تیسرا الہام: مرزا صاحب **وما ارسلنک الا رحمة للعالمین** "نہیں بھیجا تم کو مگر عالموں کی رحمت کے واسطے"۔ (دیکھو اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۳) یعنی اب مرزا صاحب رحمۃ للعالمین ہیں یہ صفت محمد ﷺ کی بھی خدا نے مرزا صاحب کو دے دی۔

چوتھا الہام: **قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا** ترجمہ: اے لوگو! تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری تمام کی طرف۔ (دیکھو اخبار الاخیار مصنفہ مرزا صاحب ص ۳۰۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں نبی ہوں میرا انکار کرنے والا مستوجب سزا ہے۔ (دیکھو توضیح المرام ص ۱۸)

پانچواں الہام: انا اعطینک الکوثر فصل لربک وانحر (دیکھو اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۰)

چھٹا الہام: سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا. **ترجمہ:** پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو یعنی تجھ کو ایک رات میں۔ (دیکھو حقیقۃ الوحی ص ۷۸)

ساتواں الہام: یٰس انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم، تنزیل العزیز الرحیم. **ترجمہ:** اے مرزا تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر اس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷)

آٹھواں الہام: اردت ان استخلف فخلقت ادم **ترجمہ:** میں نے ارادہ کیا کہ اس زمانہ میں اپنا خلیفہ مقرر کروں جو میں نے اس آدم یعنی مرزا صاحب کو پیدا کیا۔

(حقیقۃ الوحی ص ۷۷)

ناظرین! مرزا صاحب خلافت کے مدعی بھی تھے مگر انگریزی حکومت کے ڈر نے اس خلافت سے محروم رکھا۔ اب مرزائی صاحبان بتائیں کہ خلافت نعمت خدا تھی تو مرزا صاحب کو خدا نے کیوں محروم رکھا۔ خدا نے یزید کو خلافت دیدی اور مرزا صاحب کو نہ دی جب تمام نقل محمد ﷺ کی اتاری اور تمام آیاتِ قرآنی جو اُن کی شان میں تھیں وہ اپنی میں بتا کر نبی تو بن گئے مگر خلافت کے بارے میں خدا کا وعدہ کیوں ظہور میں نہیں آیا۔ یا تو یہ الہام کہ میں نے ارادہ کیا ہے تم کو خلیفہ بناؤں اس زمانہ میں غلط ہے۔ یا خدا تعالیٰ میں خلیفہ بنانے کی طاقت نہیں۔ عقلمند کے واسطے سچے جھوٹے میں فرق کرنے کے واسطے یہی معیار کافی ہے کہ زبانی و تحریری تو مرزا صاحب پورے پورے محمد ﷺ بن گئے۔ اگر اُن کا حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح آسمان پر ہوا تو مرزا صاحب کا نکاح بھی محمدی بیگم سے آسمان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر پڑھا گیا۔ معراج بھی ہوگئی' خلیفہ بھی بن گئے، مرسلین میں سے بھی بن گئے، سراج المنیر بھی بن گئے۔ **داعی الی اللہ** بھی ہوئے وغیرہ وغیرہ۔ قرآن کے مقابلہ میں برہان احمدیہ بھی بنالی، بے مثل کلام بھی قرآن جیسی بنالی اگرچہ علماء نے غلطیاں نکالیں اپنی بیویوں کو امہات المؤمنین کا لقب بھی دیا، یاروں کو اصحاب کبار کا درجہ دیا، قادیان کو مکہ بنایا وغیرہ وغیرہ۔ مگر سب کارروائی خیالی وتحریری' بری حد ہوئی تو روحانی کہہ کر اپنا پیچھا چھڑایا مگر سچے نبی کا اگر نکاح آسمان پر ہوا تو زمین پر بھی ضرور ہوا۔ سچے نبی کو خلافت کا وعدہ دیا گیا تو خدا نے اسکو خلافت بھی دی۔ مگر مرزا صاحب کو سوا تاویلات باطلہ کے کچھ بھی خدا نے نہ دیا۔ بلکہ ہندوستان کی خلافت تو عیسیٰ پرستوں کو ملی۔ قادیانی خدا بھی خوب سمجھدار ہے کہ مرزا صاحب اور عیسائیوں میں فرق نہ جانا۔ وعدہ خلافت کا مرزا صاحب سے کیا مگر خلافت بادشاہت عیسیٰ پرستوں کو دے دی' جو کہ بقول مرزا صاحب دجال ہیں اور جنہوں نے مسیح موعود کے ہاتھ سے قتل ہونا تھا..... سچ ہے! مصرعہ

ع چندانکہ کہگل مے کنی گوایہ بے بنیاد را

خدا نے صادق محمد رسول اللہ ﷺ میں اور اس کے نقال میں کیسا بین فرق اپنی قدرت سے ظاہر کر دیا کہ کاذب کو چون وچرا کی گنجائش نہ رہے۔ شیر قالین اور ہے، اور شیر جنگل اور ہے۔ مگر تعجب ہے کہ اس نامعقول منطق کے کیا معنی ہیں کہ مرزائی صاحبان کہتے ہیں مرزا صاحب بسبب پیروی محمد ﷺ نبی ہوئے مگر مرزا صاحب کے الہام وکشوف تو اسکو خدا اور رسول ہونا مستقل طور پر براہ راست ثابت کر رہے ہیں۔ جب خدا اور مرزا صاحب کا بھید ایک ہے بلکہ خود خدا ہی مرزا صاحب کا بھید ہے تو پھر محمد ﷺ کو کون پوچھتا ہے۔ یہ صرف مسلمانوں کے ڈر سے ابلہ فریبی کی جاتی ہے کہ ساتھ ساتھ محمد محمد بھی کہتے جاؤ تاکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلمان جو محمد ﷺ کے دین کے حامی مرزا صاحب کو سمجھ کر پھنسے ہیں، نکل نہ جائیں۔

قولہ: موانعات نبوت۔ نبوت وسلطنت چونکہ انعام الٰہی ہیں اور پہلی امتوں میں یہ نعمت چلی آئی ہے تو خیر الامم میں وہ نعمت ضرور ہونی چاہیے۔ محرومی کی وجوہات ذیل میں۔

۱.....خیر الامت ایسی صلاحیت نہیں رکھتی کہ انعام نبوت کی موردو مستحق ہو جائے۔

۲.....نبوت ورسالت دراصل کوئی انعام یا نعمت نہیں۔

۳.....خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ آئندہ تا قیامت خواہ کوئی نبی کتنا ہی متقی اور صالح ہو نبوت عطا نہیں کرینگے۔

۴.....خزانہ الٰہی میں یہ نعمت ہی نہیں رہی۔

جواب: یہ من گھڑت وجوہات چونکہ بغیر کسی سند شرعی کے ہیں اور انکے مقابل نصوص شرعی قرآن وحدیث ہے جیسا کہ گذرا۔ پس اس خود ایجاد کردہ توھم کا یہی جواب ہوسکتا ہے کہ آپ اپنے ایمان کی فکر کریں۔ اور ہر ایک کا جواب بھی سن لیں۔

۱.....امتی ہونا اور صلاحیت نبوت یہ بالکل نامعقول بات ہے۔ یہ ایسا ہے جیسا غلام ہونا اور آقا کی صلاحیت رکھنا۔ اگر آقا کی صلاحیت رکھتا تو غلام کیوں ہوا۔ ایسا ہی اگر نبوت کی صلاحیت رکھتا تھا تو امتی کیوں ہوا۔ اجتماع ضدین تمام عقلاء کے نزدیک باطل ہے۔

۲.....نبوت ورسالت بیشک نعمت ہے جو محمد ﷺ پر بہ نص قرآنی ختم ہوئی اور نعمت شریعت و ولایت انعام الٰہی مسلمانوں میں چلی آتی ہیں۔ قیامت تک اہل اللہ وولی اللہ غوث وقطب چلے جائیں گے مگر نبی نہ کہلائیں گے۔ جو نبی کہلائے گا کاذب اور احاطہ اسلام سے خارج ہے۔

۳.....بیشک اہل اسلام میں مدارج ہیں جو صالحین اور متقیوں کے واسطے ہیں۔ سنو شریعت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں محدثین، مجتہدین، زاہدین، متصوفین، اہل طریقت ہیں، قطب الاقطاب، ملہم، قطب غوث، ولی، اولیاء، ابدال، سالک، قلندر، مجذوب وغیرہ وغیرہ۔ مگر نبوت خاصہ انبیاء ہے جو کہ محمد ﷺ کے بعد بند ہے۔

۴.....اس کا جواب صرف یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں۔ ہر قسم کی نعمت ہے مگر وہ حسب موقعہ وارادہ خود دیتا ہے یہ نہیں کہ وہ نعمت سنبھال نہیں سکتا۔ اور ہر ایک کو دیتا ہے چونکہ اس کے وعدہ میں تخالف نہیں۔ اس لئے وہ رحمت للعالمین کو جب خاتم النبیین فرما چکا تو اب اگر کسی کو نبی کرے تو وعدہ خلاف ہوتا ہے۔

قولہ: پہلی صورت پر بحث۔ اگر پہلی صورت سمجھی جائے تو قرآن کی آیت: ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ یعنی ''اے مسلمانوں تم بہتر ہو تمام امتوں سے جو لوگوں کیلئے بعد آئے ہو نیک کاموں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور ایک اللہ پر ایمان رکھتے ہو''۔ دوسری آیت: ﴿كَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ یعنی ''اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا کہ تم تمام لوگوں پر شہادت دینے والے ہو اور رسول تم پر شہید ہو''۔ تیسری آیت: ﴿وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ یعنی ''میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں جس سے تم خدا کی راہ پر پہنچو''۔ چوتھی آیت: ﴿أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي﴾ ''میں نے اپنی نعمت تم پر تمام کردی''.....الخ

جواب: ناظرین! ان چار آیتوں سے میر صاحب امکان نبوت ثابت کرتے ہیں جن سے الٹا ختم نبوت ثابت ہوتا ہے اور بار بار خیر الامت ہانکے جاتے ہیں اور طول طویل بیان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

خارج از بحث بالکل خارج از مبحث کر کے صرف وہ اپنا حربہ جو جہلا کو دھوکہ دیتا ہے چلاتے جاتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے خیرامت کے معنی آپ نہیں سمجھتے اگر خیرامت کے معنی صحیح مفہوم میں سمجھتے تو کبھی اتنا لمبا چوڑا اپنا ذہنی ذخیرہ بے محل نہ خرچ کرتے۔

حضرت خیرامت کی یہی تو تعریف ہے کہ سابق نبیوں کی امتیں ایمان پر قائم رہتی تھیں اور جب تک بار بار نبی نہ بھیجے جاتے وہ ایمان پر قائم نہ رہ کر مشرک ہو جاتی تھیں۔ بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہوتے ہوئے اور حضرت ہارون علیہ السلام کی موجودگی میں ہی مشرک ہو کر گوسالہ پرستی شروع کر دی تھی۔ مگر امت محمدی ﷺ کی یہ خوبی ہے کہ باوجودیکہ تیرہ سو (۱۳۰۰) برس گذر چکے وہ دین پر قائم ہے اور قیامت تک رہے گی۔ کوئی ایسا فرقہ نہ پاؤ گے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت سے منکر ہو۔ پس خدا تعالیٰ کے علم میں جو کل عالم کی جزئیات تک احاطہ رکھنے والا ہے آچکا ہے کہ یہ خیرامت ہے۔ ان کو محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہ ہوگی۔ وہ اپنے دین کے پورے پورے فدائی رہیں گے۔ یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ پولیس کا انتظام اسی جگہ ضروری ہوتا ہے جس جگہ بدمعاش اور چور ہوں اور جس جگہ باامن نیک چال چلن رعایا ہوں وہاں چوکی پہرہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پس خیرامت کے واسطے سوا قرآن وحدیث کے کسی جدید نبی کی ضرورت نہیں۔ جب ضرورت ہی نہیں تو پھر جدید نبی کیسا۔ یا نعوذ باللہ خدا غلط کہہ رہا ہے کہ تم خیرامت ہو کیونکہ پہلی امتوں کو اس واسطے خیرامت نہ کہا کہ ان میں جدید نبیوں کی ضرورت پڑتی رہتی تھی مگر امت محمدی ﷺ کو یہ فضیلت ہے کہ وہ صرف ایک ہی نبی رحمت للعالمین کی شریعت اور قرآن کو تا قیامت اپنے لئے کافی سمجھتے ہیں اور کسی کاذب نبی کے دعویٰ کو نہیں مانتے۔

قولہٗ: دوسری صورت پر بحث۔ ﴿اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ مِنْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذُرِّیَّۃِ اٰدَمَ﴾ یعنی موسیٰ اور ابراہیم واسحاق ویعقوب واسماعیل وادریس علیہم السلام وہ لوگ ہیں جن پر انعام کیا اللہ نے نبیوں میں اور آدم کی اولاد میں..... (الخ)

جواب: اس آیت سے بھی امکان نبوت کو کچھ تعلق نہیں۔ نبوت بیشک نعمت ہے جو کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوئی۔ بیہودہ الفاظ اور رمز وکنایہ کے دل آزار الفاظ کا جواب نہیں دیا جائے گا' وہ اللہ پر چھوڑا جائے گا کہ خدا تعالیٰ شاید آپ کو ہدایت بخشے۔

قولہ: تیسری صورت یہ ہے کہ آیا خداوند تبارک وتعالیٰ نے کہیں فرمایا ہے کہ تا قیامت ہم کسی مخلص مومن محبوب الٰہی مطیع قرآن متبع نبی ذیشان کو انعام نبوت عطا نہیں کریں گے۔

جواب: حضرت قرآن میں تو ہے مگر آپ کو اگر معلوم نہیں تو ہم بتاتے ہیں۔

۱.....خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ والی آیت

۲.....اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُم والی آیت

۳.....اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی والی آیت

۴.....اِنَّالَہٗ لَحَافِظُوْن والی آیت

مگر ضد سے آپ نہ مانیں تو اس کا کچھ علاج نہیں۔ باقی آپ کا قیاس کہ قرآن کا متبع مخلص مومن کیوں نبی نہ ہو آپ کی خوش فہمی ہے۔ جو شخص مخلص مومن اور قرآن کا متبع ہوگا وہ تو مدعی نبوت نہ ہوگا کیونکہ دعویٰ نبوت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد فوراً اتباع رسول اللہ ﷺ اور تعلیم قرآنی سے محروم کر دیتا ہے جیسا کہ مسیلمہ کذاب واسود عنسی وغیرہ کذابوں ہوئے تھے جن کا ذکر اسی کتاب میں پہلے گذر چکا ہے۔ ہم پھر کہتے ہیں کہ جب آپ رسالت ونبوت کو نعمت الٰہی سمجھتے ہیں اور مرزا صاحب کو اس کا اہل جانتے ہیں تو پھر تشریعی نبوت سے انکو کیوں محروم کرتے ہو، کیا وہ اس کے لائق نہیں یا خدا کے خزانہ میں اور شریعت نہیں۔ اور خدا کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

خزانہ میں سلطنت نہیں۔ جب ہے اور ضرور ہے اور مشاہدہ ہے کہ وہ کافروں کو دے رہا ہے تو پھر خدا نے مرزا صاحب کو سلطنت کی نعمت، تشریعی نبوت کی نعمت، خلافت کی نعمت بلکہ ایک چھوٹی سی چھوٹی ریاست سے بھی کیوں محروم رکھا۔ پس ثابت ہوا کہ یا مرزا صاحب اہل نہیں تھے، یا خدا کے خزانہ میں کمی تھی، یا قرآن کی خاتم النّبیین کا اعتقاد رست ہے اور آپ غلطی پر ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد مرزا صاحب کو نبی بنا رہے ہیں۔

ناظرین! آپ کو ثبوت امکان نبوت جو میر صاحب نے دیا، معلوم ہو گیا ہے کہ ایک آیت یا حدیث بھی پیش نہ کر سکے جس میں لکھا ہو کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا ہے۔ یا کسی حدیث میں ہو کہ میرے بعد کوئی نبی سوا عیسیٰ علیہ السلام کے آئے گا۔ اب ان کے اعتراضات اور انکی تردید شروع ہوتی ہے۔ جو وہ خاتم النّبیین کے ماننے والے چالیس (۴۰) کروڑ مسلمانوں پر کرتے ہیں اور اپنے عقلی ڈھکوسلے لگاتے ہیں۔ ان کا مقصود صرف جہلاء کو دھوکہ دینا ہوتا ہے۔ اس لئے بے محل آیتیں لکھتے جاتے ہیں۔

قولہٗ:

۱.....آنحضرت ﷺ کا وجود باجود مانع نبوت ہے۔

۲.....تکمیل دین واتمام نعمت بھی قاطع نبوت ہے۔

۳.....احادیث سے انقطاع نبوت فی خیر امت۔

اور اخیر میں اس طرح بزرگان اسلام کی تعظیم وخدمت کرتے ہیں۔ سنو! یہ ہے ناظرین ان دشمنان دین کا عقیدہ اور ان کے دلائل جس کے ذریعہ دوست بن کر اسلام کی اس خصوصیت اور افضلیت اور عزت کو مٹانا چاہتے ہیں جو خاتم النّبیین کے اندر موجود ہے اور مشرکین عرب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کو روحانی طور پر بھی **ابتر** اور **لاولد** قرار دیتے ہیں.....(الخ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب: میر صاحب آپ کی بدزبانی کا جواب کچھ نہیں دیا جائے گا مگر اتنا ضرور پوچھیں گے کہ مرزا صاحب نے جو لکھا ہے کہ ؎

ہر نبوت را برو شد اختتام

آپ کے نزدیک وہ بھی انہیں دشمنان دین میں سے ہیں اور مشرکین عرب میں سے، یا مرشد کے ادب کے واسطے کوئی حیلہ نکالو گے..... افسوس۔ سچ ہے" نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہے"۔

۲..... حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے **لانبی بعدی** فرمایا یعنی میرے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آئے گا۔ اور میرے علماء امت بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہونگے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ نبوت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد بند ہے تو کیا آپ کے منہ میں خاک! محمد رسول اللہ ﷺ بھی مشرکین عرب و دشمنان اسلام ہوئے۔ ذرا حیا کرنا چاہیے۔

۳..... اگر انسان کی بصیرت میں فرق ہو اور قوت ایمان و تعظیمی دور ہو جائے اور فراست کی آنکھ پر عیب بینی کا شیشہ لگ جائے تو اس کو عمدہ صفت بھی عیب نظر آتی ہے۔ شیخ سعدی نے خوف فرمایا ہے ؎

کسے بدیدہ انکار گر نگاہ کند　　نشان صورت یوسف دہد بنا خوبی

چونکہ بدقسمتی سے میر صاحب کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ نبوت کا خاتمہ پاک وجود محمد ﷺ پر نہیں ہوا اور اب اس کے بعد کوئی جدید نبی کلی و جزوی کا نہ ہونا غلط ہے اس واسطے آپ ایڑی چوٹی کا زور اس بات پر لگا رہے ہیں کہ خاتم النبیین ہونا عیب ہے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی کسر شان اور امت مرحومہ کی ہتک ہے۔ مگر آپ کو یہ سمجھ نہیں آتا کہ اگر محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد امکان نبوت مان لیں تو پھر جس قدر تمیں (۳۰) یا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

چالیس (۴۰) کاذب مدعیان نبوت گذرے ہیں سب سچے ماننے پڑیں گے کیونکہ وہ مرزا صاحب سے بدرجہا افضل اور صاحب علم واکثر اہل زبان وصاحب سیف والقلم وشجاعت ودلیری میں یکتا بلکہ یک گونہ جنگ اعداء میں رسول مقبول کے تابع اور مرزا صاحب کی طرح مدعی امت محمدی اور مرزا صاحب سے لاکھوں لاکھ ہائے مرید بھی زیادہ۔ اور جنگوں میں بھی کامیاب تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ان کو جھوٹا کہیں اور مرزا صاحب کو سچا۔ جو جو دلائل آپ دے رہے ہیں وہی ان کے حق میں ہونگے۔

دوم: اگر کسی نبی کا آنا مانا جائے تو خاتم النبیین کی مہر ٹوٹتی اور قرآن کا وعدہ غلط ہوتا ہے جسکو مرزا بھی ازالہ اوہام ص ۵۸۶ پر مان چکے ہیں۔ اصل عبارت مرزا صاحب کی نقل کرتا ہوں: ''خدا وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا''۔ اب بتاؤ خدا کا خزانہ رسولوں کا ختم ہوگیا ہے یا نہیں۔ اور جو بد الفاظ آپ نے خاتم النبیین ماننے والوں پر وارد کئے ہیں مرزا صاحب بھی ان کے شریک ہوئے ہیں یا نہیں۔

قولہ: امت مرحومہ کی فضیلت بنی اسرائیل پر۔

جواب: اس کا جواب ہو چکا ہے۔ بار بار ایک ہی بات کو پیش کرنا اور تبدیل کر کے کتاب کو لمبا کرنا معقول نہیں ہے دین کے کام میں عقلی ڈھکوسلے نہیں چلتے۔ بھلا یہ کیا دلیل ہے کہ بنی اسرائیل میں تو سچے نبی ہوتے تھے اور امت محمدیہ ﷺ میں جھوٹے ہوتے ہیں۔ جس کا جواب یہ ہے الجنس مع الجنس وہ کذابوں بھی سچے اور آپ بھی سچے۔ بیج ہر قسم کا چلا آتا ہے اور مخبر صادق کا فرمانا کبھی خطا نہیں جاتا ہے کہ **سیکون فی امتی کذابون ثلاثون** یعنی میری امت میں تیس (۳۰) جھوٹے ہونگے۔ پس مرزا صاحب نے اس پیش گوئی کو سچا کر دیا۔ مگر سوال یہ ہے کہ آپ کا عقلی ڈھکوسلہ بھی کوئی نص ہے۔ اگر نص ہے تو پہلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

انتیس (۲۹) مدعیان بھی سچے ہیں۔ جب امکان آپ کے نزدیک ثابت ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ وہ کذاب ہوں اور مرزا صاحب صادق ہوں۔ مرزا صاحب کی تعلیم تو آپ کی اس عبارت سے معلوم ہوگئی کہ ذات پاک محمد رسول اللہ ﷺ کو محمد شاہ رنگیلے سے تشبیہ دی تو آپ کا کیا اعتبار ہے کہ کل کو مرزا صاحب کو ہری سنگ نلوا سے تشبیہ نہ دو گے۔ جب دادا کی یہ عزت کرتے ہو تو باپ کی خاک کرو گے۔ جب انسان کا ایمان اٹھ جائے تو پھر اسکو کوئی حیا نہیں رہتی۔ کجا دونوں جہان کے بادشاہ اور کجا محمد شاہ رنگیلے۔ وہ خاتم سلطنت بسبب نالائقی اور عیاشی کے ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ خاتم نبوت بسبب افضل الانبیاء ہونے کے۔ مگر بے ادب کو دونوں یکساں نظر آتے ہیں۔

قولہ: قرآن ایک پھلدار درخت ہے۔

جواب: بیشک درخت پھلدار ہے اور تیئس (۲۳) کروڑ مسلمان اس کے پھل سے فیضیاب ہیں۔ مگر ایک چھوٹی جماعت اپنا الگ درخت بنانا چاہتی ہے جو زقوم جیسے تھوہر کا درخت ہے جو حسب عادت اللہ زمانہ کی خزاں اسکو پہلے کذابوں کے درختوں کی طرح خاک سیاہ کر دے گی۔ کہاں ہیں پہلے کذابوں۔

قولہ: آنحضرت ﷺ سراجاً منیراً ہیں۔

جواب: یہ ڈھکوسلہ بحث سے خارج ہے۔ سراج منیر ہے تو پھر آپ کو کیا اور آپ کے دعویٰ کو امکان نبوت سے کیا تعلق۔ آپ لوگ تو اس سراج منیر کے نیچے نہیں رہنا چاہتے۔ الگ سراج منیر مان لیا۔ پس اگر دنیا میں دو سراج منیر ہیں تو آپ سچے اور اگر ایک ہے تو ہم سچے اور اگر صرف ایک ہی آفتاب ہے اور دوسرا آفتاب ممکن نہیں تو پھر دوسرا نبی بھی ممکن نہیں۔ قرآن مجید میں بیشک بغیر صفت محمد رسول اللہ ﷺ کے کسی کی شان میں نہیں آیا تب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہی تو لانبی بعدی ثابت ہوا کہ نہ خدا نے جزوی وظلی وناقص آفتاب دنیا پر بھیجا اور نہ ظلی وناقص نبی بھیجا اور یہی مقصود تھا۔ مولوی رومی صاحب لکھتے ہیں۔ مصرعہ

ع آفتاب آمد دلیل آفتاب

قولہ: خدا کے دو آفتاب ہیں۔ سراج کے معنی جب کہ قرآن مجید ولغت سے آفتاب کے معلوم ہو گئے تو اب یقین کر لینا چاہیے کہ خدا کے دو آفتاب ہیں۔

جواب: یہ بھی ڈھکوسلہ بحث سے خارج ہے۔ آفتاب تو دو نہیں صرف ایک ہے جو آسمان پر ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو مشبہ کی حیثیت میں آفتاب کہا ہے جو کہ خاتم النبیین کی دلیل ہے کہ جس طرح آفتاب کا مثل نہیں ہے اسی طرح آپ کے بعد بھی کوئی نبی نہیں جس طرح آفتاب سے کوئی وجود نور پا کر اور منور ہو کر آفتاب ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا اسی طرح محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیم اور روحانی فیض سے فیضیاب ہو کر کوئی نبوت کا مدعی نہیں ہو سکتا۔ آپ خود قائل ہیں کہ جو آفتاب سے نور پاتا ہے قمر ہے۔ پس آفتاب محمدی ﷺ سے نور پانے والا قطب، ولی وغوث وابدال وغیرہ وغیرہ ہے وہ نبی نہیں کہلا سکتا۔ جسطرح قمر کو آفتاب کہنا جہالت ہے اسی طرح ولی کو نبی کہنا جہالت ہے۔

قولہ: سراج کیلئے ایک قمر بھی ہے۔

جواب: اس ڈھکوسلہ سے آپ کو کیا فائدہ اور اس کو امکان نبوت سے کیا تعلق بلکہ ستارے اور شہاب بھی ہیں اور کئی لاکھ اجرام فلکی ہیں۔ آپ تو خاتم النبیین کا ثبوت دے رہے ہیں ذرا ہوش میں آؤ اور اپنا دعویٰ یاد رکھو کہ قرآن سے امکان نبوت ثابت کرنا ہے۔

قولہ: سراج الانبیاء کا بھی ایک قمر الانبیاء ہے جو سراج الانبیاء کو بغیر قمر کے مانتا ہے وہ جاہل شپرہ چشم مادرزاد نابینا ہے..... (الخ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب: اس من گھڑت مسئلہ کی سند شرعی کوئی نہیں۔ سراج الانبیاء قمر الانبیاء کسی آیت وحدیث میں نہیں۔ جب تک کوئی سند آپ نہ دیں آپ کی ایجاد باطل ہے۔

دوم: جب سراج لانبیاء کے واسطے قمر کا ہونا ضروری ہے تو تیرہ سو (۱۳۰۰) برس تک سراج الانبیاء بغیر قمر کے چلا آیا ہے۔ اس لئے آپ کی من گھڑت دلیل باطل ہے کہ سراج الانبیاء کے واسطے قمر الانبیاء لازمی ہے۔

سوم: اگر نور ہدایت وفیضان معرفت جو رسول اللہ ﷺ سے اخذ کرنے والے کو قمر کہا جائے تو اس صورت میں ہزارہا قمر امت محمدی ﷺ میں گذرے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ مرزا صاحب کی خصوصیت کیا ہے کہ یہ رسول کہلائے جس طرح سراج سے نور اخذ کر کے قمر آفتاب نہیں کہلا سکتا اسی طرح سراج الانبیاء (رسول) سے نور اخذ کرنے والا قمر الانبیاء سراج (رسول) نہیں کہلا سکتا۔

چہارم: اگر قمر الانبیاء مرزا صاحب تھے تو تمام انبیاء علیہم السلام کیا ہوئے۔ اور اس میں ان تمام انبیاء کی ہتک ہے کہ ایک امتی قمر ہوا اور وہ ستارے، جس سے مرزا صاحب کا شرف تمام انبیاء پر ثابت ہوتا ہے، اور یہ کفر ہے، کیونکہ محمد ﷺ بھی انبیاء کے ساتھ ہیں۔

قولہٗ: نبوت رحمت ہے۔

جواب: اس کی بحث گذر چکی ہے۔ کیا تشریعی نبوت رحمت نہیں جس سے مرزا صاحب کو محروم کر کے پینتالیس (۴۵) جز چھوڑ کر صرف ایک جز دیتے ہو کیا شریعت نعمت ورحمت نہیں۔ مگر امکان نبوت سے اس کا کیا تعلق ہے۔

قولہٗ: رحمت محسنوں کے قریب ہے۔

جواب: اس سے آپ کے دعویٰ کا کیا فائدہ ہے۔ صرف آپ کو طوالت منظور ہے، جو آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو ہی مبارک رہے۔ امکان نبوت کی دلیل لاؤ اگر سچے ہو۔ محسن کی بحث ہے یا نبی کی؟

قولہ: محسن کون ہے؟

جواب: بحث سے خارج ہے۔ نبوت کی بحث ہے، نہ کہ محسن کی۔

قولہ: محسن کو نبوت ملتی ہے۔

جواب: بالکل غلط ہے۔ آیت بالکل بے محل ہے اس میں تو اللہ تعالیٰ محسنین کو اجر دینے کا وعدہ فرماتا ہے، نہ کہ نبوت کا۔ تمام آیات سے تمسک غلط ہے کیونکہ حضرت اسحٰق علیہ السلام و یعقوب علیہ السلام وغیرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں سے ہے اور خاتم النبیین ان کے بعد تشریف لائے۔ اور آپ ﷺ کی ذات بابرکات پر نبوت ختم ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نبی کے امکان کی کوئی آیت پیش کرو۔ ورنہ بے محل الٹ پلٹ آیات لکھ کر لوگوں کو دھوکہ نہ دو۔

قولہ: محسن کو نبوت مل سکتی ہے۔ چوبیسویں پارہ کے شروع میں ہی خداوند کریم فرماتا ہے ﴿وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ﴾ یعنی جو شخص سچائی (نبوت و رسالت و کلام خدا) لایا۔ اور جس نے اس صداقت کو مان لیا وہی متقی ہیں اور ان کیلئے جو کچھ وہ چاہیں خدا کے پاس موجود ہے ان کے ملے گا۔ اسی طرح ہم محسنوں کو ان کی نیکیوں کا بدلہ دیا کرتے ہیں۔ دیکھا کیا صاف وعدہ خداوند کریم کا ہے..... (الخ)

جواب اول: تو حسب عادت تحریف معنوی کی ہے اور ترجمہ بھی اپنی مرضی کے مطابق کیا ہے۔ صحیح ترجمہ یہ ہے۔ ''اور وہ شخص جو آیا ساتھ سچ کے اور جس کو مان لیا اس کو یہ لوگ وہ ہیں پرہیزگار واسطے ان کے ہے جو چاہیں نزدیک پروردگار اپنے کے یہ ہے بدلہ احسان کرنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

والوں کا''۔

ناظرین! اس سے اوپر کی آیت میں اللہ کی وعید ہے۔ منکروں کے واسطے جہنم اور اس کے مقابل خدا تعالیٰ مؤمنین کو بشارت دیتا ہے کہ جو شخص ایمان لائے گا' وہ پرہیز گار ہے اور ان کے واسطے بدلہ ہے جو چاہیں۔ اب ظاہر ہے کہ جب کافروں اور منکروں کو دوزخ ملے گی' تو مومنوں اور پرہیز گاروں کو بہشت اور اس کی نعمتیں جوان کا جی چاہے ملیں گی۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ نبوت ملے گی۔ کیونکہ مسلمان ایماندار جو محمد ﷺ پر ایمان رکھتا ہے اور امتی ہے کبھی نبی ہونے کی خواہش نہ کرے گا اور جو کرے گا وہ ایماندار نہیں۔ کیونکہ جس کے دل میں خود نبی ہونے کی خواہش شیطان کے اغوا سے ہوگی۔ اسکا خاصہ ہے کہ محمد ﷺ کی نبوت سے انکاری ہو اگرچہ نفاق کے طور پر منہ سے اپنے آپ کو امتی کہے مگر نبی امتی نہیں ہوتا۔ اس آیت کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ لایا سچ تو نبی اور مانا سچ یہ مومن۔ یعنی مومن وہ پرہیز گار شخص ہے جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو نبی برحق مانا اور جو وہ لائے یعنی شریعت وقرآن اس پر چلا اور قائم رہا وہ مومن و پرہیز گار ہے۔ اور اسکے واسطے بدلہ ہے۔ مدعیان نبوت کذابوں کے واسطے تو یہ وعدہ ہرگز نہیں۔

دوم: اگر مان لیں کہ یہ نبوت کی دلیل ہے تو پھر تیرہ سو (۱۳۰۰) برس کے عرصہ میں جس قدر مسلمان صحابہ کرام وتابعین اور تمام امت مرحومہ سب کے سب نہ مؤمن تھے اور نہ محسن تھے کیونکہ انکو نبوت نہ ملی اور نہ کوئی نبی کہلایا۔ پس یہ غلط ہے کہ محسن کو نبوت ملتی ہے۔ قیامت کے دن نبوت کی خواہش باطل ہے کیونکہ جب دنیا ہی نہیں تو نبوت کیسی۔

قولہ: رحمت سے ناامید مت ہو۔

جواب: رحمت سے ناامید وہ ہے جو رحمت للعالمین کی رحمت کے سایہ سے محروم ہو کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

نیا نبی تلاش کرتا ہے اور خام ایمان رکھ کر سچے اور کامل نبی کے پاک دامن کو چھوڑ کر جھوٹے اور ناقص نبی کے پیچھے لگتا ہے اور قرآن اور حدیث کو اپنے لئے کافی نہیں سمجھتا اور شاعرانہ لفاظی اور خودستائی تصنیف کردہ مدعی نبوت کی مان کر شریعت حقہ کو ہاتھ سے دیتا ہے۔ مسلمان محمدی تو تیرہ سو (۱۳۰۰) برس سے کروڑ ہا کی تعداد میں محمد رسول اللہ ﷺ کی طفیل رحمت الٰہی کے امیدوار چلے آتے ہیں اور وہ رحمت نجات اخروی ہے، نہ کہ خواہش نبوت۔

ناظرین! میر صاحب ص ۵۶ پر زیر عنوان ''تردید موانعات نبوت فی خیر الامت'' لکھتے ہیں: ''علماء حال کے باطل خیال کا ابطال گویا صرف علماء حال ختم نبوت کے قائل ہیں اور متقدمین علماء امکان نبوت کے قائل ہیں''۔

ناظرین! یہ ایسا سفید جھوٹ ہے جیسا کہ مرزا صاحب نے تراشا ہے کہ وفات مسیح پر پہلا اجماع امت ہے۔

دوش از مسجد سوئے میخانہ آمد پیر ما　　چیست یاران طریقت اندریں تدبیر ما

ہم بڑے دعویٰ سے کہتے ہیں کہ متقدمین کے ایک عالم بھی ایسا نہیں ہے اور نہ کوئی محدث اور کوئی مجتہد کہ وہ اس بات کو مانتا ہو کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی ہے تو نکالو ورنہ جھوٹ تراشنے اور دھوکہ دینے سے خوف خدا کرو۔

ناظرین! وہ دس آیتیں جن سے میر صاحب نے امکان نبوت ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، حسب ذیل ہیں۔ آپ خود انصاف کریں کہ ایک سے بھی حضرت کے بعد کسی نبی کا ہونا مفہوم نہیں۔

۱..... ﴿یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ﴾ (الآیۃ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲.....﴿یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ﴾

۳.....﴿قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَتْلُوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِ رَبِّکُمْ﴾

۴.....﴿سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ یَاْتِکُمْ نَذِیْرٌ ط قَالُوْا بَلٰی قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ﴾ (الآیۃ)

۵.....﴿وَنُوْحًا هَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ وَاَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰی وَهٰرُوْنَ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ﴾ (الآیۃ)

۶.....﴿وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ اٰتَیْنٰهُ حُکْمًا وَّعِلْمًا وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ﴾

۷.....﴿وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰی اٰتَیْنٰهُ حُکْمًا وَّعِلْمًا وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ﴾

۸.....﴿سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ﴾

۹.....﴿سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ﴾

۱۰.....﴿سَلٰمٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ﴾

اس جگہ صرف سوال یہ ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنا بہت زور لگایا اور اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ اور وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ کی دو آیتوں کے سوا ان کو استدلال کے واسطے یہ آیتیں نظر نہ آئیں اور آپ کو آئیں۔ اس کے دو وجوہ ہو سکتے ہیں:

۱.....آپ کا علم اور قوت اجتہاد مرزا صاحب سے زیادہ ہو مگر چونکہ بدیہی ہے کہ آپ مرزا صاحب کے علم سے زیادہ تو کجا بلکہ بہت کم ہیں۔ جب یہ صورت ہے تو پھر آپ کا استدلال خود غلط ہے۔

۲.....کشفی والہامی طاقت ہے۔ یہ بھی مرزا صاحب کی آپ سے زیادہ مسلم ہے۔ پس آپ کس دلیل سے ان آیات سے محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی کا مبعوث ہونا نکالتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب آپ کے پیشوا اور پیغمبر نے نہیں نکالا۔ پس یہ ماننا پڑے گا کہ یا میر قاسم علی کی قوت استدلالی وقرآن دانی مرزا صاحب سے بڑھی ہوئی ہے اور یا میر قاسم علی کا ان آیات سے استدلال غلط ہے۔

قولہ: ازواج مطہرات امہات المؤمنین ہیں۔

جواب: بیشک امہات المؤمنین ہیں تو پھر آپ کے دعویٰ کو اس سے کیا تعلق ہے؟ بے فائدہ خارج از بحث اپنے اوراق سیاہ کئے ہیں کام کی ایک بات بھی نہیں۔ جب قرآن نے فرمایا دیا کہ محمد ﷺ کسی کے باپ نہیں تو قرآن کے مقابلہ میں لایعنی اور فضول من گھڑت خرافات کون مان سکتا ہے کیا خدا کو علم نہ تھا کہ روحانی اولاد بھی ہوتی ہے، میں مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ نہ کہوں اور محمد ﷺ نے بھی خدا کو نہ کہا کہ میری تو اولاد ہے اور میرا بڑا بیٹا غلام احمد قادیانی ہوگا نبی ہوگا آپ کیوں بے فائدہ قرآن میں مجھ کو مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ فرمارہے ہیں۔ **نعوذ باللّٰہ من ھفوات الجاھلین.**

۲..... روحانی بیٹے مراد ہوتے تو صحابہ کرام سب کے سب محمد رسول اللہ ﷺ کے روحانی بیٹے تھے جن کے طفیل مرزا صاحب کو دین پہنچا۔ تیرہ سو (۱۳۰۰) برس تک تو ابتر رہے اور تیرہ سو (۱۳۰۰) برس کے بعد ایک روحانی بیٹا ہوا اور ۲۳ کروڑ کل دنیا کے مسلمان کس کے روحانی بیٹے ہیں۔ سچ ہے جو امام وقت کو نہ پہچانے اور جھوٹے مدعی کے پیچھے لگ جائے جہالت کی موت مرتا ہے۔

قولہ: آنحضرت ﷺ ابوالمؤمنین ہیں۔

جواب: قرآن تو فرماتا ہے کہ محمد ﷺ کسی کا باپ نہیں۔ قرآن کے مقابلہ میں آپ کی اور آپ کے پیر ومرشد کی کون سنتا ہے اور اس کی کیا وقعت ہوسکتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

قولہ: خاتم النبیین اور کج فہم مخالفین۔

جواب: میر صاحب کی حالت پر افسوس ہے کہ ان کی سخت کلامی سے محمد رسول اللہ ﷺ وصحابہ کرام تابعین تبع تابعین سب کے سب کج فہم ہوئے۔ اللہ ان کی حالت پر رحم کرے قرآن کی تفسیر جو حدیث نے کردی کہ **لا نبی بعدی** تو پھر سوائے گستاخ ومرتد کے مسلمان کا کام نہیں کہ اس کو کج فہمی کہے۔ میں میر صاحب کی خاطر ان کے پیغمبر کی عبارت نقل کرتا ہوں کہ ان کو معلوم ہوجائے کہ ان کی بدزبانی سے اُنکا پیغمبر بھی نہ بچ سکا اور وہ بھی کج فہم ہوئے۔ مرزا صاحب ''ازالہ اوہام'' کے ص ۷۶۱ پر لکھتے ہیں:

''چہارم: قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل علیہ السلام ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل علیہ السلام بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے۔ اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آئے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو''۔

اب میر صاحب بتائیں کہ قادیانی نبی بھی تو کج فہمی سے باب رسالت کو مسدود مان رہا ہے اور آپ کے تمام دلائل کو کہ رسالت ونبوت نعمت ہے اور محسن کو مل سکتی ہے سب خاک میں ملائیں۔ اب ہم کو جواب دینے کی کچھ ضرورت نہیں۔ آپ پہلے گھر میں سوچیں۔ افسوس میر صاحب کو مرزائی تعلیم کی بھی خبر نہیں یا ہے تو عمداً عوام کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں خود ہی اپنے آپ سے اعتراض بنا لیتے اور خود ہی خلاف عقل ونقل اپنے جی میں جو آیا لکھ مارتے ہیں۔ اللہ رحم کرے۔

قولہ: آنحضرت ﷺ ابوالمومنین ہیں یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ جس شخص کی بیویاں مومنین کی مائیں ہوئیں تو ان بیویوں کا شوہر بالاولیٰ مومنوں کا باپ ہوگا..... (الخ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب: نص قرآنی کے مقابلہ میں آپ کا ڈھکوسلہ غلط ہے اور قابل وقعت نہیں۔ یہ ایسی نامعقول دلیل ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ مرزا صاحب بہ سبب پیر و مرشد ہونے کے مردوں کے باپ ہیں اور عورتوں کے بھی باپ ضرور ہیں۔ پس مرزائی مرد اور عورتیں بھی آپس میں بہن بھائی ہیں اور انکا نکاح حرام ہے جیسا حقیقی بہن سے نکاح حرام ہے۔ ورنہ ضرور مانو گے کہ روحانی باپ ہونا جسمانی باپ ہونے سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔ قرآن کی آیت ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ﴾ سے تو جسمانی بیٹا اور جسمانی باپ مطلب ہے، نہ کہ روحانی۔ پس یہ طریق استدلال غلط ہے کہ اگر آنحضرت ﷺ کی بیویاں امہات المؤمنین ہیں تو محمد رسول اللہ ﷺ ضرور باپ ہیں اور اگر بیٹا مراد ہے تو کل مؤمنین وصحابہ کرام اور دنیا بھر کے مسلمان سب روحانی بیٹے محمد رسول اللہ ﷺ کے ہیں۔ مرزا صاحب کے ہاتھ کیا آیا۔ میر صاحب اگر آپ کی سمجھ میں یہ مسئلہ امہات المؤمنین نہیں آیا اور اسی جہل کے باعث آنحضرت ﷺ کو امت کا باپ قرار دیتے ہیں تو ہم بتاتے ہیں کہ امہات المؤمنین کو صرف محرمات ابدی میں لانے کے باعث ازواج مطہرات کو امہات المؤمنین فرمایا۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ جس طرح حقیقی ماں کے ساتھ نکاح حرام ہے اسی طرح محمد ﷺ کی بیویوں سے نکاح حرام ہے اور ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ﴾ میں حقیقی بیٹا مراد ہے جو وارث ہوتا ہے۔ واقعی حقیقی صلبی بیٹا محمد ﷺ کے بعد کوئی نہ تھا اور نہ کوئی جانشین ہوا اور نہ نبی کہلایا۔ روحانی بیٹے محمد رسول اللہ ﷺ کے انوار نبوت وخلافت کے سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوئے ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد خلافت جسمانی الگ اور خلافت روحانی الگ ہوگئی۔ خلافت جسمانی یعنی بادشاہت تو مختلف اشخاص میں تبدیلیاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

پکڑتی ہوئی اب تک خدا کے فضل وکرم سے عربوں اور ترکوں میں ہے اور خلافت روحانی بھی فقیر وسجادہ نشین وخانقاہ وزاویہ گزنیاں کے ذریعہ سے ہر ایک مسلمان کو فیضیاب کر رہی ہے۔ جس کا ہر ایک سلسلہ طریقت حضرت علی رضی اللہ عنہ تک جا ختم ہوتا ہے۔ ہر ایک مسلمان خواہ کسی سلسلہ کا مرید ہو، قادری ہو، چشتی ہو، نقشبندی ہو یا سہروردی۔ اس کا سلسلہ پیشوایان حضرت علی رضی اللہ عنہ تک جاتا ہے کیونکہ خاتم ولایت حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ہاں بے مرشدے کو فیض ہرگز نہیں ہوتا۔

کہ اے بے پیر تا پیرت نباشد ہوائے معصیت دل می خراشد

مرزا صاحب کا کوئی پیر طریقت نہ تھا اس لئے وہ روحانی خلافت کے فیض سے محروم تھے۔ کیونکہ وہ خود فرماتے ہیں کہ میرا کوئی پیر ومرشد نہیں۔

قولہ: خاتم النبیین وکج فہم مخالفین۔

جواب: مرزا صاحب بھی تو ختم نبوت کے قائل ہیں۔ دیکھو وہ لکھتے ہیں ؎

ع ہر نبوت را برو شد اختتام

کیا آپ کی اس بدزبانی کی رو سے وہ بھی کج فہم ہیں۔ باقی رہے آپ کے اعتراض سو وہ بھی ایسے ہی بیہودہ وبے سند تک بازی ہے جس کا جواب یہی کافی ہے کہ پہلے اپنے گھر میں فیصلہ کرلو کہ مرزا صاحب حق پر ہیں کہ نبوت کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کرتے ہیں یا میر صاحب جو خاتم النبیین یقین کرنے والوں کو کج فہم مغضوب ومجذوم کا خطاب دیتے ہیں کون حق پر ہے؟ اور یہ بحث بار بار کی جاتی ہے حالانکہ جواب کئی بار ہو چکا ہے۔ آیتیں اور حدیثیں بالکل بے محل ہیں اور خارج از بحث ہیں۔ صرف جہلاء کو دھوکہ دیتے ہیں۔ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ ہم مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات حصہ ۳ ص ۲۲۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

قولہ: کیا رسول اللہ ﷺ کسی مرد کا باپ نہیں ہوتا؟

جواب: اس کی بحث ابوالمومنین میں گذر چکی ہے صرف بھرتی کی عبارت سے حجم کتاب بڑھانا منظور ہے۔ ورنہ جب نص قرآنی موجود ہے تو پھر ڈھکوسلے کون مان سکتا ہے۔

قولہ: لفظ **لکن** رفع وہم کیلئے ہوتا ہے۔ آیت زیر بحث میں جو لفظ **لکن** زبان عرب میں استدراک کے واسطے آتا ہے۔ یعنی **لکن** سے جو پہلے کلام ہوتا ہے اس کو سن کر جو سامع کو وہم پیدا ہوا اس پیدا شدہ وہم کو رفع کرنے کے واسطے صرف **لکن** بول کر آگے اس وہم کو رفع کیا جاتا ہے۔

جواب: بیشک لفظ **لکن** استدارک کے واسطے آتا ہے اور اس آیت میں بھی درست آیا ہے صرف سمجھ کا پھیر ہے ﴿**مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ**﴾ میں پورا مفہوم علت کسی مرد کے باپ ہونے کی درج نہ تھی یعنی بیان نہ کیا گیا تھا کہ کیا وجہ ہے کہ محمد ﷺ کسی مرد کا باپ ہم نے نہیں بنایا؟ **لکن** کے لفظ کے بعد پورا پورا مطلب سمجھا دیا کہ ہم نے محمد ﷺ کو اس واسطے بیٹا نہیں دیا کہ محمد ﷺ کے بعد کسی قسم کا نبی نہ ہوگا۔ خاتم النبیین سے صاف بیان کر دیا کہ محمد ﷺ کے باپ نہ ہونے کی حکمت یہ ہے کہ خاتم النبیین ہے اس کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اگر کوئی محمد ﷺ کا بیٹا ہوتا تو وہ بھی نبی ہوتا۔ مگر محمد ﷺ کے بعد کسی قسم کے نبی کا ہونا منظور خدا نہ تھا اس واسطے نہ بیٹا دیا اور نہ محمد ﷺ کو باپ کہا۔ پہلا جملہ کہ محمد ﷺ کسی مرد کا باپ نہیں، معلول ہے اور رسول اللہ ﷺ وخاتم النبیین اس کی علت ہے اور **لکن** صرف استدارک ہے یعنی اس کی کیا وجہ ہے کہ محمد ﷺ باپ نہیں اس واسطے کہ خاتم النبیین ہیں۔ یا محمد ﷺ کا کیوں کوئی بیٹا نہیں اس واسطے کہ محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں اور خاتم النبیین کی تفسیر حدیث **لا نبی بعدی** میں رسول اللہ ﷺ نے خود کر دی ہے کسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسرے شخص کی رائے سے تفسیر کی ہوئی محمد رسول اللہ ﷺ کی تفسیر کے آگے کچھ وقعت نہیں رکھتی۔

قولہ: خاتم النبیین کے معنی۔

جواب: دیکھو اس بحث کو ابتدائی کتاب میں نص شرعیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ مسلمان ہر ایک مخبوط الحواس کے دماغ کا نزلہ نصوص شرعی کے مقابلہ میں بے سند بات کی طرح مردود سمجھتے ہیں۔ بلکہ مرزا صاحب بھی خاتم النبیین کے معنی ختم کرنیوالا ہی مانتے ہیں۔ ''توضیح المرام'' میں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ اگر یہ عذر پیش کریں کہ باب نبوت مسدود ہے تو میں کہتا ہوں نہ **من کل الوجوہ** باب نبوت مسدود ہے۔ (دیکھو توضیح المرام ص ۱۸، ۱۹)

اب میر صاحب فرمائیں کہ ان کو سچا مانیں یا ان کے مرشد کو جو 'خاتم' کے معنی ختم کرنیوالا کرتا ہے۔ صرف یہ کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ باب نبوت بند کرنیوالا تو ہے مگر نہ **من کل الوجوہ**۔ بفرض محال اگر مان لیں کہ ایک جزو نبوت کھلی ہے تو پینتالیس (۴۵) جزو تو مرزا صاحب بھی بند شدہ مانتے ہیں۔ یہ کون عقل کا اندھا کہتا ہے کہ خاتم کے معنی ''ختم کرنیوالا'' ماننے والا مغضوب ومجذوم ہے۔

قولہ: قرآن مجید اور لفظ ختم۔ خدا تعالیٰ نے 'سورۂ بقرہ' کے پہلے رکوع میں کافروں کے حق میں فرمایا ہے: ﴿خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ﴾ یعنی اللہ نے کافروں کے دلوں اور کانوں پر مہر کر دی..... (الخ)

جواب: لفظ ختم عربی میں بند کرنے کے موقعہ پر استعمال کیا گیا ہے۔ دل اور کان پر مہر کرنے کے واسطے بھی، معنی یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل بند اور بے حس کر دیئے ہیں کہ نصیحت کو اس میں دخل نہیں یعنی نصیحت ان کو اثر نہیں کرتی۔ کیونکہ ان کے دلوں پر مہر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے یعنی بند کئے گئے ہیں۔ پس ایسا ہی کانوں کی مہر سے بھی کانوں کا بند کرنا مقصود ہے کیونکہ وہ حق کی بات سنتے ہی نہیں۔ یعنی جو نصیحت ان کو کی جائے اسکو سنتے ہی نہیں یعنی عمل نہیں کرتے گویا انہوں نے سنا ہی نہیں اور کیوں نہیں سنا کیونکہ ان کے کانوں پر مہر ہے جیسا کہ بند کئے گئے ہیں ..... (الخ)۔ (دیکھو بحث خاتم النبیین)

قولہ: لفظ خاتم اور لغت عرب۔

جواب: ختم کے معنی تمام گردانیدن کے ہیں از روئے فعل کے **ختم یختم ختما فھو خاتم فذاک مختوم** اس لحاظ سے **خاتم** کے معنی 'ختم کرنے والا' اور 'پورا کرنیوالا' ہے۔ انگوٹھی اور مہر کے معنی سیاق وسباق قرآنی کے برخلاف ہے اگرچہ ختم کے معنی انگشتری کے بھی ہیں مگر یہاں انگشتری کے ہرگز نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے خود ختم کے معنی پورا کرنے اور تمام کرنے کے لئے ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نبوت کے محل میں ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی جس کو میں نے آکر تمام کر دیا اب میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اب اگر ہزار جاہل ختم کے معنی انگشتری وغیرہ اس موقعہ پر کرے تو مسلمان رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ میں اسکی کچھ وقعت نہیں رکھتے۔ اگر کوئی کاذب اپنے مطلب کے واسطے رسول اللہ ﷺ کے برخلاف قرآن کے معنی کرے تو اس کے خودغرضی کے معنی ہرگز ہرگز قابل اعتبار نہیں اور نہ مسلمان رسول اللہ ﷺ کے کلام کے مقابلہ میں لایعنی اور من گھڑت باتوں کو مانتے ہیں اور تیرہ سو (۱۳۰۰) برس سے جو دین چلا آتا ہے کسی دروغ پردہ عیسائی کے اغوا سے ہاتھ سے نہیں دے سکتے۔

قولہ: مہر سے کیا مراد ہے۔

جواب: ختم اور مہر کی بحث گذر چکی ہے کہ ختم کے معنی اُس 'مہر' کے ہیں جو کہ کسی چیز کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

بند کرنے کے وقت استعمال کی جاتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتَامُهٗ مِسْكٌ ﴾ ترجمہ: اس کو پلائی جاتی ہے شراب خالص مہر کی ہوئی جس کی مہر جمتی ہے مشک پر یعنی کستوری پر۔ پھر حاشیہ پر فائدہ میں لکھا ہے کہ بوتلوں کے منہ کستوری سے بند ہونگے اور ان پر ایک درجہ کے بہشتیوں کے نام کی مہر جمی ہوئی ہوگی۔

ناظرین! اب روز روشن کی طرح معلوم ہوگیا کہ ختم کی مہر وہی مہر ہے جو بند شدہ اشیاء کے منہ پر جمائی جاتی ہے۔ پس مجازی معنی ختم کے بند کرنے کے ہیں اور حقیقی معنی کسی شے کے پورا و تمام کرنے کے ہیں۔ مفصل بحث گذر چکی۔ دیکھو ابتداء سے بحث خاتم النبیین۔

قولہ: خاتم اور لغت عجم۔

جواب: بسم اللہ ہی غلط ہے۔ **ختم** جب عربی لفظ ہے تو لغت عجم سے اس کا کیا تعلق صرف طول بیانی سے کتاب بڑھانا منظور ہے ورنہ معنی ایک ہی ہیں۔ **بمایختم بہ** یعنی آلہ مہر کرنے کا جس سے لفافہ یا تھیلی کا منہ بند کیا جاتا ہے اور مجازی معنی بند کرنے کے بیکار کرنے کے ہیں۔ جیسا کہ ﴿ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ﴾ سے ظاہر ہے کہ کفار کے دل حق بات کے قبول کرنے اور سننے کے واسطے بند و بیکار کئے گئے ہیں۔ پس محمد ﷺ کا وجود پاک انبیاء علیہم السلام کے بند کرنے کا آلہ ہے یعنی آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔

قولہ: مہر سے کیا مراد ہے۔ خاتم کے معنی جب کہ از روئے قرآن مجید و لغت معلوم ہو چکے تو خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی مہر سے کیا مراد ہے؟..... (الخ)

جواب: جب یہ لغت عرب سے ثابت ہو چکا ہے کہ مہر سے آلہ مہر کرنے کا یعنی بند کرنے کا صحیح ہے تو پھر محمد رسول اللہ ﷺ کا وجود آئندہ نبیوں کے آنے کا آلہ بند کرنے کا ہوا۔ پس خاتم النبیین کے معنی **لا نبی بعدی** درست ہوئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

قولہ: دستاویز کی مہر۔ دنیا میں کوئی دستاویز یا مکتوب ایسا نہیں دیکھا یا سنا گیا۔ جس پر اس غرض سے مہر لگائی جاتی ہو کہ وہ مضمون یا مکتوب اس مہر سے ختم کر دیا۔.....الخ

جواب: مہر کے معنی ہمیشہ بند کرنے کے ہیں اور مہر دو قسم کی ہوتی ہے ایک سیل اور دوسری سٹیمپ عربی لفظ ختم جو زیر بحث ہے اس کے معنی یا ترجمہ سیل ہے۔ اور یہ مہر وہ ہے جو موم یا لاخ یا کسی اور لیسدار مادہ سے کسی چیز کا منہ بند کر کے گرہ کے اوپر چسپاں کرتے ہیں اور ہمیشہ جب کبھی یہ مضمون ادا کرنا ہو کہ جس کا مفہوم بند کرنا ہو وہاں مہر کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ سنو عرفی کہتا ہے۔ شعر

امید ہست کہ مہر لب سوال شود　　عنا شیت کہ چو عصیاں ماست لامحصور

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم کو امید ہے کہ ہماری لبوں کی مہر ہو جائے گی تیری رحمت جو کہ ہمارے گناہوں کی مانند بے انتہا ہے یعنی ہماری بخشش بغیر ہمارے لب ہلانے کے ہو جائی گی۔

مرزا صاحب خود مہر کے معنی بند ہونے کے کرتے ہیں۔ دیکھو حقیقۃ الوحی' ص ۳' سطر ۹، کیونکہ دید کے رو سے تو خوابوں اور الہاموں پر مہر لگ گئی ہے۔ پھر دیکھو حقیقۃ الوحی' ص ۶۰' سطر ۳' مگر افسوس کہ عیسائی مذہب میں معرفت الٰہی کا دروازہ بند ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی ہم کلامی پر مہر لگ گئی ہے۔

اب ہم ادب سے میر صاحب سے پوچھتے ہیں کہ مہر کے معنی بند کرنے کے جو مرزا صاحب نے کئے ہیں آپ ان کو بھی وہی خطاب دیں گے جو معاندین کو دیتے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ آپ دھوکہ دے رہے ہیں۔ بحث تو ختم کی ہے جو عربی لفظ ہے اور آپ مہر جو فارسی لفظ ہے اس پر ناحق نکتہ چینی کر رہے ہیں اگر دستاویز کی مہر مراد بھی لو تو اس کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

معنی بھی دستاویز کے مضمون کے بند کرنے کے ہیں یعنی جب مہر مقرر کی دستاویز پر لگ جائے تو پھر اور مضمون بند ہو جاتا ہے اگر زیادہ کیا جائے تو دوبارہ مہر لگائی جاتی ہے۔

قولہ: کتابوں پر مہر۔ ہزار ہا کتابیں مذہبی اور دنیاوی ہمارے سامنے مطبوعہ وغیر مطبوعہ ایسی ہیں جن کے اخیر مہر ہوتی ہے۔ مگر اس سے بھی صرف تصدیق مراد ہے۔.....الخ

جواب: جب آپ خود مانتے ہیں کہ کتابوں کے اخیر مہر لگائی جاتی ہے تو ثابت ہوا کہ اختتام وآخر ہونے کی دلیل وثبوت مہر ہے۔ یہ دلیل تو آپ کے دعویٰ کے برخلاف ہے معلوم نہیں کہ کیوں آپ کی سمجھ میں ایسی صاف بات نہیں آتی کہ جیسے مہر اخیر میں لگتی ہے اور اختتام کی علامت ہے ایسا ہی محمد ﷺ سب انبیاء علیہم السلام کے اخیر ہیں اور ان کے اختتام کی دلیل ہیں۔ کبھی کسی نے دیکھا ہے کہ جب اخیر مہر لگ جائے تو پھر بھی کتاب کی عبارت جاری رہتی ہے اگر نہیں اور ضرور نہیں تو پھر مہر سے مراد اختتام صحیح ہے۔

قولہ: ڈاک خانہ کی مہر۔ رات دن خطوط پر، پارسلوں پر، منی آرڈروں پر مہریں لگی ہوئی نظر آتی ہیں ان مہروں سے بھی تصدیق اصل مدعا ہے۔.....الخ

جواب: ڈاکخانہ کی مہر دو قسم کی ہوتی ہیں ایک Seal جو کہ **ختم** کا ترجمہ ہے۔ **دوم:** سٹیمپ اور بحث **ختم** پر ہے نہ کہ سٹیمپ پر۔ اس واسطے Seal مہر جو ڈاکخانہ کی ہے اس کے معنی ہم میر صاحب کو سمجھاتے ہیں تاکہ ان کی غلط فہمی دور ہو۔ ڈاکخانہ کی Seal مہر صرف ڈاک کی تھیلیوں کے منہ بند کرنے کے وقت استعمال کرتے ہیں خواہ پارسل میل ہو یا لیٹر میل یعنی خواہ پارسلوں کا تھیلا ہو یا چٹھیوں وکتابوں وغیرہ کا۔ مہر ہمیشہ تھیلے کے منہ کو بند کر کے اس گرہ کے اوپر لاخ سے ثبت کرتے ہیں اور یہ بعینہٖ ترجمہ **ختم** کا ہے جیسا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتَامُهٗ مِسْكٌ﴾ یعنی وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

شراب کی بوتلیں جو کستوری سے مہر کی گئی ہونگی یعنی بند کی گئی ہونگی۔اسی طرح ڈاک کے تھیلے لاخ سے منہ بند کئے جاتے ہیں۔آپ تصدیق کے معنی غلط کر کے دھوکہ دیتے ہیں۔ڈاکخانہ کی مہر جو ختم کا ترجمہ ہے ہر جگہ بند کرنے کے موقعہ پر لگاتے ہیں، نہ کہ تصدیق کے موقع پر۔

دوم: ان کی بناوٹ میں بھی فرق ہوتا ہے۔ ختم یعنی Seal (سیل) کے اندر حرف کھدے ہوئے ہوتے ہیں اور مہر یعنی Stamp کے حروف اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں جن پر سیاہی لگ جاتی ہے اور وہ کاغذ پر چھپ جاتا ہے۔پس ڈاک خانہ کی سیل کے معنی بند کرنے کا آلہ ہے، نہ کہ تصدیق کا۔

قولہٗ: عدالتوں کی مہر۔

جواب: یہ دھوکہ ہے۔عدالتوں کی مہر ختم کا ترجمہ غلط ہے۔وہ مہر جس کا ترجمہ ختم ہو یعنی سیل جو سیاہی سے نہ لگائی جاتی ہو موم یا لاخ سے لگائی جاتی ہو، بتاتے تو کوئی مان سکتا تھا۔یہ دھوکا ایسا ہے جیسا کوئی خنزیر کی بحث میں سور کے لفظ پر بحث کرے کہ سور کے معنی خوشی و دیوار کے ہیں اور سور جائز ہے۔کہاں ختم اور کہاں مہر۔اگر آپ سچے تھے تو ختم کے معنی نکالتے نہ کہ مہر کے معنی۔مہر تو اشرفی و پونڈ کو بھی کہتے ہیں۔جب کوئی گریز کرتا ہے تو بے راہ ہو کر جس طرف پناہ ملتی نظر آتی ہو جا پناہ لیتا ہے۔یہی حال میر صاحب کا ہے۔قرآن کے لفظ خاتم پر تو جھوٹے ہوئے اب ہاتھ پاؤں مارتے ہیں کہ کسی طرح دھوکہ دہی سے کام چلے مگر مصرعہ

ع من خوب مے شناسم پیران پارسا را

مگر ہم بھی دھوکہ ظاہر کرتے رہیں گے جس قدر مہریں یعنی ڈاکخانہ کی مہر،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

عدالتوں کی مہر، کارخانوں کی مہر، مولویوں کی مہر، سکون پر مہر، ہر ایک مہر سے مراد تصدیق فعل ہوتی ہے یعنی غیریت کے شک کا دور کرنا یا غیر کے دخل کو روکنا مقصود ہوتا ہے۔ جس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ مہر جس دفتر یا کارخانہ یا مولوی کی ہے اسی کی ہے غیر کا اس میں دخل نہیں۔ جب عدالت کی مہر لگ جائے تو جس عدالت کی مہر ہے وہ دوسری عدالتوں کے دخل سے مہر شدہ کاغذ کو بند کر دیتی ہے۔ اگر ڈپٹی کمشنر کی عدالت کی مہر ہے تو وہ بند کرنے والی ہے، اس شک کی کہ یہ کاغذات ڈویژنل جج کی عدالت کا نہیں یعنی مہر شدہ کاغذ ڈویژنل جج کے دفتر یا عدالت کے ہونے کو بند کرتا ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ چونکہ مجھ پر مہر ڈپٹی کمشنر کے دفتر کی ہے لہٰذا میں دوسرے دفتروں اور عدالتوں کو بند کرنے والا ہوں۔ تصدیق جو آپ کہتے ہیں اگر آپ کو تصدیق کے معنی بھی معلوم ہوتے تو کبھی مہر کے معنوں پر شک نہ کرتے۔ تصدیق ضد ہے تکذیب کی۔ پس جب کسی امر میں شک ہوتا ہے تو اس شک کی روک و بندش تصدیق مہر سے ہوتی ہے۔ جب کوئی شخص شک کرتا ہے کہ تحریر عدالت یا کارخانہ یا ڈاکخانہ یا کسی دفتر یا کسی مولوی کی نہیں ہے تو مہر دکھائی جاتی ہے۔ جب فریق ثانی مہر دیکھ لیتا ہے تو اس کا شک رک جاتا ہے اور بند ہو جاتا ہے اور تکذیب بند ہو جاتی ہے پس تکذیب کی بندش بذریعہ مہر ہوتی ہے۔ اس واسطے ثابت ہوا کہ مہر کے معنی بند کرنے کے ہیں۔ اس تمام بحث سے ہوا کہ مہر خواہ کسی قسم کی ہو بند کرنے شک و شبہ کے واسطے استعمال کی جاتی ہے۔ جب فریق ثانی مقابل مہر دیکھ لیتا ہے تو اس کا شک دور ہو جاتا ہے۔ پس مہر آلہ ہے شک کے بند کرنے کا۔ جب آپ کوئی چیز خرید کرتے ہیں اور دوکاندار سے کہتے ہیں کہ آگرہ فیکٹری کا بوٹ دو تو دوکاندار جب آپ کو بوٹ دکھاتا ہے تو آپ کو شک ہوتا ہے کہ شاید یہ بوٹ کسی اور فیکٹری کا ہو۔ مگر جب آپ آگرہ فیکٹری کی مہر دیکھ لو گے تو آپ کا شک بند ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

جائے گا تو ثابت ہوا کہ آلہ شک بند کرنے کا مہر فیکٹری کی ہے اور ایسا ہی جب کسی خط یا لفافہ کو آپ دیکھیں گے تو شک کریں گے کہ کس ڈاکخانہ سے یہ خط روانہ ہوا ہے مگر جب آپ مہر لاہور کے ڈاکخانہ یا دہلی کے ڈاکخانہ کی دیکھ لیں گے تو آپ کا شک جاتا رہے گا۔ پس مہر ڈاکخانہ آپ کے شک بند کرنے کا آلہ ہے۔ جب آپ کو یہ معلوم ہو گیا کہ مہر آلہ شک کے بند کرنے کا ہے تو اس شک کے مٹانے کے واسطے کہ خاتم النبیین کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، حضرت محمد ﷺ کا وجود پاک بطور خاتم آلہ نبیوں کے بند ہونے کا ہے۔ جس طرح مہر کے دیکھنے سے شک بند ہو جاتا ہے کہ یہ چیز اسی کارخانہ کی ہے جس کی اس پر مہر ہے اسی طرح محمد ﷺ کے وجود سے کسی اور نبی کے آنے کا شک بند ہو جاتا ہے کہ آپ ﷺ کا وجود باجود کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔ مہر محمد ﷺ شک مٹانے والی ہے مگر مومنوں کے لئے۔

قولہ: ہر ایک مہر تم دنیا بھر میں کسی طرح کی پیش کرو بادنیٰ تامل کھل جائے گا کہ کوئی مہر اس غرض سے نہیں لگائی جاتی کہ وہ مہر شدہ چیز کے خاتمہ کیلئے ہے.....الخ

جواب: یہ سخت جھوٹ اور دھوکہ ہے کہ مہر خاتمہ کی غرض سے لگائی نہیں جاتی۔ اب پھر میر صاحب مہر کی بحث سے عاجز آ کر خاتمہ کی طرف گئے ہیں۔ خیر ہم بھی اسی طرف تعاقب کرتے ہیں۔ میر صاحب اہل زبان لغت عربی کے اور نصوص قرآنی و احادیث نبوی کے مقابلہ میں آپ کے عقلی ڈھکوسلے کہاں تک چلیں گے جب ختم کے معنی آپ لغت عرب سے آخر ہر چیزے و پایان انجام **خاتمة الشیء** مان چکے مگر **دروغ گورا حافظه نباشد** کا معاملہ ہے اگر آپ کو اپنی تحریر یاد نہیں رہی تو ہم اس کی نقل کرتے ہیں دیکھو کتاب النبوۃ، صفحہ ۶۷، جس کے معنی ہوئے کسی چیز پر مہر کر دی دوسرے معنی کا محاورہ ہے **خاتمة الشیء** یعنی کسی چیز کا انجام اور اخیر.....الخ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اب ہم میر صاحب کو بتاتے ہیں کہ جب مہر کے معنی بند کے ہیں اور تھیلی و بوتل جب بھر جائے یا پوری ہو جائے اور اسکے اندر اور چیز نہ سما سکے تب منہ بند کر کے مہر لگاتے ہیں۔ پس مجازاً معنی مہر کے خاتمة الشی ءصحیح ہوئے آپ کا اس سے کیا مطلب نکلا ﴿خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ﴾ سے خود آپ نے اقرار کرلیا ہے کہ کفار کی سزا کے واسطے آیا ہے۔ سزا تو جب ہوگی کہ جب ان کے دل حق کو قبول کرنے سے بند ہونگے۔

قولہ: مہر اخیر پر کیوں لگائی جاتی ہے۔ واضح ہو کہ کسی دستاویز یا مکتوب کے آخر پر کاتب یا مقر یا گواہوں کی مہر اس واسطے لگائی جاتی ہے کہ وہ تمام تحریر یا مہر شدہ شے کی قبولیت و تسلیم کی دلیل ہو.....الخ

جواب: اس کا جواب پہلے مہر کی بحث اور دستاویزات کی بحث میں ہو چکا ہے۔ مگر میر صاحب کا مقصود کتاب کا طول کرنا ہے ایک بات کو الٹ پلٹ کر دوسری شکل میں الگ دلیل بنا لیتے ہیں جو کہ پایۂ خیر الکلام سے نہایت گری ہوئی روش ہے۔ ہم بھی جواب دوبارہ دینے کے واسطے مجبور ہیں۔ یہ غلط ہے کہ دستاویز پر مہر قبولیت و تسلیم کی دلیل ہوتی ہے۔ تسلیم و قبولیت تو ہر ایک معاملہ کی پہلی طے ہو جاتی ہے تو پھر معاملہ تحریر میں آتا ہے اور تحریر کی تکمیل و تصدیق کا آلہ مہر یا دستخط ہوتے ہیں۔ جب کسی دستاویز پر دستخط یا مہر مقر ہو جائے تو پھر اس دستاویز میں کمی و زیادتی نہیں ہوتی' اگر کرنی ہوتی تو دوبارہ دستخط و مہر کرائی جاتی ہے' جس سے صاف ظاہر ہے کہ مہر مقر کی تصدیق کا آلہ ہے مثلاً کریم بخش نے دستاویز کی مگر شک ہے کہ اس نے یہ تحریر کی ہے یا نہیں اس شک کے دور کرنے و بند کرنے کا آلہ مہر ہے بعد ملاحظہ مہر کے شک دور ہو جاتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ مہر کے معنی بند کرنے کے درست ہیں جیسا کہ خود مرزا صاحب اور دیگر تمام باحواس اشخاص کرتے ہیں اور میر صاحب کا ایجاد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

بندہ غلط ہے مگر کوئی پوچھے کہ وہ قرآن سے کسی جدید نبی کے لانے کے مدعی تھے یہ فضول بحث کس واسطے کر رہے ہیں۔ کجا نص قرآنی اور کجا یہ عقلی ڈھکوسلے۔

قولہ: مہر پر ایک اور غلط فہمی۔ بعض نادان خاتم النبیین والی مہر کی یہ مراد بتاتے ہیں کہ یہ ایسی مہر ہے جیسے کوئی شخص ایک تحریر یا مکتوب کسی دوسرے کے نام لکھ کر اس کو لفافہ میں بند کر کے اس پر مہر کر دیں تا کہ کوئی دوسرا شخص اُس مہر کو نہ توڑے اور خاتم النبیین کو تشبیہ اسی مہر سے دی گئی۔ اس پر حسب ذیل اعتراض وارد ہوتے ہیں۔

۱.....ایک چیز جس کی حفاظت منظور ہو اس کا وجود۔

۲.....پہنچنے والے کا وجود۔

۳.....جس کے نام وہ شے ہو اس کا وجود

۴.....مہر جو اس غرض سے لگائی جاتی ہے کہ دوسرا کھول نہ لے اس کا وجود۔

۵.....وہ مہر پہنچنے والے کی ہوتی ہے اس کا وجود۔

۶.....وہ چیز جس میں کوئی چیز بند کی جاتی ہے اس کا وجود

اب بتاؤ کہ خاتم النبیین میں نبیوں کی مہر آنحضرت ﷺ کو قرار دیا گیا ہے۔ کس طرح یہ تمہاری مشابہت کا مصداق ہو سکتا ہے؟

جواب: مرزا صاحب اور ان کے مرید ہمیشہ تشبیہ کی بحث میں مغالطہ دیا کرتے ہیں۔ مگر جب ویسے ہی اعتراض فریق ثانی کی طرف سے ہوں تو بغلیں جھانکتے ہیں۔ جب مسیح موعود یعنی مرزا صاحب پر لازمی اعتراض نصوص شرعیہ کے روسے کئے جائیں تو استعارہ کہہ کر ٹال دیا جاتا ہے اور جب کہا جائے کہ مرزا صاحب جو مثیل عیسیٰ اپنے آپ کو کہتے ہیں ان میں عیسیٰ کی کوئی مماثلت نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اوّل: عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو بشارت فرشتہ نے دی کہ تیرے ہاں لڑکا ہوگا۔

دوم: حضرت عیسیٰ بغیر نطفہ کے پیدا ہوئے اور مرزا باپ کے نطفہ سے۔

سوم: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تمام عمر شادی نہ کی مرزا صاحب نے تین بیویاں کیں۔

چہارم: عیسیٰ علیہ السلام نے اپنا کوئی گھر نہ بنایا مرزا صاحب نے پرتکلف مکانات بنوائے۔

پنجم: عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ مرزا صاحب پیشگوئیوں سے زندہ کو مردہ کرتے رہے اگرچہ خلاف ہوتا۔

ششم: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی آسمان پر ہوا مرزا صاحب عوام کیطرح فوت ہوکر زمین میں مدفون ہیں۔

ہفتم: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اولاد نہ تھی مرزا صاحب اولاد والے تھے۔

ہشتم: خلاف اجماع بقول آپ کے عیسیٰ مصلوب ومعذب ہوئے اور مرزا صاحب نہ مصلوب ہوئے اور نہ معذب ہوئے۔ پس یا تو مماثلت تامہ ثابت کرو یا مرزا صاحب مثیل عیسیٰ علیہ السلام نہیں۔ کوئی بھی مماثلت مرزا صاحب کی حضرت عیسیٰ سے نہیں مگر جب دوسرے استعارہ کی بحث کریں تو مماثلت تامہ کے اعتراض کرتے ہیں۔ مگر ہم اس کا بھی جواب دیتے ہیں' وھو ھذا:

۱.....یہ غلط ہے کہ مہر کے واسطے چھ وجودوں کا ہونا ضروری ہے کیونکہ **خاتم** کے لفظ پر بحث ہے اور خاتم کے واسطے تین وجود کا ہونا لازمی ہے خواہ 'ت' کی زبر سے ہو یا زیر سے ہو ہر ایک کے معنی ہیں' ختم کرنے والا۔

۲.....وجود جو ختم کیا جائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳.....جو آلہ ختم کا ہو۔

سو تینوں وجود خاتم النبیین میں موجود ہیں۔ خاتم الانبیاء خدا تعالیٰ کا وجود ہے۔ نبوت و رسالت ختم شدہ وجود ہیں۔ محمد ﷺ ختم نبوت و رسالت ہیں۔ پس خاتم النبیین میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا وجود پاک نبوت و رسالت کے پورا اور تمام کرنے کا آلہ ہے۔ باقی اعتراض اس صورت میں ہو سکتے تھے جبکہ نبوت و رسالت کسی کوزہ یا بوتل یا صندوق یا تھیلی میں بند کرنے پر ارادہ الٰہی میں ہوتے۔ مگر ارادہ الٰہی میں سلسلہ رسل محمد ﷺ کے بعد بند کرنا تھا سو کر دیا۔ اب ان کے بعد نبی کوئی نہ ہوگا۔

دوم: مہر مادی یعنی لوہے یا لکڑی یا ربڑ یا پتھر کی مہر کے واسطے ایسے ایسے وجودوں کا ہونا ضروری ہے۔ مجازی اور غیر مادی مہر جو صرف استعارہ کے طور پر مذکور ہو اس کے واسطے لازمی نہیں۔ یہ صرف محاورہ کے طور پر تاکید کے واسطے فرمایا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی رسول نہ آئے گا۔ گویا کہ آپ کا وجود پاک انبیاء علیہم السلام کے وجود کے واسطے بطور مہر ہے جیسا کہ کوئی شخص نہایت تاکید اور زور کے موقعہ پر کہتا ہے کہ اب ہم نے اس پر مہر کر دی ہے۔ یعنی ایسا امر پھر ہونا ناممکن الوجود ہے۔

قولہ: جبرائیل علیہ السلام خائن نہیں۔

جواب: افسوس اپنے پاس سے ہی سوال بنا لیا۔ کون کہتا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام خائن ہے جب تک کوئی ثبوت پیش نہ کرو کہ مسلمانوں کی فلاں کتاب میں لکھا ہے کہ جبرائیل خائن ہے تب تک آپ کا بہتان ہے۔

۲.....یہ اعتراض ایسا پایہ عقل سے گرا ہوا ہے کہ لڑکے بھی ہنسی اڑاتے ہیں۔ میر صاحب کے نزدیک وحی الٰہی کسی بوتل یا کوزہ میں بند ہو کر آتی تھی اور اس پر لاکھ یا موم کی مہر ہوتی تھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور محمد ﷺ کو صحیح وسلامت پہنچا دیتا تھا اور خیانت نہیں کرتا تھا ﴿خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ﴾ سے میر صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ کافروں کے دلوں پر لاکھ یا موم گلا کر خدا تعالیٰ اپنی انگوٹھی کی مہر لگاتا تھا۔ سچ ہے جب دین کی رسی سے کوئی گردن نکال لے تو پھر اس کو دین کی سمجھ نہیں رہتی اور ڈوبنے والے کی طرح چاروں طرف ہاتھ پاؤں مارتا ہے کہ کسی طرح بچ جاؤں بھلا جھوٹ کب تک قائم رہے۔ اپنے جھوٹے دعویٰ نبوت کے واسطے تو تمام مسائل دین کو استعارات اور مجاز سے الٹ دیا۔ مگر محمد ﷺ کی فضیلت سے انکار کرنے کے واسطے حقیقی معنی اور ہر ایک حقیقی مراد لیتے ہیں۔ مگر جب وفات مسیح اور مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے میں بحث کریں گے تو تمام بے سند تاویل مجاز واستعارات وتاویلات بعید از عقل ونقل نکالتے جائیں گے کہ دمشق سے مراد قادیان اور عیسیٰ ابن مریم کے معنی مرزا غلام احمد قادیانی ہے مگر یہاں جو استعارہ خدا نے ختم اللہ میں استعمال کیا ہے اور خاتم میں ہے اس سے انکار ہے۔ اللہ رحم کرے۔

قولہٗ: ادنیٰ واعلیٰ مہر۔

جواب: یہ بھی مہر کی بحث میں گذر چکا ہے۔ صرف کتاب کا حجم بڑھانے کے واسطے بار بار ذکر کیا ہے۔ جب مرزا صاحب خود خاتم کے معنی اکمل وتمام کرنے والا مانتے ہیں اور ہر نبوت را برو شد اختتام کہتے ہیں تو پھر آپ کی من گھڑت بات کون مانتا ہے۔

قولہٗ: آمدم برسر مطلب۔

جواب: اس کی بحث بھی لکن میں گزر چکی ہے۔

قولہٗ: مؤمنین کے وہم کا ازالہ۔

جواب: اس کی بحث بھی لکن میں گذر چکی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

قولہ: منکرین کے اعتراض کا ازالہ تفصیل اس کی یہ ہے کہ کفار معاندین جو یہ کہتے تھے کہ محمد ﷺ کا سلسلہ انکی زندگی تک ہے۔

جواب: یہ بالکل خانہ ساز اور لغو دلیل ہے کہ کفار کی دلیل کے محمد ﷺ لاولد ہے اور خدا نے بھی اس کا لاولد ہونا مان لیا اور ابتر کہا بالکل واقعات کے برخلاف ہے۔

رسول اللہ ﷺ واقعی کسی بالغ مرد کے باپ نہ تھے۔ اس کی وجہ یا علت غائی خدا نے خود فرمادی: ﴿لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ یعنی محمد ﷺ کی لاولدی کا یہ باعث ہے کہ ہم نے اس کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں کرنا اور ہم نے ہر قسم کی نبوت محمد ﷺ پر ختم کردی ہے۔ اب ان کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی قرآن مجید کی یہی تفسیر کی ہے کہ میرا بیٹا نہ ہونے کی وجہ یہ ہے **انا خاتم النبیین یعنی لا نبی بعدی۔**

یہ ڈھکوسلہ بالکل خلاف عقل ونقل ہے کہ کفار کہتے تھے کہ محمد ﷺ کا سلسلہ نہ چلے گا جب رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہی فیصلہ کردیا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے خود فرمادیا تھا کہ ''نبی کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو اہل خلافت ہوگا وہ خلیفہ ہوگا''۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ کا کوئی وارث نہ تھا اور کفار جانتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہی تمام عرب بلکہ شام تک بھی اسلام پھیلایا گیا تھا اور مسلمانوں کی سلطنت قائم ہوگئی تھی تو وہ بے سبب نہ ہونے بیٹے کے کیونکر ملیا میٹ ہوسکتی ہے۔ ابتر کا لفظ رسول اللہ ﷺ کے واسطے بے ادبوں نے خود گھڑ لیا ہے ورنہ خدا تعالیٰ نے تو رسول اللہ ﷺ کو ابتر نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ ﴿اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾ یعنی ''تیرے دشمن ابتر ہونگے''۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں مکہ ومدینہ میں کوئی دشمن نہ رہا۔ بھلا رسول اللہ ﷺ کس طرح ابتر ہوسکتے ہیں۔ یہاں تو صرف بیٹا نہ ہونے کی علت غائی ختم نبوت بتائی گئی ہے نہ کچھ اور۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ بھی غلط ہے کہ سلطنت کا وارث بیٹا ہی ہوتا ہے۔ جب بیٹا نہ ہو تو پھر جو اہل ہو اس کو سلطنت ملتی ہے۔ تاریخ کے پڑھنے والے جانتے ہیں کہ بادشاہ اپنی زندگی میں ہی ولی عہد مقرر کر دیتا ہے۔ دور کیوں جاتے ہو اب دنیا کی سلطنتوں میں دیکھ لو کہ جس بادشاہ کا بیٹا نہ ہو تو پھر جس کو رعایا اور کابین بادشاہ تسلیم کریں وہی ہوتا ہے۔ پس واقعات بھی بتا رہے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر بیٹھے۔ آپ کی دروغ بیانی اور خانہ ساز ڈھکوسلوں سے کبھی نامعقول بات ثابت ہو سکتی ہے ہرگز نہیں۔

قولہ: انبیاء کے وارث نبی ہوتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کی یہ بڑی خواہش اور آرزو ہوتی ہے کہ ان کا جانشین اور وارث نبوت کوئی ولی عہد اور فرزند رشید ہوا۔..... الخ

جواب: ناظرین! یہ سخت دھوکہ ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا ذکر کر کے اپنا مدعا ثابت کرنا چاہتے ہیں مگر ان عقل و دین کے اندھوں کو معلوم نہیں کہ جو انبیاء علیہم السلام محمد رسول اللہ ﷺ سے پہلے گذرے ہیں اور صاحب اولاد نرینہ تھے ان کے حالات محمد ﷺ سے کس طرح مطابق ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کے وقت تو سلسلہ نبوت جاری تھا اور تشریعی غیر تشریعی نبی آتے تھے اور آتے رہے۔ اس دلیل یعنی وارث نبوت سے تو سخت ہتک محمد رسول اللہ ﷺ کی کر دی کہ دوسرے نبیوں کو خدا تعالیٰ اولاد نرینہ دیتا رہا اور محمد ﷺ کو محروم رکھا اور اس دلیل سے ان کا شرف بھی محمد ﷺ پر ثابت کر دیا۔ حالانکہ خاتم الرسل و خاتم الانبیاء کو یہی شرف دوسرے انبیاء پر تھا کہ نہ ان کو دین کامل دیا گیا تھا اور نہ ان کو رحمت للعالمین اور خاتم النبیین کہا گیا تھا۔ مگر جب دل قساوت کفر و انکار و شرک فی النبوۃ سے اندھا ہو جاتا ہے تو جو امر شرف کا ہوتا ہے وہی بے دینوں کو عیب نظر آتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا بیٹا نہ ہونا مسلمانوں کے نزدیک باعث شرف ہے کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسول اللہ ﷺ کو خدا نے یہ فضیلت دی کہ کل نبی اس کے مقدمۃ الجیش بنائے اور اشرف الاولین سب کے بعد تشریف لائے۔ رحمت للعالمین کا لقب اسی ختم الرسل کے باعث پایا۔ مگر ان کفار کو جو محمد ﷺ کا در چھوڑ کر کسی اور کو نبی مانتے ہیں جب کوئی شرعی دلیل نہ ملی تو اپنا عقلی ڈھکوسلہ جڑ دیا کہ سب کے پیچھے اور آخر میں آنا باعث فخر نہیں۔ اللہ اکبر! جس امر کو خدا اور اس کا رسول بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس کی امت ہونا اپنا فخر جان کر دعا کرتا ہے کہ خدایا مجھ کو نبی آخر الزمان کی امت میں ہونا نصیب کر۔ آج اسی نبی کی امت ہونے کے مدعی خود اور نبی کا آنا مان رہے ہیں اور اپنی بے دینی کو عقل کی دلیل کہتے ہیں کہ انبیاء سابق کی اولاد ہوتی تھی اور اس کی نبوت کے وارث ہوتے چلے آئے ہیں پس رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی نبی اور وارث ہونے چاہئیں۔ اور بالکل بیہودہ طور پر کتاب کے اوراق سیاہ کر دیئے کہ حجم کتاب بڑھ جائے۔ کہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور کہیں حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا بے محل درج کر دی ہے کہ انہوں نے دعائیں کیں اور ان کو بیٹے اور وارث ملے۔ جس سے بیدین کا مطلب یہ ہے کہ حضرت کی دعا قبول نہ ہوئی اور نہ ان کو کوئی بیٹا ملا۔ یہ ہے مرزائی جماعت کا ایمان کہ اپنے رسول کی ہتک کس پیرائے میں کرتے ہیں اور کس کس لباس میں ہو کر دین اسلام سے دشمنی کر کے اس کی تخریب کے درپے ہیں۔ اس کے ایک امتی کاذب مدعی کی تو سب دعائیں قبول ہوں اور اولاد بھی ہو مگر محمد رسول اللہ ﷺ کی دعا خدا نے قبول نہ کی اور نہ اس کو اولاد نرینہ دی۔ گویا جو امر رسول اللہ ﷺ کے شرف کا تھا کہ اس کو بیٹا نہ دیکر اس پر ختم نبوت کی جو دلیل خدا نے قول اور فعل سے دی تھی آپ اس کو زکریا اور ابراہیم کی نظیر دے کر باطل کر رہے ہیں۔ اگر اولاد کا ہونا اور وارث کا ہونا باعث فخر ہے تو پھر جن کی سب سے زیادہ اولاد ہوتی ہے وہی افضل ٹھہرے۔ مگر خدا تعالیٰ ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

دشمنان دین کی خاطر پہلے ہی ایسے ایسے باطل اعتراضوں کے واسطے فرما چکا ہے کہ میں نے بیٹا اس واسطے نہیں دیا تا کہ آپ کا خاتم النّبیین ہونا قائم رہے اور کسی قسم کی نبوت آپ کے بعد نہ ہو اس جگہ ایک دھکوسلہ بھی جڑ دیا ہے کہ روحانی بیٹا تھا اور روحانی وارث تھا اور وہ مرزا صاحب تھے۔ کیا خوب دلیل ہے جو کہ ذیل کی دلائل سے باطل ہے۔

۱.....اگر دوسرے انبیاء علیہم السلام کی طرح حضرت کو شرف ہوتا تو جسمانی بیٹا ہوتا جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام و زکریا علیہ السلام کو خدا نے دیا تھا اور ان کے وارث ہوئے تھے جیسا کہ خود ہی آپ نے آیتیں لکھی ہیں۔

۲.....روحانی بیٹے اگر مراد لیں تو پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بموجب خیر القرون قرنی کے بدرجہ اولیٰ روحانی بیٹے تھے۔ پھر بھی تیرہ سو (۱۳۰۰) سال کے بعد روحانی بیٹا ہو کر قادیانی کا نبی کہلانا باطل ہوا۔ کیونکہ آپ مان چکے ہیں کہ بڑا بیٹا وارث ہوتا ہے اور سب چھوٹے بھائیوں کو بڑے بھائی کی متابعت کرنی چاہیے۔ پس مرزا صاحب جو تیرہ سو (۱۳۰۰) برس چھوٹے ہیں اور صحابہ کرام سے تیرہ سو (۱۳۰۰) برس پیچھے آئے ہیں ان کی پیروی کریں اور نبی نہ کہلائیں۔ کیونکہ برخلاف نص قرآنی واحادیث ہے۔ کیونکہ اصلی روحانی بیٹوں یعنی صحابہ کرام تابعین وتبع تابعین میں سے بڑے بڑے اولیاء فنافی الرسول کے مرتبہ والے صاحب کشوف والہامات گذرے ہیں، مگر کسی نے بھی اپنے آپ کو نبی نہیں کہلایا۔ پس یہ بالکل باطل ہے کہ بیٹے سے مراد روحانی بیٹا مراد ہے۔

۳.....اگر روحانی بیٹا مراد ہوتا تو یہ غلط ہے کیونکہ جو جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت وتعلیم کے وارث ہیں وہ سب کے سب روحانی بیٹے ہیں اور یہ بالکل بے ربط اور نامعقول تھا کہ خدا تعالیٰ باوجود ہونے روحانی بیٹوں کے خلاف واقع ﴿مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

رِّجَالِكُمْ﴾ یعنی محمد ﷺ کسی کے باپ نہیں کیونکہ روحانیت کے لحاظ سے باپ تو تھا اور خدا کی شان سے بعید ہے کہ اس کو معلوم نہیں کہ محمد ﷺ تو روحانی باپ ہے اور میں اس کو روحانی باپ ہونے سے محروم کر رہا ہوں۔ پس ثابت ہوا کہ امہات المؤمنین کہنے سے خدا تعالیٰ کا صرف جسمانی لحاظ سے مطلب تھا کہ ازواج مطہرات امت محمدی ﷺ پر حرام ہوں ان سے نکاح ثانی کرنا ایسا قرار دیا جیسا کہ حقیقی جسمانی ماں سے نکاح کرنا۔ یہ بالکل باطل ہے کہ خدا تعالیٰ کی منشاء کے برخلاف روحانی مائیں اور روحانی باپ سمجھے جائیں اور تاویلات باطلہ سے ظاہری احکام شریعت کو ایک وہمی اور ظنی قرار دیا جائے کیونکہ اگر ظاہری احکام شریعت کو ہر ایک کی رائے سے روحانی قرار دیا جائے تو آج ایک مسئلہ کل دوسرا پرسوں تیسرا **علیٰ هذاالقیاس**. جتنے لوگ ہونگے اتنے ہی مرادی اور روحانی معنی ہونگے تو اصل دین مفقود ہو جائیگا۔ مثلاً ایک شخص کہے کہ نماز بھی روحانی ہے ظاہر اوپر نیچے ہونا مراد نہیں اور قرآنی سند بھی پیش کر دے کہ ''اللہ تعالیٰ تمہاری ظاہری صورتوں پر نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے''۔ پس دل کی نماز مراد ہے۔ دوسرا کہے گا کہ روزہ سے مراد بھی بھوکے رہنے سے نہیں روحانی روزہ مراد ہے اور حدیث پیش کرے گا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''بعض لوگ روزہ سے کچھ حصہ نہیں لیتے سوا اس کے کہ منہ باندھ رکھیں انکو کچھ ثواب نہیں ہوتا''۔ روحانی روزہ رکھنا چاہیے۔ ایسا ہی تیسرا آدمی قربانی کے بارے میں کہے گا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''تمہارے خون اور گوشت کی مجھ کو پرواہ نہیں''۔ پس اس سے روحانی قربانی مراد ہے تو مسلمان خدا کے واسطے ذرا غور کریں کہ ایسی ایسی بیہودہ خودرائی سے دین قائم رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس یہ بالکل باطل اور ابطل ہے کہ محمد ﷺ باپ تھے اور خدا نے غلط فرمایا کہ رسول کسی کا باپ نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴..... چونکہ اللہ تعالیٰ **بکل شیء علیم** ہے اور اس نے اسی آیت کے اخیر میں فرما بھی دیا ہے کہ ﴿کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا﴾ یعنی اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ محمد ﷺ کے بعد کاذب مدعی نبوت ہونگے اس واسطے اس نے پہلے ہی سے اپنے قول اور فعل سے ثابت کردیا کہ محمد ﷺ کو پہلے سے تو خاتم النبیین فرمایا اور پھر فعل سے کسی رجل کا باپ نہ بنایا کیونکہ اس نے پہلے جملے میں ﴿مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ﴾ یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد بالغ کا باپ نہیں سمجھا دیا کہ چونکہ محمد ﷺ خاتم النبیین ہے اس لئے یہ کسی کے باپ نہیں۔ معاذ اللہ ابتر نہیں۔ جیسا کہ کفار عرب و مرزائی خیال کرتے ہیں اور دوسرے جملے کے سرے پر **لکن** کے لفظ سے جو اضراب و استدراک ہے' صاف صاف کھول دیا کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں یعنی اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں۔ خاتم کے معنی تمام کرنا اور انجام کو پہنچانا کسی چیز کا اور مہر کے معنی بھی ہیں۔ مگر جب سیاق و سباق قرآن خاتم کے معنی تمام کرنے والا چاہتے ہیں تو پھر جہالت ہے کہ خاتم کے معنی یہاں انگشتری کریں اور نگینہ و مہر بتائیں اور ناحق نفسانی خواہش کے مطابق الٹے معنی کر کے اوراق سیاہ کر کے لوگوں کو دھوکا دیا جائے۔

قولہ: اولاد رسول اللہ سے ولی عہد ایک ہوگا۔ چنانچہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اپنی کتاب ''منصب الامامت'' کے نکتہ رابعہ کے ذیل میں لکھتے ہیں: **خلیفه راشد بمنزله فرزند ولی عهد رسول است ودیگر ائمه دین بمنزله فرزندان دیگر پس مقتضائے سعادت مندی سائر فرزنداں همیں است که او رابجائے والد خود شمارند وباادوم مشارکت نه زنند بلفظه بقدر حاجت** (ص ۶۸)

جواب: ۱..... مولوی اسمٰعیل صاحب کی عبارت سے تو مرزا صاحب کی نبوت بالکل باطل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کیونکہ وہ خلافت کے بارے میں لکھتے ہیں نہ کہ نبوت کے بارے میں۔ یہ طریق استدلال بالکل غلط ہے کہ بحث تو ہو نبوت کی اور سند پیش کی جائے خلافت کی۔ چونکہ مرزا صاحب خلافت کے مدعی انگریزوں سے ڈر کر نہیں تھے اس لئے آپ کا استدلال بالکل غلط ہوا۔ مولوی اسمٰعیل نے کہاں لکھا ہے کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے۔

۲.....مولوی اسمٰعیل صاحب تو خلیفہ راشد کی شرط لگاتے ہیں کہ وہ خلیفہ جو رسول اللہ ﷺ کے قدم بقدم چلے وہ بمنزلہ فرزند رسول ہے۔ اب کوئی صاحب ہوش مان سکتا ہے کہ تیرہ سو (۱۳۰۰) برس تک تو کوئی خلیفہ راشد نہیں ہوا اور تیرہ سو (۱۳۰۰) برس تک رسول اللہ ﷺ بھی بغیر فرزند رہے اور اسلام بھی بغیر خلافت و خلیفہ یونہی ترقی کرتا رہا اور تخت خلافت بغیر خلیفہ چلا آیا۔ **نعوذ باللّٰہ من ھفوات الجاھلین.**

۳.....اگر خلیفہ آج تک کوئی نہیں ہوا اور نہ فرزند رسول آج تک کوئی ہوا تو پھر اسلام دنیا پر کس طرح پھیلا؟ اور شریعت اور دین کس طرح قائم رہا؟ اور بقول آپ کے بڑا بیٹا تخت خلافت پر بیٹھنا چاہیے تھا اور بڑا بیٹا آپ کے نزدیک مرزا صاحب ہے جو کار رسول اللہ ﷺ کے وقت اور ان کی وصال کے وقت وجود ہی نہ تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلافت کی مسند پر قدم رکھا تو گویا انہوں نے مرزا صاحب کا حق چھینا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی جو کہ بڑے عادل تھے انہوں نے بھی مرزا صاحب کا، جو نبی تھے اور نبی کا جانشین بھی نبی ہونا چاہیے تھا، حق چھینا اور ایسا ہی دیگر خلفاء نے حتیٰ کہ نوبت حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ تک پہنچی اور وہ بھی معاذ اللہ غلطی پر تھے کہ مرزا صاحب کے حق کو نہ جانا اور خود مدعی خلافت بنے اور یزید سے بیعت خلافت نہ کی۔ مگر بڑا ظلم خدا نے کیا کہ مرزا صاحب کا حق یزید کو دے دیا۔ اللہ اکبر! یہ سچ ہے جو امام وقت کو نہیں پہچانتا اور جھوٹے سچے میں تمیز نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتا اور اس کی بیعت کر لیتا ہے جہالت کی موت مرتا ہے۔ کیا یہ کم جہالت ہے کہ ولی عہد تو تیرہ سو (۱۳۰۰) برس پیچھے پیدا ہوا اور اس کی خلافت تیرہ سو (۱۳۰۰) برس اس کے پہلے سربراہ خلافت کرتے آئے ہوں۔ مگر وہ جنہوں نے جانیں قربان کیں، جنگوں میں رسول اللہ ﷺ کے شریک رہے، مال و جان قربان کئے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مصیبتوں میں رات دن رہے، وہ تو ولی عہد نہ ہوئے اور نہ وہ رسول اللہ ﷺ کے فرزند کہلا کر نبی ہوئے بلکہ **لانبی بعدی** اور خاتم النبیین مانتے رہے۔ مگر ۱۳ سو برس کے بعد ایک رقیق القلب نہایت ڈرنے والا جس کو اگر خواب میں بھی تلوار نظر آتی تو سب دعووں سے ڈر کر دست بردار ہو جاتا۔ گھر کے کواڑ بند کر کے اندر سے تیر و تفنگ چلانیوالا بھی خلیفہ ہونے کا مدعی ہے۔

ہم یہ ادب سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ اسلام اور تمام اسلاف کی ہتک نہیں کہ ان کی خلافت ایسی ایسی تاویلات کے جنگوں سے قائم ہوئی تھی جیسا کہ مرزا صاحب نے جنگ مقدس کر کے شکست کھا کر اس کا نام فتح رکھ کر خلافت قائم کی ہے اور جتنے اسلامی جنگ اور فتوحات ہیں سب ایسے ہی تھے جن کے ذریعہ سے مرزا صاحب نے اپنی خلافت قائم کی ہے۔

افسوس! میر صاحب نے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کی سند پیش کر کے مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت کا تنزل خلافت پر کر کے ان کی نبوت کو ملیا میٹ کر دیا۔ کیونکہ خلیفہ تو ہمیشہ ہوتے آئے اور اب بھی ہیں مگر وہ نہ تو مدعی فرزند رسول ہوئے اور نہ ہی مدعی نبوت ہوئے۔ ہاں کذابون نبوت کے مدعی ہوتے رہے اور خلافت اسلامی ان کو پائے مال کرتی رہی مرزا صاحب کی صداقت بھی فوراً نکل آتی 'اگر کسی اسلامی خلافت کے ماتحت ہو کر دعویٰ کرتے۔ انگریزوں کا آزادی کا زمانہ تھا جو کوئی چاہے دعویٰ کرے کون پوچھتا ہے۔ اگر ولی عہد رسول تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ کی خلافت کا دعویٰ ان لوگوں میں کرتے جنہوں نے ان کی مسند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

خلافت چھینی ہوئی ہے۔ مگر وہاں تو مردان میدان کا کام تھا، نہ کہ بہت باتوں کے تیر وتفنگ سے فتح یاب ہونے والوں کا۔ اب میر صاحب فرمائیں کہ اب بھی مرزا صاحب کو ولی عہد خلافت مانتے ہیں اور یہی دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے تیرہ سو (۱۳۰۰) سال کے بعد خلافت کا مدعی آیا اور زبانی جمع خرچ کر کے بغیر حاصل کئے اپنی خلافت کے دنیا سے چل دیا۔ اور کیا میر صاحب ایسے فرزند کو لائق فرزند کہیں گے کہ باپ کی خلافت کو غیروں کے ہاتھ میں دیکھے اور صبر وشکر کر کے باتوں باتوں میں خلیفہ بن کر دل خوش کرے یا اس جاٹ کی طرح جو گھر جا کر کہنے لگا کہ ریل کیا ہے، پیٹ میں پانی ڈال لیا اور ہاتھ پر آگ لے کر چیخ مار کر دوڑنا شروع کر دیا پس ریل ہوگئی۔ ایسا ہی مرزا صاحب نے خلافت کو ایک جاٹ والی ریل سمجھ لیا کہ چلو خلافت گیا ہے۔ سو دو سو مرید ارد گرد بیٹھ گئے اور کچے خوشامدیوں نے چاروں طرف سے جری اللہ وخلیفۃ اللہ پکارنا شروع کر دیا۔ پس مرزا صاحب نے بھی اپنے آپ کو خلیفہ سمجھا۔ مولانا روم کے شعر میں ہم تھوڑا تصرف کر کے لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کے مناسب حال ہے ؎

کار شاہان بر قیاس خود مگیر　　گرچہ باشد در نوشتن شیر شیر

ہم نے 'پاکان' کی جگہ 'شاہان' لکھا ہے۔ خلافت بادشاہت کا نام ہے اگر مرزا صاحب فرزند رسول ہو کر ولی عہد خلافت ہوتے تو شیروں کی طرح میدان میں آتے مگر چونکہ وہ قادیان کے خم میں بند رہے۔ اس واسطے شیر یعنی خلیفہ نہ تھے بلکہ شیر یعنی دودھ تھے۔ اب تو واقعات نے بتا دیا ہے کہ مرزا صاحب کا ایک دعویٰ بھی درست نہیں۔ خود ان کے معیار سے ثابت ہوگیا۔ دیکھو اخبار بدر مورخہ ۱۹ر جولائی ۱۹۰۶ء طالب حق کیلئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کیلئے میں اس میدان میں کھڑا ہوا ہوں یہ ہے کہ میں عیسیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

پرستی کے ستون کو توڑوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتے۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود و مہدی موعود کو کرنا چاہیے تھا تو پھر سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ والسلام۔ غلام احمد

ناظرین! اب مرزائی صاحبان بتائیں کہ مرزا صاحب فوت بھی ہو گئے اور ان سے کوئی کام بھی مسیح موعود کا ظہور میں نہ آیا۔ عیسیٰ پرستوں کا عروج دن بدن زیادہ ہے اور اسلام کا تنزل ہو رہا ہے۔ اب مرزا صاحب کے اپنے معیار سے تو وہ مسیح موعود نہ رہے۔ باقی رہا ان کا خلیفہ ہونا' سو اس کا جواب یہ ہے کہ شیر قالین شیر جنگل نہیں ہو سکتا۔ دعویٰ بغیر ثبوت کے کون مان سکتا ہے خلیفہ تو بن گئے مگر خلافت کا ثبوت پوچھو تو بغلیں جھانکنے لگ جاتے ہیں کہ قادیانی خلافت کا ملک کہاں ہے یا شطرنج کا بادشاہ اور دیگر اراکین ہیں کہ قادیانی بستہ میں بند ہیں کسی کو نظر نہیں آتے۔

۴.....امام اگر بمنزلہ فرزند رسول ہے تو جتنے امام گذرے ہیں سب فرزند رسول ﷺ ہوئے اور امام کی علامت یہ ہے کہ وہ تابع شریعت محمد ﷺ ہو۔ مرزا صاحب تابع شریعت محمدی نہیں رہے خود مدعی نبوت ہو کر مسلمان متبعین کی فہرست سے نکل گئے اور امام نہ رہے۔ جو شخص احکام شریعت کو منسوخ کرے جیسا کہ مرزا صاحب 'تحفہ قیصریہ' میں لکھتے ہیں کہ وہ عیب و غلطیاں مسلمانوں میں ہیں۔ (۱) تلوار کا جہاد اپنے مذہب کا رکن سمجھتے ہیں۔ (۲) خونی مہدی و خونی مسیح کے منتظر ہیں۔ (۳) مسلمانوں کے جہاد کا عقیدہ مخلوق کے حق میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

بداندیش ہے۔ ہزارہا مسلمان میرے تابع ہوگئے اس خطرناک وحشیانہ عقائد کو چھوڑ کر۔ میرا گروہ ایک سچا خیرخواہ گورنمنٹ بن گیا ہے ہر ایک جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے۔

اب ناظرین انصاف سے کہیں کہ جو شخص اس طرح در پردہ اسلام کا دشمن ہو اور مسلمانوں کو خواہ وہ کسی ملک کے باشندے ہوں جب ان پر کوئی دشمن چڑھائی کرے تو مسلمانوں کو اس سے لڑنا قطعاً حرام ہے۔ وہ جو چاہے مسلمانوں سے سلوک کرے مکہ معظمہ کی بے حرمتی کرے، مدینہ منورہ کو مسمار کرے، بغداد شریف و بیت المقدس کو منہدم کرے، عورتوں کی عصمت بگاڑے، مسلمانوں کو لڑنا حرام ہے۔ ایسا شخص فرزند رسول ہے یا در پردہ عیسائی ہے۔

۵.....فرزند رشید وہ ہوتا ہے جو باپ کے قدم پر چلے۔ باپ تو فرماتا ہے کہ خدا نے مجھ کو تمام نبیوں پر فضیلت دی ہے کہ میرے واسطے جہاد فرض کیا ہے اور فرزند رشید تیرہ سو (۱۳۰۰) برس کے بعد اس حکم خدا کو کہ ﴿کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ﴾ منسوخ کرتا ہے اور تمام اہل اسلام کو جنہوں نے جہاد فی سبیل اللہ کیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو قطعی جنتی فرمایا اس کے فرزند ہونے کے مدعی نے ان کو 'خونی بداندیش' کا لقب دیا اب جس کے دماغ میں ذرہ بھی عقل انسانی ہے کہہ سکتا ہے کہ یہ ناخلف جو باپ کے برخلاف جاتا ہے اس کا وارث ہے اور اس کے تخت خلافت کا مستحق ہے؟ ہرگز نہیں۔

۶.....میر صاحب نے مولوی اسمٰعیل صاحب کی تحریر سے جو اخذ کیا ہے، بالکل بے محل اور ان کے دعویٰ کے برخلاف ہے کہ **امام وقت بمنزلہ فرزند رسول است وسائر اکابر واعاظم ملت بمنزلہ ملازمان وخدمتگاران اند پس تمام اکابر**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلطنت وارکان ملك را تعظیم شاهزاده والا که هر ضرور ست.....الخ

کیونکہ امام وقت جو کہ فرزند رسول ہے تیرہ سو (۱۳۰۰) سال کے بعد پیدا ہوا اور اس کے خدمتگار پہلے پیدا ہو کر مر بھی جائیں، یہ بالکل باطل اور محال ہے یا یہ ماننا پڑے گا کہ پہلے جس قدر امام وقت گذرے ہیں سب نبی تھے اور یا یہ کہ مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت جھوٹا ہے۔ کیونکہ مولوی اسمٰعیل صاحب کا صاف مطلب یہ ہے کہ امام وقت رسول اللہ ﷺ کا گدی نشین ہے اور دیگر تمام اہل اسلام بمعہ اراکین خلافت سب اس کے حکم کے تابع ہیں یعنی امام وقت شریعت کے مطابق حکم کرے گا اور خلیفہ وتمام اراکین خلافت اس کے حکم کی تعمیل کریں گے۔ اب واقعات پر نظر ڈال کر دیکھو کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امام وقت وخلیفہ وقت تھے۔ جب انہوں نے مسند خلافت خالی کی تو دوسرے صحابہ کرام نے قدم رکھا۔ اسی طرح تیرہ سو (۱۳۰۰) سال گذرے تب مرزا صاحب پیدا ہی نہ ہوئے تھے تو پھر وہ ارکان سلطنت وخلافت کس کی تعظیم وتکریم کرتے جس سے اس دلیل کا مرزا صاحب پر وارد کرنا بالکل باطل ہے۔

قولہ: پہلواری پر خزاں۔

جواب: ان بازاری باتوں طعن تشنیع لب وشتم کا جواب یہی ہے کہ عطائے شما، بہ بقائے شما پہلواری صاحب کے چاند پر اگر کوئی تھوکتا ہے تو اسی کے منہ پر پڑے گا۔ آپ نے صرف لغویات سے کتاب کو بھرنا تھا سو بھر دیا۔ شرعی نص تو کوئی نہیں صرف اپنی رائے میں جو آتا ہے لکھ مارتے ہیں، نہ اللہ کا ڈر ہے نہ رسول کی عزت ہے۔ سچ ہے جب رسول اللہ کر لیا محمدی کہلانے سے عار ہے تو پھر محمد ﷺ کی کلام کا مقابلہ کرنا کیا مشکل ہے۔ جب محمد ﷺ کے مقابلہ میں اپنے پیغمبر کو کھڑا کر دیا تو محمد ﷺ کی کلام کے سامنے اپنے ڈھکوسلے ضروری تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

مگر افسوس کہ میر صاحب اپنے مرشد و پیر و پیغمبر قادیانی کی تحریر کو بھی بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔ جن تحریروں میں وہ خود ختم نبوت کے قائل ہیں اور صرف ایک نامعقول دلیل تراش لی ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ بیشک خاتم النّبیین تھے اب کوئی نیا یا پرانا نبی نہیں آئے گا۔ مگر مرزا صاحب بلا دلیل نبی تھے اور میر صاحب کے تمام دلائل کا جواب تو ان کا نبی خود دے رہا ہے اور یہ بقول مدعی سست گواہ چست' وہ تو نبی ناقص وظلی نبوت کا مدعی ہے اور اس کے مرید اس کو محمد ﷺ کا بیٹا اور نبوت وخلافت کا وارث کہتے ہیں۔ **پیراں نمے پراند مریدان می پراند** کا ثبوت خود دے رہے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا کوئی پیر و مرشد نہیں اور نہ ان کا کوئی مذہب ہے۔ کاش مرزا صاحب کا کہنا ہی مانتے اور مرزا صاحب کو شاہزادہ و وارث خلافت سلطنت بعد محمد ﷺ قرار نہ دیتے۔ مگر نفسانیت اسی کا نام ہے۔

قولہ: خاتم النّبیین کے معنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ **قولوا انه خاتم النّبيين ولا تقولوا انه لا نبی بعده** یعنی ''آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین تو کہو لیکن یہ مت کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں''..... الخ

جواب: افسوس مرزائیوں کے مذہب میں جھوٹ بولنا اور دھوکہ دینا ثواب ہے کہ ان کو کلام خدا اور رسول میں تحریف کرتے ہوئے کچھ خوف خدا نہیں۔ اس حدیث کا تھوڑا حصہ نقل کر کے باقی حدیث جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر تھا چھوڑ دیا ہے۔ پس دیکھو تمام قول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (تکملہ مجمع البحار' ص ۸۵) میں ہے: **وفی حديث عيسٰى انه يقتل الخنزير ويكسر الصليب ويزيد فی الحلال ای يزيد فی الحلال نفسه بان يتزوج ويولد له وكان لم يتزوج قبل رفعه الى السمآء فزاد بعد الهبوط فی الحلال فحينئذ يومن كل احد من اهل الكتٰب**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

متیقن بانه بشره وقال عائشة قولوا انه خاتم الانبیاء ولا تقولوا انه لانبی بعده لانه اراد لانبی ینسخ شرعه اس میں چند ضروری باتیں بیان کرنے کے قابل ہیں۔

۱.....اول مصنف ''مجمع البحار'' کا اس قول کو نقل کرنا یا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب کرنا اس واسطے ہمارے لئے سند نہیں ہوسکتا کہ انہوں نے اس قول کا کوئی حوالہ نہیں دیا اور نہ اس کے راویوں کا پتہ اور نہ کسی کتاب کا حوالہ دیا ہے۔ اس لئے کسی شخص کے نزدیک یہ قابل اعتبار نہیں ہوسکتا۔

۲.....مصنف نے اس کتاب میں کلمہ یزید کے معنی اور تفسیر بیان کرنے کے متعلق اس قول کو نقل کیا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (نہ کہ کوئی ان کا مثیل) قیامت سے پہلے دنیا میں نازل ہونگے اور آکر خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑیں گے اور حلال میں زیادتی کریں گے یعنی آسمان پر جانے سے پہلے چونکہ انہوں نے بیوی نہیں کی اس لئے دوبارہ آسمان سے اتر کر بیوی کریں گے ان کے بال بچے پیدا ہونگے۔ اور اس زمانہ کے تمام اہل کتاب ان پر ایمان لائیں گے اور اس بات پر یقین کریں گے کہ وہ ایک بشر ہیں۔ (خدا نہیں ہیں جیسا کہ نصاریٰ سمجھتے رہے ہیں)

اس پر یہ شبہ پیدا ہوتا تھا کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کا اس حدیث صحیح اور دیگر احادیث صحاح سے تشریف لانا ثابت تو حدیث **لانبی بعدی** کے کیا معنی ہیں؟ حالانکہ یہ حدیث بھی صحیح ہے۔ اس شبہ کو دور کرنے کیلئے مصنف نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول نقل کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا محمد ﷺ کے بعد آنا خاتم النبیین اور **لا نبی بعدی** کے معارض نہیں' کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام محمد ﷺ کے بعد پیدا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں ہوئے بلکہ پہلے پیدا ہوئے ہیں اور جب وہ دوبارہ نزول فرمائیں گے تو وہ نبی تو ضرور ہونگے مگر حضور علیہ السلام ہی کی شریعت پر عمل کریں گے ان کے پاس ان کی اپنی شریعت نہیں ہوگی جو حضور علیہ السلام کی شریعت کے معارض یا ناسخ ہو۔'' پس یہی اس کا مطلب ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

۳..... اگر یہ قول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مصنف 'مجمع البحار' کے لکھنے پر قابل سند ہے تو ان الفاظ کا جو مرزائی مطلب بیان کرتے ہیں وہ کیونکر درست ہوسکتا ہے؟ جبکہ مصنف خود اسی کتاب کے صفحہ ۳۲۹ پر ایک صحابی کا قول روایت کرتا ہے **فنظرت الی خاتم النبوة ای شیء یدل علی انه لا نبی بعده.** پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۲ میں لکھا ہے **فبعث اللّٰه عیسیٰ** علیہ السلام **ای ینزله من السماء حاکما بشرعنا.** پھر اسی تکملہ کے صفحہ ۱۷۹ پر لکھا ہے **الذی فی زمن عیسیٰ** علیہ السلام **ویصلی معه ویقتلان الدجال و یفتح القسطنطنیة** جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ختم نبوت کی دلیل **لا نبی بعدی** ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مبعوث ہونے سے مراد ان کا آسمان سے نازل ہونا ہے جو اتر کر ہماری شریعت کے مطابق فیصلہ دیں گے۔ اور مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام دونوں مل کر نماز پڑھیں گے اور دونوں ملکر دجال کو قتل کریں گے اور قسطنطنیہ کو جو اس سے پہلے کافروں کے قبضہ میں ہوگا، فتح کریں گے۔

پس یہ معنی کرنا کہ وہی عیسیٰ علیہ السلام نازل نہیں ہونگے بلکہ ایک مثیل عیسیٰ ہوگا جو نبی بھی ہوگا' بالکل غلط اور خلاف مجمع البحار کے ہے۔

۴..... قطع نظر اور روایات کے اگر اسی پر اکتفا کیا جائے کہ جس کے ضمن میں مصنف 'مجمع البحار' نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول بیان کیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ اس قول کو تو صحیح سمجھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

جائے اور اس کے پہلے حصہ کو چھوڑ دیا جائے' کہ جس میں صاف الفاظ سے **وکان لم یتزوج قبل رفعه الی السماء فزاد بعد الهبوط فی الحلال** موجود ہے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے آپ نے شادی نہیں کی تھی پس جب دوبارہ اتریں گے تو بیوی کریں گے ان کے بال بچے پیدا ہونگے۔ کیا **لا تقربوا الصلوٰة** پر عمل کرنا اور **انتم سکاریٰ** کو چھوڑ دینا کسی اور چیز کا نام ہے (العیاذ باللہ)۔ یہ محض مغالطہ اور دھوکہ ہے۔ نہ اس کا مطلب مصنف مجمع البحار کے نزدیک اور نہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک اور نہ کسی صاحب علم کے نزدیک یہ ہوسکتا ہے کہ خاتم النبیین کے بعد کوئی اور شخص نبی ہوسکتا ہے۔ یہ محض مرزائیوں کی خانہ ساز تاویل ہے جس سے وہ لوگوں کو دھوکہ اور مغالطہ میں ڈال کر مرزا صاحب کو نبی و رسول بنانا چاہتے ہیں۔

۵..... مصنف 'مجمع البحار' خود یہی رونا روتا ہے کہ لوگوں نے دین کو کھیل بنا رکھا ہے۔ خاتم النبیین کے بعد بعض آدمیوں کو نبی مان لیتے ہیں۔ چنانچہ اس قول کے آگے چل کر وہ خود ہی لکھتے ہیں **الی ان قال وبعض انبیاء هم جعلوا شخصا من سنده عیسیٰ علیہ السلام فهل هذا الا لعب الشیطان** یعنی اس زمانہ میں نبی بنانے والے لوگوں نے ایک شخص کو جو سندھ کا رہنے والا ہے عیسیٰ بنا رکھا ہے۔ یہ شیطانی کھیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسے فتنوں سے محفوظ رکھے۔

یہ بالکل غلط ہے اور صریح دھوکہ دینا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ مطلب تھا کہ خاتم النبیین کا مطلب اور تفسیر انہوں نے نص قرآنی و آنحضرت ﷺ کے برخلاف کی اور امکان و بعثت کسی اور نبی کے قائل تھیں۔ ان کا یہ مطلب ہے کہ نیا نبی تو بالکل محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد نہ ہوگا مگر نبی اللہ جو عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کا بیٹا ہے وہ اس کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعد آئے گا۔ پہلے جملہ سے صاف ظاہر ہے کہ محمد ﷺ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی خاتم النبیین ہی یقین کرتی تھیں مگر چونکہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہوا تھا کہ آخر زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام بیٹا مریم کا نبی اللہ جس کے اور محمد ﷺ کے درمیان کوئی نبی نہیں قتل دجال کے واسطے آسمان سے اتریں گے کیونکہ وہ مرے نہیں وہ زندہ اسی واسطے ہیں کہ بعد نزول میری امت میں سے ہو کر قتل دجال کر کے میرے دین کی اشاعت کریں گے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام وغیرہم کا یہی مذہب تھا کہ **ان عیسیٰ علیہ السلام لم یمت وانه راجع علیکم قبل یوم القیمة** یعنی ''عیسیٰ نہیں مرے اور تمہاری طرف واپس آنے والے ہیں دن قیامت سے پہلے۔'' اب یہاں سوال یہ ہو سکتا ہے کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کی خبر آنحضرت ﷺ نے دی تھی؟ جس کے جواب میں ہم وہ حدیث نقل کرتے ہیں جس سے مرزائیوں کا تمام طلسم ٹوٹ جاتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جو بہتان باندھتے ہیں کہ وہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی جدید نبی کی بعثت کے قائل تھیں یا ان کا مذہب تھا کہ خاتم النبیین کے بعد ظلی و ناقص نبی آئینگے وہ غلط ثابت ہو۔ **عن عائشة قالت قلت یارسول اللہ ﷺ انی اری اعیش بعدکم فتاذن ادفن الی جنبک فقال وانی لی بذالک الموضع مافیه الا موضع قبری وقبر ابی بکر وعمر وعیسیٰ علیہ السلام ابن مریم** ترجمہ: فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت مبارک میں عرض کی کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں آپ کے بعد زندہ رہونگی اگر اجازت ہو تو میں آپ کے پاس مدفون ہوں۔ فرمایا آنحضرت ﷺ نے، میرے پاس تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عیسیٰ علیہ السلام بیٹے مریم کی قبر کے سوا اور جگہ نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ناظرین! اب تو آپ کو مرزائیوں کی ابلہ فریبی معلوم ہوگئی کہ

اول: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان باندھا کہ وہ خاتم النبیین کے بعد جدید نبی کا مبعوث ہونا یقین کرتی تھیں حالانکہ ان کا مطلب عیسیٰ علیہ السلام بیٹے مریم سے تھا۔ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہاں فرمایا ہے کہ جدید نبی امت محمدی میں سے مدعی نبوت ہوکر سچا ہوگا؟ اگر ایسا ہوتا تو سب سے پہلے دعویٰ نبوت مسلمانوں میں سے مسیلمہ کذاب واسود عنسی نے کیا اور ان کو ترقی بھی اس قدر جلدی ہوئی کہ مرزا صاحب کو ہرگز نہیں ہوئی اور ان کے پیرو ان پر جان ومال فدا کرتے تھے اور جنگ کرتے تھے اور عزیز جانیں ان پر قربان کرتے تھے۔ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ خیال ہوتا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوسکتا ہے تو پھر مسیلمہ کذاب کو نبی کیوں نہ مانا حالانکہ اسوقت آنحضرت ﷺ کی وفات سے عہدہ نبوت بھی خالی تھا اور بقول میر صاحب محمد رسول اللہ ﷺ کی وصال سے عہدہ نبوت بھی خالی تھا۔ اور بقول میر صاحب محمد رسول اللہ ﷺ کا بڑا بیٹا اور ولی عہد تھا مگر چونکہ کسی نے صحابہ کرام میں کاذب مدعی نبوت کو نہ مانا اور ان کا قلع قمع کیا۔ جس سے صاف صاف ثابت ہوگیا کہ سب صحابہ کرام وحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہما کا مذہب یہی تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی جدید نبی نہیں۔ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم نبی اللہ ناصری جس کی خبر مخبر صادق محمد رسول اللہ ﷺ نے دی ہے وہی نبی اللہ نزول فرمائے گا۔ اس کے سوا جو کوئی نبوت کا دعویٰ کرے، کاذب ہے اور یہی مذہب اسلاف مسلمانوں کا تیرہ سو (۱۳۰۰) برس تک چلا آیا ہے جیسا کہ پہلے ہم نے لکھ دیا ہے یہ بالکل غلط ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ مذہب تھا کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی جدید نبی ہوسکتا ہے۔ اگر کوئی جدید نبی آنا ہوتا تو آنحضرت ﷺ یہ کیوں فرماتے کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

پہلی امتوں میں ادب سکھانے والے غیر تشریعی نبی آیا کرتے تھے مگر چونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اس لئے میرے امراء و قاضی اس کام کو سرانجام دیں گے۔

دوم: علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل سے تو صاف صاف فرمادیا کہ میرے بعد کسی قسم کا نبی نہ ہوگا۔ بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے برخلاف فرمائیں اور ان کا فرمانا قرآن وحدیث کے برخلاف کیونکر ہوسکتا ہے۔ پس مرزائیوں کا ڈھکوسلہ غلط ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مذہب یہ تھا کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی جدید نبی مبعوث ہوسکتا ہے قول کا آدھا حصہ نقل کر کے دھوکا دیا ہے۔

قولہ: خاتم اول اور تاخیر زمانی۔ خلاصہ اس تحریر کا یہ ہے کہ تاخیر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں ہے پھر مقام مدح میں **ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین** فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے؟

جواب: ا..... حدیث شریف میں ہے **عن جبیر بن مطعم قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لی خمسۃ اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحواللّٰہ الکفر بہ وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی وقد سماہ اللّٰہ رؤفا رحیما** ترجمہ: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں۔ محمد ﷺ، احمد ﷺ، ماحی ﷺ، کفر مٹانیوالا، حاشر ﷺ، عاقب ﷺ۔ (جس کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا)۔ اب کوئی مسلمان کسی شخص کے ڈھکوسلے رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ میں کیسے مان سکتا ہے۔ دوسری حدیث **عن أبی موسٰی قال کان النّبی یسمّی لنا نفسہ أسمآء فقال انا محمد انا أحمد انا المقفی وانا الماحی ونبی التوبۃ ونبی الرحمۃ المقفی ھوالمولٰی**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

الذاهب یعنی اٰخر الانبیاء المتبع فلا نبی بعدہ ترجمہ: ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ اپنے کئی ایک نام ہمارے سامنے ذکر فرمایا کرتے ۔ محمد ﷺ، احمد ﷺ، مقفی یعنی آخرالانبیاء، ماحی نبی التوبہ، نبی الرحمۃ ﷺ ۔ جب رسول اللہ ﷺ نے خود اس امر کا فیصلہ کر دیا ہے اب اس کا تدافع عقلی ڈھکوسلوں سے کرنا اور اپنی قیاسی بے سند دلیلیں دینا ایک مسلمان کا کام نہیں اور دوسرے مسلمان ان کی کچھ وقعت نہیں رکھتے ۔ کوئی شرعی سند امکان نبوت پر ہے تو بتاؤ فضول باتوں سے کیا فائدہ ۔ جب رسول اللہ ﷺ باعث فضیلت فرماتے ہیں کہ **لانبی بعدی** تو پھر آپ کی اور مرزا صاحب کی کون سنتا ہے ۔ مگر افسوس آپ تو مدعی قرآن سے امکان نبوت ثابت کرنے کے تھے لیکن من گھڑت باتیں پیش کر رہے ہیں ۔ کیا اسی کا نام اتقا ہے ۔ ان حدیثوں نے تو مرزا صاحب کے اس دعوی کی بھی تردید کر دی کہ میرا نام احمد ہے رسول اللہ ﷺ صرف محمد ہی تھے اب کوئی حدیث یا آیت آپ کے پاس ہے تو لاؤ اور دھوکہ دہی سے باز آؤ آخر مرنا ہے ۔ یہ بات دل میں خوب بٹھا رکھو کہ آپ کی کوئی دلیل بغیر سند شرعی ہرگز کوئی مسلمان جو محمد ﷺ کو سچا رسول یقین کرتا ہے، نہ مانے گا کیونکہ رسول کے مقابلہ پر اگر لاکھوں کروڑوں جاہل اور بے دین ملکر شور مچائیں اور ایک ہی آواز نکالیں تب بھی رسول اللہ ﷺ کی بات کو ترجیح ہوگی اور مسلمان ایسے عقلی ڈھکوسلوں کی کچھ بھی قدر نہ کریں گے مگر ایمان شرط ہے ایمان چھوڑ کر جو کوئی کچھ چاہے مان لے ۔ اس کا علاج تو اسلامی خلافت میں ہی ہو سکتا ہے ۔ کیسا غضب ہے کہ خدا اور رسول تو فرمائیں کہ خاتم النبیین فخر ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی خصوصیت دوسرے نبیوں پر بتائی کہ مجھ کو خدا نے خاتم الانبیاء کیا ۔ مگر آپ اس کو ہتک جانتے ہیں یہ ایسی ہی لغویات ہے کہ کوئی کہے کہ مرزا غلام احمد کی ہتک ہے کہ ان کو مسیح موعود مانا جائے کیونکہ بغیر باپ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہونا کچھ فخر کی بات نہیں اور مسیح بغیر باپ کے پیدا ہوا تھا۔ حالانکہ مرزا صاحب مسیح موعود ہونا اپنا فخر جانتے ہیں۔ محمد ﷺ تو اپنا فخر خاتم النبیین ہونا فرماتے ہیں مگر مرزا صاحب اور ان کے مرید رسول اللہ ﷺ کی تردید کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن درست نہیں سمجھا جب خدا کامل الصفات متکلم سمجھا نیوالا اور افضل البشر محمد ﷺ سمجھنے والے تو خاتم النبیین کے معنی (نعوذ باللہ) غلط سمجھے اور تیرہ سو (۱۳۰۰) برس تک تمام مفسرین وصحابہ کرام ومجتہدین وائمہ اربعہ تیئیس (۲۳) کروڑ مسلمان تمام دنیا کے جس میں اہل زبان بھی شامل ہیں وہ سب کے سب غلط سمجھے مگر ایک پنجابی ہندوستانی جو کسی اسلامی ملک کا سند یافتہ نہیں وہ صحیح سمجھے۔ یہ ڈھکوسلہ تو کوئی مخبوط الحواس ہی مان سکتا ہے کہ آیت خاتم النبیین جس رسول پر نازل ہوئی وہ تو نہیں سمجھا اور نہ خدا ان کو سمجھا سکا۔ کیا اس میں خدا کی ہتک نہیں کہ وہ صحیح کلام مطابق مفہوم کے محمد ﷺ سے نہ کرسکا اور کیا اس میں محمد ﷺ کی ہتک نہیں ہے کہ جامع صفات انسان ہوکر خاتم النبیین کے معنی نہ سمجھے اور "**لا نبی بعدی**" کہتے رہے اور اپنا نام عاقب بتایا یعنی سب کے پیچھے آنیوالا اور کیا اس میں مرزا صاحب کو محمد ﷺ پر شرف نہیں ہے اگر ہے اور ضرور ہے تو پھر یہ کیوں کفر نہیں کہ ایک امتی کو رسول اللہ ﷺ پر شرف دیا جائے۔ تقدم وتاخر حسب موقعہ وحسب شان ممدوح ہوتا ہے نہ یہ کلیہ ہے کہ جو چیز یا وجود آخر آئے فضیلت رکھتا ہے اور نہ یہ کلیہ ہے کہ جو وجود مقدم آئے وہی فضیلت رکھتا ہے جب واقعات بتا رہے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے تقدم وتاخر میں تاخر باعث فضیلت ہے کیونکہ مشاہدہ سب دلیلوں اور ثبوتوں سے بہتر ہے۔ جب واقعات بتا رہے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سب سے اول ہیں اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام یکے بعد دیگرے تشریف لائے مگر محمد ﷺ سب کے بعد تشریف لائے اگر آپ کا بلا دلیل منطق مان لیں کہ تاخر زمانی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

باعث فضیلت نہیں تو پھر تمام انبیاء علیہم السلام محمد رسول اللہ ﷺ سے بسبب تقدم زمانی کے افضل ہونگے۔ حالانکہ یہ بالبداہت وبالاجماع ہر ایک مسلمان کا اعتقاد وایمان ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ افضل الانبیاء ہیں۔ پس آپ کی یہ دلیل باطل ہے کہ تاخر زمانی باعث فضیلت نہیں۔ کیونکہ جب نظیر موجود ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ افضل الانبیاء آخر تشریف لائے اور وہ افضل ہیں تو ضرور ہوا کہ تاخر زمانی باعث فضیلت ہو کیونکہ ہمارے پیغمبر سب انبیاء کے بعد تشریف لائے اور اپنی تشریف آوری سے اس زمانہ تاخر کو قدوم میمنت لزوم سے فضیلت دی جیسا کہ تمام ملکوں میں سے 'ملک عرب' کو شرف بخشا مگر یہ تو ایمان کے نور کی روشنی سے نظر آتا ہے۔ جس شخص کا ایمان ہی مکدر ہے۔ اس کو رسول اللہ ﷺ کی شان کیا نظر آتی ہے۔ ہمارا تو اعتقاد ہے کہ حضور محمد ﷺ کی تشریف آوری اور قدوم کی برکات سے زمانہ کو شرف حاصل ہوا، ملک کو شرف حاصل ہوا، اس زمین کو شرف حاصل ہوا جہاں آپ رونق افروز ہوئے، وہیں برکات نزول رحمت ہوا۔ یہ آپ نے کہاں سے نکال لیا کہ محمد ﷺ کو شرف کسی زمانہ میں پیدا ہونے یا ملک کے پیدا ہونے میں ہوسکتا ہے۔ فضیلت وشرف تو حضرت کی ذات کے ساتھ تھا جیسا کہ کلیہ قاعدہ ہے کہ صفت اپنے موصوف کے ساتھ ہوتی ہے۔ پس محمد ﷺ کے شرف سے دوسرے مشرف ہوئے نہ کہ محمد ﷺ کے شرف کا باعث کوئی زمانہ یا ملک ہوسکتا تھا۔ لہٰذا آپ کا یہ فرمانا بالکل غلط ہے کہ خاتم النبیین ہونا کوئی بالذات فضیلت نہیں افضلیت اس واسطے ہے کہ جو نبی کے بعد آتا ہے وہ پہلے نبی کے احکام وشریعت کا ناسخ ہوتا ہے اور ناسخ منسوخ سے افضل ہوتا ہے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ جس نبی کی شریعت واحکام اکمل واتم ہوں گے وہ نبی بھی افضل ہوگا۔ مگر جب ہم بدقسمتی سے یہ مان لیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی آئے گا تو ضرور یہ بھی مانیں گے کہ محمد ﷺ کے بعد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

آنے والا محمد ﷺ سے کوئی افضل احکام واکمل شریعت لائے گا اور جب وہ افضل احکام لائے گا تو ضرور اسکو شرف محمد ﷺ پر ہوگا جیسا کہ محمد ﷺ کو دیگر انبیاء پر ہوا تھا، یہ بالکل لغو ہے کہ کوئی جدید شریعت واحکام نہ لائے گا۔ اگر کوئی جدید شریعت واحکام نہ لائے گا تو پھر اس کا آنا فضول و بے فائدہ ہے۔ اور (معاذ اللہ) خدا کی طرف کسی عبث وفضول کام کا منسوب کرنا کفر ہے اور اگر جدید شریعت واحکام لائے گا تو ﴿اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ﴾ باطل ہوگا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھو کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد غلام احمد آیا اور محمد ﷺ کی شریعت کامل ہے اسی کا تابعدار آیا اور نئی چیز کوئی نہیں لایا تو اس کا آنا فضول ہے۔ جب غلام احمد کی نبوت مان کر بھی ہم کو وہی کرنا ہے جو تیرہ سو (۱۳۰۰) برس سے کر رہے ہیں تو میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ غلام احمد کو نبی ماننا بالکل فضول ہے۔ کیونکہ وہ کچھ ہم کو دیتا بھی نہیں اور کچھ جدید خدا کی طرف سے لایا بھی نہیں تو آپ لوگ غور سے سوچیں کہ نبی پیغمبر جس کی تعریف خدا کی طرف سے خبر اور پیغام لانیوالا ہے اور مرزا صاحب کوئی پیغام وکتاب خدا کی طرف سے نہیں لائے اور ہمارے واسطے محمد ﷺ کا ہی ہدایت نامہ دستور العمل یعنی قرآن شریف کافی ہے تو پھر غلام احمد کی نبوت ورسالت فضول ہے اور پھر ہمارے پاس محمد ﷺ کی نظیر موجود ہے کہ آپ تشریف لائے اور سابقہ احکام منسوخ ہوئے اور دین محمدی ﷺ پر سب کو چلایا اور تمام اہل کتاب کو اپنی پیروی کا حکم دیا بلکہ یہاں تک فرمایا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتا تو میری پیروی کرتا۔ میں نے اس تعلیم توریت وانجیل کو جدید قالب میں ڈھال کر پبلک کو پیش کیا اور ایسا اکمل واتم قانون سیاسی وتمدنی واخلاقی اپنے ساتھ لایا کہ اس سے بہتر اب ہو نہیں سکتا تو پھر جو اس کے بعد دعویٰ کرتا ہے کہ میں بھی نبی ہوں' کاذب ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے یوں بھی فرمایا ہے کہ **لانبی بعدی** اور تمام اسلاف بھی یہی کہتے چلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

آئے کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا تو پس جدید نبی کے آنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

خیر ہم بھی ایک منٹ کیلئے مان کر پوچھتے ہیں کہ مدعی نبوت کیا لایا؟ تو اس کا جواب ملتا ہے کہ لایا کچھ نہیں مگر ہے نبی۔ یہ کیسی لغوبات ہے کہ ہے تو لانے والا مگر لایا کچھ نہیں۔ پنجابی مثل مشہور ہے ؎

ع سخی سرور لاکھوں کا داتا ہے مگر دیتا کوڑی نہیں

۲.....سنت اللہ یہی چلی آئی ہے کہ ہر ایک زمانہ کے مطابق عام خلائق کی عقول کے مطابق خدا تعالیٰ علیم وحکیم نبی ورسول بھیجتا رہا ہے۔ ایسا ہی سنت اللہ کے مطابق اس زمانہ میں جب علوم جدید کا زور ہے اور ہر ایک کے منہ پر سائنس اور فلسفہ کا لفظ ہے اور کوئی متنفس بغیر عقلی وفلسفی دلیل کے کسی کی بات نہیں مانتا اور فلسفہ الٰہی بالکل مفقود ہے۔ اس زمانہ میں تو ایک بڑا عالم علم فلسفہ وسائنس کا آنا چاہیے تھا جو اپنے لدنی فلسفہ اور سائنس سے سب کو تابع بنالیتا' نہ کہ ایک پرانا دقیانوسی خیالات کا آدمی جس کو یہ بھی خبر نہیں کہ اجتماع نقیضین جائز نہیں کبھی فلسفی کا پیرو ہوکر سرسید کے آگے سر تسلیم خم کرکے کہتا ہے کہ محال عقلی اس فلسفی زمانہ میں جائز نہیں۔ اور پھر خود ہی لکھتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی خاطر شق القمر ہوا اور ابراہیم علیہ السلام کی خاطر آگ سرد ہوگئی اور قانون قدرت ٹوٹا کبھی تو تخت رب العلمین پر ہنسی اڑائے اور کبھی قبر میں مُردوں کا زندہ ہوکر حشر بالا جساد کا قائل ہو۔ اور وہ وہ مسائل جن کو اہل اسلام نے تیرہ سو (۱۳۰۰) برس میں مٹایا تھا از سر نو زندہ کرے۔ خود خدا کا بیٹا بنے اور خدا کے پانی سے اپنا ہونا بتائے جو کہ قرآن کے ﴿لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ﴾ نے تیرہ سو (۱۳۰۰) برس کی کوشش سے مٹایا تھا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب مقتول کرکے کفارہ کا موید ہو اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلمانوں کو گمراہ کرے۔ کوئی مرزائی بتا سکتا ہے کہ آگے بھی کوئی نظیر ہے کہ کوئی نبی ایسا ہو جو دو ہزار برس کی گذری ہوئی تعلیم کو تازہ کر گیا ہو۔

پس ثابت ہوا کہ دعویٰ نبوت مرزا صاحب غلط ہے اور باعث کسر شان محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔ اور بیشک اس کا خاتم النبیین ہونا باعث افضلیت ہے۔ جب تک اس کی تعلیم اکمل ہے اور آئندہ نسلوں کے واسطے کافی متصور ہے تب تک کسی جدید نبی کا وجود بھی باطل ہے۔

قولہ: خاتم ثانی اور تاخر زمانی۔ یہاں قرآن مجید سے ہی دکھاتے ہیں کہ تاخر میں اور خاتمۃ الشی ء میں فی نفسہ کوئی فضیلت نہیں۔ قرآن مجید میں سورہ فاتحہ پہلے ہے اور والناس اخیر ہے مگر حدیث میں فاتحہ افضل ہے اور اول ایمان لانے والے افضل ہیں۔ ..... الخ

جواب: حسب موقعہ تقدم و تاخر باعث فضیلت ہوتا ہے، نہ تمام جگہ اور مواقع پر تقدم باعث فضیلت ہے اور نہ سب جگہ تاخر باعث فضیلت ہے بحث انبیاء علیہم السلام میں ہے نہ کہ قرآن کی سورتوں اور مسلمانوں کے ایمان تقدم تاخر میں۔ اگر ایمان پر جاؤ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ میرے زمانہ کے گذرنے کے بعد مجھ پر ایمان لائیں گے ان کا ایمان لانا افضل ہے بہ نسبت ان لوگوں کے جنہوں نے مجھ کو دیکھا ہے۔ دیکھو تفسیر عزیزی ص ۸۹ عرض کردند کہ یارسول اللہ ﷺ پس بفرمائید کہ ایمان کدام فرقہ افضل است فرمودہ کہ ایمان فرقہ کہ ہنوز در پشت پدر اند و بعد ازمن خواہند آمد و برمن ایمان خواہند آورد ..... الخ۔ اب تو تسلی ہوئی کہ ایمان کی رو سے جو رسول اللہ ﷺ پر آخر ایمان لائے اس کا ایمان افضل ہے۔

باقی سورہ فاتحہ کی بابت گذارش ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں افضلیت و ناقصیت ہرگز نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیونکہ خدا کا کلام تمام افضل ہے۔ ناقص کلام خدا کا کلام نہیں ہوسکتا۔ مجھ کو اس وقت ایک بزرگ صوفی کا قول یاد آیا ہے کہ ان کے پاس ایک شخص نے جا کر عرض کی کہ حضرت مجھ کو اسم اعظم بتادیں آپ نے فرمایا کہ تو ہم کو اسم ادنیٰ بتادے ہم تجھ کو اسم اعظم بتاتے ہیں تو وہ شخص شرمندہ ہو کر بولا کہ حضرت خدا کا کبھی ادنیٰ نام بھی ہوتا ہے۔

پس ہم بھی میر صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ کہ وہ کوئی خدا کا کلام ہم کو ادنیٰ بتا سکتے ہیں کہ ''سورۂ فاتحہ'' کو افضل کہتے ہیں۔ ہم سمجھاتے ہیں۔ سورۂ فاتحہ کی فضیلت فی نفسہ کلام خدا ہونے میں دوسرے کلام الٰہی پر نہیں ہے۔ اور ایسا خیال کرنا کہ خدا کے کلام میں فضل و نقص ہے، کفر ہے۔ صرف تلاوت کرنیوالے کے حق میں باعث فضیلت ہے جس کے یہ معنی کہ کلام ربانی تو سب برابر ہے اور احکام الٰہی بھی برابر ہیں مگر نماز کو فضیلت ہے کہ اسکی ہر ایک کو پڑھنے کی تحریص دی ہے اور کسی صورت میں معاف نہیں ہوسکتی اسی طرح سورہ فاتحہ کی فضیلت پڑھنے والے کے حق میں باعث فضیلت ہے، نہ کہ کلام ربانی ہونے میں افضل ہے اگر سورہ فاتحہ افضل ہے تو (نعوذ باللہ) دوسری کلام الٰہی ادنیٰ ہے ورنہ تقدم و تاخر زمانی ہے۔ افسوس جب مرزائیوں کے پاس کوئی شرعی دلیل نہیں ہوتی تو نص قرآنی کے مقابلہ میں عقلی ڈھکوسلے لگاتے ہیں جیسا کہ عیسائی عوام کو دھوکا دینے کے واسطے کہا کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام افضل ہے کیونکہ آسمان پر ہے اور انکو جواب بھی ویسا ہی دیا جاتا ہے کہ ترازو کا خالی پلہ اونچا ہوتا ہے پس ہم بھی جواب دینے کے لئے مجبور ہیں۔

قولہ: کیا تکمیل دین مانع نبوت ہے

جواب: بیشک تکمیل دین مانع نبوت ہے جیسا کہ ہم اوپر بدلائل قاطع ثابت کر آئے ہیں کہ جب دوسرا نبی آنا مانیں گے تو ضرور ہے کہ دین میں نقص مانیں کہ ہماری ضروریات کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

مطابق نہیں آپ نے جس قدر آیات لکھی ہیں صرف کتاب طول کرنے کے واسطے ورنہ ایک آیت بھی باموقعہ نہیں ہے یہ صرف جہلاء کو دھوکہ دیتے ہیں کہ دیکھو ہم بھی آیات قرآن جانتے ہیں۔ جاہل بیچارے کیا جانیں کہ آیت بے محل استعمال کی ہے۔

قولہ: تکمیل دین مانع نبوت نہیں۔

جواب: یہ اوپر کا سوال الٹ دیا ہے جس کا جواب ہو چکا ہے اور یہ دعویٰ بلا دلیل ہے کہ تکمیل دین مانع نبوت نہیں اگر کوئی دلیل ہوتی تو پیش کی ہوتی۔ اگر موسیٰ علیہ السلام کی سند مانیں تو غلط ہے کیونکہ وہ صرف فرعون کی طرف رسول آئے تھے وہ نور اور ہدایت صرف فرعون کی قوم تک محدود تھے اسی واسطے محمد رسول اللہ ﷺ جدید اور کامل شریعت کل عالم کے واسطے لائے اب ان کے بعد نہ نئی شریعت کی ضرورت ہے اور نہ نئے نبی کی خواہ کسی قسم کا ہو۔

قولہ: نبوت کے دو اجزاء ہیں۔ ایک اوامر و نواہی۔ حج، زکوٰۃ، نماز، روزہ اور طریق عبادات حق العباد، حلال و حرام وغیرہ جن کو احکام شریعت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ دوسرے بشارات اور نذرات و معارف کلام ربانی وغیرہ وغیرہ..... الخ

جواب: یہ بالکل غلط اور غیر معقول بلا سند ہے کہ نبوت کے دو قسموں میں سے ایک تو بند ہو جائے اور دوسری جاری رہے اور جاری بھی ایسی کہ تیرہ سو (۱۳۰۰) سال تک تو بالکل بند ہو اور جو نبوت کا دعویٰ کرے کاذب سمجھا جائے اور خدا تعالیٰ اس کو برباد کرتا ہے مگر تیرہ سو (۱۳۰۰) سال کے بعد جو مدعی نبوت ہو اس کو سچا سمجھا جائے اور یہ غیر معقول ہے اور اگر امکان ہے تو سب کاذب سچے ہوئے۔ جن بشارات کو آپ دوسری جزو قرار دیتے ہیں وہ غلط ہے اس واسطے کہ قرآن کے سامنے آپ کا من گھڑت ڈھکوسلہ کون سنتا ہے محمد ﷺ بشیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی تھے اور نذیر بھی تھے۔ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ﴾ فرما کر تو آپ ﷺ بشیر ہوئے اور کفار کو دوزخوں اور سزاؤں اور آگ کی زنجیروں کی خبر دے کر اور ﴿وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴾ فرما کر نذیر بھی آپ ہی ہوئے۔ اب کون عقلمند مان سکتا ہے کہ نذیری احکام کے بتانے والا تو محمد ﷺ ہو اور بشیر غلام احمد ہو۔ تیرہ سو (۱۳۰۰) برس کا زمانہ بلا بشیر چلا آیا۔ ذرا عقل کو کام میں لاؤ اور سوچو کہ جب محمد ﷺ سچا دین لایا اور اوامر و نواہی بتا کر فرمایا کہ یہ کرو اور اس کا بدلہ تم کو بہشت ملے گا جس کے نیچے نہریں ہونگی اور ہر طرح آرام ہوگا اور تم وہاں سے کبھی نہ نکالے جاؤ گے اور اگر تم کفر کرو گے اور خدا کا حکم نہ مانو گے اور فساد اور گناہ کرو گے تو تم کو سخت دردوالا عذاب ہوگا۔ اب کوئی مخبوط الحواس ہی اس بات کو یقین کر سکتا ہے کہ ایک جز نبوت تو محمد ﷺ پر ختم ہوگئی اور ایک جز یعنی مبشرات جاری ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مبشرات جو حدیث میں آیا ہے یہ چھیالیسواں (۴۶) حصہ نبوت کا مبشرات ہیں جو رؤیا صالحہ کے ذریعہ معلوم ہوتے ہیں آپ اس پر پھسل رہے ہیں اور اس کے معنی آپ کی سمجھ میں نہیں آئے۔ جناب عالی عرض یہ ہے کہ مبشرات بشارتیں جو کہ خواب میں دی جاتی ہیں وہ سزا اور جزا کے متعلق نہیں وہ تو کسی شخص نے خواب میں گھوڑا دیکھا اور عزت افزائی ہوگئی یا اور خوشخبری تصور کر لی سو یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کے مبشر ہر ایک زمانہ میں ہوتے آئے ہیں کوئی شخص خوابوں کے ذریعہ سے نبی نہیں ہوسکتا جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں کیا خواب ناموں اور فالناموں اور قرعہ اندازوں اور نجومیوں اور رمالوں جوتشیوں و کاہنوں وغیرہ کو بھی آپ نبی کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی مبشر ہیں اور ان کی بشارتیں مرزا صاحب کی بشارتوں سے زیادہ سچی نکلتی ہیں مگر یہ بھی غلط ہے مرزا صاحب مبشر ہرگز نہیں تھے ان کی تصنیف دیکھو تو ڈرانیوالے ہیں۔ فلاں مرجائے گا، فلاں کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذلت ہوگی، فلاں کو عذاب ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ مرزا صاحب تو ہمیشہ موت کی خبریں دیتے رہے کیونکہ جانتے تھے کہ سب نے مرنا ہے موت کی پیشگوئی ضرور پوری ہوگی۔

قولہ: عقائد کی بنا یقینیات پر ہے۔ اب ہم علماء کے اس باطل خیال پر کہ تکمیل دین مانع نبوت ہے ایک اور طریق سے نظر کرتے ہیں۔

جواب: آپ کی من گھڑت نامعقول بات کو نص قرآنی کے مقابل کون مانتا ہے اور اس کی کیا وقعت ہوسکتی ہے آپ کی منطق اور لیاقت تو اسی سے معلوم ہوگئی ہے کہ آپ کی مدعی امکان نبوت ہو کر قرآن کی آیت مخالفین سے طلب کرتے ہیں کہ مخالفین کوئی ایسی آیت دکھائیں کہ لکھا ہو **لن یبعث اللّٰہ من بعدہ رسولا** یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔ ناظرین اب تو میر صاحب کی لیاقت معلوم ہوگئی کہ مدعی تو آپ ہیں کہ محمد ﷺ کے بعد نبی مبعوث ہوسکتا ہے لیکن قرآن کی کوئی آیت آپ کو نہ ملی جس میں لکھا ہو کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی آئیگا۔ اپنے دعوی کے واسطے اپنے مخالفین سے ہی ثبوت طلب کرتے ہیں یہ ایسی مثال ہے کہ میر صاحب ایک شخص پر دعوی کریں کہ میں نے سو روپیہ اس سے لینا ہے مگر مخالف اس کا انکاری ہے اور عدالت نے ثبوت مانگا ہے کہ آپ تمسک نکالیں جس کے رو سے آپ کا دعوی سچا ہو سکے تو فرمائیں کہ مخالف تمسک یا تحریر پیش کرے کہ میں نے میر صاحب کا کوئی سو روپیہ نہیں دینا۔ میر صاحب حق حق ہے باطل باطل۔ بہت باتیں کر کے اگر کوئی غالب آسکتا ہے تو عورتیں اور ہندوستان کی بھٹیاریاں جن سے کوئی بازی نہیں لے سکتا مگر یہاں تو دین کا معاملہ ہے اور قرآن اور حدیث کے دونوں فریق پیرو اپنے آپ کو کہتے ہیں یہاں عقلی ڈھکوسلوں کا کیا کام۔ مخالفین تو آپ کو نص قرآنی بتا رہے ہیں کہ خاتم النبیین عدم امکان وجود جدید نبی ثابت ہے اب آپ کا فرض ہے کہ کوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

آیت دکھاؤ کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوسکتا ہے بلکہ سنت اللہ کے مطابق جیسا کہ اللہ تعالیٰ پہلی کتابوں میں آنیوالے نبی کی خبر دیتا آیا ہے قرآن سے بھی نکالو کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی آئے گا فضول باتوں سے کیا فائدہ۔

قولہ: ختم نبوت کا عقیدہ ظنی ہے۔ایک بھی دلیل ان مدعیان ختم نبوت کے پاس قطعی و یقینی نہیں ہے کہ اپنے مدلوں کے مطابق ہو..... الخ۔ مصرعہ

ع دروغ گویم بر روئے تو کہ یہی معنی ہیں

جواب: سچ ہے مرزا صاحب نے جیسا جہاد حرام کردیا ویسا ہی یہ بھی حرام کردیا ہے کہ کوئی مرزائی سچ نہ بولے نص قرآنی خاتم النبیین اور نص نبوی **لانبی بعدی** کو آپ دلیل نہیں سمجھتے بیشک جو منافق ہیں اوپر سے محمد ﷺ کو خاتم النبیین کہتے ہیں لیکن دل میں کسی اور نبی کو مانتے ہیں ان کا عقیدہ ظنی ہے۔ سچے مسلمانوں کا تو ایمان ہے کہ محمد ﷺ کے بعد جو نبوت کا مدعی ہو کاذب ہے اور ان تیس (۳۰) کاذبوں سے ہے جن کی خبر ہم کو رسول اللہ ﷺ نے تیرہ سو (۱۳۰۰) برس پہلے دے رکھی ہے کہ وہ میری امت سے ہو کر دعوی نبوت کریں گے اور جن کے اندر نفاق اور مسیلمہ پرستی کا مادہ مخفی ہے وہ میری امت سے نکل کر کاذب کی نبوت مان کر میری امت سے الگ ہو جائیں گے چنانچہ وہ پیش گوئی پوری ہوئی کہ تیئیس (۲۳) کروڑ مسلمانوں سے مرزائیوں کی جماعت الگ ہوگئی ہے اور اس جاہل بے تمیز کی طرح جس کو برادری نے خارج کردیا تھا اور وہ کہتا تھا کہ میں نے برادری کو خارج کردیا ہے۔ مرزائی کہتے ہیں کہ ہم نے تمام مسلمانوں کو کافر بنادیا۔

قولہ: خاتمہ نبوت بھی مانع نبوت نہیں۔رہا لفظ خاتم جسکو نص صریح سمجھا گیا ہے وہ خود ان معنوں میں لغتاً و اصطلاحاً کہیں بولا گیا جس کے معنی خاتمہ کے ہوں.....الخ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب: اگر آپ کو علم نہ ہو تو کیا وہ واقعی نہیں اگر آپ نے لغت کی کتاب نہیں دیکھی یا عمداً بغرض مغالطہ دہی چھوڑ دیا ہے تو کیا یہ دلیل اس بات کی ہو سکتی ہے کہ واقعی لغت میں خاتم بمعنی ختم نہیں آئے۔ دیکھو منتہی الارب لغت کی کتاب ہے یا نہیں وہاں خاتم کے معنی خاتم القوم لکھے ہیں یا نہیں۔ جب آپ لغت دیکھیں گے تو اپنے آپکو ناحق پر پائیں گے۔ اصطلاح شرح میں اور عام بول چال میں بھی ختم کے معنی ختم کرنے والا بولا جاتا ہے۔ دیکھو انوری کہتا ہے۔

ختم شد بر تو سخاوت بر من مسکین سخن　　چوں ولایت بر علی و بر نبی پیغمبری

اگر کسی جاہل کو سمجھ میں نہ آئے تو کتابوں اور علم کا کیا قصور ہے اردو بھی سن لو ؎

ع　　مژدہ اے امت کہ ختم المرسلیں پیدا ہوا

ختم الانبیاء کی اصطلاح سے تو تمام کتب دین بھری ہوئی ہیں۔ ہاں دھوکہ دینا اور جھوٹ بول کر گمراہ کرنا آپ کا کرتب ہے ہم ابتداء کتاب میں لغت عرب کی اصل عبارت لکھ آئے ہیں وہاں سے دیکھو۔ اب ہم ذرا ان کی نو ایجاد دلیل پر نظر ڈالتے ہیں کہ آپ نے ختم کے معنی تمام و پورا کرنے کے تو مان لئے مگر صرف ایک غلطی آپ کو لگی ہے جس کو ہم ظاہر کرتے ہیں آپ لکھتے ہیں کہ قرآن کے تیس (۳۰) پارہ میں سے کس نے دس پارے ختم کئے اور کسی نے تمام قرآن ختم کیا پس محمد ﷺ نے نبوت کی تمام منازل طے کی ہیں اب جو ان کے بعد اور نبی آئیں گے وہ ایسے ہونگے جیسا کسی نے دس سیپارے ختم کئے کسی نے دو تین ہی کئے۔ غرض تمام و کمال محمد ﷺ پر ختم ہو چکا باقی منازل نبوت کے محمد ﷺ کے بعد کوئی ختم نہیں کرے گا جیسا کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

ہست او خیر الرسل خیر الانام　　ہر نبوت را برو شد اختتام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسرا شعر

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال　　لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

قولہ: لہٰذا آپ کی مہر کے نیچے ہی ہر ایک نبی کی نبوت رہے گی۔

جواب: اول تو بسم اللہ ہی غلط ہے کہ ختم کے معنی تو مرشد بالکا دونوں ہی تمام کرنے اور پورا کرنے مان رہے ہیں اور یہی ہمارا مقصود ہے کہ ختم کے معنی جو مہر انگشتری نگینہ وغیرہ کے کئے جاتے ہیں اس موقعہ پر غلط ہیں تمام اور پورا کرنے کے معنی اس جگہ درست ہیں سو ان دونوں مرزا صاحب اور میر صاحب کی عبارت سے خود بخود ثابت ہو گیا کہ ختم کے معنی پورا کرنے اور تمام کرنے کے ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب کا شعر خود ظاہر کر رہا ہے۔ شعر

ع　لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

''ہر'' کا لفظ عام ہے۔ جب مرزا صاحب مانتے ہیں کہ پیغمبر کے تمام کرنے والا ہے اور اگر ''ی'' کو معروف پڑھیں تو بھی ہر پیغمبری و رسالت و نبوت کے پورا کرنے والا ہوا تب بھی غیر تشریعی نبوت کے بھی ختم کرنے والا ہوا۔ جب محمد ﷺ ہر نبوت و پیغمبری کے ختم کرنیوالا ہوا تو پھر اس میں آپ کا کیا ثبوت ہوا یہ تو مخالفین کو فائدہ ہوا جیسا وہ کہتے ہیں کہ ہر نبوت و پیغمبری کا خاتم محمد رسول اللہ ﷺ ہے تم بھی خود مان گئے۔

۲..... یہ جو لکھا ہے کہ آپ کی مہر کے نیچے ہی ہر ایک کی نبوت آئے گی بالکل نامعقول ہے۔ آپ خود مانتے ہیں کہ مہر لگانے میں خاتم و مختوم کے درمیان ایک تیسری چیز ہوتی ہے جس پر مہر لگائی جاتی ہے۔ اگر یہ کہو کہ شریعت محمدی کی تصدیق کی مہر ہے تو بالکل غلط ہے کیونکہ مرزا صاحب کے کشوف والہام بالکل محمد ﷺ کی تصدیق کے خلاف ہیں محمد ﷺ نے تو یہ تصدیق کی تھی کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام عبداللہ و نبی اللہ ہیں اور خدا کی شان اس سے پاک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو یا وہ کوئی بیٹا پکڑے مگر مرزا صاحب اپنے آپ کو ابن اللہ کہتے ہیں خالق زمین و آسمان بنتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جس چیز کا میں ارادہ کروں صرف یہ کہہ دوں کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ غرض ہزار ہا مثالیں ہیں کہ محمد ﷺ کی تصدیق و شریعت کے برخلاف ہیں اس لئے یہ باطل ہوا کہ مرزا صاحب بہ سبب پیروی شریعت محمدی ﷺ نبی ہو سکتے ہیں یا محمد ﷺ نے اس کی تصدیق کی ہے۔

۳.....تصدیق کے واسطے ضروری ہے مصدق مصدوق کے موخر یا ہم عصر ہو یعنی کوئی وجود آنے والے وجود کی کبھی تصدیق نہیں کر سکتا اور نہ تصدیق کی مہر لگا سکتا ہے جس کے سر میں دماغ ہو اور حواس درست ہوں وہ مان سکتا ہے کہ لاہور کے ڈپٹی کمشنر ہونے کا حکم تیرہ سو (۱۳۰۰) برس پہلے ہو چکا ہے۔ تصدیق کرنیوالا تو ہمیشہ اسی کی تصدیق کرتا ہے جس کو وہ خود ملاحظہ کرے یا اس کی کتابوں کو دیکھ کر تصدیق کرے۔ دیکھو محمد ﷺ نے تورات و انجیل کتب سماوی و انبیاء علیہم السلام وغیرہ کی تصدیق تو کر دی مگر وہ برہان احمدیہ کی تصدیق بسبب نہ ہونے اس وقت کے، تصدیق نہیں کی پھر کس طرح مانا جاتا ہے کہ محمد ﷺ کی مہر سے تصدیق ہوا کرتی ہے اور جدید نبی ہو سکتا ہے۔

۴.....محمد ﷺ نے تیرہ سو (۱۳۰۰) سال میں کس کس ناقص نبی کی تصدیق بذریعہ مہر نبوت کی۔

۵.....یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ اعلیٰ حاکم کے سامنے اگر کسی شخص کو منصب و عہدہ حاصل ہو تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے جیسا کسی دوسرے کو بنا دے پس جیسا خدا تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کا کوئی شریک ذات و صفات میں ہو ایسا ہی رسول بھی نہیں چاہتا کہ اس کا کوئی شریک ذات وصفات میں ہو تب ہی تو **لانبی بعدی** فرمایا۔ پس یہ غلط ہے کہ محمد ﷺ اپنی صفات کا کوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی بتاتے ہیں اور عقلاً بھی جائز نہیں کہ دو حکم کرنے والے ہوں اور نہ دو رسولوں کی محبت ایک امتی میں ہو سکتی ہے۔

۶.....اگر محمد ﷺ الف سے ی تک خاتم منازل و مدارج نبوت ہیں تو پھر مسلمان کس طرح ایک دوسرے مدعی نبوت کو جو صرف ایک سیپارہ کا مدعی ہے مان سکتے ہیں حالانکہ ایک سیپارہ میں بھی وہ کامل و خاتم نہ ہو یہ ایسی مثال ہے جیسا کہ ایک ایم۔اے ماسٹر کو چھوڑ کر ایک پرائمری کے لڑکے کی شاگردی کرے۔ پس کوئی عقل کا مارا ہی ایسا کام کرے گا ہرگز کوئی ذی شعور محمد ﷺ جیسے کامل نبی و اتم مرسل کا دامن چھوڑ کر ایک ناقص نبی کے پیچھے نہیں لگ سکتا اور نہ ناقص نبی کی ناقص تعلیم کامل نبی کی کامل تعلیم کو چھوڑ کر قبول کر سکتا ہے۔

۷.....یہ سخت دھوکہ دیا جاتا ہے کہ محمد ﷺ خاتم مدارج نبوۃ ہیں حالانکہ بحث نبیوں میں ہے نہ کہ نبیوں کے درجوں میں اور نص قرآنی میں خاتم النبیین ہے، نہ کہ خاتم مدارج النبوۃ۔ کس قدر دھوکہ اور ابلہ فریبی ہے کہ مسلمان تو کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین یعنی نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور آپ ثبوت دے رہے ہیں کہ محمد ﷺ نے مدارج نبوت الف سے ی تک ختم کئے ہوئے تھے بحث نبیوں کے اختتام کی ہے نہ کہ مدارج نبوت کی۔ کیونکہ نبوت تو رسول اللہ ﷺ کی امت میں جاری ہے یعنی قرآن اور حدیث۔

۸.....بہرحال جب کہ ختم کے معنی پورا کرنے اور تمام کرنے کے مرزا صاحب اور میر صاحب نے بھی مان لئے تو اب ان کی غلط فہمی کو اگر دور کیا جائے کہ وہ ختم نبوت غلطی سے صفات نبوت محمد ﷺ برخلاف نص قرآنی کے بجائے ذات نبی کی مان رہے ہیں تو پھر فیصلہ ہمارے حق میں ہے کیونکہ باتفاق رائے ہر دو فریق یہ مسلم ہو گیا ہے کہ خاتم کے معنی پورا کرنے والا اور تمام کرنیوالا ہے اور محمد ﷺ صرف مدارج نبوت کے ختم کرنے والے تھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

بلکہ قرآن مجید میں صاف خاتم النّبیین ہے خواہ ''ت'' کی فتح ہو یا کسر، دونوں کے معنی ختم کرنے والا ہے جیسا کہ لفظ عالم کے معنی ہیں پس نتیجہ یہ ہوا کہ محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں، نہ صرف خاتم مدارج نبوت۔ **فھو المراد**

قولہٗ: لفظ خاتم نص قطعی نہیں۔

جواب: اگر نظر میں قصور ہے اور قرآن پر عمل نہیں تو قرآن کے سوا اگر کوئی اور کتاب مانتے ہو تو اس کو نص قطعی کہو مسلمان تو قرآن کی آیت کو نص قطعی یقین کرتے ہیں۔ خاتم النّبیین اگر آپ کے قرآن میں نہیں ہے تو کسی مسلمان کے قرآن میں دیکھ لو۔

قولہٗ: تکمیل دین پر عقیدہ کی بنا بالکل قیاسی ہے۔

جواب: قیاس کے موید جب قرآن اور حدیث ہیں تو پھر وہ نص قطعی ہے یہ آپ کی غلطی ہے کہ آپ نص قرآنی کو قیاس کہتے ہیں۔ بلکہ آپ کا قیاس غلط ہے کیا پہلے دین نامکمل تھے۔ دین کامل ہوا، بیشک شرائع سابقہ کاملہ نہ تھیں ایسا عالمگیر کوئی مکمل دین نہ تھا اگر آپ کے نزدیک کوئی اس سے بہتر دین ہے تو بتا دیں۔

۲.....آیت مستدلہ میں ﴿اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ﴾ بھی ہے اور آپ مان چکے ہیں کہ نعمت رسالت ونبوت کا نام ہے جب نعمت ختم ہوئی تو نبوت بدرجہ اتم ختم ہوئی۔

۳.....بیشک نعمت نبوت ہے اور آپ مان چکے بلکہ امکان نبوت ﴿اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ﴾ پیش کیا کرتے ہیں تو ثابت ہوا کہ نعمت رسالت ونبوت ہے اور اس کا ختم ہونا مفہوم ومقصود ہے۔

جب سابق میں سے کسی کو خاتم النّبیین نہیں کہا اور صرف محمد ﷺ کو فرمایا تو ثابت ہوا کہ قانون قدرت وسنت الٰہی مقتضی تھی کہ سابق انبیاء علیہم السلام کے بعد نبی آئیں اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

محمد ﷺ اخیر میں تشریف لائے اوران کو خاتم النبیین فرما کر ﴿اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ﴾ فرمایا۔ اگر کسی اور نبی کو فرمایا ہے تو آپ مدعی ہیں آپ پر بار ثبوت ہے نہ کہ ہم پر اور چونکہ آپ کوئی آیت نہیں دکھا سکتے جس میں لکھا ہو کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی آئے گا یا کسی نبی کی بابت قرآن میں پیشگوئی ہے پس ثابت ہوا کہ محمد ﷺ کے بعد کسی قسم کا نبی نہ آئے گا اور مدعی کاذب ہوگا۔

قولہ: شیخ اکبر و ختم نبوت۔

جواب: شیخ اکبر کا یہ مذہب نہیں جو آپ لکھتے ہیں یا جو آپ کا عقیدہ ہے کہ مرزا صاحب نبی ہیں اپنے حسب عادت خود و مرزا صاحب اپنے مطلب کے فقرا اخذ کر کے اصل مذہب وفیصلہ جو شیخ اکبر کا ہے چھوڑ دیا ہے اور عوام کو دھوکا دہی کی غرض سے ایسا کیا ہے۔ اصل عبارت شیخ کی ہم نقل کر کے ناظرین کو بتاتے ہیں کہ مرزائیوں کی ایمانداری کی داد دیں۔

وھوھذا:

وھی التی ابقی اللّٰہ علی المسلمین وھی من اخیر النبوۃ فما ارتفعت نبوۃ بالکنہ ولھذا قلنا انما ارتفعت نبوۃ التشریع وھذا معنی لانبی بعدہ فقد ادرجہ النبوۃ بین جنبہ فقد تامت بہ النبوۃ بلاشک فعلمنا ان قولہ لانبی بعدہ ای لامشرع خاصۃ لانہ لایکون بعدہ نبی فھذا مثل قولہ اذا ھلک کسری فلاکسری بعدہ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ ولم یکن کسری وقیصر الا ملک الروم والفارس ومازال الملک من الروم ولکن ارتفع ھذا الاسم مع وجود الملک فیھم وتسمی ملکھم باسم اخر بعد ھلاک قیصر و کسری کذالک اسم النبی زال بعد رسول اللّٰہ ﷺ (الخ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی نبی کی شریعت وتعلیم واُسوہ حسنہ وتمام حسنات وغیرہ مسلمانوں میں اجزائے نبوت موجود ہیں یعنی جب تک قرآن مسلمانوں میں ہے تب تک نبوت مسلمانوں میں ہے اور جب تک شرعی احکام ان میں موجود رہیں گے نبوت محمدی ہے۔ جس طرح قیصر وکسریٰ کے مرجانے سے ملک فارس وروم موجود ہیں۔ اسی طرح محمد رسول اللہ ﷺ کے وصال ہوجانے سے شریعت ونبوت مسلمانوں سے نہیں اٹھ گئی صرف نام نبوت کا اٹھ گیا ہے یعنی محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں کہلا سکتا۔ سو یہ تو تمام اہل اسلام کا مذہب ہے کہ اجزائے نبوت قرآن وحدیث وشریعت مسلمانوں میں ہیں اور بذریعہ علماء ومجتہدین تمام عالم میں پہنچتی رہتی ہیں اور علمائے دین تبلیغ دین میں بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہیں مگر نبی نہ کہلائیں گے یہ شیخ اکبر کی کونسی عبارت سے نکال لیا کہ امت محمدی ﷺ میں سے ہوکر کوئی نبی کہلا سکتا ہے۔

شیخ اکبر کا فیصلہ منظور کرو کسی طرح خدا آپ کو ہدایت بخشے دیکھو شیخ اکبر کا کیا فیصلہ ہے۔ پس وہ محمد ﷺ قطب جس پر احکام عالم کا دارومدار ہے اور ازل سے ابد تک دائرہ وجود کا مرکز ہے وہ ایک ہی حقیقت محمدیہ ﷺ ہے اور باعتبار کثرت کے حکم کے وہ متعدد ہے اور نبوت انقطاع سے پیشتر کبھی مرتبہ قطبیت میں ظاہر ہوتا ہے جیسے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تھے اور کبھی کوئی چھپا ہوا ولی ہوتا ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ یہ قطب اس وقت تھے جب موسیٰ علیہ السلام اس خلعت قطبیت سے مشرف نہیں ہوئے تھے اور نبوت تشریع کے منقطع اور دائرہ نبوت کے پورا ہونے اور باطن سے ظاہر کی طرف ولایت منتقل ہونے کے وقت قطبیت مطلقہ اولیاؤں کی طرف منتقل ہوگی اب اس مرتبہ میں ان لوگوں سے ایک شخص ہمیشہ اس کی جگہ میں رہے گا۔ تاکہ یہ ترتیب اور یہ نظام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے سبب سے باقی رہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ ہر قوم کا ایک ہادی و رہبر ہے (دیکھو مقدمہ فصوص الحکم مصنفہ شیخ اکبر ص ۶۵ حقیقت محمدیہ ﷺ)۔

ناظرین! شیخ اکبر کا مذہب تو یہ ہے مگر میر قاسم علی نے بغرض دھوکہ وہی غلط لکھدیا کہ شیخ اکبر کا فیصلہ ہے کہ محمد ﷺ کے بعد نبی ہوسکتا ہے اللہ ان پر رحم کرے۔

خاتمہ

ناظرین! اخیر ہم ظاہر کرتے ہیں کہ تمام ''کتاب النبوۃ'' میں صرف ایک دلیل ہے جو کہ کچھ معقولیت رکھتی تھی اور وہ یہ تھی کہ چونکہ ابتدائی آفرینش سے ہمیشہ نبی و رسول مبعوث ہوتے آئے تو اب کیا وجہ ہے کہ رسولوں کا آنا بعد محمد ﷺ بند ہو جائے اور خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کو بھیج کر سلسلۂ نبوت ختم کردے۔

۲.....نبوت و رسالت نعمت الٰہی ہے تو پھر تمام جہان اور کل عالم کو رحمت رسالت سے کیوں محروم رکھا جائے اور ہم نے کیا قصور کیا ہے کہ ہماری طرف ماسبق امتوں کی مانند رسول و نبی نہ بھیجے جائیں یہ ہے لب لباب تمام ''کتاب النبوۃ فی خیر الامت'' کا۔

مگر افسوس میر قاسم علی صاحب مصنفہ کتاب نے اور مرزا صاحب نے خود ہی اپنے دعاوی اور دلائل کی تردید کردی کہ تشریعی نبوت و وحی رسالت بند ہو چکا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد نہ وحی رسالت آسکتی ہے اور نہ کوئی جدید شریعت ہوسکتی ہے۔ پس ہمارا جواب یہ ہے کہ جس دلیل سے آپ پینتالیس (۴۵) جزو نبوت کو مسدود تسلیم کر چکے ہیں اسی دلیل سے بالکل باب نبوت بند ہے یہ بالکل نامعقول دلیل ہے کہ کوئی شخص امتی بہ سبب پیروی و متابعت رسول اللہ ﷺ نبی و رسول ہوسکتا ہے کیونکہ نبوت و رسالت کبھی نہیں کہ متابعت سے حاصل ہو۔ مرزا صاحب اور ان کے مرید مانتے ہیں کہ نبوت و رسالت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہبی ہے۔ جب نبوت وہبی ہے تو یہ باطل ہوا کہ محمد ﷺ کی پیروی سے کوئی امتی نبی ہوسکتا ہے؟ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی متابعت سے نبی ہوا تھا؟ ہرگز نہیں، کیونکہ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے حضرت مریم کو کہ تم کو بیٹا دیا جائے گا اور وہ رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف ﴿وَرَسُوْلاً اِلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ﴾ ترجمہ: اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف (پ۳ سورہ عمران)۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام کی متابعت سے نبی نہ ہوئے تھے۔ اگر کوئی شخص کسی نبی کی متابعت سے نبی ہوا ہو تو پھر نبوت ورسالت کسبی ہوئی وہبی نہیں رہتی اور یہ باطل ہے کہ رسالت ونبوت کسبی ہو لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ ڈھکوسلہ کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی متابعت سے کوئی امتی نبی ہوسکتا ہے باطل ہے۔

دوم: واقعات نے بھی ثابت کر دیا کہ جب صحابہ کرام میں سے جن کی متابعت کے مقابل مرزا صاحب کی متابعت کچھ بھی نہیں وہ نبی ورسول نہ ہوئے تو مرزا صاحب کا دعویٰ بالکل باطل ہے۔

کیا محمد ﷺ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی متابعت سے نبی ورسول ہوئے تھے۔ ہرگز نہیں۔ تو پھر یہ ڈھکوسلہ کس طرح درست ہوسکتا ہے کہ اب محمد رسول اللہ ﷺ کی متابعت سے نبی ہوسکتے ہیں کیا اب سنت اللہ بدل گئی ہے ہرگز نہیں، تو پھر یہ باطل ہے کہ محمد ﷺ کی متابعت سے کوئی نبی ہو۔

ایک ڈھکوسلہ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں جب نبی ہوسکتے ہیں تو امت محمدی میں کیوں نبی نہ ہوں اس میں امت محمدی ﷺ کی ہتک ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو خاتم النبیین نہیں کہا گیا تھا اور موسیٰ علیہ السلام کی امت کو خیر الامت کا لقب عطا نہ ہوا کیونکہ وہ امت ایسی کجی تھی کہ جھٹ بے ایمان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو جاتی تھی صرف چالیس روز کے واسطے موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر گئے تو پیچھے گوسالہ پرستی شروع کر دی اس واسطے ان کے ایمان کی حفاظت کے واسطے پے در پے نبی آتے رہے۔ اور چونکہ خدا کے علم میں پہلے ہی سے تھا کہ یہ امت موسوی اس قابل نہیں کہ اس کی حفاظت کے واسطے پے در پے نبی نہ بھیجے جائیں اس واسطے فرمایا ﴿وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ﴾ مگر محمد رسول اللہ ﷺ پر خدا تعالیٰ کو بھروسہ تھا کہ خاتم النبیین کی امت سچی وفادار اور فرماں بردار امت ہے اور اپنے نبی کے دین کی پیروی ہر زمانہ میں اسی طرح کرے گی جس طرح اس کی زندگی میں۔ اس واسطے خدا تعالیٰ نے محمد ﷺ کو ﴿وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ﴾ نہ فرمایا بلکہ ﴿خَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾، ﴿وَأَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي﴾ فرمایا اور تیرہ سو (۱۳۰۰) برس تک اس پر عمل کر کے بھی دکھا دیا کہ جب کبھی کسی کاذب مدعی نبوت و رسالت نے سر اٹھایا تو اس کو اگرچہ پہلے سنت اللہ کے مطابق مہلت دی اور ترقی بھی دی مگر آخر اس کو صفحہ ہستی سے محو کرتا رہا اور کرتا رہے گا یہ صرف کذابوں کو خدا پہلے مہلت دیتا ہے اور ترقی بھی دیتا ہے جیسا کہ پہلے کاذبوں کا ہم نے حال لکھا ہے وہ سب مرزا صاحب کی طرح اپنے آپ کو حق پر سمجھتے تھے اور ان کے مرید بھی ان کو سچا نبی و رسول مانتے تھے اور عزیز جانیں قربان کرتے تھے ایک لڑائی میں ستر ہزار ایک کاذب کے مرید قتل ہوئے۔ مرزا صاحب کا صرف ایک مرید قتل ہوا تو آپ نے اپنی صداقت کی دلیل بنائی کہ دیکھو کابل میں عبداللطیف نے ہماری خاطر جان دیدی اگر ہم سچے نہ ہوتے تو وہ ہماری خاطر جان کیوں دیتا۔ ہم پوچھتے ہیں جس کے پیچھے ستر ہزار نے جان دی وہ تو بدرجہا آپ سے صادق ہوا پھر کیا وجہ ہے کہ آپ اس کو تو کافر اور کاذب کہتے ہیں اور اپنے آپکو صادق۔ یہ کس قدر غضب ہے کہ خود ہی معیار صداقت قرار دیتے ہیں اور جب اسی معیار صداقت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

مقررہ خود سے جھوٹے ہوتے ہیں تو تاویلات باطلہ کر کے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔

خود ہی مرزا صاحب نے عوام اہل اسلام کو ہدایت کی کہ میری نسبت اللہ تعالیٰ سے بذریعہ دعا دریافت کریں کہ میں کاذب ہوں یا صادق۔ جب لوگوں نے خوابوں اور الہاموں میں مرزا صاحب کی بری حالت دیکھی اور ان کو مرزا صاحب کے کاذب ہونے کی اطلاع خدا نے دی تو جھٹ پہلو بدل دیا کہ خواب بھی انسان کی فطرت کے مطابق ہی آتا ہے۔ جن لوگوں کو میری بری حالت معلوم ہوئی ہے ان کی بری فطرت ہوگی۔ جس کا جواب یہ ہے کہ اگر خواب حسب فطرت ہوتی ہے تو جن جن لوگوں نے آپ کی اچھی حالت دیکھی ہے وہ بھی ان کا اپنا نفس ہی ہے تو پھر آپ کی صداقت کا معیار ان کا خواب کیونکر ہوا وہ تو دونوں کے واسطے حجت نہیں۔ بقول آپ کے اچھا آدمی اچھے خواب دیکھے گا اور برا آدمی برے خواب دیکھے گا تو پھر آپ کی کرامت کیا ہوئی اور معیار کیسے ہو سکتی ہے۔ پس خواب ایک طبیعت کا فعل ہوا پھر آپ کو جن لوگوں نے صادق دیکھا وہ بھی ان کی طبیعت کا فعل ہے آپ کی صداقت کے واسطے حجت نہ ہوئی۔ ہم نیچے جن جن شخصوں نے مرزا صاحب کی نسبت استخارے کئے اور خدا تعالیٰ نے ان کو مرزا صاحب کے کاذب ہونے کی خبر دی نیچے لکھتے ہیں تا کہ لوگ عبرت حاصل کریں **وھو ھذا:** (ماخوذ از ذکر الحکیم نمبر ۶ ص ۱۱۹)

۱.....مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری کو الہام ہوا کہ ملعون ابن ملعون۔

۲.....مولوی عبدالرحمن لکھوکے والے کو الہامات ہوئے **وما یعدھم الشیطان الا غرورا واتخذوا ایٰتی ورسلی ھزوا. اولئک ھم الکفرون حقا. ولاتطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ھواہ وکان امرہٗ فرطا.**

۳.....مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کے الہامات **وما کید الکفرین الا فی تباب.**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴.....مولوی الٰہی بخش صاحب اکونٹینٹ کے الہامات ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب.

۵.....قاضی محمد سلیمان صاحب سفید بوری کے خوابات۔

۶.....قاضی فضل احمد کے خوابات۔

۷.....ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے خوابات والہامات۔

۸.....مرزا مسرف کذاب ہے اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہوگا۔ الہام ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء۔

ناظرین! یہ الہام سچ نکلا کہ مرزا صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو عبدالحکیم خان کی موجودگی میں فوت ہوگئے۔ جب ایک جز الہام گی خدا نے سچی کردی یعنی مرزا صاحب کو موت دی اور ڈاکٹر عبدالحکیم خاں نہ مرا تو ثابت ہوا کہ عبدالحکیم جو مرزا صاحب کو کاذب کہتا تھا صادق ہے اور مرزا صاحب ضرور کاذب تھے اللہ تعالیٰ کے غالب ہاتھ نے فیصلہ سچے جھوٹے کا کیا۔ حالانکہ مرزا صاحب نے بھی اپنا الہام شائع کیا تھا کہ میں صادق ہوں میرے سامنے عبدالحکیم فوت ہوگا مگر خدا نے اپنے فعل سے دنیا کو اطلاع دیدی کہ کاذب پہلے فوت ہوا یعنی مرزا صاحب ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے مقابلہ میں پہلے فوت ہوگئے لیکن معیار صداقت یہی رکھی تھی کہ اگر عبدالحکیم خاں میرے مقابلہ میں زندہ رہا اور میں پہلے مرگیا تو کاذب ہوں گا۔ پس اب مرزا صاحب کے کاذب ہونے میں ان کی اپنی کلام ہی کافی ہے۔

۲.....معیار صداقت مرزا صاحب نے اپنی پیش گوئیاں عبداللہ آتھم ومنکوحہ آسمانی والی قرار دی تھیں جو کہ وہ بھی پوری نہ ہوئیں اور جھوٹی نکلیں۔ اس معیار مقرر کردہ خود سے بھی مرزا صاحب صادق نہ تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳.....معیار صداقت مرزا صاحب نے عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑنا معیار صداقت قرار دیا تھا اور لکھا تھا کہ اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور عیسیٰ پرستی کا ستون نہ توڑ دوں اور مرجاؤں تو تمام گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ پس مرزا صاحب مر بھی گئے اور عیسیٰ پرستی کا زور ترقی پر ہے جس سے وہ کاذب ثابت ہوئے۔

۴.....معیار صداقت مرزا صاحب نے مولوی ثناء اللہ امرتسری سے قرار دی تھی کہ جھوٹا سچے کے سامنے فوت ہوگا اگر میں کاذب ہوں تو مولوی ثناء اللہ کے سامنے فوت ہوں گا۔ پس خدا نے ایسا ہی کیا کہ مرزا صاحب فوت ہوگئے جس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کاذب تھے۔

۵.....معیار صداقت جس نے تمام پہلے کاذبوں کو کاذب ثابت کیا وہ شریعت محمدی ﷺ ہے۔ جس کے رو سے کاذب وصادق میں فرق ہوسکتا ہے کیونکہ محمد رسول اللہ ﷺ صادق پیغمبر ورسول اللہ تھے اس کی شریعت کے برخلاف جو شخص تعلیم دے یا کوئی نئی بات نکالے وہ کاذب ہے اس لحاظ سے مرزا صاحب نے اول تو اصل اسلام کے برخلاف تمام اسلاف کو جنہوں نے جہاد فی سبیل اللہ دین کا رکن قرار دیا ہوا تھا ان کو خونی ووحشی کہا اور آئندہ کے واسطے جہاد حرام کردیا۔ دوم ابن اللہ کا مسئلہ برخلاف قرآن وشریعت محمدی ﷺ جس کو اہل اسلام نے تیرہ سو (۱۳۰۰) برس کی کوشش سے مٹایا تھا پھر جاری کیا اور (نعوذ باللہ) خود خدا کا بیٹا بنے اور ''اربعین'' میں لکھا کہ خدا مجھ کو فرماتا ہے کہ تو میرے پانی سے ہے اور لوگ خشکی سے۔ یہ بالکل کفر ہے۔ خدا تعالیٰ پانی سے پاک ہے اور نطفہ اور تولید سے خدا تعالیٰ کی ذات منزہ ہے۔ پس ایسے ایسے کفریات خلاف قرآن وشریعت ثابت کررہے ہیں کہ مرزا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب کاذب تھے مسیح موعود کی ایک بات بھی ان میں نہ تھی پس مسلمان ہوش کریں اور اس ٹھوکر اور فتنہ عظیم سے بچیں۔ وما علینا الا البلاغ.

تمت بالخیر

☆☆☆☆☆

www.aqaidislam.com/org/nc

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner